صوبائی کونسل پنجاب

مباحثات

13 دسمبر 1981ء

(16 صفر المظفر ۔ 1401ھ)

جلد 4 ۔ شمارہ 2

سرکاری رپورٹ

صوبائی کونسل

مندرجات

(اتوار ۔ 13 دسمبر 1981ء)

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن حکیم اور اس کا اردو ترجمہ - - -	147
وقفہ سوالات (اراکین کے سوالات اور وزراء / معتمدین کی طرف سے ان کے جوابات) - - - - -	148
سال 82-1981ء کے ترقیاتی پروگرام پر عمل درآمد کی رفتار پر عام بحث - - - - - -	222
محکمہ صحت کی کارکردگی کی رپورٹ - - -	245

بوٹہ پرنٹرز ۔ لاہور

صوبائی کونسل پنجاب

صوبائی کونسل پنجاب کا چوتھا اجلاس

اتوار ۔ 13 دسمبر 1981ء (یک شنبہ ۔ 15 صفر المظفر 1401ھ)

صوبائی کونسل پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 9 بجے صبح منعقد ہوا ۔ جناب قائم مقام چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب میاں غلام محمد احمد خان مانیکا صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

اناؤنسر : (جناب ابصار عبدالعلی) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ معزز ارکان کونسل ، خواتین و حضرات ۔ السلام علیکم ! صوبائی کونسل پنجاب کے دوسرے دن کی کارروائی کا آغاز جناب میاں غلام محمد احمد خان مانیکا ، وزیر بلدیات و دیہی ترقی کی صدارت میں شروع ہوتا ہے صدر موصوف تشریف لے آئے ہیں اور ان کی اجازت سے آج کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوتا ہے تلاوت کلام پاک جناب قاری علی حسین صدیقی صاحب فرمائیں گے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○
اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ ادْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ○
اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْۗءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاۗءَ الْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○

پ ۹ ۔ ۸ ۔ آیات ۲۶ و پ ۴ ۔ س ۳ ۔ ایت ۱۰۰ و پ ۲۴ ۔ س ۴۱ ۔ ایت ۳۴ و پ ۲۰ ۔ س ۲۷ ۔ ایت ۶۲

(مسلمانو!) تم اس وقت کو یاد کرو جب تم سرزمین پر اقلیت میں تھے اور کمزور سمجھے جاتے تھے ۔ اور تم ڈرتے رہتے تھے کہ (دشمن) لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں (بے خانماں نہ کردیں) تو اسی (اللہ) نے تم کو رہنے بسنے کو جگہ دی اور اپنی تائید و مدد سے تم کو تقویت بخشی اور کھانے پینے کو بہترین چیزیں عطا کیں تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ۔

اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو تمہاری مدد کرسکے ۔ اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں ۔ اور اچھائی و برائی برابر نہیں ہوسکتی ۔ تم سخت کلامی کا ایسے طریقے سے جواب دو جو بہت اچھا ہو ۔ ایسا کرنے سے تم دیکھو گے کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گہرا دوست بن گیا ہے ۔ بھلا وہ کون ہے جو پریشان و بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے ، جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور کون اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور کون تم کو سرزمین میں حاکم و خلیفہ بناتا ہے ۔ یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے تو کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے ۔ (ہرگز نہیں) مگر تم بہت کم غور کرتے ہو ۔

وما علینا الا البلاغ

وقفہ برائے سوالات و جوابات

اراکین کے سوالات اور وزراء / معتمدین کی طرف سے ان کے جوابات

الاؤنسر : خواتین و حضرات - اب وقفہ سوالات ہوگا اور اس اجلاس کے لیے جو سوالات فاضل ارکان نے بھیجے تھے ان کے جوابات متعلقہ وزراء صاحبان دیں گے -

سب سے پہلے سوال نمبر 45 بیگم نسیم عبدالماجد صاحبہ نے بھیجا تھا اس کا جواب وزیر تعلیم دیں گے -

ضلع بہاولنگر کے دیہاتی گرلز اسکولوں میں معلمات کی تعیناتی

سوال نمبر 45 بیگم نسیم عبدالماجد مہاں : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع بہاولنگر کے دیہاتی گرلز اسکولوں میں محکمہ تعلیم استانیوں کو تعینات تو کر دیتا ہے - لیکن بعد ازاں اندرونی تبادلے کر کے انہیں دیہاتی علاقے کے اسکولوں سے اس ضلع کے شہری اسکولوں میں مقرر کر دیا جاتا ہے اور دیہاتی اسکول استانیوں سے محروم ہو جاتے ہیں ؟

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ہائی اسکول چک نمبر 6/123 - آر میں 12 منظور شدہ معلمات کی آسامیاں ہیں - لیکن فی الحال وہاں صرف 2 معلمات کام کر رہی ہیں ؟

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ اسکولوں میں متعین دس معلمات متعلقہ عملہ کی ملی بھگت سے گھر بیٹھے تنخواہیں وصول کر رہی ہیں ؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے - تو اس کی کیا وجوہ ہے اور آیا حکومت اس کے سد باب کے لیے کوئی اقدام کر رہی ہے - ؟

وزیر تعلیم (چودھری حامد ناصر چٹھہ) : (الف) کچھ دیر پہلے یہ اسکیم تھی لیکن اب یہ صورت ہے کہ دیہاتی گرلز اسکولوں میں معلمات کی تعیناتی کے بعد وہ ان ہی اسکولوں میں کام کرتی ہیں ۔ تمام معلمات اپنی جائے تعیناتی پر کام کر رہی ہیں اور جہاں کہیں کمی تھی وہاں ان ٹرینڈ استانیاں لگا کر کمی پوری کر دی گئی ہے ۔

(ب) گورنمنٹ ہائی اسکول چک نمبر آر ۔ 6/132 کے حصہ مڈل میں دس آسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں اس وقت پی ۔ ٹی ۔ آئی ۔ کی آسامیاں تربیت یافتہ خواتین امید واروں کے نہ ملنے کی وجہ سے خالی ہیں ۔ باقی سب آسامیوں پر استانیاں کام کر رہی ہیں ۔ اس کے علاوہ 1-5-81 کو یہ ہائی اسکول بنا اور چار نئی آسامیاں بھی اس کو دی گئیں اور یہ اب پر ہو چکی ہیں ۔

(ج) اس وقت یہ پوزیشن درست نہیں ہے ۔ معلمات اپنی ڈیوٹی ادا کر رہی ہیں اور تنخواہ پا رہی ہیں ۔

(د) جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں نہیں ہے ۔

ضمنی سوالات

بیگم نسیم عبدالماجد میاں : جناب والا ! آپ نے گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول چک نمبر آر ۔ 6/132 کے متعلق کہا ہے کہ یہاں تمام آسامیاں پر ہو گئی ہیں ۔ میں کل یہاں آنے سے پہلے وہاں گئی تھی ۔ وہاں صرف دو ٹیچر ہیں اور فزیکلی اس وقت وہاں کوئی ٹیچر کام نہیں کر رہی ہے ۔ آپ نے آرڈر تو کر دیے ہوئے ہیں اور وہ وہاں join کر لیتی ہیں لیکن وہاں کوئی ٹیچر نہیں جاتی ۔

Minister for Education : Will you give any information on this. Why don't they Join ?

بیگم نسیم عبدالماجد میاں : وہ join کر لیتی ہیں اور اس کے بعد چھٹی لے لیتی ہیں ۔

وزیر تعلیم (چودھری حامد ناصر چٹھہ) **:** چھٹیوں پر پابندی لگی ہوئی ہے ۔ This is unusual.

بیگم نسیم عبدالماجد میاں : کاغذوں میں وہ show کرتی ہیں مگر They are on leave یہ میرا پوائنٹ تھا ۔

وزیر تعلیم : آپ کا مطلب ہے وہ غیر حاضر رہتی ہیں چھٹی نہیں کرتی ہیں ۔

بیگم نسیم عبدالماجد میاں : وہ ہفتے کے بعد یا دس دن کے بعد آتی ہیں اور جو ان کی تمام پچھلی غیر حاضری ہوتی ہے وہ present mark کر کے چلی جاتی ہیں ۔ آپ بھی صحیح کہتے ہیں وہ آتی ہیں اور میں بھی صحیح ہوں کہ وہ نہیں آتیں ۔ مطلب میرا یہ تھا کہ اس بات کا کوئی حل ہونا چاہیے کہ وہ آٹھ یا دس دن کے بعد آتی ہیں اور پچھلی تمام present mark کر کے چلی جاتی ہیں ۔

وزیر تعلیم : اس کا بھی انتظام کر لیا جائے گا ۔

بیگم نسیم عبدالماجد میاں : جناب والا ! ابھی آپ نے نئی اپوائنٹمنٹ ہیڈ مسٹرس کی یہاں سے کی ہے ۔ ضلع بہاولنگر میں میرے خیال میں 24 کے قریب نئی ہیڈ مسٹریس بھیجی ہیں اور یہ تمام کی تمام لاہور سے گئی ہیں کوئی بھی وہاں کی لوکل نہیں ہے ۔ ان کا بھی وہی مسئلہ ہوگا کہ وہ بہاولنگر شہر میں جا کر رہ تو ضرور لیں گی مگر اتنے دور دیہاتوں میں جائیں گی اور join کر کے حاضری رپورٹ دے کر پھر واپس آ جائیں گی ۔

وزیر تعلیم : کیا ادھر ہیڈ مسٹریس کے گریڈ کی خواتین موجود ہیں ؟

بیگم نسیم عبدالماجد میاں : ہاں ہیں ۔

وزیر تعلیم : کافی تعداد میں ہیں -

بیگم نسیم عبدالماجد میاں : کافی تعداد میں موجود ہیں -

وزیر تعلیم : پھر ادھر سے ادھر بھیجنے کی ضرورت تو کوئی نہیں ہوتی ہوگی - میرا خیال ہے ادھر موجود نہیں ہوں گی - اس لیے یہاں سے بھیجنی پڑتی ہوں گی -

بیگم نسیم عبدالماجد میاں : وہاں ہیں - میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ جب ووٹن کنوینشن ہوا تھا تو میں جناب گورنر صاحب سے ملی تھی اور میں نے وہاں لوکل گورنمنٹ کالج کا مسئلہ بھی اٹھایا تھا - گورنر صاحب نے کہا تھا کہ وہاں کالج کے لیے لوکل لڑکیاں ہیں تو آپ دیں - میں نے انہیں کہا کہ میں آپ کو کاغذات دیتی ہوں - انہوں نے سیکرٹری صاحب سے کہا کہ آپ ان سے کاغذات لے لیں - تو میں پہلے آپ کے پاس گئی آپ کے ساتھ میرا کوئی دوسرا کام تھا - اس کے بعد میں سیکرٹری صاحب کے پاس گئی - تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں نے انتظار کیا - پھر سیکرٹری صاحب نے کہا کہ آپ کاغذات میرے پرائیویٹ سیکرٹری کو دے دیں اور چلی جائیں - اب مجھے پتا نہیں کہ اس کالج کے متعلق جو لوکل لڑکیوں کے کاغذات میں دے کر گئی تھی اس کا انہوں نے کیا کیا ہے -

وزیر تعلیم : اس سلسلے میں میں آپ کو بتاتا ہوں - ڈائریکٹر ایجوکیشن بہاول پور کو اختیارات دے دیے ہیں کہ وہ ایڈ ہاک اپوائنٹ منٹ کریں - اس کے علاوہ ان کو نامزد بھی کر دیا گیا ہے - لیکن اب موجودہ صورتحال یہ ہے کہ ان کی اپوائنٹ منٹ سے پہلے اسپیشل برانچ سے clearance لینی پڑھتی ہے - وہ لی جا رہی ہے اور انشاء اللہ فوراً کام ہو جائے گا -

بیگم نسیم عبدالماجد میاں : ہیڈ مسٹریس کی بھی آسامیاں ہیں وہ بھی پر کی جائیں -

وزیر تعلیم : کیا آپ کے پاس سینئر ٹیچرز ہیں ؟

بیگم نسیم عبدالماجد میاں : ہمارے پاس ہیں -

وزیر تعلیم : اگر اس گریڈ کی ہیں تو وہ بھی آپ دیں ۔ محکمے کے پاس بھی ہوں گی ۔ آپ بھی ہمیں دیجئے۔ ادھر سے ادھر جانا ان کے لیے آسان نہیں ہے اور ہمارے لیے بھیجنا آسان نہیں ہے ۔ ہم آپ کی مشکلات کو دور کرنے کے لیے یہاں سے وہاں بھیج رہے تھے ۔

(اگر اجازت ہو تو محکمہ تعلیم کے سارے سوالوں کا جواب دے دوں ۔)

قائم مقام چیئرمین : اجازت ہے ۔

اناؤنسر : سوال نمبر112 ۔

مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دینے کا معیار

112 ۔ جناب لیاقت علی خان (وائس چیئرمین ضلع کونسل ملتان) : کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) محکمہ تعلیم نے مڈل اسکولوں کو ہائی اسکولوں کا درجہ دینے کا کیا معیار مقرر کیا ہے ۔؟

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ 1981-82ء میں تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کے کسی مڈل اسکول کا ہائی اسکول تک درجہ نہیں بڑھایا گیا ؟

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ تحصیل کے مڈل اسکولوں کو خاص طور پر گرلز مڈل اسکولوں کا درجہ بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(د) کیا حکومت اس تجویز پر غور کرنے کو تیار ہے ۔ کہ اسکولوں کا درجہ بڑھانے کی حکمت عملی کی بنیاد village electrification کی طرح ہو ، جس کے مطابق ضلع کے مجموعی حصے میں مزید تحصیل وار کوٹہ مقرر کیا جائے ؟

وزیر تعلیم (چودھری حامد ناصر چٹھہ) : (الف) مڈل اسکول کو ہائی اسکول کا درجہ دینے کے لیے درج ذیل شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے ۔

1 ۔ زائد کمرے تعمیر کرنے اور کھیل کے میدان کے لیے کافی زمین موجود ہونی چاہیے ۔

2 ۔ اسکول علاقے کے مرکز میں واقع ہو تاکہ ارد گرد کے مڈل اسکولوں کے طلباء کو آمد و رفت میں آسانی ہو ۔

3 ۔ ضلع کونسل متعلقہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر کے ذریعے مڈل اسکولوں کا گوشوارہ تیار کرائے ۔ تاکہ موزوں اسکول کا انتخاب ہو سکے ۔

(ب) ''جی ہاں'' اس دفعہ کوئی اسکول تحصیل شجاع آباد میں اپ گریڈ نہیں کیا گیا ۔

(ج) اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ 1982.83ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ضلع ملتان میں 6 مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دیا جائے گا ۔ کتنے اسکول لڑکوں کے اور کتنے اسکول لڑکیوں کے ہونے چاہئیں اس کا فیصلہ ضلع کونسل ملتان کرے گی ۔

(د) اس سلسلے میں گذارش ہے کہ اس وقت کوئی ایسی اسکیم حکومت کے زیر غور نہیں ہے ۔

ضمنی سوالات

جناب لیاقت علی خان : یہ سوال ذرا بدل گیا ہے ۔ میں نے پوچھا ہے کہ ڈسٹرکٹ وائیز ایلوکیشن میں criteria کیا ہے کیونکہ ملتان کو پچھلے سال کوئی اسکول نہیں ملا تھا ۔ اس سال بہرحال 5 ملے ہیں 6 نہیں ملے ۔

Minister for Education : I think Chairman Planning should be able to help us.

موٹے موٹے پوائنٹ میں آپ کو بتا دیتا ہوں ۔ ڈسٹرکٹ والز دیکھا جاتا ہے کہ کون سا ضلع پسماندہ ہے اس کا کوٹا زیادہ ہوتا ہے ۔ جہاں کے حالات بہتر ہوں وہاں کا کوٹا کم کر دیا جاتا ہے ۔

جناب لیاقت علی خان : ساہیوال کے حالات بہتر ہیں لیکن وہاں ہر سال کوٹا دیا جاتا ہے ۔ وہاں پچھلے سال بھی کوٹا ملا تھا اُن کا کوٹا اب بھی ہم سے زیادہ ہے ۔ میرا خیال ہے کہ وہاں ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن ملتان سے زیادہ ہیں ۔

وزیر تعلیم : میرا خیال ہے ملتان کے حالات ساہیوال سے بہتر ہوں گے اس لیے ایسا ہوا ہوگا ۔

جناب لیاقت علی خان : اصل میں وہ ملتان شہر کو بھی شمار کر لیتے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : وہ تو ہوگا ۔ وہ تو ضلع کا حصہ ہے ۔

جناب لیاقت علی خان : آخری حصہ میرے سوال کا یہ تھا کہ سارے اسکول شہروں میں آ گئے ہیں دیہاتوں میں کوئی اسکول نہیں ہے ۔ حکمت عملی کی بنیاد ولیج الیکٹریفیکیشن کی طرح ہو ۔ جن تحصیلوں میں ولیج الیکٹریفیکیشن کی گئی ہے ان تحصیلوں کو at par لایا جا رہا ہے وہ فارمولا یہاں کیوں نہیں apply کیا جا سکتا ہے ۔

وزیر تعلیم : پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ والوں سے اس سلسلہ میں بات کریں گے ۔ آپ کی بات کافی reasonable ہے لیکن ان سے بات کر کے آپ کو جواب دیں گے ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی (میئر میونسپل کارپوریشن ملتان) : آپ نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ مڈل کو ہائی کا درجہ دینے کے لیے ان شرائط میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہاں کھیل کے میدان کے لیے جگہ ہونی چاہئے ۔ میں گذارش کروں گا کہ شہروں میں اتنی گنجان آبادیاں ہیں کہ وہاں اتنی زمین نہیں کہ کھیلوں کا میدان بھی مہیا کیا جا سکے ۔ اس

کا مقصد یہ ہوا کہ وہاں کا کوئی مڈل اسکول ہائی اسکول میں اپ گریڈ نہیں ہو سکتا ۔

وزیر تعلیم : فی الحال حکومت کے زیر غور کوئی ایسی اسکیم نہیں ہے جس کے تحت شہروں میں مڈل اسکولوں کو اپ گریڈ کیا جائے سردست صرف دیہاتوں میں مڈل اسکولوں کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی : ملتان میں مجھ سے تین ایکڑ زمین مانگی گئی ۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ تین ایکڑ زمین ایک ہائی اسکول کے لیے بہت زیادہ ہے ۔ ہمارے ہاں شہروں کے اندر بہت قیمتی زمینیں ہیں جو دوسرے کاموں کے لیے استعمال ہو سکتی ہیں ۔ میں نے انہیں کہا اگر کوئی ہائی اسکول شہر میں تین ایکڑ زمین پر مجھے دکھا دیں تو میں تین ایکڑ ضرور اس کے لیے زمین مہیا کر سکوں گا ۔ وہاں دس یا بارہ کنال زمین یا زیادہ سے زیادہ تیرہ چودہ کنال زمین تک ان کو محدود (limit) کیا جائے ۔ نئے اسکولوں کی جو منظوری ہوئی ہے وہ اسی وجہ سے ابھی تک التوا میں پڑی ہے ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ قارن میں یونیورسٹی صرف ایک ایک بلڈنگ میں آ جاتی ہے ۔ مساجد میں بھی دینی تعلیم دی جاتی ہے مگر جو ہائی اسکول کے لیے کہا جاتا ہے تو تین ایکڑ کی شرط شہروں میں کیوں لگائی گئی ہے ۔ شہروں میں تین ایکڑ کی شرط نا مناسب ہے کیونکہ وہاں کھیلوں کے میدان ہر اسکول کے ساتھ نہیں ہو سکتے ۔

وزیر تعلیم : آپ کی بات بجا ہے لیکن اگر ماضی میں یہ غلطیاں ہوتی رہی ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم آئندہ بھی وہ غلطیاں دہراتے چلے جائیں ۔ میرے خیال میں کھیل کا میدان اسکولوں میں ہونا ضروری ہے بہرحال یہ جو معیار ہے یہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ہوتا ہے ۔ آپ کی ان مشکلات کے بارے میں ہم بات ضرور کریں گے ۔ اگر ہو سکا تو آپ کے کیس میں شاید وہ (exception) کرنے کے لیے تیار ہو جائیں ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی : آپ نے یہ فرما کر اس شرط کو کنفرم کر دیا ہے کہ کھیل کا میدان ضروری ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوا

کہ شہروں میں اگر ہائی اسکولوں کے لیے کھیل کے میدان نہیں ہوں گے تو وہاں ہائی اسکول اپ گریڈ نہیں ہو سکے گا۔

وزیر تعلیم : یہ جو معیار میں نے بتایا ہے یہ صرف دیہاتی اسکولوں کے لیے ہے کیونکہ فی الحال مڈل سے ہائی اسکول اپ گریڈ کرنے کا مسئلہ شہروں کے لیے ہے ہی نہیں۔ یہ تب ہوگا جب شاید آپ کے اس پوائنٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر نظر ثانی کی جائے گی۔

سیکرٹری تعلیم : چیئرمین صاحب! آپ کی اجازت سے میں کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ مڈل اسکولوں کی جو بات ہو رہی ہے یہ شہروں کے متعلق نہیں ہے یہ دیہات کے متعلق ہے۔ شہروں کے اندر جیسا کہ وزیر صاحب نے بتایا ہے کوئی اسکول اپ گریڈ ہونے کی اسکیم نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو اسکولوں کی نیشلائزیشن ہوئی تھی۔ مڈل اور پرائمری تک میونسپل کمیٹی اور کارپوریشن کے پاس continuc کر رہے ہیں اور شہروں کے اندر پہلے ہی اسکولوں کی جو ریشو تھی آبادی کے ساتھ وہ بہت زیادہ تھی شاید اس لیے پچھلے سالوں میں کوئی اسکول اپ گریڈ نہیں ہوا۔ جہاں تک تین ایکڑ زمین کی شرط ہے وہ شہر میں نہیں ہو سکتی اور نہ اس کا ارادہ ہے۔

نواب زادہ غلام قاسم خان خاکوانی : شکریہ۔

اناؤنسر : سوال نمبر 117، چودھری انور علی چیمہ (وائس چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا)۔

جناب سلطان علی چودھری (صدر، چیمبر آف ایگریکلچر پنجاب) : پچھلی دفعہ فیصلہ ہوا تھا کہ نمبر صرف سوال کا نمبر پڑھے اور پھر اس کا جواب دیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : طریقہ تو یہی ہے۔

جناب سلطان علی چودھری : میری یہ بھی گذارش ہے کہ اگلی دفعہ سوالوں کو محکمہ وار ترتیب دیا جائے۔ اس طرح تو پتا ہی نہیں چلتا کہ سوال کون سے صفحے پر ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میں نے کل اسمبلی سیکرٹریٹ سے یہ بات کہی ہے ۔ طریقہ یہی ہے کہ جس معزز ممبر کا سوال ہو وہ کھڑا ہو کر سوال کا نمبر بولے ۔ سوال نمبر 117 ہے ۔

چک نمبر 90 جنوبی گرلز مڈل اسکول کو ہائی اسکول کا درجہ دینا

117 ۔ چودھری انور علی چیمہ (وائس چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا): کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنر پنجاب نے چک نمبر 90 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا میں عام اجلاس کے دوران گرلز مڈل اسکول کو ہائی اسکول کا درجہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا اور کونسل کے گزشتہ اجلاس کے دوران سیکرٹری صاحب تعلیم کو متذکرہ مڈل گرلز اسکول کو ہائی اسکول کا درجہ دینے کی ہدایت بھی فرمائی تھی ۔ اگر ایسا ہے تو اس سلسلے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ صوبہ میں پبلک اسکولوں اور عام اسکولوں کے لیے علیحدہ علیحدہ تعلیمی نصاب رائج ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت صوبہ میں یکساں تعلیمی نصاب رائج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (چودھری حامد ناصر چٹھہ) : جز (الف) کا جواب ہے کہ گورنر صاحب نے چک نمبر 90 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا کے اسکولوں کو ہائی اسکولوں کا درجہ دینے کے معاملے پر غور کرنے کا عام اجلاس میں وعدہ کیا تھا ۔ محکمے نے تفصیلی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد اس اسکول کو ہائی کا درجہ دینے کی ضلع کونسل سرگودھا سے سفارش کر دی ہے ۔ سوال آپ کا یہ تھا کہ گورنر صاحب نے یہ حکم دیا ہے کہ اسکول کو اپ گریڈ کیا جائے ۔ حقیقت یہ ہے کہ گورنر صاحب نے یہ حکم نہیں دیا

تھا بلکہ انہوں نے ہمیں کہا تھا کہ آپ اس کو دیکھیں ۔ ہم نے اس کو دیکھا اور آپ کی بات جائز سمجھی اور ضلع کونسل کو سفارش کر دی ۔

ضمنی سوالات

چودھری انور علی چیمہ (وائس چیئرمین ، ضلع کونسل سرگودھا) : جناب والا ! میانوالی کے مقام پر یہ وعدہ فرمایا گیا تھا ۔ کل ہماری سبجیکٹ کمیٹی کی میٹنگ ہو رہی تھی ، میں نے وہاں یہ قصہ اپنے ڈائریکٹر صاحب سے دریافت کیا تھا ۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے ۔ اور میں نے پڑھا بھی ہے کہ گورنر صاحب نے سرگودھا کے لیے ڈائریکٹو جاری کر دیا ہے ۔

وزیر تعلیم : ہمارے پاس ایسا کوئی ڈائریکٹو نہیں پہنچا ۔

چودھری انور علی چیمہ : یہ تو ابھی کل ہی کی بات ہے ۔

وزیر تعلیم : جہاں کی بات بھی ہو وہاں ڈائریکٹو پہلے پہنچتا ہے ، ہمارے پاس بعد میں پہنچتا ہے ۔ یہ سرگودھا کی بات ہے ۔ ظاہر ہے وہاں پہلے پہنچ گیا ہوگا ۔ ہمیں تو اس کو ایگزامن کرنے کا حکم ملا تھا ۔ وہ ہم نے کر کے ضلع کونسل کو سفارش کر دی ہے ۔

چودھری انور علی چیمہ : جناب والا ، میں نے خود وہ رپورٹ دیکھی ہے اور پڑھی بھی ہے ۔

وزیر تعلیم : آپ نے کس کی رپورٹ دیکھی ہے ؟ ڈائریکٹر ایجوکیشن کی ؟

چودھری انور علی چیمہ : وہ بھی دیکھی ہے اور جو یہاں پر احکام ہوئے ہیں ۔ ہمارے ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ سرگودھا ڈویژن تشریف لائے ہوئے ہیں ۔

وزیر تعلیم : ان کے پاس ہوگی ۔ ابھی ہمارے پاس سیکرٹریٹ میں نہیں پہنچی ۔

چودھری انور علی چیمہ : جناب ، وہ آپ کی طرف سے ان کو دی گئی ہے ۔

وزیر تعلیم : میری طرف سے تو بالکل نہیں دی گئی ۔

چودھری انور علی چیمہ : اس کی وضاحت کر دینی چاہیے ۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ سیکرٹری صاحب کی طرف سے ہمیں یہ آرڈر ملے ہیں ۔

وزیر تعلیم : سیکرٹری صاحب ، آپ بتائیے ۔ پرسوں تک تو یہ صورت حال نہ تھی ۔

سیکرٹری تعلیم : ہمیں تو ایسا کوئی ڈائریکٹو نہیں ملا ۔ اگر ڈائریکٹو ہوتا تو ضرور اس پر عمل ہو جاتا ۔

چودھری انور علی چیمہ : یہی تو بات ہے کہ فیصلے کچھ ہوتے ہیں اور ہمیں بتائے کچھ جاتے ہیں ۔

سیکرٹری تعلیم : نوٹ کر کے اس کی وضاحت ہم آپ کو کر دیں گے ۔

وزیر تعلیم : لیکن ہمارے پاس ایسا کوئی ڈائریکٹو موجود نہیں ۔

چودھری انور علی چیمہ : یہ ابھی کل کی بات ہے ۔

وزیر تعلیم : یہ سوال تو آپ نے کافی دیر پہلے بھیجا تھا ۔ کل کی بات آپ نے ڈائریکٹر صاحب سے کی ہے ؟

چودھری انور علی چیمہ : کل ڈائریکٹر صاحب نے مجھے بتایا تھا ۔ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ بھی وہاں موجود تھے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اگر وہ ڈائریکٹو ہے تو منگوا کر دیکھ لیتے ہیں ۔

میاں مجید اکبر فاروقی (چیئرمین ، میونسپل کمیٹی ، گجرات)

جناب والا ! اس ضمن میں عرض ہے کہ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ جس ڈویژن کے ہیں ، ان کے ساتھ وہ ایک بریفنگ میں ہے جو گورنر صاحب سے

بات ہوئی تھی ۔ ہو سکتا ہے آپ کے پاس نہ پہنچے ہوں ۔ وہ مہربانی کر کے یہاں منگوا لیں تا کہ وہ پوائنٹس جب آئیں تو وہ سامنے ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : ٹھیک ہے ۔ اتنی دیر میں اگلا سوال کر لیں

وزیر تعلیم : اس سوال کے دوسرے حصہ کا جواب ہے کہ :۔

(ب) پنجاب میں تمام پبلک اسکولوں اور دیگر عام اسکولوں میں حکومت پاکستان وزارت تعلیم کی جانب سے منظور شدہ یکساں نصاب رائج ہے اور بورڈ کے امتحانات میں صرف ایک ہی قسم کے پرچہ جات مرتب کیے جاتے ہیں جن کے ذریعے پبلک اسکولوں اور عام اسکولوں کے طلبہ و طالبات کا امتحان لیا جاتا ہے ۔

پبلک اسکولوں کے لیے حکومت کی طرف سے کوئی علیحدہ نصاب رائج نہیں اور نہ ہی وہ کسی علیحدہ نصاب کے تحت امتحان دینے کے مجاز ہیں ۔

چودھری انور علی چیمہ : اس سلسلہ میں میرا ضمنی سوال ہے کہ جامعہ ہائی اسکولوں میں جو اساتذہ تعینات ہوتے ہیں وہ سبجیکٹ اسپیشلسٹ ہوتے ہیں ۔ لیکن اسی طرح کے پبلک اسکولوں میں اس طرح کے استاد نہیں لگائے جاتے ۔

وزیر تعلیم : استاد اسی طرح کے ضرور ہوتے ہوں گے لیکن نصاب نہیں ۔ آپ نے نصاب کا سوال کیا ہے ۔

چودھری انور علی چیمہ : نصاب کا بھی کافی فرق ہے ۔ ایچی سن کالج میں دیکھیے اور دیگر عام اسکولوں میں دیکھیے ۔ انکے نصاب میں بہت فرق ہے ۔ عام دیہاتی اسکولوں میں جا کر دیکھیے ۔ وہاں اور نصاب رائج ہیں ۔

وزیر تعلیم : نصاب میں فرق نہیں ۔ استاد کی کوالٹی میں فرق ضرور ہوگا ۔ یہ ہم تسلیم کرتے ہیں ۔ ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ یکساں قسم

کے استاد دیے جائیں ۔ لیکن فی الحال صورت حال یہ ہے کہ دیہات میں ایک تو استادوں کی کمی ہے اور اچھے استادوں کا فقدان ہے لیکن شہروں میں یہ مسئلہ کچھ بہتر ہے ۔

چودھری انور علی چیمہ : شہروں میں تو کم از کم اسی طریقے کے استاد دیے جائیں ۔ جامعہ اسکولوں کو آپ نے اولیت دے رکھی ہے اسی طرح کے پائلٹ اسکول ہیں ۔ وہاں کی ہیڈ مسٹرس یا ہیڈ ماسٹر گریڈ 17 کے ہیں ۔ وہاں آپ نے گریڈ اٹھارہ انیس کے لگائے ہوئے ہیں ۔

اناؤنسر : معزز اراکین سے گذارش ہے کہ جب وہ بولیں تو مائیک کو اپنے سامنے کر لیں تاکہ تمام لوگوں کو آواز پہنچے ۔ اوپر اخباری نمائندے بھی تشریف رکھتے ہیں ۔ ان تک آپ کی آواز نہیں پہنچتی ۔

چودھری انور علی چیمہ : مائیک کے گر جانے اور ٹوٹ جانے کا خطرہ ہے ۔

وزیر تعلیم : آپ کے پہلے سوال کے بارے میں اطلاع آ گئی ہے اور صورت حال وہی ہے جو میں نے عرض کی تھی ۔ آپ کے مطالبے میں یہ کہا گیا تھا کہ گورنر صاحب نے مڈل اسکول چک نمبر 90 ایس بی تحصیل و ضلع سرگودھا کو اپ گریڈ کرنے کا کہا ہوا ہے ۔ یہ مطالبہ آپ کی طرف سے آیا تھا ۔ گورنر صاحب کا حکم تھا کہ اس کے حالات کا جائزہ لیا جائے اور پھر کیس پیش کیا جائے ۔

چودھری انور علی چیمہ : کیس put up ہوگیا ۔ وہاں سے سفارش آ گئی ہے ۔

وزیر تعلیم : کہاں سے سفارش آ گئی ہے ؟

چودھری انور علی چیمہ : ڈائریکٹوریٹ سرگودھا سے ۔

وزیر تعلیم : وہ تو میں نے عرض کیا ہے کہ سفارش آئی ہے ۔ ہم نے ضلع کونسل کو کہا ہے کہ آپ اس کو اگلے کوٹے میں اپ گریڈ کر دیں ۔

چودھری انور علی چیمہ : الفاظ یہ ہیں کہ اگلے کوٹے ہیں شامل کر لیں ۔ میں بھی یہی عرض کر رہا ہوں ۔

وزیر تعلیم : یہی میں نے عرض کیا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اگلا سوال ۔

چودھری انور علی چیمہ : میں چیئرمین صاحب کی اجازت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کافی دور سے آئے ہیں ہمیں ۔ یہاں صرف دو تین دن رہنا ہے ۔ ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم یہاں سے مطمئن ہو کر جائیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اگر ابھی آپ مطمئن نہیں ہوئے تو اور بات کر لیں ۔

چودھری انور علی چیمہ : میں جامعہ اسکولوں اور پائلٹ سکولوں کے فرق کے متعلق عرض کر رہا تھا ۔

وزیر تعلیم : نصاب کی بات کیجئے ۔ آپ سوال سے علیحدہ نہیں جا سکتے ۔ یہ رول ہے ۔

چودھری انور علی چیمہ : میں نصاب کے متعلق ہی عرض کر رہا ہوں کہ جامعہ اسکولوں اور پائلٹ اسکولوں میں نصاب مختلف ہیں ۔ دیہاتی اسکولوں میں مختلف نصاب ہے ۔ یہ آپ اپنے محکمے سے پتا کروائیں ۔

وزیر تعلیم : میں نے مکمل پتا کیا ہے ۔ نصاب مرکزی حکومت مقرر کرتی ہے اور وہی نصاب تمام اسکولوں میں رائج ہے ۔

چودھری انور علی چیمہ : استادوں کا آپ نے وہاں کافی فرق رکھا ہے ۔

وزیر تعلیم : استادوں کا ہوگا ۔ لیکن وہ سوال آپ نے پوچھا ہی نہیں ورنہ وہ بھی میں آپ کو بتا دیتا ۔

چودھری انور علی چیمہ : میں عرض کرتا ہوں کہ سرگودھا میں ایک ہی کمپری ہینسو عانی اسکول فار گرلز ہے ۔ وہاں اتنا رش ہوتا ہے کہ ہماری بچیاں وہاں داخل نہیں ہو سکتیں ۔ بچیوں کی کوشش یہ

ہوتی ہے کہ وہ جامعہ اسکول میں داخلہ لیں ۔ لیکن پائلٹ اسکول والے کہتے ہیں کہ ان کا وہاں گریڈ کم ہے اور ان کے استاد اسپیشلسٹ نہیں ہیں ۔ یہ فرق دور کرنے کے لیے میں بار بار عرض کر رہا ہوں ۔

وزیر تعلیم : یہ فرق مرحلہ وار دور ہو جائے گا ۔ فی الحال ایک ہی معیار کے اساتذہ ملنے ناممکن ہیں ۔ آہستہ آہستہ یہ کمی پوری ہو جائے گی ۔ تو آپ کو بھی بہتر استاد ضرور ملیں گے ۔

جناب سلطان علی چوہدری : میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں ۔ کیا وزیر تعلیم بتا سکیں گے کہ پبلک اسکولوں میں اور عام اسکولوں میں کون کون سے مضامین پڑھائے جاتے ہیں ؟ اس سے پتا چل سکے گا کہ واقعی اساتذہ میں فرق ہے ۔

وزیر تعلیم : ایک ہی طرح کے مضامین پڑھائے جاتے ہیں ۔ میں زبانی تو سارے مضامین آپ کو نہیں بتا سکتا ۔ انگریزی ، اردو ، حساب ، سائنس سب کچھ تمام اسکولوں میں پڑھایا جاتا ہے ۔

جناب سلطان علی چوہدری : وزیر صاحب کو سوال کے جواب کے لیے تیار ہونا چاہیئے یہ ضمنی سوال ہے انہیں مضامین کا پتا ہونا چاہیے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اس کا آپ علیحدہ نوٹس دے دیں ۔ وہ آپ کو علیحدہ جواب دے دیں گے ۔

وزیر تعلیم : سارے مضامین کا تو شاید آپ کو بھی پتہ نہ ہو ۔ اس میں زراعت بھی شامل ہے جو مضامین ایک اسکول میں پڑھائے جاتے ہیں وہ دوسرے اسکولوں میں بھی پڑھائے جاتے ہیں ۔

جناب جاوید اقبال رانا (چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاولنگر) : جناب چیئرمین کیا میں ضمنی سوال کر سکتا ہوں ۔ یا سوال پوچھنے والا ہی ضمنی سوال کر سکتا ہے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں ۔ آپ کس کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں ۔

جناب جاوید اقبال رانا : نصاب کے متعلق کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : نصاب کے متعلق کافی بات ہو چکی ہے ۔

جناب جاوید اقبال رانا : جناب چیئرمین ہم میٹریکولیٹ لاکھوں کی تعداد میں پیدا کر رہے ہیں ۔ لیکن ان کو فزیکل اور پروڈیکٹو کام کرنے کی کوئی تعلیم نہیں دی جاتی اب اس امر کی ضرورت ہے کہ نوآبادیات کی اس لعنت کو ختم کیا جائے اور لوگوں کو پروڈیکٹو کام کی طرف لایا جائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : یہ تو ایک تجویز ہے کہ فنی اور فزیکل تعلیم دلائی جائے

وزیر تعلیم : یہ ٹھیک ہے کہ فزیکل کام کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے ۔ مڈل اسکولوں میں اور ہائی اسکولوں میں زراعت اور فنی تعلیم کا نصاب شامل کیا گیا ہے اور یہ کام شروع ہو گیا ہے ۔ یکدم تمام مضامین شروع نہیں ہو سکتے ۔ کافی حد تک آپ کی بات پوری ہوگئی ہے اور یہ حال کی ہی بات ہے ۔ یہ کام شروع ہو چکا ہے اور یہ مرحلہ وار کیا جائے گا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : چٹھہ صاحب اگلا سوال بیگم نسیم عبدالماجد میاں صاحبہ کا ہے سوال نمبر 120 ۔

گورنمنٹ انٹر کالج ہارون آباد میں لوکل خواتین کی بطور لیکچرار تعیناتی

120 ۔ بیگم نسیم عبد الماجد میاں : (خاتون کونسلر ضلع کونسل بہاولنگر) کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ گورنمنٹ انٹر کالج ہارون آباد ایک ایسی کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہا ہے ۔ جو طالبات کی تعداد کے مقابلے میں ناکافی ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس کالج کی عمارت کی توسیع کے لیے کوئی اقدامات کر رہی ہے ۔

(پ) کیا یہ حقیقت ہے کہ کالج مذکورہ میں تدریسی عملہ کی کمی ہے اگر ایسا ہے تو اس کو کب تک پورا کیا جائے گا ۔

(ج) کیا حکومت اس دور دراز علاقہ کے کالج میں بیرونی شہروں کی لیکچرار خواتین کی بجائے مقامی خواتین لیکچرار کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم : (چوہدری حامد ناصر چٹھہ) : نئی عمارت کے لیے زمین حاصل کرلی گئی ہے ۔ میں اس بارہ میں عرض کر چکا ہوں ۔ عمارت کا کام جلد شروع کر دیا جائے گا ۔ فی الحال یہ کرائے کی عمارت ہے اور اس میں توسیع کرنا حکومت کی پالیسی کے خلاف ہے اطلاعاً عرض ہے کہ پنجاب میں ایسے 46 ادارے انٹر کالجز ہیں ۔ جو کرائے کی بلڈنگز میں چل رہے ہیں ۔ مرحلہ وار ان کی بلڈنگز کا مسئلہ حل ہو جائے گا ۔

(ب) و (ج) : ڈی ۔ ای ۔ او کو اختیارات دے دیئے گئے ہیں کہ وہ تقرری کریں ۔ آپ بھی اس سلسلے میں ان کی مدد کریں ۔ اگر وہ ان کو نامزد کر چکے ہیں تو وہ چند دنوں میں تعینات ہو جائیں گی ۔

بیگم نسیم عبدالماجد میاں صاحبہ : پھر یہ تو کالج کی بد قسمتی کہہ لیجئے کہ وہاں پہلے بھی دو استانیاں ایڈہاک بنیاد پر تھیں ۔ جو Acting Principal کام کر رہی ہیں وہ بھی ایڈہاک بنیاد (Ad-hoc Basis) پر کام کر رہی ہیں ۔ جو آپ نے کل یا پرسوں دو بھیجی ہیں وہ بھی (Adhoc Basis) ایڈہاک بنیاد پر ہیں ۔ اس لیے درخواست ہے کہ آپ وہاں پبلک سروس کمیشن کا پاس شدہ استاد بھیج دیں ۔ تو مہربانی ہوگی ۔

وزیر تعلیم : آپ کی یہ سفارش نوٹ کرلی گئی ہے بھیج دیں گے ۔

ضمنی سوالات

جناب سلطان علی چودھری (صدر ، چیمبر آف ایگریکلچر پنجاب) : جناب چیئرمین ایڈہاک لیکچرارز کے بارہ میں عرض کرنا ہے کہ ایڈہاک لیکچرارز کی ایسوسی ایشن کا وفد باقاعدہ ہمیں ملا ہے اور انہوں نے شکایت کی ہے کہ ایڈہاک لیکچرارز کو سال ہا سال سے تنخواہ نہیں مل رہی ۔

وزیر تعلیم : کچھ دیر پہلے ایسا ہوتا تھا اب اس کا انتظام کر رہے ہیں ۔

جناب سلطان علی چودھری : جناب میری گزارش یہ ہے کہ جو ایڈہاک لیکچرارز دو تین سال سے لگے ہوئے ہیں ان کو مستقل کر دیں تاکہ ان کو باقاعدہ تنخواہ ملنی شروع ہو جائے ۔ تب تو وہ خوش اسلوبی سے پڑھا سکیں گے ۔

وزیر تعلیم : جو پرانے لگے ہوئے ہیں ان کی ایڈہاک سروس کو ریگولر کر دیا گیا ہے حکومت اس سلسلہ میں بہتر معیار قائم کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے selected کو ہی نوکری ملے ۔

جناب سلطان علی چودھری : جناب والا میری اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ آپ یہ پابندی لگا دیں لیکن جو پہلے سے لگے ہوئے ہیں آپ ان کو مستقل کر دیں ۔

وزیر تعلیم : یہ تو (contradiction) تضاد ہو جائے گا ۔

جناب سلطان علی چودھری : جناب ایک پروسیس کو ختم بھی کر رہے ہیں اور جاری بھی رکھ رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم : دراصل بات یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن کی سلیکشن میں کافی وقت درکار ہوتا ہے اس لیے ایڈہاک کی رسم چل رہی ہے تاکہ زیادہ نقصان نہ ہو ۔ کیونکہ دو ، دو چار ، چار سال سے آسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں اور طلبا و طالبات کی تعلیم کا زیادہ نقصان ہو رہا تھا اس لیے یہ سسٹم رکھا ہوا ہے ۔ کہ یہ ایڈہاک کے طور پر کام کریں اور جب پبلک سروس کمیشن سے پاس ہو جائیں گے تو ایڈہاک ختم کر دیا جائے گا ۔

جناب سلطان علی چوھدری : جناب میں یہ عرض کرونگا کہ ان کے لیے یہ مشکل ہے وہ ایڈہاک پر پانچ پانچ سال سے کام کر رہے ہیں اور اس کے بعد زائد العمر ہو جاتے ہیں ۔

وزیر تعلیم : اب 5 سال کی صورت میں نہیں ہوگا ۔

جناب سلطان علی چودھری : میری گذارش یہ ہے کہ ان کو مستقل کر دیا جائے اور باقی ماندہ کے لیے پابندی لگا دیں ۔

وزیر تعلیم : ان کو چاہیے کہ وہ اپنا معیار بلند کریں اور منتخب (select) ہو جائیں ۔

جناب صالح محمد لیازی (صدر لیبر یونین سرگودھا) : جناب والا ! میری گذارش یہ ہے کہ ان کی ملازمت کو تحفظ دے دیا جائے اور ان کو مستقل کر دیا جائے ۔

وزیر تعلیم : جناب میں عرض کروں کہ جو بھی ٹیسٹ دیتے ہیں اور سیلکیٹ ہو جاتے ہیں وہ مستقل ہو جاتے ہیں ۔ جو ٹیسٹ نہیں دیتے یا فیل ہو جاتے ہیں وہ مستقل نہیں ہوتے ۔

جناب صالح محمد لیازی : اس میں تو لمبا عرصہ لگ جاتا ہے دو ، دو سال تین ، تین سال لگ جاتے ہیں ۔

وزیر تعلیم : پبلک سروس کمیشن نے بھی اپنا پروسیجر تبدیل کر دیا ہے ان کی جو turn over ہے وہ جلدی جلدی ہوتی ہے اس لیے اب اتنی دیر نہیں لگے گی ۔

ایک معزز رکن : جناب والا ! میری گذارش ہے کہ ایڈھاک ملازمین کو اگر اس وقت نکال دیں گے تو ان کی عمر 30/25 سال سے بڑھ گئی ہے وہ کہاں جائیں گے ۔ اس لحاظ سے روزی کا مسئلہ پیدا ہو جائے گا ۔ ایک ایڈھاک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو پبلک سروس کمشن سے کم نہ تھی ۔ میری گذارش ہے کہ ان کے بچوں کی روزی کا بھی مسئلہ ہے جو آپ نے پہلے ایڈھاک لیکچرارز رکھے ہوئے ہیں ان کو مستقل کر دیں اور آئندہ کے لیے پالیسی وضع کر لیں یہ ماضی کی بات کر رہا ہوں جو چار ، پانچ چھ سال سے چلے آ رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم : اس سلسلے میں گذارش ہے آپ کا تجویز کردہ طریقہ کار اپنانے کے لیے قانون اور رولز میں تبدیلی کی ضرورت ہے جو محکمہ تعلیم نہیں کر سکتا بہر حال جو آپ نے سفارش کی ہے اس کو نوٹ کر لیا ہے اور یہ گورنر صاحب کو پیش کر دیں گے اگر انہوں نے اجازت دی تو ایسا کر لیا جائے گا ۔ فی الحال قانون اس کی اجازت نہیں دیتا ۔

ایک معزز رکن : جناب والا ! ان باتوں سے ظاہر ہوا کہ محکمہ تعلیم ایک بہت بڑا ادارہ ہے اور پبلک سروس کمیشن ایک چھوٹا سا ادارہ ہے اس وجہ سے وہ ان کے انٹرویو نہیں کر سکتے ۔ لہذا استادوں کی جو آسامیاں ہیں وہ ریگولر نہیں ہوتیں ۔ کیا حکومت یہ نہیں کر سکتی کہ صرف محکمہ تعلیم کے لیے جو بہت بڑا تعلیمی ادارہ ہے ایک نیا پبلک سروس کمیشن بنا دے تا کہ اس چیز کو دور کیا جائے اور یہ تکلیف ہی ختم ہو جائے ۔

وزیر تعلیم : بظاہر آپ کی تجویز مناسب لگتی ہے لہذا محکمہ اس پر غور کر کے حکومت کو سفارش کرے گا ۔

چودھری محمد اکبر کاھلوں (وائس چیئرمین ضلع کونسل سیالکوٹ) : کیا وزیر تعلیم توجہ فرمائیں گے کہ جہاں ٹرینڈ ٹیچرز موجود ہیں اور اوور ایج ہو رہے ہیں ۔ کیا آپ کے پاس اس کا کوئی جواز ہے کہ آپ وہاں ان ٹرینڈ ٹیچر رکھیں ۔

وزیر تعلیم : جہاں ٹرینڈ ٹیچرز ہیں وہاں پر حکم ہے کہ ان ٹرینڈ ٹیچرز نہیں لگائے جائیں گے ۔

چوھدری محمد اکبر کاھلوں (سیالکوٹ) : تحصیل نارووال میں آپ نے لکھا ہے کہ وہاں ان ٹرینڈ ٹیچرز لگائیں ۔

وزیر تعلیم : انہوں نے نوکری کے لیے درخواست نہیں دی ہوگی آپ مردوں کی بات کر رہے ہیں یا عورتوں کی ۔ خواتین کو نوکری ضرور ملے گی اگر وہ اوور ایج بھی ہیں تو ان کو (relaxation) رعایت دی جا سکتی ہے ۔ ہم ہر صورت میں ٹرینڈ ٹیچرز کو ترجیح دیتے ہیں ۔

چودھری محمد اکبر کاھلوں : جناب میرا سوال یہ ہے کہ جب ٹرینڈ ٹیچرز ہیں انھوں نے درخواست بھی دی ہوئی ہے اس صورت میں ان ٹرینڈ ٹیچرز لگانے کا کیا جواز ہے ؟

وزیر تعلیم : اس کا تو جواز ہی کوئی نہیں ۔ اس کا کوئی نام بتائیں ۔

چودھری محمد اکبر کاھلوں : آپ نے آرڈر کیے ہیں ۔

وزیر تعلیم : میں نے آرڈر کیے ہیں ۔ مجھے پتہ ہے دیہات میں خواتین کی نشستیں بہت سی خالی پڑی ہیں ۔ میرے پاس کوئی بھی آتا ہے عموماً درخواستیں بذریعہ ڈاک ہی سیالکوٹ سے آتی ہیں ۔ میں ان پر یہ سفارش لکھ کر بھیج دیتا ہوں ۔

Please appoint against the vacancy for which a trained teacher is not available.

میرے یہ الفاظ ہوتے ہیں آپ تمام درخواستیں اٹھا کر دیکھ لیں اگر اس کے علاوہ کچھ اور ہے تو مجھے بتائیں تو میں ڈی ۔ ای ۔ او سے نپٹ لونگا ۔

جناب قائم مقام چیرمین : میں ایوان کی اطلاع کے لیے عرض کروں کہ 10 بجکر 10 منٹ پر سوالات کا پہلا گھنٹہ ختم ہو جائے گا ۔ اب ایک محکمہ اور ہے اس کے پیش نظر اپنے سوالات کریں ۔ میں نے ایوان کی اطلاع کے لیے عرض کر دیا ہے کہ ایک محکمہ تعلیم اور دوسرا لوکل باڈیز ہے پھر آپ یہ اصرار نہ کریں کہ وقت کم دیا گیا ہے ۔

بیگم سیدہ عابدہ حسین : ٹرینڈ اور ان ٹرینڈ پی ۔ ٹی ۔ سی اساتذہ کے بارے میں عرض کروں کہ جب آپ اپنے پی ۔ ٹی ۔ سی کورسز کا اجرا کرتے ہیں تو اس وقت کچھ ایسے فیصلے جلدی میں ہو جاتے ہیں جن کے اثرات دور رس ثابت ہوتے ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ جب آپ پی ۔ ٹی ۔ سی کے کورس کا اجرا کرتے ہیں تو اس میں داخلہ کی تعداد جو آپ مقرر کرتے ہیں وہ اتنی

ہونی چاہیے جتنی کہ آپ کے پاس آسامیاں ہیں ۔ جب وہ تعداد بڑھ جاتی ہے تو بعد میں back log ہو جاتا ہے ۔ اس back log کے باعث نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہمارے ضلع میں جنہوں نے 1973-74ء کے پی ۔ ٹی ۔ سی کورسز کیے ہوئے ہیں ۔ وہ بھی ابھی دھکے کھا رہے ہیں اور پھر وہ زائدالعمر (overage) ہو جاتے ہیں ۔ پھر ان کو age relax کرنے کے لیے پروسیجر سے گزرنا پڑتا ہے ۔ اس کے ساتھ یہ عرض کروں کہ پی ۔ ٹی ۔ سی کا جب آپ داخلہ دیتے ہیں تو جو خاتون دیہاتی ڈومی سائل فراہم کرتی ہے اور وہ یہ کہتی ہے کہ وہ دیہات میں کام کرے گی ۔ اس کے بعد اگر وہ کسی اسٹیج پر سفارش کروانے یا یہ کوشش کرے کہ اسے شہر کے کسی اسکول میں تبدیل کردیا جائے تو پھر اس کی ملازمت کو تحفظ نہیں ہونا چاہیے ۔ یعنی اگر ایک خاتون دیہاتی ہونے کی بنیاد پر آپ کے ٹریننگ کورس میں داخلہ لیتی ہے اور پاس ہوتی ہے آپ کو یہ commitment دے کر کہ اس نے دیہات میں جانا ہے اور اس کے بعد وہ شہر میں آنے کی کوشش کرے تو پھر اس کو کوئی حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ اپنے right of security of tenure کو Claim کرے ۔

وزیر تعلیم : اس سلسلہ میں مجھے آپ سے پورا پورا اتفاق ہے کہ جو خواتین دیہات کا ڈومی سائل دیں وہ دیہات میں سروس کریں لیکن یہ ایک بڑا نازک سا مسئلہ بن جاتا ہے ۔ مثلاً ایک خاتون ہے کہ جب اس نے داخلہ کے لیے درخواست دی تو وہ اس وقت غیر شادی شدہ تھی ۔ اس کے بعد شہر میں اس کی شادی ہو جاتی ہے ۔ تو اس کا کیس شہر میں آنے کے لیے کافی مضبوط ہو جاتا ہے ۔ حتمی قانون تو ایسا کوئی نہیں بنایا جا سکتا لیکن ہماری کوشش بہرحال یہی ہونی چاہیے کہ دیہات کی ڈومی سائل والی خاتون کو دیہات میں ہی تعینات کیا جائے ۔

سیکرٹری تعلیم (جناب احمد صادق) : جناب چیئرمین ! یہ سوال جو چیئرمین ضلع کونسل جھنگ نے اٹھایا ہے ۔ یہ بجا ہے ۔ کل سیجیکٹ کمیٹی

برائے تعلیم کی جو میٹنگ ہوئی تھی اس میں یہ سوال اٹھایا گیا تھا اور سبجیکٹ کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ ان سے ایک بانڈ لیا جائے یعنی وہ لکھ کر دیں کہ جہاں کا وہ ڈومی سائل رکھتی ہوں وہاں پر ہی کام کریں گی اور ان کی یہ سفارش ہے جو سبجیکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں آئے گی کہ ان سے پانچ ہزار روپے کا بانڈ لیا جائے۔ یہ جو کل سبجیکٹ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی۔ اس میں یہ طے ہوا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی تجویز ہے جس کی وجہ سے ان کو پابند (tie down) کیا جائے۔

وزیر تعلیم : لیکن یہ بانڈ (limited period) محدود مدت کے لیے، 3 سال یا 5 سال کا ہونا چاہیے ساری عمر کے لیے تو نہیں ہو سکتا ہے۔

سیکرٹری تعلیم : جناب والا ! exceptions ہو سکتی ہیں۔ as a matter of routine شفٹنگ نہیں ہونی چاہیے۔

فیصل آباد کے زنانہ کالجوں میں سوشل ورک کلاس کا اجراء

129 **بیگم نصرت مقبول الٰہی صاحبہ :** کیا وزیر تعلیم از راہ کرم فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ فیصل آباد کے زنانہ کالجوں میں مضمون، سوشل ورک، کی تدریس کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ فیصل آباد میں واقع زنانہ کالجوں کی پرنسپل صاحبان نے مضمون کی ایس۔ این۔ ای حکومت کو روانہ کردی ہے لیکن تا حال اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا ہے۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس مضمون کی اہمیت کے پیش نظر سال رواں میں ہی سوشل ورک کی کلاسیں جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے :

وزیر تعلیم : (چودھری حامد ناصر چٹھہ) : (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) ایس ۔ این ۔ ای تجاویز موصول ہونے کے بعد مناسب کارروائی کے بعد اسے منظوری کے لیے محکمہ خزانہ کو بھجوایا جا چکا ہے ۔

(ج) محکمہ خزانہ کی منظوری ملنے کی صورت 1982ء کے تعلیمی سال سے سوشل ورک ، کے مضمون کی تدریس کا آغاز کیا جا سکے گا ۔

ضمنی سوالات

بیگم نصرت مقبول الٰہی : جناب والا ! مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس سوال میں کچھ رد و بدل ہوگئی ہے ۔ سوال کا مقصد یہ تھا کہ حکومت کو آگاہ کروں کہ فیصل آباد کے زنانہ کالج میں سوشل ورک کا مضمون نہیں ہے ۔ یہ ایک التجا (request) تھی کہ چونکہ باقی کالجوں میں یہ مضمون موجود ہے وہاں بھی آبادی کے لحاظ سے ہم اس کے مستحق ہیں کہ ایم ۔ اے سوشل ورک کا مضمون پڑھانے کا حق دیا جائے یہ درخواست (application) پرنسپل نے تعلیمی سال (academic year) شروع ہونے سے پہلے بھی دی تھی کہ ان کلاسز کا اجرا ہونا چاہیے ۔

وزیر تعلیم : صورت حال یہ ہے کہ نئے اخراجات کا جدول (Schedule of New Expenditure) فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا جا چکا ہے اور ان سے ہم درخواست (request) کریں گے کہ یہ جلدی اس کو process کریں لیکن فی الحال یہی لگتا ہے کہ سال 1982ء میں اس کا اجرا ہونا نا ممکن ہے ۔

بیگم نصرت مقبول الٰہی : لیکن یہ کوشش آپ کی جاری رہنی چاہیے وہ سال بھی اسی انتظار میں نہ گزر جائے ۔

وزیر تعلیم : ہماری طرف سے تو تاخیر نہیں ہوگی ۔ مزید تفصیلات اگر آپ کو چاہییں تو منسٹر فنانس اور سیکرٹری فنانس یہاں موجود ہیں ۔ ان سے پوچھا جا سکتا ہے ۔

ضلع اٹک کے لیے مزید تعلیمی اداروں کا قیام

132 ۔ میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : کیا وزیر تعلیم میرے سوال نمبر 9 کے جواب کے حوالے سے جو ایوان میں مورخہ 23 اگست 1981ء کو دیا گیا تھا ، از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اٹک میں آٹھ پرائمری اسکولوں کو مڈل اور دس مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دینے کی منظوری دی گئی تھی ۔ لیکن بعد ازاں متذکرہ اسکولوں میں سے آٹھ پرائمری اسکولوں کی بجائے پانچ اسکولوں کو مڈل اور دس مڈل اسکولوں کی بجائے پانچ اسکولوں کو ہائی کا درجہ دینے کی منظوری دی گئی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ راولپنڈی ڈویژن کے باقی اضلاع کی نسبت ضلع اٹک میں تعلیمی اداروں کی کمی ہے اور نتیجتاً تعلیمی اوسط بہت کم ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ضلع اٹک میں چار انٹر کالج جن میں دو مردانہ بمقام فتح جنگ و چھب اور دو زنانہ بمقام پنڈی گھیب اور تلہ گنگ کی عمارات نہ ہونے کی بنا پر طلباء و طالبات کو کافی پریشانی لاحق ہے ۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ گورنر پنجاب نے اپنے حالیہ دورہ تلہ گنگ کے دوران گورنمنٹ ڈگری کالج برائے طلباء میں ایم اے

کی کلاسسز کو جاری کرنے اور انٹر کالج پنڈی گھیب کو ڈگری کا درجہ دینے کے احکام صادر فرمائے تھے ۔

(ھ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع اٹک کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے اور اسے راولپنڈی کے باقی اضلاع کے برابر لانے کے لیے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (چوھدری حامد ناصر چٹھہ) (الف) یہ درست نہیں ۔ اصل صورت حال یہ تھی کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 82-1981ء میں صوبہ پنجاب میں پہلے 248 پرائمری اسکولوں کا درجہ بڑھانے کی تجویز تھی ۔ لیکن بعد میں فنڈز کی کمی کے باعث یہ تعداد کم کر کے 152 کر دی گئی اس وجہ سے تمام اضلاع میں اسکولوں کی تعداد کم ہو گئی ۔ اس لیے ضلع اٹک میں 8 اسکولوں کی بجائے 5 اسکولوں کا درجہ پرائمری سے مڈل تک بڑھایا گیا ۔ اس طرح تجویز کیے گئے مڈل سے ہائی اسکول کا درجہ بڑھانے کی تعداد 150 سے 77 کر دی گئی اور جس کے نتیجے میں ضلع اٹک کے اسکولوں کی تعداد 10 سے 5 کر دی گئی ۔

(ب) ضلع اٹک میں پرائمری اسکولوں کی تعداد باقی اضلاع کی نسبت زیادہ ہے ۔ لیکن مڈل اور ہائی اسکول قدرے کم ہیں ۔ جسے مرحلہ وار ترقیاتی پروگرام کے تحت پورا کیا جا رہا ہے ۔ اس سال ضلع اٹک میں درجہ بڑھائے جانے والے مدارس کی تعداد دوسرے اضلاع سے نسبتاً زیادہ ہے ۔

(ج) جی ہاں ! پنجاب میں 46 کالجوں کی اپنی عمارت نہیں ہے ۔ ان کالجوں کی عمارات سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مرحلہ وار بنائی جائیں گی ۔

(د) جہاں تک گورنمنٹ کالج برائے طلباء تلہ گنگ میں ایم - اے کی کلاسز شروع کرنے کا تعلق ہے تو گورنر صاحب نے احکام صادر نہیں فرمائے۔

گورنر صاحب کے حکم کے مطابق پنڈی گھیب کے انٹر کالج کو اگلے تعلیمی سال سے ڈگری کالج کا درجہ دے دیا گیا۔

(ہ) راولپنڈی ڈویژن کے تمام اضلاع میں گورنر پنجاب کے احکام کے مطابق تعلیمی ترقی کے پروگرام پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ وسائل میسر آنے کی صورت میں محکمہ تعلیم ضلع اٹک کی تعلیمی ترقی کے لیے کوشش کرتا رہے گا۔

ضمنی سوالات

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : جناب کے جواب میں آبادی لکھی ہوئی ہے۔ اس آبادی کا تقابل (compare) کریں اور دیکھیں کہ جن ضلعوں میں ہم سے تین گنا زیادہ اسکول ہیں۔ ہماری آبادی ایک کے برابر ہے اُن اضلاع میں سے دو کے آدھے میں ہے اس کا مطلب ہے کہ ہمارے اسکول آبادی کی بنا پر دگنے ہو سکتے ہیں۔

وزیر تعلیم : گزارش ہے کہ جب ضلع وار پروگرام بنتا ہے اس میں آبادی کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ but that is not the only criterian

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : آبادی کو بے شک مدنظر رکھیں لیکن رقبہ کے لحاظ سے بھی اٹک بہت بڑا ضلع ہے اور پھر پرائمری اسکولوں کی زیادہ تعداد بتائی ہے۔ دراصل ان کے مڈل اسکول زیادہ ہیں کیونکہ ان کے ساتھ دوسرے ضلعوں کے پرائمری اسکول منسلک ہوتے ہیں۔ اور میرے ضلع میں چونکہ مڈل اسکول نہیں ہیں۔ اس لیے پرائمری اسکول زیادہ نظر آتے ہیں۔ صحیح معنوں میں پرائمری اسکول زیادہ نہیں ہیں۔

وزیر تعلیم : میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ مڈل اسکول بھی اور ہائی اسکول بھی کم ہیں ۔ تو آپ کا ضلع تعلیمی لحاظ سے پس ماندہ ہے ۔ میں اس پر بحث نہیں کر رہا ہوں ۔ میں نے آپ کو صرف صحیح صورت حال (factual position) بتائی ہے ۔ اس بات کو ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ضلع اٹک پسماندہ علاقوں میں سے ایک ہے اور اس کو مرحلہ وار ترقیاتی پروگرام کے ذریعے بہتر بنایا جائے گا ۔ اس سال بھی ضلع اٹک کا حصہ upgraded schools یا نئے اسکولوں میں زیادہ ہے اور حالیہ دورہ میں بھی جناب گورنر نے آپ کے ضلع پر خاص مہربانی کی ہے ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : جناب والا! دوسرے ضلعوں پر بھی مہربانی ہوئی ہے ۔

وزیر تعلیم : نہیں آپ کے ضلع پر زیادہ ہوئی ہے ۔ انشاء اللہ جلدی یہ فرق دور ہو جائے گا ۔

چودھری محمد صدیق سالار (ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن، فیصل آباد) : پورے پاکستان میں اتنی بڑی آبادی کسی ضلع کی نہیں ہے جتنی کہ ضلع فیصل آباد کی ہے وہ ہر طرح سے محروم ہے ۔ کیا آپ بتا سکیں گے کہ آپ نے پچھلے سال فیصل آباد کے کتنے مڈل اسکولوں کا درجہ بڑھایا ہے ۔

وزیر تعلیم : اس وقت تو میرے پاس اعداد (figures) موجود نہیں ہیں ۔

چوھدری محمد صدیق سالار (فیصل آباد) : جناب والا! چار یونین کونسلیں ہیں ، 70 ، 71 ، 72 اور 73 ۔ اس ایریا میں نہ لڑکیوں کا کوئی ہائی اسکول ہے نہ لڑکوں کا بلکہ ایک وہ اسکول ہے جو 80 سال سے پرائمری اسکول ہی ہے اس کے پاس جگہ بھی موجود ہے ۔ چک نمبر189 براستہ چک جھمرہ یہاں پر 80 برس سے اس اسکول کو مڈل تک نہیں بڑھایا گیا ہے ۔ میں

درخواست کروں گا کہ فیصل آباد کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے - اس لیے کہ ہمارا بھی کچھ حق ہے - پنجاب میں سب سے زیادہ آبادی رکھتے ہیں - اور ہمارے ساتھ اتنی بے انصافیاں اور زیادتیاں ہو رہی ہیں جن کا کوئی حساب نہیں ہے -

وزیر تعلیم : یہ ضمنی سوال بھی نہیں ہے - بہرحال میں یہ بتا دوں کہ ضلع وار اسکولوں کی تعداد کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے - اور اگر کسی خاص جگہ پر کوئی بے انصافی ہوئی ہے تو اس کو آپ ہمارے نوٹس میں لائیں - ہم پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو کہیں گے کہ اس کے لیے (exception) رعایت دیں لیکن مجموعی طور پر فیصل آباد تعلیمی لحاظ سے پس ماندہ نہیں ہے -

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (چیئرمین ضلع کونسل، اٹک): جناب والا ! یہ پرنٹنگ میں غلطی ہوئی ہے میرا سوال اٹک کا تھا جواب تلہ گنگ کا دیا جا رہا ہے -

وزیر تعلیم : تلہ گنگ میں تو کوئی ایسا حکم نہیں ہے -

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان ، (اٹک) : نہیں - جناب تلہ گنگ میں تو نیا ڈگری کالج ہے یہ میرا سوال اٹک کے لیے ہے جو سب سے پرانا 1932ء کا ڈگری کالج ہے -

وزیر تعلیم : ہمیں تو پنڈی گھیب کے بارے میں حکم ہوا ہے کہ اس کالج کو انٹر سے ڈگری کر دیا جائے -

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : ڈگری کالج کے لیے تو جناب گورنر نے فرمایا ہے مگر ہماری درخواست اٹک میں ایم - اے کلاسز کے لیے ہے جس کو ہم لوگ بڑی شدت سے محسوس کر رہے ہیں -

وزیر تعلیم : ہمیں کسی کالج میں ایم - اے کلاسز کے اجرا کا حکم نہیں ملا -

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : میں نے گورنر صاحب سے درخواست کی تھی اور انہوں نے فرمایا تھا - - - -

سیکرٹری تعلیم : جناب چیئرمین - میں آپ کی اجازت سے ان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ اٹک راولپنڈی کے قریب ہے اس لیے وہاں ایم - اے کی کلاسز کے اجرا کی کوئی justification نہیں بنتی اس لیے وہاں ایم - اے کی کلاسز شروع کرنا میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں -

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : ٹھیک ہے سیکرٹری صاحب آپ سمجھتے ہیں لیکن میں عرض کروں گا کہ وہاں کے لوگ تعلیم کے معاملے میں بہت پسماندہ ہیں 13 فیصد مردوں میں تعلیم ہے اور 3 فیصد خواتین میں - یہ صرف تعلیمی سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے ہے - پنڈی میں جا کر ان کو داخلہ نہیں ملتا اور پھر پنڈی میں جا کر رہائش پر بہت خرچ ہوتا ہے یہ کہہ دینا تو آسان ہے کہ پنڈی بہت نزدیک ہے لیکن پنڈی اور اسلام آباد میں اتنی زیادہ آبادی ہے وہاں اٹک والوں کو داخلہ نہیں ملتا اس لیے مہربانی کر کے اس بات کا خیال رکھیں اور دیکھیں کہ وہاں کتنے لوگوں کو داخلہ نہیں ملتا - اس لیے وہاں ایم - اے کی کلاسز جاری کرنا بہت ضروری ہے -

وزیر تعلیم : میرے خیال میں ہم کچھ پٹڑی سے اتر گئے ہیں - آپ کا سوال تھا کہ کیا گورنر صاحب نے یہ حکم دیا ہے ، اس کا جواب ہے کہ گورنر صاحب نے حکم نہیں دیا ہے - آپ ذاتی طور پر گورنر صاحب سے دریافت کر لیجیے - ہمیں کوئی ایسا حکم نہیں ملا -

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : پھر آپ حکم فرما دیں - آپ ہی یہ put-up کر دیں کہ ایوان میں یہ کہا گیا تھا -

وزیر تعلیم : یہ میرے اختیار میں نہیں ہے آپ ہمیں درخواست دیں ہم حقائق کے مطابق سفارش کر کے گورنر صاحب کو بھیج دیں گے -

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : آپ کی مہربانی - جناب میری ایک اور عرض تھی - - - - -

جناب قائم مقام چیئرمین (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) : میجر صاحب ابھی دوسرا محکمہ رہتا ہے -

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : جناب اساتذہ کے لیے یہ جو کہا جا رہا ہے کہ تعلیمی معیار گر رہا ہے اور ان کی سروسز کے لحاظ سے 43-44 سال کی عمر میں ان کو ریٹائر کر دیا جائے۔ تو جناب میں عرض کروں گا کہ جب ان کو تجربہ ہو جاتا ہے تو ان کی سروس کے لحاظ سے ان کو ریٹائر کر دیا جاتا ہے مگر نئے اساتذہ ملتے ہی نہیں اور پی - ٹی - سی کلاسز میں خاص طور پر پسماندہ ضلعوں میں داخلہ بھی نہیں ملتا اور یہ کلاسز بھی لالہ موسیٰ میں ہوتی ہیں تو اٹک سے یا تلہ گنگ سے یعنی دور دراز کے علاقوں سے اول تو لوگ وہاں آتے ہی نہیں ہیں دوسرے ان کو داخلہ بھی نہیں ملتا تو ان کو ساٹھ سال تک کی عمر تک سروس کرنے کی اجازت دینی چاہیے -

وزیر تعلیم : عام طور پر تو یہی فارمولا اپنایا جاتا ہے صرف وہ لوگ جن کا ریکارڈ تسلی بخش نہ ہو ان کو بیس سال کی سروس کے بعد ریٹائر کیا جاتا ہے -

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : جناب والا ! اسکولوں میں اساتذہ کی بہت کمی ہے شاید آپ اس کا اندازہ لگا سکیں -

وزیر تعلیم : ظاہر ہے کہ اس ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کام کرتے ہیں -

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : جناب والا ! میری دوسری درخواست اسکولوں میں نگرانی کے لیے ہے مثلاً اے - ای - او مردانہ اسکولوں میں ساٹھ کے پیچھے ایک ہے اور خواتین کے اسکولوں میں چالیس کے پیچھے ایک ہے اور بغیر کسی ٹرانسپورٹ کے اتنے اسکولوں کی نگرانی کرنا کیا اس دور میں ممکن ہے ؟

وزیر تعلیم : یہ مسئلہ ہمارے پاس پہلے ہی سے زیر غور ہے ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک): بارہ سو اسکولوں کے لیے کل تو مرد اے ۔ ای ۔ او اور چار خواتین اے ۔ ای ۔ او ہیں ۔

وزیر تعلیم : ٹھیک ہے جی ۔ آپ کی یہ بات درست ہے اور ہمیں اس بات کا احساس بھی ہے لیکن محدود مالی وسائل میں شاید ہم اس کا فوری حل نہ کر سکیں ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : اگر آپ برا محسوس نہ کریں تو میں عرض کرتا ہوں کہ ایک طرف تو اب نئے ضلعے بنائے جا رہے ہیں تو کیا ان پر خرچ نہیں آئے گا اور کیا تعلیم کی اس سے زیادہ ضرورت نہیں ہے ۔ محکمہ تعلیم کو بھی کچھ دیا جائے تا کہ تعلیم کو بہتر بنایا جائے ۔

وزیر تعلیم : جب نئے اضلاع بنیں گے تو ان میں تعلیم کا مسئلہ بھی آسان ہو جائے گا صرف اس میں خرچ ہی نہیں ہوگا ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک): جناب والا ! ایڈمنسٹریٹو بلاک اور زمینوں کے حاصل کرنے پر لاکھوں کروڑوں روپے خرچ آئیں گے یہ کیسے خود بخود ڈویلپ ہو جائیں گے ۔

وزیر تعلیم : یہ سوال میرے متعلقہ تو نہیں ہے ، لیکن میں اس کا گول سا جواب دے دیتا ہوں ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : آپ نے کہا ہے کہ فنڈز نہیں ہیں ۔

وزیر تعلیم : جی ہاں! فنڈز نہیں ہیں ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : آپ نے کل تو کہا تھا کہ اساتذہ کو تیس فیصد الاؤنس ملنے والا ہے اور وہ ابھی نہیں مل سکا کیونکہ خزانے والوں نے ابھی اس کی اجازت نہیں دی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) : میجر صاحب ۔ پہلے آپ بات سن لیں ۔

وزیر تعلیم : گزارش ہے کہ یہ جو نئے ڈویژن اور جو نئے اضلاع بنے ہیں ان کا مقصد ہی یہی ہے کہ لوگوں کی تکالیف میں کمی ہو اور اس میں تعلیم ، صحت اور تقریباً سارے ہی شعبے شامل ہیں جن پر خرچ تو ضرور ہوگا مگر مرحلہ وار ہوگا ۔ کل زمین نہیں لی جا رہی ، کل بلڈنگز نہیں بن رہیں ۔ فی الحال شائد بلڈنگز requisition کی جائیں اور ان میں کام شروع کیا جائے اور آہستہ آہستہ ان میں کام ہوگا ۔ یہ حکومت نے ضروری سمجھا ہے تو کیا ہے ۔

جہاں تک اے ۔ ای ۔ اوز ۔ کی تعداد میں اضافے اور ان کو ٹرانسپورٹ کی سہولت (facility) مہیا کرنے کے بارے میں آپ نے ذکر کیا ہے ۔ اس بارے میں عرض ہے کہ ہم غور کر رہے ہیں فوری طور پر ہم کوئی وعدہ نہیں کر سکتے کیونکہ فنانس کے معاملے میں ہمیں وزیر خزانہ نواز شریف صاحب کے پاس جانا پڑتا ہے اور جناب گورنر صاحب کے پاس پلاننگ کی وجہ سے جانا پڑتا ہے اور اس میں وقت لگتا ہے ۔ یہ معاملہ کافی دیر سے ہمارے زیر غور ہے کہ اے ۔ ای ۔ اوز اپنے فرائض سر انجام نہیں دے سکتے کیونکہ ان کے پاس سہولتیں (facilities) نہیں ہیں کہ وہ اپنے فرائض سر انجام دیں ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : جناب والا ! میری یہ آخری عرض ہے کہ ہر ضلع میں کمپری ہنسو ہائی اسکولز ہیں مگر ہمارے ضلع میں بالکل نہیں ہے اس لیے میں نے ایم ۔ اے کلاسز کی درخواست کی تھی مگر جو سیکرٹری صاحب نے جواب دیا ہے شاید اس کے بارے میں بھی یہی جواب ہو ۔

Minister for Education : Is it the only district without a Comprehensive School ?

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : جناب والا ! وہاں پر بلڈنگ ہی نہیں ہے ۔

وزیر تعلیم : بلڈنگز تو بہت سے اضلاع میں نہیں ہے ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : جناب والا ۔ بلڈنگز نہیں ۔ بلکہ اسکول ہی نہیں ہے بلڈنگ تو شاید بن ہی جائے گی ۔

وزیر تعلیم میرے پاس کمپری ہنسو اسکول کی فی الحال کوئی تجویز نہیں ہے یہ تو میں نے پہلی بار سنا ہے ۔ بہر صورت اس کو examine کرا جائے گا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) : میجر صاحب یہ پہلے ہی غیر متعلق (irrelevant) ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی غلام محمد اکبر خان (اٹک) : جناب والا ! UNICEF کی طرف سے جو جیپ دی گئی ہے اس کیلئے نہ کوئی ڈرائیور ہے اور نہ ہی پٹرول ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) : یہ بھی اس کے متعلق نہیں ہے ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : جناب والا ! یہ جیپ محکمہ تعلیم سے دی گئی ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ اسی سوال کے متعلق بات کریں ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : آپ اسے سپلیمنٹری سمجھ لیجئے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : سپلیمنٹری بھی تو اسی کے متعلق ہو ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

چوہدری انور علی چیمہ ، (وائس چیئرمین ، ضلع کونسل ، سرگودھا) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جب بھی ہم وزراء صاحبان سے ملتے ہیں وہ ہمیں یہی فرماتے ہیں کہ یہ ہمارے بس میں نہیں ہے تو جناب میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کم از کم

وزراء صاحبان ہمیں یہ بتا دیں کہ ان کے اختیار میں کیا ہے تا کہ ہم اسی حد تک سوال کیا کریں ۔

وزیر تعلیم : آپ کسی خاص موضوع پر پوچھیں تو ہم بتا سکتے ہیں ۔

جناب محمد ریاض شاھد (میئر میونسپل کارپوریشن ، فیصل آباد) : جناب والا ! میں ایک آدمی کے متعلق بتانا چاہتا ہوں جو معذور افراد کے ساتھ لاکھوں روپے کا فراڈ کر گیا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : کیا یہ تعلیم کے متعلق ہے ؟

جناب محمد ریاض شاھد ، (فیصل آباد) : جی جناب والا ! یہ تعلیم کے متعلق ہے اور اگر وہ ٹیکنیکیلٹی کی وجہ سے رہ گئے ہیں تو یہ ظلم کی بات ہے اگر جناب چیئرمین آپ مجھے اجازت دیں تو میں معزز ایوان کے سامنے عرض کروں کہ ایک افسر امیر حسن ہے ۔ آپ نے کہا ہے کہ آپ (particular) تخصیص کے ساتھ بات کیا کریں جنرل بات پر تو اس ایوان میں کوئی دھیان نہیں دیا جاتا ۔ میں (particular) مخصوص کیس آپ کے پاس لیکر آیا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : نہیں جو ایجنڈہ میں چیز ہے اور جو سوال آپ کے سامنے ہیں ان کے متعلق آپ بات کر سکتے ہیں ۔

جناب محمد ریاض شاھد (فیصل آباد) : جناب والا ! پچھلی دفعہ تو مجھے باہر بھیج دیا گیا تھا ۔ اس وقت تو میں یہاں نہیں تھا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : باہر کہاں بھیج دیا گیا تھا ۔

جناب محمد ریاض شاھد ، (فیصل آباد) : جناب والا ! یورپ ۔ اور لاکھوں روپے کا جو غبن تھا ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر تعلیم : یہ آپ مجھے لکھ کر دے دیں ہم دونوں بیٹھ کر اس پر غور کر لیں گے ایوان میں اس کے متعلق بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اچھا جی ۔ اگلا محکمہ لوکل گورنمنٹ ہے ۔

سردار فضل احمد خان لنگاہ (چیئرمین ، ضلع کونسل ، بہاولپور) : جناب والا ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن وزراء صاحبان نے پچھلی کارروائی کے نکات بیان کئے تھے ان کیلئے کیا علیحدہ بحث ہو گی یا ساتھ ساتھ ہو گی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جی ہاں ۔ علیحدہ بحث ہو گی ۔

اناؤنسر : بلدیات و دیہی ترقی کے سیکرٹری صاحب محکمہ بلدیات کے بارے میں جوابات دیں گے ۔

اناؤنسر : محکمہ بلدیات کے بارے میں سیکرٹری بلدیات جواب دیں گے ۔

سوال نمبر 84 ۔ جناب شیخ غلام حسین (میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) :

بلدیہ راولپنڈی کے ملازمین کو سواری الاؤنس کی منظوری

84 ۔ شیخ غلام حسین : کیا وزیر بلدیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی نے اپنی چٹھی نمبر ایس ۔ او 4081/80-17 مورخہ 2 اگست 1980ء کے تحت نئی شرح کی تجدید کے مطابق تمام بلدیات کے ملازمین کو یکم جولائی 1980ء سے سواری الاؤنس کی منظوری دی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بلدیہ راولپنڈی کے ملازمین کو مذکورہ بالا الاؤنس ابھی تک ادا نہیں ہو سکا ۔ کیونکہ محکمہ آڈٹ نے (الف) بالا میں چٹھی مذکورہ میں مندرج ہدایات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کراچی ، لاہور اور اسلام آباد میں متعین ملازمین کی طرح بلدیہ راولپنڈی کے ملازمین کو بھی نئی شرح کے مطابق سواری الاؤنس دینے کے لیے محکمہ آڈٹ کو ہدایت کرے گی ؟

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : (الف) یہ درست نہیں کہ حکومت پنجاب محکمہ لوکل گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ نمبر 4081/80-IV مورخہ 2 اگست 1980ء کے مطابق یکم جولائی 1980ء سے نئی شرح کے مطابق تمام بلدیات کے ملازمین کو سواری الاؤنس کی منظوری دے دی ہے ۔ درحقیقت محکمہ لوکل گورنمنٹ نے مراسلہ نمبر ایس ۔ او ۔ چار ۔ پی آر ۔ 80 (28) 4 مورخہ 2 اگست 1980ء کے مطابق ان ملازمین کو نئی شرح کے مطابق سواری الاؤنس کی منظوری دی ہے جن کو محکمہ خزانہ نے بذریعہ مراسلہ نمبر ایف ۔ ڈی ۔ ایس 77/1-9-IV مورخہ 13-1-80 کے مطابق سواری الاؤنس منظور کیا گیا ہے ۔ اس لیے مراسلہ مذکورہ کی نقل محکمہ ہذا کے مراسلہ کے ساتھ لف کی گئی تھی ۔ محکمہ خزانہ کے مذکورہ مراسلہ کو محکمہ خزانہ کے مراسلہ مورخہ 22-7-1979 اور نظر ثانی شدہ تنخواہوں کے اسکیلوں کے مراسلہ مجریہ 16-5-1977 کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے جس کے مطابق صرف لاہور میونسپل حدود میں متعین ملازمین کو سواری الاؤنس منظور کیا گیا ہے ۔

(ب) اوپر دیئے گئے جواب کی روشنی میں محکمہ آڈٹ کا اعتراض درست ہے ۔ بلدیہ راولپنڈی میں متعین ملازمین کو سواری الاؤنس نہیں دیا جا سکتا ۔

(ج) (الف) اور (ب) میں دیئے گئے جواب کی روشنی میں محکمہ آڈٹ کو ہدایات جاری نہیں کی جا سکتیں کہ بلدیہ راولپنڈی کے ملازمین کو سواری الاؤنس دیا جائے۔

ضمنی سوالات

جناب خورشید احمد (سیکرٹری جنرل آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونین - لاہور) : جناب والا ! جب مرکزی حکومت بنک ملازمین کو تمام جگہوں دیہاتوں اور شہروں میں یکساں طور پر ہاؤس رینٹ اور کنوینس الاؤنس دے رہی ہے تو کیا حکومت پنجاب کو اور حکومت پنجاب کی وساطت سے مرکزی حکومت تک یہ درخواست نہیں پہنچائی جا سکتی ہے کہ تمام ملازمین جو محکمہ بلدیات اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کو ہاؤس رینٹ اور کنوینس الاؤنس یکساں شرح پر دیا جائے۔ جس طرح بنک ملازمین کو دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی عرض کرونگا کہ یہاں کہا گیا ہے کہ لوگ دیہاتوں میں نہیں جاتے اس کی بھی یہی وجہ ہے کیونکہ دیہاتوں میں سہولتیں بہت کم ہیں حالانکہ وہاں اپنی مکانات کی قلت ہے اور انہیں بھی اس قسم کے اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ نہ صرف راولپنڈی کے ملازمین کو اس قسم کی سہولت دی جائے بلکہ تمام جگہوں پر یکساں سہولتیں مہیا کی جائیں۔ اس طرح ملازمین مطمئن ہوں گے اور اپنی جائز ضروریات پوری کر سکیں گے۔

جناب صالح محمد لیازی (صدر لیبر یونین سرگودھا) : جناب والا ! میں اس سلسلہ میں ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں جہاں کارپوریشنیں بنی ہوئی ہیں وہاں پر کارپوریشن الاؤنس دیا جائے۔ جیسے مہنگائی لاہور میں ہے ویسے ہی دوسری جگہوں پر بھی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ملازمین کا حق بھی ہے۔

سیکرٹری لوکل گورنمنٹ (حاجی محمد اکرم) : جناب والا ! اس قسم کے فیصلے مرکزی حکومت کے فیصلوں کی روشنی میں حکومت پنجاب کرتی ہے - یہ الاؤنس پاکستان میں صرف تین شہروں میں دیا جاتا ہے اور پنجاب میں صرف ایک شہر لاہور میں دیا جاتا ہے - یہ فیصلہ صوبائی حکومت کے پاس کئی بار زیر غور رہا ہے - مرکزی حکومت کو بھی اس کے بارے میں لکھا جا چکا ہے - اگر مرکزی حکومت نے اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا تو حکومت پنجاب اس پر عمل کرے گی -

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : جناب والا ! یہ بات نیشنل پریس میں بھی آ چکی ہے - میں اس سلسلہ میں یہ وضاحت طلب کرنا چاہتا ہوں کہ کیا صوبائی حکومت نے اس سلسلہ میں مرکزی حکومت اور منسٹری آف فنانس کو لکھا ہے کیونکہ عوام میں اس سلسلہ میں کافی اضطراب پایا جاتا ہے -

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : جناب والا ! یہ مسئلہ محکمہ خزانہ کے پاس بھی take up ہوا ہے - بات وہی ہے کہ یہ فیصلہ اصولی طور پر مرکزی حکومت نے کرنا ہے - اگر وہ اس ضمن میں کوئی فیصلہ کریں گے دوسرے صوبوں میں جو اس قسم کے شہر ہیں یا اس قسم کی کارپوریشنیں ہیں وہاں پر بھی اس قسم کے اصول لاگو ہوں گے -

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : جناب والا ! کیا آپ نے اسے move کیا ہے ؟

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی : جی ہاں - ہم نے اسے move کیا ہے - مگر یہ ایک continuous process ہے یہ چلتا ہی رہتا ہے اور آپس میں خط و کتابت ہوتی رہتی ہے -

ڈاکٹر گلشن حفیق مرزا (لیڈی کونسلر میونسپل کمیٹی ، جہلم) : جناب والا ! میں ٹول ٹیکس کی exemption کے متعلق عرض کرنا چاہتی ہوں کہ سندھ کنونشن میں ہمیں سرحد کونسلرز ملی تھیں تو انہوں نے ہمیں بتایا تھا - کیا پنجاب میں بھی کچھ زیر غور ہے - یہ لوکل گورنمنٹ کے - - - - -

جناب قائم مقام چیئرمین : اس سوال کے ساتھ تو اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ؟

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا : جناب والا ! یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلق ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : نہیں ۔ اس کے لیے آپ علیحدہ سوال کریں ۔ یا پھر اس قسم کی کوئی بات دریافت کرنی ہو تو آپ مجھ سے علیحدہ بات کر لیں میں آپ کو اس کا جواب دے دونگا ۔

اناؤنسر : سوال 89 (حکیم آفتاب احمد قرشی صدر قومی طبی مجلس ایسوسی ایشن ۔ لاہور) :

بلدیاتی اداروں کے تحت طبی شفاخانوں کا قیام

89 جناب حکیم آفتاب احمد قرشی (صدر قومی طبی مجلس ایسوسی ایشن) : کیا وزیر بلدیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیت ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق بلدیاتی ادارے اپنے وسائل کے مطابق بھی شفا خانے جاری کر سکتے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو صوبہ میں بلدیاتی اداروں کے تحت طبی شفا خانوں کی موجودہ تعداد کیا ہے ۔

(ب) 1980-81ء میں کتنے بلدیاتی اداروں نے طبی شفا خانوں کے لیے نئی آسامیوں کے اجرا کی درخواستیں دیں اور ان میں سے کتنے شفا خانوں کے لیے آسامیاں منظور ہوئیں ۔

(ج) کیا حکومت نے ٹاؤن کمیٹیوں کو بھی اپنے طبی شفا خانے چلانے کی اجازت دی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس سلسلہ میں ٹاؤن کمیٹیوں کو جاری کردہ سرکلر کی نقل مہیا کی جائے ۔

(د) کیا حکومت پنجاب نے سال 82-1981ء کے لیے بھی بلدیاتی اداروں کو طبی شفا خانے چلانے کے سلسلہ میں کوئی سرکلر جاری کیا ہے ۔

(ہ) کیا حکومت اس امر پر غور کرنے کو تیار ہے کہ بلدیاتی اداروں کے تحت تمام طبی شفا خانوں میں ایک ہی فارما کوپیا جاری کیا جائے اور بلدیاتی اداروں میں اطباء کے لیے تربیتی کورس کا اہتمام کیا جائے ؟

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : (الف) یہ درست ہے کہ بلدیاتی ادارے طبی شفا خانے قائم کر سکتے ہیں ۔ صوبہ پنجاب میں بلدیاتی اداروں کے طبی شفا خانوں کی تعداد 50 ہے ۔

(ب) سال 1980-81ء میں یونانی حکیموں کی اسامیوں کے لیے کل 12 عدد درخواستیں مختلف لوکل کونسلوں کی جانب سے حکومت کو موصول ہوئیں جن میں سے 9 درخواستوں پر حکومت نے حکیموں کی اسامیوں کا اجرا منظور کیا ۔ میونسپل کمیٹی چشتیاں نے اپنی درخواست واپس لے لی جب کہ ضلع کونسل اٹک کی درخواست اس وجہ سے التوا میں ہے کیونکہ انھوں نے اسامی کا اجرا آئندہ مالی سال سے کرنے کی درخواست کی تھی ۔ واضح ہو کہ اسکیل نمبر 11 تک کی آسامیوں کی منظوری کے اختیارات متعلقہ کمشنر صاحبان اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کو دے دیے ہیں ۔ ضلع میانوالی کی درخواست پر کارروائی ہو رہی ہے ۔

(ج) حکومت نے ٹاؤن کمیٹیوں کو طبی شفا خانے قائم کرنے سے متعلق کوئی خصوصی مراسلہ جاری نہیں کیا مگر ٹاؤن کمیٹیاں اپنے وسائل کے مطابق طبی شفا خانے قائم کر سکتی ہیں ۔ حکومت نے طبی شفا خانے قائم کرنے سے متعلق تمام کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو بذریعہ مراسلہ جات نمبری ایس ۔ او-VI ایل ۔ جی 2-3-73 مورخہ 5 اگست 1973ء

نمبر ایضاً مورخہ 26 فروری 1979ء ہدایات جاری کی تھیں کہ وہ اپنی حدود کے اندر واقع تمام لوکل کونسلوں میں طبی شفا خانے قائم کرنے کے متعلق ضروری اقدامات کریں۔ یہاں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ لوکل کونسلوں میں ٹاؤن کمیٹیاں بھی شامل ہیں۔ واضح ہو کہ ٹاؤن کمیٹی بصیر پور اور ٹاؤن کمیٹی اوچ شریف میں ان کی درخواست پر حکومت حکیموں کی آسامیوں کے اجرا کی اجازت دے چکی ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے سال 81-1980ء میں بلدیاتی اداروں کو طبی شفا خانے قائم کرنے سے متعلق کوئی سرکار جاری نہیں کیا۔

(ہ) حکومت کو کوئی اعتراض نہیں کہ بلدیاتی اداروں کے تحت تمام طبی شفا خانوں میں ایک ہی فارما کوپیا جاری کیا جائے۔ جہاں تک طبی اداروں میں اطبا کے لیے تربیتی کورس کا تعلق ہے حکومت اس سلسلہ میں بذریعہ مراسلہ ایس۔ او۔ چار ایس۔ جی (24/80) 1 مورخہ 28 دسمبر 1980ء تربیتی کورس منعقد کرنے کی منظوری دے چکی ہے اور اس کی اطلاع معزز ممبر صوبائی کونسل حکیم آفتاب احمد قرشی صاحب کو بھی دی جا چکی ہے۔ مذکورہ معزز ممبر کی رائے کے مطابق حکیم منظور احمد ملک کی جو بلدیہ لاہور میں متعین ہیں ڈیوٹی لگا دی گئی تھی کہ وہ متعلقہ انتظامات کریں اور یہ کہ تربیتی کورس کا اہتمام میٹر میونسپل کارپوریشن لاہور۔ حکیم آفتاب احمد قرشی صاحب کے مشورہ سے کریں گے۔

الاؤنسز : سوال نمبر 94۔

ضلع کونسل سرگودھا کی طرف سے سڑکوں کی تعمیر

94۔ ملک خدا بخش اعوان (چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا) : کیا وزیر بلدیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع کونسل سرگودھا کو وہی سڑکیں بنانے کی ہدایت کی گئی ہے جو اس کے چارج پر ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ضلع کونسل کی تمام سڑکیں اسٹیٹ لینڈ پر واقع ہیں اور ضلع کونسل کے قبضہ میں ہیں ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ضلع کونسل کو شاملات دیہہ پر بھی سڑکیں بنانے کی اجازت ہو گی ۔ اگر ایسا ہے تو کیا وہ سڑکیں بھی محولہ بالا (الف) کے مطابق ضلع کونسل کے قبضہ میں ہوں گی ؟

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : (الف) ضلع کونسلوں کو بروئے چٹھی نمبر SOX (RD) 6-43/81 مورخہ 13-6-81 ہدایت کی گئی ہے کہ صرف وہی سڑکیں تعمیر کی جائیں جو ان کی ملکیت ہیں یا جو مقبوضہ عوام الناس ہیں ۔ سرگودھا ضلع کونسل پر بھی یہی ہدایات لاگو ہیں ۔

(ب) ضلع کونسل کی جملہ سڑکیں اسٹیٹ لینڈ پر واقع ہیں اور مقبوضہ ضلع کونسل ہیں ۔

(ج) ضلع کونسل کو شاملات دیہہ پر بمطابق پالیسی مندرجہ سوال نمبر 1 سڑکیں بنانے کی کوئی ممانعت نہیں ہے ۔ ایسی سڑکیں منجملہ دوسری سڑکوں کے ضلع کونسل کے قبضہ میں ہوں گی ۔

ضمنی سوالات

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل (وائس چیئرمین ضلع کونسل ، راولپنڈی) : جناب والا ! مجھے کسی سے کوئی شکایت نہیں ہے لیکن میں صرف اپنی تکلیف یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : تکلیف نہ پیش کریں ۔ سوال سے متعلق اگر کوئی بات پوچھنی ہو تو بیان کریں ۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل (راولپنڈی) : جناب والا ! ضلع راولپنڈی کی چار سڑکیں ہیں جو ضلع کونسل نے منظور کر لیں اور حکومت پنجاب نے بھی منظور کر لیں ۔ ان کے لیے چیک جاری ہوگئے لیکن ڈائریکٹر جنرل کی تبدیلی کے ساتھ چیک منسوخ کر دیے گئے ۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ حکومت ایک دفعہ کوئی فیصلہ کر لے تو اس فیصلہ پر عمل ہونا چاہیے۔ جس فیصلہ پر پہنچنے کے لیے تین سال لگ گئے وہ تین دنوں میں منسوخ نہیں ہونا چاہیے ۔ اس طرح ہمارے لیے کافی الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں ۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : اس بات کا اس سوال سے تو کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اس کے لیے یا تو آپ نیا سوال دے دیجیے یا پھر آپ میرے پاس آ جائیں ۔ ڈائریکٹر جنرل کے ساتھ بیٹھ کر میں آپ کی تسلی کروا دوں گا ۔

بیگم سیدہ عابدہ حسین (چیئرمین ضلع کونسل جھنگ) : جناب والا ! میرا ایک سوال ضلع کونسل سے متعلق ہے ۔ 100 میل کی سڑکیں ہر ضلع کونسل کو ملی ہیں ۔ اور آپ کو یاد ہوگا کہ ضلع کونسل کے چیئرمینوں سے یہ کہا گیا تھا کہ وہ اپنی اپنی تجاویز پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیں ۔ جب سو میل کا منصوبہ تیار ہو رہا تھا تو ہم نے تجاویز دے دیں ۔ کچھ عرصہ کے بعد کمشنر صاحب نے چیئرمینوں کو بلایا اور ہر چیئرمین نے جو اپنے ضلع کا منصوبہ دیا تھا اس پر review کیا گیا اور وہ جو review اسکیمیں تھیں غالباً پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو بھجوا دی گئیں ۔ اس پر کچھ confusion پیدا ہو گیا ہے ۔ وہ یہ کہ کچھ اضلاع کے بارے میں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے پاس original list چل رہی ہے اور بارے ڈسٹرکٹ لیول پر ترمیم شدہ لسٹ چل رہی ہے جو کمشنر صاحب کے ذریعے سے منظور ہوئی تھی اگر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے پاس وہ لسٹ موجود ہے تو میری استدعا ہے کہ اس confusion کو دور کر دیا جائے ۔

دوسری گزارش یہ تھی کہ سو میل سڑکیں فی ضلع کی اسکیم کے پہلے مرحلے میں کچھ اضلاع کو زیادہ فنڈز بجھوائے گئے ہیں اور کچھ اضلاع کو مقابلتاً کم ۔ میرے ضلع میں جو کام شروع کیا گیا ہے اس کے لیے پہلی قسط کے پیسے آئے ہیں اس کے بعد مزید فنڈز اجراء نہیں کیے گئے ہیں ۔ میری یہ استدعا ہے کہ جو کام جتنا ہو رہا تھا وہ تقریباً مکمل ہو گیا ہے اور ہمیں مزید فنڈز جاری کیے جائیں ۔ شکریہ

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : بیگم صاحبہ آپ کا سوال اس سے متعلق تو نہیں ہے لیکن چونکہ آپ نے اپنی ساری تجاویز پیش دی ہیں چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بھی یہاں تشریف فرما ہیں وہ اس پر غور فرما لیں گے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : خالد جاوید صاحب آپ نے اس کو نوٹ فرما لیا ہے ؟

سردار فضل احمد خان لنگاہ (چیئرمین ضلع کونسل بہاولپور) : جناب والا ! کافی ایسی سڑکیں ہیں ۔ جو ضلع کونسل کے قبضہ میں ہیں لیکن ریونیو ریکارڈ میں جو ہے وہ پرائیویٹ ملکیت ہے ۔ کیا یہ اچھا نہیں ہوگا کہ ریونیو ریکارڈ جو ہے وہ ضلع کونسل کے حق میں غیر ممکن سڑکیں درج کر دے تاکہ اس میں ضلع کونسل کو کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑے ۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : لنگاہ صاحب یہ آپ کو علم ہے کہ ریونیو ریکارڈ کی اینٹری ایک قانونی عمل ہے اور اس کے تحت اندراجات تبدیل ہوتے ہیں ۔ ایسے قانونی عمل کو آپ اختیار کر لیجئے ۔ اگر پرائیویٹ ملکیت ہے تو ان لوگوں کے انتقالات ضلع کونسل کے حق میں کروا لیجئے تو زیادہ مناسب ہوگا ۔ وہی ایک طریقہ ہے جس کے تحت حق ملکیت ضلع کونسل کی ہو سکتی ہے ۔ ویسے اگر آپ ملکیت از خود تبدیل کرنا چاہیں تو یہ بہت بڑی حکومت کی غلط عملی ہوگی ۔ اگر ایسا کیا جائے ۔

سردار فضل احمد خان لنگاہ (بہاولپور) : اگر قبضہ پرائیویٹ طور پر 12 سال سے زیادہ ہو تو ملکیت میں turn آ جاتا ہے اگر کراؤن لینڈ ہے اور 60 سال سے زیادہ قبضہ ہو تو اس صورت میں منتقل ہو سکتی ہے ۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : اس کو سول کورٹ میں establish کرنا پڑے گا ۔ یہ آپ کی presumption ہے لیکن اس میں بھی پھر آپ کو سول کورٹ میں establish کرنا پڑے گا ۔

سردار فضل احمد خان لنگاہ (بہاولپور) : وزیر مال اس بات کو بہتر جانتے ہوں گے ۔ اگر آسانی سے ہو سکتا ہے تو اس پر غور فرما لیا جائے ۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی : آپ متعلقہ سوال کے متعلق ضمنی سوال کریں ۔ آپ دوسرے مسائل اٹھا رہے ہیں ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : جناب والا ! میری بھی ایک درخواست ہے کہ بورڈ آف ریونیو میں جو نزول لینڈ ہے مثلاً میرے ضلع میں ایک کمپلکس بنایا گیا ہے لیکن بورڈ آف ریونیو والے کہتے ہیں کہ ضلع کونسل اسکے پیسے دے ۔ چھ سال پہلے جب ڈپٹی کمشنر ایڈمنسٹریٹر تھے انہوں نے اسکی بنیاد رکھی وہ تعمیر بھی ہو چکا ہے ۔ ضلع کونسل کی زمینوں پر کمپلکس بنے ہیں دوسری عمارتیں بھی بنائی جا رہی ہیں ۔ ہم نے کبھی معاوضہ نہیں لیا اسی طرح نزول لینڈ کیلئے بھی میں نے آپکو لکھا ہے ۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : نزول لینڈ کا مسئلہ علیحدہ زیر غور ہے اسکے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : اس مسئلہ کا اسکے ساتھ تعلق ہے ۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : تمام سوالات متعلقہ نہیں ہو سکتے ۔ صرف اس سوال سے متعلق ضمنی سوالات پوچھے جا سکتے ہیں ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلق سوال ہے ۔ معلوم نہیں اسکے بعد ہمیں بحث کا موقعہ دیا جائے یا نہ دیا جائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اگلا سوال ۔

اناؤنسر : سوال نمبر 97 ملک حبیب خان صاحب کا ہے ۔

ضلع کونسل جہلم کی آمدنی بڑھانا

97 ۔ ملک حبیب خان (چیئرمین ضلع کونسل جہلم) : کیا وزیر بلدیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع کونسل جہلم کی آمدن بڑھانے کے لیے کون کون سے ذرائع اور اقدامات کئے جا رہے ہیں ؟

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : ضلع کونسل کو اپنی آمدنی بڑھانے کے ذرائع خود تلاش کرنے ہیں ۔ ممبر خود ضلع کونسل کے چیئرمین ہیں ۔ حکومت نے قانون کے تحت ضلع کونسل کو ٹیکس لگانے کے مکمل اختیارات دیئے ہوئے ہیں ۔ لہذا آمدنی کو بڑھانا ضلع کونسل کا فرض ہے ۔

ضمنی سوالات

ملک حبیب خان (چیئرمین ضلع کونسل جہلم) : جناب والا ! میری گزارش ہے کہ ٹیکسیشن کے ہمیں مکمل اختیارات نہیں ہیں ۔ میں نے ایک سے زیادہ مرتبہ گزارش کی ہے کہ بہت سی معدنیات جو صوبائی لسٹ پر ہیں ان پر ہمیں قلیل ٹیکس لگانے کی اجازت دی جائے ۔ چونکہ ضلع کونسل

جہلم کی آمدنی بہت کم ہے میں نے یہ سوال بھی اسی مقصد کے تحت کیا ہے۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : آپ کا سوال یہ ہے کہ ''ضلع کونسل جہلم کی آمدن بڑھانے کے لئے کون کون سے ذرائع اور اقدامات کئے جا رہے ہیں۔''

میرا عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آمدن کو بڑھانے کے اقدامات ضلع کونسل کو کرنے ہیں نہ کہ حکومت نے۔

ملک حبیب خان (جہلم) : معدنیات پر ٹیکس لگانے کے اختیارات ہمارے پاس نہیں ہیں۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : جہاں تک اس ٹیکس کا تعلق ہے اسکے متعلق متعلقہ وزیر صاحب کچھ ارشاد فرمائیں گے۔

وزیر صنعت و ترقی و مدنیات (ملک اللہ یار خان) : جناب والا ! اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ مسئلہ گورنر صاحب کے زیر غور ہے۔ غالباً بعض چیئرمین حضرات کی طرف سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ بعض معدنی وسائل کے بارے میں مختلف اضلاع میں ضلع کونسل کو اختیارات دیئے جائیں کہ ٹیکسیشن سے جو آمدنی ہو اس میں سے ڈسٹرکٹ کونسل کو حصہ دیا جائے۔ اس ضمن میں تجویز جناب گورنر صاحب کو بھیج دی گئی ہے وہ ان کے زیر غور ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آپکی تسلی ہوگئی ہے ملک صاحب۔

ملک حبیب خان (جہلم) : ضلع کونسل کی بہتری کے لئے سوچنا تو ہمارا فرض ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ حاجی اکرم صاحب کی باتیں سن لیں پھر ضمنی سوال کریں۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : بنیادی طور پر ایکسپورٹ ٹیکس کے بارے میں چونکہ صدر پاکستان نے واضح احکامات دیئے ہیں اور مرکزی حکومت نے اسکا فیصلہ کر دیا ہے ۔ اب کسی جگہ ایکسپورٹ ٹیکس لاگو نہیں ہوگا ۔ اس ضمن میں گزارش ہے کہ جن صوبوں میں ایکسپورٹ ٹیکس لگا ہوا ہے ان کو صدر صاحب نے حکم دیا ہے کہ وہ فوری طور پر ختم کر دیں ۔

اسکے علاوہ جیسے آپکو وزیر صنعت نے بتایا ہے کہ جو مائنر منرل ہے ان کی آمدنی تقسیم کرنے کے بارے میں تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔

اناؤنسر : اگلا سوال نمبر 98 ملک حبیب خان ۔

ضلع جہلم کے اہالیان کی فلاح و بہبود

98 ۔ ملک حبیب خان (چیئرمین ضلع کونسل جہلم) : کیا وزیر بلدیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع جہلم کے اہالیان کی فلاح و بہبود کے لیے کون کون سے منصوبے رو بہ عمل لائے جائیں گے ؟

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : ضلع جہلم کے اہالیان کی فلاح و بہبود کے لیے مندرجہ ذیل سیکٹرز میں برائے سال 1981.82ء کل 1203.22 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔

نمبر شمار	نام سیکٹرز	مختص رقم برائے سال 1981.82
1	۔ ایگریکلچر و ایگریکلچر کریڈٹ	364.36
2	۔ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ	0.67
3	۔ فارسٹری و وائلڈ لائف	14.16
4	۔ رورل ڈویلپمنٹ	77.00
5	۔ انڈسٹری و منرل	92.58
6	۔ واٹر (اریگیشن)	1.86

7 ۔ روڈ و برجز	24·00
8 ۔ ٹوانکم ہاؤسنگ	2·00
9 ۔ رورل واٹر سپلائیز	79·23
10 ۔ اربن واٹر سپلائی	52·00
11 ۔ گورنمنٹ سرونٹ ہاؤسنگ	13·09
12 ۔ گورنمنٹ آفس و بلڈنگ	10·15
13 ۔ ایجوکیشن ٹریننگ	95·25
14 ۔ ہیلتھ	95·34
15 ۔ سوشل ویلفیر	2·52
16 ۔ مین پاور و ٹریننگ	9·00
ٹوٹل	1203·22

ضمنی سوالات

ڈاکٹر (کیپٹن) محمد اشرف آرائیں (میئر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ) : جناب والا ! کہا گیا ہے کہ لوکل کونسل اپنے وسائل خود بڑھائے لیکن مجھے یہ عرض کرتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ ہمیں تو کہا جاتا ہے کہ ہم اپنے وسائل بڑھائیں اور حکومت ہمارے وسائل کم کرنے کی کوشش کرتی ہے آپ کا یہ ٹیکسیشن ہماری آمدن کا بہت اہم حصہ ہے لیکن حکومت بغیر ہمیں اعتماد میں لیے ہماری بعض اشیاء پر جو اس کا قانونی حق ہے وہ ٹیکسز کم کر دیتی ہے ۔ وہاں اس کی ابھی زندہ مثال یہ ہے کہ راہداری ختم کر دی گئی ہے ۔ کیا آپ یہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح ہماری آمدنی متاثر ہوگی ۔ اگر آپ لوگوں کو یہ کام کرنا ہے تو نئے مالی سال سے کریں ۔ اس سے ہمارے جو معاہدہ جات ہوئے ہیں ان کے متاثر ہونے کا خطرہ ہے ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : جناب والا ! جو ضلع کونسل کی آمدن میں سے یونین کونسل کی منڈیوں کا حصہ اور لوکل ریٹ میں سے

حصہ دیا گیا ہے اس سے اس کی وسائل کی پوزیشن کو کمزور کر دیا ہے جیسے کہ ملک حبیب صاحب نے سوال کیا ہے کہ اس کو آپ نے بہتر بنانے کا کوئی منصوبہ نہیں بنایا کہ کم از کم ہم اس سال میں وہ آمدنی رکھ سکتے۔ آپ کے اس آرڈر پر عمل کرنے کے بعد ہمارے پاس وہ آمدن نہیں رہے گی۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی : (حاجی محمد اکرم) : کون سے آرڈر پر عمل درآمد ہونا ہے ؟

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : یونین کونسل کو منڈیوں کا حصہ دینا ہے۔ لوکل ریٹ کا حصہ دینا ہے۔ جو دو تین چیزوں کے متعلق آپ نے لکھا ہے وہ یونین کونسلوں کو تقسیم کر دینی ہیں اس سے ہمارا مالی بجٹ اور کم ہو جائے گا۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی : (حاجی محمد اکرم) : وہ پیسے تو ضلع کے اندر ہی رہیں گے ٹیکس تو وصول ہوں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : ٹیکس تو وصول ہوں گے۔ لیکن ضلع کونسل کی اپنی پوزیشن ختم ہوگئی ہے۔ دوسرے صوبوں میں جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے ایکسپورٹ ٹیکس نہیں ہے: میں سرحد کا دورہ کرکے آیا ہوں وہاں ایکسپورٹ ٹیکس رائج تھا ابھی اس کو منسوخ نہیں کیا گیا۔

جناب قائم مقام چیئرمین : وہ تو ختم تھا۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : جہاں تک ایکسپورٹ ٹیکس کا تعلق ہے اس کی میں نے وضاحت کر دی ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ دوسرے صوبوں میں بھی رائج ہے صدر صاحب نے حکم دیا ہے کہ اس کو بھی فوری طور پر ختم کر دیا جائے۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : چند دن پہلے تھا ۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : ہمارے پاس احکامات ہیں ۔ ابھی ہم نے راہداری کے بارے میں حکم جاری کیا ہے ۔ یہ احکام صدر صاحب کے موصول ہوئے تھے ۔ میں عرض کروں گا کہ جہاں تک آپ کی آمدنی کو یونین کونسل میں تقسیم کرنے کا تعلق ہے تو قانون کے تحت یونین کونسل کو یہ اختیارات ہیں کہ وہ خود منڈیاں لگا سکتی ہے ۔ اگر ہم یونین کونسل اور ضلع کونسل دونوں کو بیک وقت اختیارات دے دیں جیسا کہ قانون میں ہے کہ وہ منڈیاں لگائیں تو یہ ایک غلط قسم کی آپس میں مقابلہ کی دوڑ شروع ہو جائے گی ۔

جہاں ایک established منڈی ضلع کونسل کی لگی ہوئی ہے تو اسی علاقے میں یونین کونسل نے چند قدم کے فاصلے پر یا چند سو قدم کے فاصلے پر اپنی منڈی لگا لی ۔ تھوڑے سے پیسوں میں انہوں نے اس کو نیلام کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ اس قسم ایک دور شروع ہوگئی جس سے فائدہ کی بجائے دونوں اوکل کونسلوں کو نقصان ہوا ۔ لیکن ٹھیکے داروں کو اس کا فائدہ رہا ۔ اس پر گورنمنٹ نے غور کرکے آپ دونوں کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا کہ ان کو بھی تھوڑا سا حصہ دے دیں ۔ وہ بھی آپ کے چھوٹے بھائی ہیں ۔ چھوٹی چھوٹی یونین کونسلیں ہیں اسی علاقے میں انہوں نے پیسہ خرچ کرنا ہے ۔ اگر وہ تھوڑے سے پیسے آپ سے لے کر اپنے علاقے میں خرچ کر دیں گے تو اس سے اس علاقے کی بھلائی ہوگی ۔ اگر آپ بڑے بھائی کی حیثیت سے چھوٹے بھائی کو کچھ پیسے دے دیں گے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : چیئرمین صاحب مجھے اس بات سے اتفاق ہے لیکن میری درخواست یہ ہے کہ میٹرل سروس کے متعلق ملک حبیب خان صاحب نے بات کی ہے اس پر توجہ کی ضرورت ہے ۔

ملک اللہ بار صاحب بھی اس کی وضاحت فرمائیں گے لیکن ایکسپورٹ ٹیکس پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے ۔ اس لیے ضلع کونسل کی آمدنی کچھ نہیں رہے گی ۔ کوئی اہم ترقیاتی کام نہیں ہو سکے گا ۔

ابھی کل وزیر بلدیات نے فرمایا تھا کہ ہمیں کونسلوں کی وجہ سے 1979ء نہیں آیدن ہوئی ہے ۔ 1980-81ء میں بھی ہوئی ہے اور 1981-82ء میں بھی ہوئی ہے لیکن اس کے بعد جب 1982-83ء کا بجٹ بنے گا تو نتیجہ الٹ نکلنا شروع ہو جائے گا ۔ اس لیے مہربانی کرکے اس پر غور فرمائیں ۔

نواب زادہ مظفر علی خان (چیئرمین ضلع کونسل ، گجرات) : جناب والا ! میں ضلع کونسل کے فنڈ سے یونین کونسلوں کو حصہ دینے کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یونین کونسلیں ضلع کونسل سے کسی طرح علیحدہ نہیں ۔ بلکہ ضلع کونسل یونین کونسلوں کے مجموعے پر مشتمل ہے ۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی : اس پر تفصیلی بحث اس وقت ہو گی جب چالیس رکنی کمیٹی کی رپورٹ زیر بحث آئے گی ۔ اس میں یہ سفارش موجود ہے ۔ اس کے اوپر جب بحث کریں گے تو یہ سارے نکات شامل ہو جائیں گے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : نواب زادہ صاحب ، آپ اپنی بات جلدی ختم کیجیے ۔

نواب زادہ مظفر علی خان : میرا مطلب یہ ہے کہ ضلع کونسل کا مطلب یہ نہیں کہ جو اس کے دفاتر کی حدود ہیں ، بلکہ ضلع کونسل اگر کوئی سڑک تعمیر کرتی ہے تو وہ بھی یونین کونسل ہی کے لیے ہے ۔ ڈسپنسری ، وٹرنری ڈسپنسری یا اس طرح کے کوئی فلاحی یا رفاہی کام کرتی ہے تو وہ بھی یونین کونسل کے علاقے میں ہی کیے جاتے ہیں ۔ وہ کام چونکہ ضلع کونسل سے متعلقہ ہیں ، لہذا فنڈز کی تقسیم نہ کی جائے ۔

چودھری محمد صدیق سالار (ڈپٹی میئر ، میونسپل کارپوریشن ، فیصل آباد) : میں کارپوریشن کے متعلق سوال کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے جو راہداری سسٹم ختم کیا ہے ، اس کا نتیجہ کیا ہوگا ۔ میں مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ لاہور جھنگ روڈ پر ہر روز گیارہ سو ٹرک فیصل آباد میں داخل ہوتے ہیں ۔ ایک ایک ٹرک پر چار چار پانچ پانچ دس دس ہزار روپے تک کا محصول ہوتا ہے اس ٹرک پر کتنے آدمی لگائے جا سکتے ہیں کہ اس کو راہداری سے مستثنیٰ قرار دے کر وہ چلا جائے ۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ شہر میں ان لوڈ نہیں ہوگا ؟ اور کارپوریشنوں کے دس بیس کروڑ کے وہ ٹھیکے ، جو لاہور ، فیصل آباد ، گوجرانوالہ یا دوسری کارپوریشنوں نے دے رکھے ہیں وہ اس سے اس قدر متاثر ہوں گے کہ نہ تو کارپوریشنوں کا سسٹم چل سکے گا اور نہ ہی کوئی ٹھیکے دار اس آمدنی کو کنٹرول کر سکے گا ۔ آپ پہلے ہی جانتے ہیں کہ ٹرک ڈرائیور جب شہروں میں داخل ہوتے ہیں تو یہ اکثر مال راستے میں ہی اتار دیتے ہیں ۔ ان پر یہی اعتراضات ہیں کہ یہ چوری کرتے ہیں ۔ تو اس چوری کو روکنے کے لیے کون سا فارمولا ہے ؟ جب آپ نے راہداری سسٹم کو ختم کیا ہے تو از راہ کرم اس پر بھی غور کیجیے ۔ یہ فیصل آباد کا نہیں ، پورے پنجاب کا مسئلہ ہے اور پنجاب بھر کی کارپوریشنیں اور میونسپل کمیٹیاں اس سے متاثر ہوں گی ۔ ان کے بجٹ جو سال ہا سال کے بنے ہوئے ہیں ، ان پر بھی یہ چیز اثر انداز ہو گی ۔ اس کو دوبارہ دیکھنا ضروری ہے اور راہداری سسٹم آئندہ سال سے شروع ہو جب سے آپ نے ٹھیکے دینے ہیں ۔ اس وقت جو بھی ٹھیکے دار سامنے آئے گا وہ ان چیزوں کو دیکھ کر آئے گا ۔ ایک بات یاد رہے کہ اگر ٹھیکوں کی نیلامی میں کمی آئی تو اس وقت کے میئر یا چیئرمین بلدیات اس کے ذمہ دار نہ ہوں گے ۔ یہ نہیں کہ آپ یہاں بیٹھ کر پھر یہ کہہ دیں کہ یہ بے ایمانی (corruption) ہوئی ہے یا ٹھیکوں کی نیلامی میں کمی کیوں ہوئی ہے ، آمدنی کم کیوں ہوئی ہے ۔ جب آپ ایسے احکام جاری کرتے رہیں گے تو اس کی لازمی کمی ہو گی ۔

سردار فضل احمد خان لنگاہ (چیئرمین ، ضلع کونسل ، بہاول پور) : آمدنی بڑھانے کے سلسلے میں میرا ضمنی سوال ہے کہ لوکل کونسلوں کی آمدنی بڑھانے کے لیے وسائل ٹیکسز ہیں اور ضلع کونسلیں یا لوکل کونسلیں وہ ٹیکسز لگا سکتی ہیں جو شیڈول میں درج ہیں ۔ ہم وہی ٹیکس لگاتے ہیں جو بالکل جائز ہیں ۔ ہم اس کا سارا طریقہ کار اختیار کرتے ہیں ۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں ان کی اپیلیں ، اور ایسی اپیلیں جو بالکل بعد از وقت ہوتی ہیں ، منظور کر لی جاتی ہیں ۔ بلکہ میں یہ بھی چیلنج کرتا ہوں کہ اپیلیٹ اتھارٹی کو اس کی جیورسڈکشن بھی نہیں ہوتی ۔ اس کے بعد یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ لوکل کونسلیں دوہرے یا نا جائز ٹیکس لگاتی ہیں ۔ حوصلہ افزائی کے بجائے جو کہ ہمارا جائز حق ہے ، ہماری حوصلہ شکنی کی جاتی ہے ۔ اس ضمن میں میں عرض کروں گا کہ ایک تو اپیلیٹ اتھارٹی کے اختیارات کو واضح شکل دی جائے ۔ دوسرے یہ کہ اگر ان کی اتھارٹی ہے تو پھر لوکل کونسل کو خاص طور پر بلا کر اپنا موقف ثابت کرنے کا موقع دیا جائے ۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : سوال تھا لوکل کونسل کے بارے میں ، بحث شروع ہو گئی ہے میونسپل کمیٹی اور چونگی پر میں نے عرض کی تھی کہ اس کے بارے میں یا تو آپ علیحدہ سوال کا نوٹس دے دیں یا آپ میرے پاس آ جائیں ، آپ سے علیحدہ بات کر لیں گے۔ اگر اس ایوان کا کوئی ضابطہ کار ہے تو اس کے مطابق کام کیجئے ۔ یہ تو نہیں کہ لکھنؤ کی بات ہو رہی ہو اور آپ آسام چلے جائیں ، آسام کی بات ہو تو کہیں اور چلے جائیں ۔

شیخ غلام حسین (میئر ، میونسپل کارپوریشن ، راولپنڈی) : میرا سوال تو کوئی نہیں ۔ ایک مسئلے کو کافی موضوع بحث بنایا گیا ہے اور مسئلہ بھی درست ہے ۔ میں صرف یہ وضاحت چاہوں گا کہ راہداری سسٹم ختم کیا گیا ہے یا راہداری فیس ؟ کیونکہ اگر راہداری فیس ختم کی جائے

تو اس سے شاید اتنا بڑا مسئلہ پیدا نہ ہوگا ۔ محصول لینے والے لوگوں پر اس کا اتنا زیادہ اثر نہ ہوگا ، اس لیے کہ اتنی پابندی تو ضرور ہے کہ ایک چونگی سے مال داخل ہوتا ہے تو پرچہ نکاس لے کر دوسری طرف سے باہر نکلتے ہوئے پرچہ دے دیا جاتا ہے ۔ اس میں دو چیزیں ہیں ۔ کیا حکومت نے پرچہ نکاس ہی ختم کیا ہے یا اس کی فیس بھی ختم کی ہے ؟ میں اس کی وضاحت چاہوں گا ۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی : دونوں ختم کر دئیے ہیں ۔

الحاج چودھری چھ حیات (وائس چیئرمین ، پنجاب ٹرانسپورٹر ایسوسی ایشن) : راہداری کے متعلق جو کچھ میرے دوست کہہ رہے ہیں وہ حقائق پر مبنی نہیں ہے ۔ اصل بات یہ ہے کہ محصول چونگی تو ایک ہی دفعہ لے لیا جاتا ہے ۔ بس یا ٹرک والے کی طرف سے ایک ہی مقام پر صرف محصول چونگی دیا جاتا ہے لیکن اس کے بعد راہداری کے سلسلے میں راستے میں ہر جگہ پر رکاوٹیں پیش آتی تھی اور پریشانی لاحق ہوتی تھی ۔ ٹرانسپورٹر حضرات کی طرف سے کافی مدت سے اس پر واویلا ہوتا رہا ہے ۔ جس کا تدارک کر کے حکومت نے ایک اچھا قدم اٹھایا ہے ۔ فاضل دوست اپنی آمدنی کے سلسلے میں جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ بھی حقائق پر مبنی نہیں ہے ۔ جگہ جگہ رکاوٹیں پیدا کر کے راہداری کے نام پر ایک یا دو روپے کی بجائے دس بیس روپے وصول کئے جاتے رہے جبکہ رسید ایک یا دو روپے کی جاری کی جاتی تھی ۔ راہداری مقررہ رقم سے زائد ہاتھ وے پر بسوں اور ٹرکوں سے ہر شہر سے گزرنے پر وصول کی جاتی تھی اور اس کے لیے غیر ضروری رکاوٹیں راستے میں ڈالی جاتی تھی ۔ یہ طریقہ کار بد دیانتی کا معاون بنتا تھا ۔ ہم شکر گزار ہیں کہ راہداری بند کر کے حکومت نے بہت اچھا قدم اٹھایا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام چیئرمین : اس پر آج بحث نہیں ہو سکتی - میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ اب یہ وقت ختم ہو رہا ہے - جب جنرل بحث ہو گی تو اس میں یہ پوائنٹ لے آئیے - (قطع کلامیاں)

شیخ غلام حسین : یہ مسئلہ ایجنڈے پر تو نہیں لیکن ٹرانسپورٹرز کے نمائندے نے لفظ ''بد دیانتی'' کہا ہے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ کارپوریشن کے ساتھ اتنی بڑی بد دیانتی ، چوری اور اس سے بھی بڑے الفاظ میں کہوں گا -

جناب قائم مقام چیئرمین : ''بد دیانتی'' کس نے کہا ہے ؟

شیخ غلام حسین : جناب ، حاجی صاحب نے کہا ہے کہ یہ بددیانتی پر مبنی ہے کہ ان پر دوبارہ یہ ٹیکس لگایا جائے - یہ انہوں نے بہت زیادتی کے الفاظ کہے ہیں - چونکہ یہ مسئلہ ایجنڈے پر نہیں ، اس پر ہم بول نہیں رہے - ورنہ یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر اگر بحث ہو تو پورا ہاؤس بحث کرنے کے لیے تیار ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین : اس پر دوبارہ بات ہو سکتی ہے -

سیٹھ محمد عبدالرحمن (چیئرمین ، میونسپل کمیٹی ، بہاول پور) : گزارش یہ ہے کہ جہاں تک جناب صدر کا حکم ہے کہ برآمدی ٹیکس نہیں ہونا چاہیے -

جناب قائم مقام چیئرمین : برآمدی ٹیکس پر بات نہیں ہو رہی - راہداری پر ہو رہی ہے -

سیٹھ محمد عبدالرحمان : انہوں نے فرمایا ہے کہ دو روپے کے بجائے راہداری کے دس روپے لیے جاتے ہیں ، یہ میرے علم میں نہیں - آج کے زمانے میں دو روپے کے بجائے دس روپے کون دیتا ہے - اور پھر یہ کہ جس انداز میں انہوں نے فرمایا ہے یہ کوئی اچھی صورت نہیں ہے - مہربانی فرما کر محترم ممبر صاحب سے - - - -

جناب صالح محمد نیازی (صدر لیبر یونین سرگودھا) : جناب چیئرمین اگر اجازت ہو تو میں کچھ کہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : نیازی صاحب ذرا مختصراً فرمائیں ۔

جناب صالح محمد نیازی : جناب چیئرمین یہ ٹیکس اور راہداری کا سلسلہ سندھ میں نہیں ۔ سرحد میں نہیں ۔ بلوچستان میں نہیں ہے ۔ یہ صرف پنجاب میں ہے ۔ ایک ٹرک ایک پھیرے پر صرف پنجاب کے اندر راہداری اور ٹول ٹیکس کا چار سو روپے ادا کرتا ہے ۔ تو اس طریقے سے پانچ پھیروں پر دو ہزار روپیہ ٹیکس دیا جاتا ہے ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی (میئر میونسپل کارپوریشن ملتان) : جناب چیئرمین ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرونگا کہ کچھ قواعد ہوتے ہیں جنکے تحت اسمبلی کو چلنا ہوتا ہے ۔ یہ غیر متعلقہ (irrelevant) بات شروع ہو گئی ہے اور اسکے خلاف تقریریں ہو رہی ہیں ۔ اور سوالات کی بجائے مباحثہ ہو رہا ہے اور مباحثہ بھی ایسا ہو رہا ہے کہ اس میں متضاد تقریر شروع ہوگئی ہیں ہم پر حملے (attacks) ہو رہے ہیں یہاں تمام اداروں کے محافظ بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے اداروں کے مفاد کی نگرانی کر رہے ہیں ۔ متضاد تقاریر مناسب نہیں یہ عام بحث تو نہیں ہے یہ تو عام بحث میں ہوا کرتا ہے کہ اس قسم کی تقاریر کی جائیں ۔ لیکن آج یہ سوال کیوں پیدا ہوا ہے اسکی نوٹیفیکیشن ہوگئی ہے اسکی اطلاع ہمیں مل چکی اور وہاں نوٹیفیکیشن گیا ہے کہ راہداری بند ہو گئی ہے ۔ بیشک ہمیں نوٹیفیکیشن کینسل کرنے کے اختیارات ہیں اور ہم بحث کر سکتے ہیں ۔ یہ ہمیں اجازت ہے ۔ شکریہ

(بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے)

لاہور کارپوریشن کی چونگ کے ٹھیکے کی منسوخی

101 ۔ جناب سراج قریشی (صدر مرکزی انجمن تاجران ۔ لاہور) : کیا وزیر بلدیات از راہ کرم وضاحت فرمائیں گے کہ :۔

(الف) گزشتہ پانچ سالوں میں لاہور میونسپل کارپوریشن کی چونگیوں کے ٹھیکے بالترتیب کتنی رقم کے تھے اور ان میں ہر سال کتنے فی صد اضافہ ہوتا رہا ہے ۔

(ب) اس دوران شیڈول چونگی میں اگر اضافہ کیا گیا تو وہ کس قدر تھا ۔

(ج) 1981-82 میں ٹھیکہ چونگی کتنی رقم کا تھا اور گزشتہ سال کی نسبت کس قدر زیادہ تھا ۔

(د) 1981-82 میں لاہور میونسپل کارپوریشن نے اپنے شیڈول میں بعض اشیاء کے محصول چونگی میں اضافہ اور بعض میں کمی کا اعلان کیا تھا اس کا تفصیلی جنس وار گوشوارہ اور فی صد تناسب پر آئٹم کے مطابق ایوان میں پیش کریں اور بتائیں کہ اس طرح کتنی آمدنی متوقع تھی نیز یہ بھی بتائیں کہ کتنے آئٹم پر نرخوں کو (Round figure) کیا گیا اور اس کے تقابلی تجزیہ سے کتنی آمدنی متوقع تھی ۔

(ہ) کیا ایوان میں حکومت پنجاب کا وہ گشتی مراسلہ پیش کیا جائے گا جس رو سے یہ ہدایت کی گئی تھی کہ چونگیوں کا ٹھیکہ ہر سال 20 فی صد اضافہ کے ساتھ دیا جائے ۔

(و) کیا لاہور میونسپل کارپوریشن نے 1981-82ء کا ٹھیکہ متوقع آمدنی سے کم رقم کا دیا ہے اور کیا اس سے قومی سرمایہ کا نقصان نہیں ہوا ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت موجودہ ٹھیکہ

کو منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ہاں تو کب تک ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : (الف) گزشتہ پانچ سالوں میں لاہور میونسپل کارپوریشن کی چونگیوں کے ٹھیکے کا گوشوارہ حسب ذیل ہے :-

سال	آمدن کارپوریشن	اضافہ فی صد
1976-77ء	8,19,02,960 روپے	فی صد
1977-78ء	9,36,95,928 ،،	11 فی صد
1978-79ء	11,85,45,252 ،،	10 فی صد
1979-80ء	14,31,91,606 ،،	10 فی صد
1980-81ء	16,97,00,000 ،،	10½ فی صد
1981-82ء	17,20,00,000 ،،	8½ فی صد

(ب) مورخہ 20-11-78 سے شیڈول چونگی میں 25 فی صد اضافہ کیا گیا ۔

(ج) 1981-82ء کا ٹھیکہ 1720,00,000 روپے کا ہے یعنی پچھلے سال کی آمدن سے ایک کروڑ 23 لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ۔

(د) 1981-82ء کے دوران 1-7-81 سے شڈول میں ترمیم کی گئی ہے جس وار گوشوارہ ضمیمہ الف لف ہے ۔

شیڈول میں ترمیم سے متوقع آمدنی	1.46,00,000 روپے
شیڈول میں کمی سے متوقع کمی	21,00,000 ،،
متوقع اضافہ	1,25,00,000 ،،

(ہ) گشتی مراسلہ ضمیمہ (ب) لف ہے ۔

(و) یہ درست نہیں کہ ٹھیکہ 1981-82ء کم رقم میں دیا گیا ہے پچھلے سال ٹھیکہ 15.97 کروڑ روپیہ کا ہوا جبکہ امسال 17,20,00,000 روپے کا ہے یعنی پچھلے سال کی آمدن سے ایک کروڑ 23 لاکھ روپے زائد ہوا منسوخی ٹھیکہ کا مسئلہ زیر غور نہیں ہے اور اس طرح کارپوریشن کو کوئی نقصان نہیں اٹھانا پڑا۔

ضمیمہ (الف) شڈول کو راؤنڈ فگر کرنے پر اضافہ

نمبر شمار	نام جنس	مد نمبر	اضافہ سے پیشتر شرح فی کوئنٹل	اضافہ کے بعد شرح فی کوئنٹل	اضافہ
1 ۔	گندم آٹا	2	0.70	1 روپے	0.30
2 ۔	چاول	5	1.50	,, 2	0.50
3 ۔	دالیں	5 الف	0.70	,, 1	0.30
4 ۔	مٹھائی پاکستانی	6	5.50	,, 6	0.50
5 ۔	سوہان نیشاستہ	7	5.50	,, 6	0.50
6 ۔	چارہ سبز	9	0.70	,, 1	0.30
7 ۔	مرغی دانہ	10	0.70	,, 1	0.30
8 ۔	شیرا راب	12	3.50	,, 4	0.50
9 ۔	سبزی تازہ	15	0.70	,, 1	0.30
10۔	خشک پھل	19	9.50	,, 10	0.50
11۔	نمک خوردنی	20	0.30	50 پیسے	0.20
12۔	دودھ تازہ	21	0.70	1 روپے	0.30
13۔	کھاد	22	0.40	50 پیسے	0.10
14۔	بھیڑی بکری	27	0.40	,, 50	0.10

			فی شاخ	فی شاخ	
15۔	جانور برائے ذبحہ	28	2.50	3 روپے	0.50
			فی راس	فی راس	
16۔	سرف	32	13.50	14 روپے	0.50
17۔	فرنس آئیل	40	0.70	1 ،،	0.30
18۔	کوئلہ پتھر	42	0.70	1 ،،	0.30
19۔	لکڑی سوختی	45	0.50	1 ،،	0.50
20۔	تیل نکالنے کے بیج	53	1.70	2 ،،	0.30
21۔	سرکنڈا	55	0.70	1 ،،	0.30
22۔	لکڑی کار آمد	55	1.40	2 ،،	0.60
23۔	بانس و لکڑی کی سیڑھیاں	61	3.50	4 ،،	0.50
24۔	اینٹ و دیگر پتھر وغیرہ	66	1.50	2 ،،	0.50
25۔	برتن مٹی سادہ	67	0.70	1 ،،	0.30
26۔	شکستہ کانچ	68	1.70	2 ،،	0.30
27۔	روڑی پتھر بجری	70	0.40	50 پیسے	0.10
28۔	دروازے کھڑکیاں وغیرہ	77	5.50	6 روپے	0.50
29۔	ادویات	79	13.50	14 روپے	0.50
30۔	تمباکو بنا ہوا	85	5.50	6 ،،	0.50
31۔	کپاس خام روئی بیلی ہوئی	87	5.50	6 ،،	0.50
32۔	سوت مل کا بنا ہوا	89	8.50	9 ،،	0.50
33۔	کپڑا سوتی	91	8.50	9 ،،	0.50
34۔	کنوس کلاتھ تولیہ سوتی	92 الف	21.50	22 ،،	0.50
35۔	دری سوتی کھیس سوتی	93	13.50	14 ،،	0.50
36۔	پرانے کپڑے	94	9.50	10 ،،	0.50

37۔ ہڈیاں جو مینگ	99	0.70	1 روپے	0.30
38۔ کارک ہر قسم	117	9.50	10 "	0.50
39۔ کراکری پاکستانی	118 الف	9.50	10 "	0 60
40۔ پرانے ٹائر و ٹیوب				
پرانے موٹر پارٹس	128	5.60	6 "	0.50
41۔ کاغذ	127	3.50	4 "	0.50
42۔ میلو فین پیپر	128	9.50	10 "	0.50

تفصیل جن مدات میں اضافہ کیا گیا۔

1 ۔ تیزاب تجرباتی	35	7.0	10 روپے	3.0
2 ۔ تیزاب کیمیکل	35	7.0	10 "	3.0
3 ۔ سامان بجلی	51	23.0	25 "	2.0
4 ۔ جڑی بوٹی	78	8.0	10 "	2.0
5 ۔ ٹائٹ گڈز	82	26.0	34 "	8.0
6 ۔ چادر آہنی پلٹ وغیرہ	106	4.0	5 "	1.0
7 ۔ لوہا سکریپ	110	1.40	3 "	1.60

متوقع اضافہ ۔ 1،46،00،000 روپے۔

تفصیل جن مدات میں کمی کی گئی۔

نمبر شمار	نام جنس	مد نمبر	کمی سے پیشتر شرح فی کوئنٹل	کمی کے بعد شرح فی کوئنٹل	کمی
1 ۔	ہارڈ ویئر سلکی	92	38 روپے	30 روپے	8 روپے
2 ۔	جہازوں کی شافٹیں گراریاں سنگل وغیرہ پرانے	107	8 "	5 "	3 "

3 ۔ موت تالین بنانے والا 90 13.50 روپے 9 روپے 4.50 روپے

4 ۔ فوٹو اور ان کا ہر قسم
کا سامان 136 ،، 50.50 ،، 50 ،، 0.50

5 ۔ ایئر کنڈیشنڈ ریفریجریٹر
کے پرانے کمپریشنر 116 ،، 80.00 ،، 40 46 روپے

6 ۔ آرمیچر و روٹر پرانے 108 ،، 16.00 ،، 10 ،، 6

7 ۔ پرانے ٹین کی چادریں لوہا
دیگ پرانا سریا کے کٹے
ہوئے ٹکڑے 106 ،، 4 ،، 3 1 روپے

ان مدات میں کمی کرنے پر متوقع کمی 21،00،000 روپے

متوقع اضافہ 1،46،00،000 روپے

متوقع کمی 21،00،000 روپے

متوقع اضافہ 1،25،00،000 روپے

ضمیمہ (ب)

Top Priority. No. S.O. VI (LG) 10 Part II

Government of the Punjab

Local Government, Social Welfare and Rural Development Department

Dated Lahore, the 20th June, 1979.

To

1) ALL COMMISSIONERS in the Punjab :

2) ALL DEPUTY COMMISSIONERS in the Punjab :

Subject : **Auctioning of Octroi Collection.**

Continuation of this Department's letter No. S.O.VI-I (30)/78 dated the 6th July, 1978 and relevant instructions issued from this Department on the subject from time to time.

2. All Local Councils in your Division/District should be directed to make necessary arrangements for the auctioning of octroi collection for the year 1979-80 in a prescribed manner as the agreements previously executed between the contractors and respective local councils are going to expire on the close of current financial year. In view of the diffioulties experienced in the past, the following should be followed to improve the situation :—

(1) The contractors should be given warning to deal with the Public and traders businessmen in civilised manner and no maltreatment should be given by them or their workers in the realisation of octroi duty because many instances have come to the notice of Government that the attitude of the workers of Contractors and even that of contractors have been found absurd, which is highly objectionable on the part of contractors.

(2) Although it has been provided in the rules that the Lessees should not realise the octroi duty over and above the prescribed rates in the Octroi Schedules, yet instances have come to the notice of Government that the rates of Schedules have not been adhered to. The respective contractors should be directed to stick to the rates of Octroi Schedules and no overcharging should be made. They should also be directed by the competent authorities that the public in general and traders should not be harassed by overcharging of octroi duty otherwise strict action will be taken against them under the rules.

(3) It has been laid down in rule 29 of the West Pakistan Municipal Committee's Octroi Rules, 1964 that copies in English, Urdu and such other language as may be necessary, of the octroi schedule in force in the

Municipality shall be hung at a conspicous place at every Octroi Post Octroi Office and Octroi Branch Office and copies thereof shall also be made available for sale at the octroi office. It has been noticed that the compliance of this rule has not been made physically. The Administrators of Local Councils should be directed that the implementation of this rule should be made so that the tax payers may be able to tally the rates of receipts with the scheduled rates.

(4) It has also come to the notice of this Department that Complaint Book is not being maintained and even not readily available at Octroi Post as provided in rule 212 (Appendix 'E') of the West Pakistan Municipal Committee's (Octroi) Rules, 1964. The complaint book should be maintained at every Octroi Post and be readily available for lodging complaints by the public.

(5) A Press Note should be issued from time to time by the respective Local Councils whereby public should be informed to lodge complaint against the overcharging of octroi duty or maltreatment on the part of contractors or their workers in the Complaint Book kept with the Octroi Staff at Octroi Posts for taking necessary action against the defaulters under the rules.

(6) Proper checking should however be carried out by the competene officers from time to time.

(7) It has also been experienced that the Contractors have been fonnd in the habit of charging evasion fee (10 times penalty plus original octroi duty) to gain more income to their accounts resulting in grave harassment among traders businessmen. It has also

been observed that in some Municipal Committees the Evasion fee plus octroi due is credited to Lessees' Account whereas in some Municipal Committees it is credited to Municipal Fund. In order to clarify the position, Government have decided that a clause should be added after (d) of para (xi) of Model Terms and Conditions of Agreements so that uniform policy could be adopted for all Municipal Committees/Corporations on one hand and the contractors should refrain to achieve income due to imposition of 10 times penalty in maximum cases. harassing the public on the other hand The clause to be incorporated is as follows :—

"(e) In case of evasion of octroi the amount received as evasion fee (10 times penalty) in accordance with the section 192 of the West Pakistan Municipal Committees (Octroi) Rules 1964 shall be realised to Municipal Fund and the original octroi duty realised shall be credited in lessee's account".

(8) All policy instructions regarding leasing out of octroi collection meant for the year 1978-79 shall remain in force for the year 1979-80 with some alteration as mentioned above and subsequently to be modified by the Government Attempts should be made to obtain bid not less than 20% increase over the last year's (1978-79) income under the head of octroi, which will be acceptable with the prior approval of the competent authorities. The powers to accept bid less than 20% increase over the last year's income (1978-79), however vest in Government in relaxation of rules instructions.

(9) The case regarding exemption of octroi duty on Carpet and Darries is under consideration of the Government. The contractors participating in the forthcoming auction should be informed and their attention should also be drawn particularly to Para (vii) of Model Terms and Conditions.

3. You are requested to issue these instructions to all Municipal Committees/Corporations in your Division/District for strict compliance by them in leasing out their octroi collection.

لاہور میونسپل کارپوریشن کی جانب سے شہریوں کو سہولتیں بہم پہنچانا

102 ۔ جناب سراج قریشی (صدر انجمن مرکزی تاجران ۔ لاہور) : کیا وزیر بلدیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) 1980-81ء میں لاہور میونسپل کارپوریشن نے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لیے کس قدر رقم مختص کی تھی ۔

(ب) اس پروگرام کے تحت اسکولوں ، سڑکوں ، گلیوں ، نالیوں ، شفاخانوں اور اسٹریٹ لائٹ وغیرہ کی تعمیر پر علیحدہ علیحدہ کس قدر عمل درآمد ہوا ۔ اگر عملدرآمد کم ہوا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

(ج) 1981-82ء کا سالانہ ترقیاتی پروگرام وقت مقررہ سے تقریباً 4 ماہ تاخیر سے پیش کرنے کی وجوہ کیا ہیں ۔

(د) ترقیاتی پروگراموں کے آغاز میں تاخیر اور لاہور کے شہریوں کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے فقدان سے جو بے چینی کی فضا پیدا ہو چکی ہے اس کے تدارک کے لیے حکومت کیا اقدامات کیے ہیں ؟

سیکٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) :-

(الف) اصل کام : 7,26,61,000 روپے

مرمتیں : 1,24,34,000 روپے

(ب) اصل کام

	مجوزہ	خرچ شدہ رقم
جنرل ڈیپارٹمنٹ	10'00'000	9'99'967
چونگی	12'000	12'000
مارکیٹس	40'00'000	39'96'837
اسکولز	75'00'000	74'91'191
لائبریز	5'000	ندارد
سنیٹیشن	62'15'000	61'93'443
ڈی - پی		
اسٹریٹ	210,00'000	2'09'79'267
ہیلتھ سنٹر	2'29'000	2'28'505
ہسپتال	2'00'000	1'99'843
ڈسپنسری	7'00'000	3'99'541
سلاٹر ہاؤس	10'00'000	9'99'986
فائر بریگیڈ	8'00'000	7'99'162
روڈز	2'50'00'000	2,49'97'580
باغات	15'00'000	14'87'878
اسٹریٹ لائٹ	35'00'000	34'99'035
میزان	7'26'61'000	7'25'84'135

مرمتیں

	بجوزہ	خرچ شدہ رقم
جنرل ڈیپارٹمنٹ	4'50'000	4'48'546
چونگی	4'000	4'000
مارکیٹس	1'00'000	99'192
اسکواز	5'00'000	4'99'067
لائبریریز	5'000	5'000
سینیٹیشن	1'00'000	43'975
ڈی ۔ پی		
اسٹریٹ	30'00'000	29'98'950
ہیلتھ سنٹر	10'000	9'595
ہسپتالز	50'000	28'917
ڈسپنسریز	100'000	99'599
سلاٹر ہاؤس	15'000	14'320
فائر بریگیڈز	25'000	22'706
روڈز	80'00'000	79'95'003
باغات	75'000	74'158
میزان	1'24'34'000	123'34'482

(ج) 1981-82ء کے ترقیاتی پروگرام کے سلسلہ میں فیصلہ ہوا تھا کہ تمام کونسلر صاحبان اپنے اپنے علاقہ میں فوری اور ضروری کاموں کی فہرستیں مہیا کریں اس فیصلہ سے تمام کونسلر صاحبان کو مطلع کیا گیا اور پھر تمام کونسلروں سے فہرستیں حاصل کرکے محکمہ حساب کتاب سے پڑتال کرنے کے بعد ورکس اور فنانس سب کمیٹی کے روبرو پیش کیں ۔ جس نے

اپنی سفارشات کے ساتھ معاملہ معزز ایوان میں پیش کیا جس پر منظوری دے دی گئی ۔

(د) یہ سراسر غلط ہے کہ لاہور کے شہریوں میں بے چینی کی فضا پیدا ہوئی کیونکہ 1980-81ء کے جاریہ کام کی مالیت 1'92'2'7000 روپے ہے اس سال کے مجوزہ پروگرام پر مرحلہ وار عمل درآمد شروع ہو چکا ہے اور انشاء اللہ مالی سال کے اختتام تک تمام تفریقاتی پروگرام مکمل ہو جائیں گے ۔

لوکل کونسلوں کے انتظامی ڈھانچہ میں تبدیلی

119 ۔ حافظ اختر علی خان رانا : چیئرمین میونسپل کمیٹی ۔ وہاڑی) : کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ گزشتہ دنوں قومی اخبارات میں جناب جنرل ضیاء الحق صاحب صدر پاکستان کا جو بیان شائع ہوا ہے کہ لوکل کونسلوں کے موجودہ انتظامی ڈھانچہ میں اہم ردو بدل کیا جا رہا ہے ۔ اس کی روشنی میں اس معاملہ میں کس قدر پیش رفت ہوئی ہے ۔ اور آئندہ لوکل کونسلوں کے خد و خال کیا ہوں گے ؟

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : جناب صدر پاکستان یا مرکزی حکومت کی طرف سے اس ضمن میں ہمیں کوئی ہدایات نہیں آئیں اور نہ ہی صوبائی سطح پر لوکل کونسلوں کے موجودہ انتظامی ڈھانچہ میں رد و بدل کی کوئی تجویز زیر غور ہے ۔

تعلیم بالغان کے فروغ کے لیے اقدامات

127 ۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین : (چیئرمین پنجاب خانہ داری ایسوسی ایشن) : کیا وزیر بلدیات و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) تعلیم بالغاں کے فروغ کے لیے کیا اقدامات کیے گئے ہیں ۔

(ب) صوبہ میں پچھلے پانچ سالوں میں کتنے بالغوں کو تعلیم دی گئی ہے اور اس پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے ۔

(ج) کیا یہ اس واقعہ ہے کہ خواندہ بالغاں دوبارہ نا خواندہ ہو جاتے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو ان کی فیصد اوسط کیا ہے اور اس رجحان کے انسداد کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں ؟

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : (الف) حکومت پنجاب نے اس صوبہ سے ناخواندگی کے ختم کرنے کے لیے 1973ء میں تعلیم بالغاں کا پروگرام شروع کیا تھا جس کے تحت ہر سال اوسطاً 4 ہزار زنانہ اور 2 ہزار مردانہ مراکز قائم کیے جاتے رہے ۔ اجراء مراکز تعلیم بالغاں کا ہدف سالانہ گرانٹ کو محفوظ رکھتے ہوئے مقرر کیا جاتا رہا ۔ ان مراکز تعلیم بالغاں میں 81-1980ء تک پانچ لاکھ اکیانوے ہزار چار سو اٹھائیس بالغوں کو خواندہ بنایا گیا ۔

ہر مرکز تعلیم بالغاں کو سمعی بصری بصنوعات یعنی تختہ سیاہ ، فلیش کارڈز اور چارٹس محکمہ نظامت تعلیم بالغاں کی طرف سے مہیا کیے گئے اور تمام بالغوں کو بنیادی کتب مفت فراہم کی گئیں ۔

مراکز تعلیم بالغاں کو چلانے کے لیے معلمین کو خاص تربیت دی گئی اور ان کی راہنمائی کے لیے گائیڈ بک مہیا کی گئیں ۔

یونین کونسل کی سطح پر نو خواندہ بالغوں کے لیے لائبریریاں قائم کی گئیں ۔ جن میں مفید معلومات پر مبنی اشاعتی کتب مہیا کی گئیں ۔

مراکز کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور موثر نگرانی کے لیے ہر مرکز تعلیم بالغان کے لیے ایک تعلیمی کمیٹی بنائی گئی ہے جس میں ممبران لوکل کونسل اور مقامی قائدین کو شامل کیا گیا۔

موجودہ سال 1981-82ء میں خواتین کے لیے 292 ماڈل زنانہ مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ ہر مرکز کو دو عدد پیروں والی سلائی مشینیں فراہم کی گئی ہیں۔ ان مراکز میں بنیادی تعلیم کے علاوہ سلائی، کڑھائی، کٹائی اور بنائی وغیرہ کی تربیت بھی دی جائے گی۔ یہ مراکز پورا سال کام کریں گے اور ان میں کام کرنے والی اساتذہ کو 250 روپے ماہانہ اعزازیہ دیا جائے گا۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں 3,79,074 بالغوں کو تعلیم دی گئی ہے اور 1,64,093 لاکھ روپے تعلیم بالغان کے پروگرام پر خرچ کیے گئے ہیں۔

(ج) اگرچہ اس سلسلہ میں باقاعدہ تحقیق نہیں کی جا سکی تاہم اس اندیشہ کے پیش نظر کہ نوخواندہ بالغ دوبارہ ناخواندہ نہ ہو جائیں محکمہ کی طرف سے نوخواندہ بالغوں کی دلچسپی اور روزمرہ کی دینی / تعلیمی ضروریات کے پیش نظر یونین کونسلوں کی سطح پر لائبریریاں قائم کر دی گئی ہیں۔ جن میں مختلف موضوعات اور مفید معلومات پر مبنی اتباعی کتب مہیا کر دی گئی ہیں تاکہ نوخواندہ بالغ ان سے مسلسل مستفید ہوتے رہیں۔

تفصیل کارکردگی نظامت تعلیم بالغاں محکمہ دیہی ترقی پنجاب

نمبر شمار	سال	تعداد مراکز تعلیم بالغاں	مستفید ہونے والے بالغوں کی تعداد
1.	1973-74	6108	63,091
2.	1974-75	4722	51,242
3.	1975-76	6371	98,021
4.	1976-77	9231	137,412
5.	1977-78	Programme was not started due to shortage of funds and political turmoil.	
6.	1978-79	3500	52,500
7.	1979-80	4764	80,729
8.	1980-81	6312	108,433
		41008	491,428

جناب قائم مقام چیئرمین : سوالات کا وقفہ ختم ہوتا ہے ۔ چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ تشریف لائیں ۔

سال 82-1981ء کے ترقیاتی پروگرام پر عملدرآمد کی رفتار پر عام بحث

چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (جناب خالد جاوید): جناب چیئرمین اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں ۔ اس میں جو لائحہ عمل طے ہوا تھا وہ یہ تھا کہ جو سوالات پالیسی کے بارے میں ہوں گے یعنی (approval of scheme) اسکیموں کی منظوری کے بارے میں تو اس کا جواب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ دے گا باقی سوالات کے جوابات سیکرٹری صاحبان اسکیموں کے بارے میں دیں گے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی (repre-sentation) نمائندگی چیئرمین صاحب نے کی تھی اس کے لیے آج بحث میں یہ وقت مختص کیا گیا تھا جس صاحب کو بات کرنی ہو وہ کر سکتے ہیں ۔ چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ یہاں موجود ہیں وہ ان کا (جوابات) دیں گے ۔

جناب لیاقت علی ملک (چیئرمین میونسپل کمیٹی مظفر گڑھ) : جناب چیئرمین میں نے بار ہا گورنر صاحب سے مظفر گڑھ میں سیوریج اسکیم کے متعلق درخواست کی ۔ تو پچھلے دنوں پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے کچھ لوگ آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ گورنر صاحب نے directive جاری کیا ہے کہ میونسپل کمیٹی مظفر گڑھ اگر اپنا حصہ جمع کرا دے تو یہ اسکیم اسی سال پی اینڈ ڈی منظور کر لے گا ۔ اور اسی سال اے ۔ ڈی ۔ پی میں شامل کر کے اس اسکیم پر کام شروع ہو جائے گا ۔ ہم نے ہاؤس کی فوری میٹنگ طلب کی اور اس میں سے رقم نکال کر 15 لاکھ روپے اس کے لیے مختص کیے رکھے ہیں تاکہ فوری طور پر کام شروع ہو سکے ۔ کیا آپ اس سلسلے میں وضاحت فرمائیں گے کہ اس اسکیم کا کیا بنا ۔ کیونکہ اس کے بعد ہمیں کوئی اطلاع نہیں ملی کہ اس کے بارے میں کیا ہوا ہے ۔ کہ آیا وہ اس اے ۔ ڈی ۔ پی میں شامل ہوگا یا آئندہ سال شامل ہوگا ۔ یا وہ ہمارا کیس اے ۔ ڈی ۔ پی میں رکا ہوا ہے ۔

وزیر محنت : جناب چیئرمین اس کا طریقہ کار یہ ہونا چاہیے کہ جب کوئی مسئلہ برائے بحث ایوان کے سامنے پیش کر دیا جائے تو تمام اراکین کو یہ اجازت دی جائے وہ باری باری مسائل پر بحث کریں ۔ جب تمام اراکین بحث کر چکیں تو پھر آپ سیکرٹری صاحبان کو موقع دیں ۔ کہ وہ بحث کو ختم کریں ۔

سردار مقصود احمد خان لغاری (چیئرمین ضلع کونسل ڈیرہ غازی خان): جناب چیئرمین یہ جو Matching amounts Scheme آپ نے نکالی ہے اس

میں ضلع کونسل نے پیسے ادا (release) کرنا ہیں - اس کمیٹی کا چیئرمین ڈپٹی کمشنر کو بنا دیا گیا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ رقم ہم نے ادا (release) کرنی ہے کیا ہم پر اعتماد نہ تھا کہ ہم غلط قسم کی اسکیمیں رکھیں گے - میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ ڈپٹی کمشنروں کو یہ ذمہ داری کیوں دی گئی ان کے پاس تو پہلے ہی سے بہت کام ہیں پھر ان کو بیچ میں کیوں لے لیا جاتا ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین : یہ Matching Grant والا مسئلہ ہے - چیئرمین ضلع کونسل بطور پروجیکٹ ڈائریکٹر خود ہی اسکیمیں تیار کرے گا -

سردار مقصود احمد خان لغاری : میں پراجیکٹ ڈائریکٹر ہوں مجھے یہ اختیار بھی ہونا چاہیے - اس کمیٹی کا میں چیئرمین ہوں - پیسے میں نے وا گزار (release) کرنے ہیں ڈی سی صاحبان نے نہیں کرنے -

جناب قائم مقام چیئرمین : آئندہ کے لیے ہی ہوگا - اب یہ فیصلہ ہو چکا ہے -

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (چیئرمین ضلع کونسل اٹک) : اس کی دیکھ بھال کا کون ذمہ دار ہوگا اگر غلط خرچ ہو جائے تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا -

جناب قائم مقام چیئرمین : اس کا ذمہ دار اسٹاف ہی ہوگا -

شیخ غلام حسین (میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) : جناب چیئرمین وزرا صاحبان نے کل اپنی جو رپورٹیں پیش کی ہیں ان پر کچھ سوالات کئے جائیں بحث نہ کی جائے -

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) : جناب چیئرمین نے پروگرام کے مطابق منصوبہ بندی کے سلسلے میں جو رپورٹ پیش کی تھی اس کے لیے وقت

مقرر تھا ۔ اس میں جو نکات سامنے آئے ہیں اس سلسلے میں اراکین مجلس بحث کر سکتے ہیں جو جو باتیں سامنے آئیں سیکرٹری صاحبان ان کا جواب دیں گے ۔ یہ طریقہ کار ہے ۔ وقفہ سوالات نہیں ہے ۔ ہاں رپورٹس پر سوالات کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے ۔ شکریہ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : محترمہ سیدہ عابدہ حسین صاحبہ ۔

محترمہ سیدہ عابدہ حسین صاحبہ (چیئرمین ضلع کونسل جھنگ) : جناب چیئرمین بحث کے آغاز کی اجازت ہو گئی ہے ۔ جناب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ پیش (presentation) کرنے کے بعد تین سوال پیدا ہوتے ہیں ۔ سب سے پہلے صوبہ پنجاب میں تعلیم کے شعبے میں جو رقومات وقف کی گئی ہیں ۔ اس کی ڈویلپمنٹ کا بھاری حصہ پرائمری اسکولوں میں توسیع کرنے کے لیے ہے ۔ اس سلسلے میں عرض کروں گی کہ وفاقی حکومت نے جو پالیسی مرتب کی ہے اس کے مطابق غالباً پرائمری اسکولز کی توسیع پر 50 فی صد اے ۔ ڈی ۔ پی سے خرچ کیا جائے ۔ شاید یہ بات اس سے linked ہے کہ ہم قومی سطح پر خواندگی (literacy) کی شرح کو بڑھانا چاہتے ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ خواندگی (literacy) بڑھانے کی بہت گنجائش ہے ۔ لیکن on the ground ایک (situation) ہے جس کا صوبہ پنجاب کے پلاننگ کرنے والے حضرات کو علم ہوگا ۔ صوبائی حکومت کو اور وفاقی حکومت کو on the ground position کو مدنظر رکھنا چاہیئے ۔ وہ یہ ہے کہ اکثر اضلاع میں پرائمری اسکولوں کا اجراء ہو چکا ہے ۔ جن دیہات میں 50 ہاؤسز سے زائد ہاؤسز ہوں وہاں وہاں تقریباً تقریباً پرائمری اسکول کھل چکے ہیں ۔ لیکن میرے خیال میں پرائمری اسکولوں اور مڈل اسکولوں کی consolidation کی اشد ضرورت ہے ۔ جب پرائمری اسکول کا اجراء ہوتا ہے تو اس میں آپ ایک استاد اور ایک استانی مہیا کرتے ہیں ۔ جو میرے خیال میں غلط ہے کیونکہ اگر میرا خیال غلط نہیں تو آپ ایک نئے پرائمری اسکول کے اجراء کے لیے پانچ ہزار روپے منظور کرتے ہیں ۔ اس طرح آپ

کی خواندگی (literacy) کی شرح فی صد (percentage) پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ ایک استاد اور ایک استانی سے اسکول مکمل نہیں ہوتا provide نہیں ہوتا ۔ نئے اسکول کے لیے نہ کوئی بلڈنگ ہوتی ہے ۔ نہ کوئی سامان (equipment) ہوتا ہے اور نہ ہی صحیح معنوں میں کوئی اسکول وجود میں آتا ہے ۔ اس کے برعکس اگر موجودہ (existing) پرائمری اسکولوں کی consolidation پر رقومات خرچ کریں گے ۔ تو ان اسکولوں میں بچوں کی تعداد بڑھے گی اور خواندگی کی شرح میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا ۔ ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ آنے والے مالی سال میں selection کرکے محکمہ تعلیم کے ذریعے پلاننگ بھجوا دیں ۔ میری استدعا ہے کہ میرے ضلع میں نئے سو پرائمری اسکول کھولنے کی گنجائش نہیں ہے ۔ جو موجودہ پرائمری اسکول ہیں ان کی consolidation پر یہ رقومات خرچ کر دی جائیں ۔ یعنی upgradation of schools کا جو process ہے وہ کیا جائے کیونکہ ہمارے ضلع کا یہ بہت بڑا مطالبہ ہے کہ پرائمری سے مڈل اور مڈل سے ہائی کی upgradation کی جائے ۔ اگر اس پر یہ فنڈز divert کئے جائیں تو میں سمجھتی ہوں on the ground جو requirment ہے ۔ وہ اس سے زیادہ قریب ہے ۔

اس کے بعد میں شعبہ village electrification پر بات کروں گی ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ واپڈا کی جو ایڈمنسٹریٹیو ڈویژن ہے ۔ وہ ہماری پنجاب گورنمنٹ سے مختلف ہے یعنی جو واپڈا کی زوننگ ہے وہ ڈسٹرکٹ وائز نہیں چلتی ہے اور واپڈا کا موجودہ Criteria for village electrification وہ آدھا میل کا distance ہے لیکن یہ confined ہے ۔ within the Boundary of the District مثلاً اگر جھنگ کا گاؤں فیصل آباد کی حد پر ہے اور وہ فیصل آباد کے گاؤں سے آدھے میل کے فاصلے پر ہے اور وہاں پر بجلی ہے تو میں اس کو جھنگ کی لسٹ میں شامل نہیں کر سکتی ہوں ۔ کیونکہ مجھے یہ requirement ہے کہ میرے ضلع میں جو

دیہات آدھ میل کے فاصلہ پر ہے انہیں سے بجلی دی جا سکتی ہے - چونکہ in any case واپڈا ڈسٹرکٹ وائز زوننگ کو follow نہیں کرتا ہے تو میری محکمہ منصوبہ بندی سے یہ استدعا ہے کہ ان کو ڈسٹرکٹ وائیز نہ کیا جائے - بلکہ Inter district اس میں flow ہو - کیونکہ جہاں پر بھی ایک گاؤں آدھے میل کے فاصلے پر ہو - دوسرے گاؤں سے جہاں پر بجلی ہے اس کو بھی بجلی کی سہولت بہم پہنچائی جائے -

تیسری میری استدعا rural roads کے بارے میں ہے میں نے پہلے شاید غلط وقت پر بات کی تھی اور اب شاید بہتر وقت ہو اور میں اس کی وضاحت کر پاؤں - یہ منصوبہ جو حکومت پنجاب نے Market Roads کا اجرا کیا ہے اس کو ہم دیہاتی لوگ خوش آئیند منصوبہ سمجھتے ہیں - اور اس منصوبے کا آغاز نہایت جوش و خروش میں ہوا ہے لیکن اس میں اب فنڈز کی فراہمی (flow) میں کچھ رکاوٹ ہو گئی ہے - جناب والا ! میرے ضلع میں 45 سڑکوں پر کام شروع ہوا تھا لیکن اب فنڈز کی رکاوٹ کے باعث (first phase) پہلے مرحلہ میں جو سڑکیں بننی تھیں وہ رک گئی ہیں - اس سلسلہ میں محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے درخواست کرتی ہوں کہ اگر ایک اسکیم کا ایک دفعہ momentum ٹوٹ گیا - تو پھر یہ ambitious scheme جو ہے اس کا انجام وہ نہ ہو جس کی خواہش ہم نے کی ہے - ان گزارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتی ہوں -

نوابزادہ مظفر علی خان (چیئرمین ضلع کونسل گجرات) : جناب والا ! میں دیہی علاقوں کو بجلی مہیا کرنے کے سلسلہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - اس سلسلہ میں میں ایک ضروری عرض ہے جس کا ذکر کل بھی یہاں اس ہاؤس میں ہوا تھا لیکن بات واضح نہیں ہو سکی یعنی اس ایوان کی کارروائی ریکارڈ کرنے کا جو طریق کار ہے یا جس طرح کارروائی ریکارڈ کی جا رہی ہے وہ نہایت ہی ناقص طریقہ سے کی جا رہی ہے - ایک آدمی بات اور کہتا ہے اور لکھی کچھ اور جاتی ہے اور پھر عمل اس بات پر ہوتا

ہے جو اس میں لکھا جاتا ہے ۔ مثال کے طور پر میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے گزشتہ اجلاس میں یہ عرض کیا تھا کہ جہاں پر ضلع کونسل کے تجویز کردہ دیہات جو نصف میل کے اندر ہیں ۔ انہیں نظر انداز کر دیا گیا ہے اور اس کے برعکس ایسے دیہات کو محکمہ نے اپنی طرف سے شامل کر دیا ہے جو کہ تین میل ، پانچ میل اور دس میل کے فاصلہ پر ہیں ۔ اور کال والی میں اندراج یہ ہوا ہے کہ میں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ جو دیہات تین میل ، پانچ میل اور دس میل کے اندر ہیں ، انہیں بھی بجلی مہیا کی جائے اور اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ چونکہ ابھی نصف میل والوں کو بجلی نہیں دی گئی ہے اس لیے باقی دیہات کو نہیں دی جا سکتی تو جناب والا ! اس مسئلہ کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اس ایوان کی کارروائی معیار کے مطابق ہو ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : عباسی صاحب ۔

سیکرٹری اسمبلی (جناب محمد محبوب عباسی) : اس سلسلہ میں جناب ہمارے پاس ٹیپ موجود ہیں جو ممبران اپنی تقریر سننا چاہیں وہ سن سکتے ہیں ۔

نوابزادہ مظفر علی خان (گجرات) : علاوہ ازیں جناب والا ! گزشتہ اور مختلف میٹنگ میں تو ہم اس بات کا رونا روتے رہے ہیں کہ ضلع کونسل نے جو دیہات نامزد کئے ہیں وہ پورے کے پورے بجلی لگانے کے پروگرام میں نہیں رکھے گئے ۔ بلکہ اس میں چند کے نام بھیج دئے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ محکمہ سے یا پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی طرف سے جو فہرستیں گئی ہیں وہ دوسرے دیہات کی ہیں ۔ لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ جو دیہات خواہ وہ ضلع کونسل نے تجویز کئے تھے یا نہیں کئے تھے وہ بجلی کے پروگرام میں تو رکھے گئے ہیں لیکن ان میں بجلی نہیں لگائی گئی ہے اور ہمیں یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ اب ہمارے پاس بقایا کوئی گاؤں نہیں ہے ۔ کاغذات میں ان

تمام گاؤں میں بجلی لگ گئی ہے - گزشتہ دنوں ہمارے ضلع کونسل کے اجلاس میں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے ایک نمائندے تشریف لائے تھے اور وہاں واپڈا کے نمائندے بھی تشریف رکھتے تھے - وہ پچاس کے قریب ایسے دیہات تھے - جہاں بجلی لگائی تھی ممبران نے اس کی تصدیق کی - ہم نے ان لوگوں سے کہا کہ آپ موقع پر جا کر دیکھیں کہ کسی جگہ بجلی مہیا نہیں کی گئی ہے سوائے دو تین دیہات کے - ان کا یہ جواب تھا کہ ان تمام دیہات میں جو کہ منظور شدہ فہرست (approved list) میں ہیں - بجلی مہیا کر دی ہے - جناب والا ! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے یہ واپڈا یا پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ جو بھی متعلقہ شعبہ ہے اس کو دیکھ لیں - میرا مقصد یہ ہے کہ (approved list) منظور شدہ لسٹ میں جو دیہات ہیں ان کو بجلی مہیا نہیں کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ بجلی لگ گئی ہے -

چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ : جناب والا ! ہمارے پاس کام بتایا نہیں ہے ان دیہات کے نام ہمیں بتا دیں جو لسٹ میں شامل ہیں ان کو بجلی مہیا نہیں کی گئی ہے تو ہم کارروائی مکمل کر لیں گے -

جناب قائم مقام چیئرمین : ٹھیک ہے وہ لسٹ آپ ان کو دے دیں - جو غلط اسٹیٹمنٹ ہے اس کی لسٹ بھی آپ کو دینی ہو گی - اور اگر ایسی شکایت کسی دوسرے ممبر کو بھی ہو تو وہ بھی ایسے دیہات کی لسٹ ان کو مہیا کر دیں -

نوابزادہ مظفر علی خان (گجرات) : جناب والا ! اسی ضمن میں ایک اور گزارش ہے کہ ہم بجلی کی بہم رسانی کا پروگرام اس بنیاد پر بناتے ہیں کہ نصف میل کے اندر جو دیہات ہوں ان کو بجلی دیں تو جناب والا ! ہمارے علاقوں میں بیشتر ایسے علاقے ہیں جہاں بیس بیس میل ، تیس تیس میل تک 11 K.V. لائن نہیں گئی - تو میں اس سلسلہ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ان دیہات میں بجلی کی لائنیں لگانے کا بندوبست کیا جائے -

ایک بات رورل ڈویلپمنٹ کے شعبہ کے بارے میں عرض کروں گا کہ رورل ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت اس سے پہلے بھی سڑکیں بنائی جاتی تھیں لیکن گزشتہ سال سے ان سڑکوں کے لیے فنڈز مہیا نہیں کئے جاتے حتیٰ کہ وہ سڑکیں جو پہلے شروع ہو چکی تھیں - ان کو بھی نا مکمل چھوڑ دیا گیا ہے - میری یہ گزارش ہے کہ ان پر ہمدردانہ غور کر کے ان کو مکمل کرایا جائے -

جناب قائم مقام چیئرمین : خاقان بابر صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے تھے -

جناب خاقان بابر (صدر آل پاکستان فری لیگل ایڈ سوسائٹی) : میں یہ گزارش کروں گا کہ رپورٹ کی پرنٹنگ کے متعلق اگر کسی ممبر کو اعتراض ہو تو اس سے پوچھ لیا جائے - سوال یہ ہے کہ جناب سیکرٹری صاحب کی صوابدید اس طرح سے نہیں ہو سکتی ہے - ہو سکتا ہے کہ سیکرٹری صاحب غلط سمجھ گئے ہوں یا لکھنے والے غلط سمجھ گئے ہوں اب جو غلطی پوائنٹ آؤٹ کرائی جائے تو اس کا اس ایوان کو پتہ ہونا چاہیئے کہ غلطی تھی اور اس کی یہ تصحیح کی گئی ہے -

چودھری ہارون الرشید تھہیم (چیف اورگنائزر، انجمن کاشتکاران - گوجرانوالہ) : جناب والا! ہونا اسی طرح چاہیے کہ شائع کرنے سے پہلے اس کی تصحیح کروا لی جائے -

جناب قائم مقام چیئرمین : ٹھیک ہے - پہلے تصحیح ہو جانی چاہیے -

وزیر مال (ملک اللہ یار خان) : جناب والا ! اس کے بارے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو طریقہ کار پہلے سے چلا آرہا ہے وہی جاری رہنا چاہیے - پہلے طریقہ یہ تھا کہ ممبر جو تقریر کرتے تھے اسی روز شام کو یا دوسرے روز صبح اس کی تصحیح کے لیے متعلقہ ممبر کو تقریر بھیج دی جاتی تھی متعلقہ رکن اگر اس میں کوئی تصحیح کرنا چاہے تو تصحیح کر کے اسمبلی سیکریٹریٹ کو واپس کر دیتے تھے - لیکن چونکہ اب یہ طریقہ کار نہیں اپنایا جا رہا تو یہ غلطیاں میں سمجھتا ہوں اسی لیے ہو رہی

ہیں ۔ اگر آپ براہ کرم اسمبلی سیکرٹریٹ کو یہ ہدایت جاری کر دیں تو مسئلہ حل ہو جائے گا ۔ یعنی اراکین جو تقاریر کریں اسی روز شام کو یا دوسرے روز اس کا خلاصہ تیار کر کے ممبران کو بھجوا دیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین :۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں ۔

وزیر مال : اس کے علاوہ دوسری گزارش جناب والا ! میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت اسمبلی کی کارروائی شروع ہو جائے اور جو موضوع زیر بحث ہو مجلس کے اراکین سے گزارش ہے کہ وہ اس بحث کو ختم ہو لینے دیں ۔ اگر اس ضمن میں انہیں کوئی اعتراض ہو تو اسمبلی سیکرٹریٹ سے رجوع کر سکتے ہیں یا جناب چیئرمین کو اس قسم کی تکالیف تحریراً یا زبانی پیش کر سکتے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ ۔ بلکہ یہ ضروری ہے جن کو درستگی کروانی ہو وہ سیکرٹری صوبائی کونسل کو درستگی کروا دیں ۔

شیخ غلام حسین (میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) :۔ جناب صدر پچھلی میٹنگ میں میں نے یہ وضاحت چاہی تھی کہ کیا پنجاب کونسل نے پنجاب اسمبلی کے تمام قواعد و ضوابط اپنا لیے ہیں ۔ جس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ نہیں ۔ پنجاب کونسل کے قواعد و ضوابط اپنے ہوں گے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : ہاں اپنے ہی ہوں گے ۔

شیخ غلام حسین : جناب والا ! جناب وزیر مال جس بات کا حوالہ دے رہے ہیں وہ پنجاب اسمبلی کا حوالہ ہے ۔ پنجاب کونسل کے رولز میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اس لیے میں نے پچھلی دفعہ بھی عرض کیا تھا کہ پہلے اس کے رولز مرتب کریں تاکہ ان کے مطابق کارروائی ہو سکے پہلے اس بات کی وضاحت کر دی جائے کہ پنجاب کونسل پر پنجاب اسمبلی کے رولز لاگو ہیں یا نہیں یا اپنا کوئی ڈھانچہ بنائیں گے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اس کے بارے میں جناب حاجی اکرم صاحب سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کچھ وضاحت کریں گے لیکن جناب وزیر مال نے جو بات کی ہے وہ آپ کے حق میں جاتی ہے ۔

شیخ غلام حسین : جناب والا ! جب تک آپ ان قواعد و ضوابط کو نہیں اپنائیں گے اس وقت تک اس کی پابندی نہیں ہوگی ۔

وزیر مال : جناب والا ! معزز رکن کی اطلاع کے لیے میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اس کونسل کا جو طریقہ کار ہے اس کے لیے بھی وہی قواعد و ضوابط مرتب کیے جا رہے ہیں ۔ میں نے یہ تجویز دی تھی اگر اس تجویز کو قبول کر لیا جائے تو ہماری مشکلات اور شکایات رفع ہو سکتی ہیں ۔ لیکن اگر اراکین کو اس سے اتفاق نہیں ہے تو میں اس پر مصر نہیں ہوں لیکن اس کونسل کے طریقہ کار کے ضمن میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ قواعد و ضوابط مرتب کیے جا رہے ہیں ۔

شیخ غلام حسین : جناب والا ! یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اس کی قانونی شکل نہ ہو ۔

دوسرے نمبر پر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی ابھی جناب سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمارے پاس تمام کارروائی کا ریکارڈ موجود ہے وہ اپنی کارروائی کی تصحیح کے بارے میں بڑے وثوق سے یہ بات کہہ رہے تھے کہ کہیں پر اس کا غلط اندراج نہیں ہوا ۔ میں ایک چھوٹی سی بات کی نشان دھی کرتا ہوں جس کا کسی حصہ پر کوئی اثر نہیں ہوتا اور وہ صرف اتنی بات تھی کہ میرے ایک سوال کے جواب میں ملک اللہ یار صاحب نے کچھ فرمایا تھا ۔ مگر جو جواب یہاں درج کیا گیا ہے (14 اگست کی کارروائی صفحہ 506 ہے) وہاں نام جناب ذاکر قریشی صاحب کا لکھا گیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسی بات موجود ہے ۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ کہیں کوئی کتابت کی غلطی نہیں ہے ۔ یہ بات درست نہیں ہے ۔ جواب جناب ذاکر قریشی صاحب نے نہیں دیا تھا اور نام ان کا درج ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی (وائس چیئرمین پنجاب رورل کوآپریٹو کارپوریشن) : جناب والا ! پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ آپ نے جو فرمایا ہے کہ جب تک نئے رولز نہ بنائے جائیں اس وقت تک پہلے رولز لاگو ہوتے ہیں - جب تک نیا آئین نہ بن جائے یا آپ کوئی نئی چیز نہیں بنائیں گے تب تک وہی رولز لاگو ہوں گے - یعنی جو پہلے اسمبلی کا طریقہ کار تھا -

نمبر2 - پہلے طریقہ کار یہ تھا کہ جو بھی کوئی تقریر ہوتی تھی چھپنے سے پہلے متعلقہ رکن کو اس کی کاپی چلی جاتی تھی اور وہ جہاں جہاں تصحیح چاہتے تھے وہ درستگی کر کے اسمبلی سیکرٹریٹ کو واپس بھیج دیتے تھے - میری اب بھی یہ گذارش ہے کہ جیسا کہ ملک صاحب نے فرمایا ہے یہی طریقہ کار اختیار کیا جائے - تاکہ آئندہ ایسی غلطیوں کا امکان ختم ہو جائے -

نمبر3 - میں یہ بھی عرض کرونگا کہ تقریروں کا جو سلسلہ ہے - ہم جبراً تقریر نہ کیا کریں بلکہ ہر آدمی ہر کم از کم اتنا کنٹرول ہونا چاہیے کہ اس میں جو صاحب پہلے کھڑے ہوئے ہیں انہیں پہلے موقع ملنا چاہیے اور میری طرح تقریر نہ کر دی جائے بلکہ شارٹ کٹ کر کے بات کی جائے تاکہ وقت ضائع نہ ہو -

نوابزادہ مظفر علی خان : (چیئرمین ضلع کونسل گجرات) : جناب والا ! ملک صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے وہ بہت مناسب ہے اور قواعد و ضوابط پر کوئی زد نہیں پڑے گی یعنی تقریر کا مسودہ چھپنے سے پہلے متعلقہ رکن کو دکھا دیا جائے -

جناب قائم مقام چیئرمین : میں نے کہا ہے کہ آئندہ اسی طرح ہی کریں گے - سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی اس کی وضاحت فرما دیں گے -

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی (حاجی محمد اکرم) : جناب چیئرمین میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کارروائی پرنٹ کروا کر آپ کی خدمت

میں پیش کی گئی ہے اس میں غلطیاں ضرور ہوں گی ۔ ایسا ہو سکتا ہے ۔ لیکن جب تک اس بات کی تصدیق نہ ہو جائے کہ غلطیاں ہیں اور ٹیپ (tapes) سے موازنہ نہ کر لیا جائے اس سے پہلے میں ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں ۔

نوابزادہ مظفر علی خان : جناب والا ! ایسی غلطیاں ہی ہیں جن کو آپ میں ذکر نہیں ہے یعنی جس طرح میری تنزلی کردی گئی ہے ۔ چیئرمین ضلع کونسل کی بجائے چیئرمین بولین کونسل لکھا گیا ہے ۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی : یہ تو کتابت کی غلطی ہے میں نے صبح بھی گزارش کی تھی کہ آپ حضرات نے یہ کارروائی پڑھی ہو گی آپ نشان دہی کریں کہ اس حصہ میں کارروائی غلط ریکارڈ ہوئی ہے کتابت یا کسی اور وجہ سے تو مہربانی فرما کر سیکرٹری اسمبلی کو آگاہ کر دیں کیونکہ وہ کونسل کے بھی سیکرٹری ہیں اور اس کی تصحیح ہو جائے گی اور تصدیق (verify) کرنے کے بعد اگر کوئی غلطی پائی گئی تو اس کو درست کر لیا جائے گا اور ریکارڈ میں بھی درستگی کردی جائے گی ۔ نیز معزز ممبران کو بھی اس بارے میں مطلع کردیا جائے گا ۔ لہذا میں پھر گزارش کرونگا کہ اگر کوئی غلطی ہے تو براہ مہربانی مطلع کریں ۔ ہم بھی آپ سب کو مطلع کردیں گے کہ فلاں فلاں صفحہ پر یہ تصحیح کردی گئی ہے ۔ آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر سیکرٹری اسمبلی کو مطلع کر دیں ۔ کہ فلاں غلطی موجود ہے ۔ اگر آپ کل یہ بات بتا دیتے تو آج شاید ہم جواب دینے کی پوزیشن میں ہوتے اور ہم تصدیق (verification) کر کے بتا دیتے ۔ کل صبح بھی یہ بات کہی گئی تھی اس وقت غالباً آپ تقریر میں مصروف تھے ۔

چودھری ہارون الرشید تھہیم : جناب والا ! تین مہینے سے ہماری شہرت خراب ہو رہی ہے (قہقہہ) ۔

سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی : یہ تو کسی کو پتہ نہیں ہے آپ خود بتا رہے ہیں ۔ا (قہقہہ)

میاں مجید اکبر فاروق (چیئرمین میونسپل کمیٹی گجرات) : جناب والا ! کارروائی کے ضمن میں عرض کرونگا کہ ہم پہلی اسمبلی کے رولز اپنائے ہیں اور ہمارا طریقہ کار اسی طرز پر ہے جب تک ہم ترمیم نہیں کرتے رولز وہی رہیں گے ۔ اس ضمن میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلی اسمبلی اور اس اسمبلی میں بنیادی فرق یہ ہے کہ پہلی اسمبلی لیجسلیٹو (Legislative) اسمبلی تھی اور یہ لیجسلیٹو اسمبلی نہیں ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔ اس وقت چائے کے لیے وقفہ ہے اور چائے کے وقفہ کے بعد 11.30 پر پھر تشریف لائیں گے ۔

اناؤنسر : خواتین و حضرات صوبائی کونسل کے دوسرے دن کی دوسری نشست کا اجلاس شروع ہونے کو ہے ۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تاکہ باقاعدہ اجلاس کی کارروائی شروع ہو سکے ۔ فاضل ارکان سے گزارش ہے کہ جب وہ کسی مسئلہ پر اظہار خیال کے لیے کھڑے ہوں تو اپنا اسم گرامی اور حلقہ نیابت ضرور بتائیں تاکہ رپورٹنگ میں آسانی ہو سکے ۔ ورنہ غلط رپورٹنگ کا احتمال رہتا ہے اور اس کے علاوہ اپنے سامنے پڑے ہوئے مائیک کو ضرور استعمال کریں ۔ کیونکہ یہاں آواز نہیں پہنچتی ۔

جناب خورشید احمد (سیکرٹری جنرل آف پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونین لاہور) : جناب والا ! دو منٹ عنایت فرمائیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ تشریف رکھئے ۔ پروگرام کے مطابق اسپیکر وزیر صحت اپنی رپورٹ پیش فرمائیں گے ۔

جناب خورشید احمد : جناب والا ! چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے بڑی تفصیل کے ساتھ ایوان میں رپورٹ پیش کی ہے اس میں بعض نکات وضاحت طلب ہیں ۔ ملک کے سب سے بڑے صوبے کی تعمیر و ترقی کے مسئلہ پر بہت کم وقت دینا ایک افسوس ناک امر ہے ۔ صرف سیدہ عابدہ حسین صاحبہ کو اس موضوع پر بولنے کا موقع دیا گیا ہے ۔ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : بیگم صاحبہ نے بڑی متعلقہ بات کی تھی ۔ میں ایوان سے درخواست کرتا رہا ہوں کہ وقت کا خیال رکھیں تاکہ سب کو موقع مل جائے ۔ پھر ایک ایک بات کو شروع کرنے میں 15/10 منٹ لے جاتے تھے ۔ اب میں کیا کروں ۔ میں نے تو وقت کی پابندی کے ساتھ چلنا ہے چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے اس بحث میں جو نکات اٹھائے ہیں اُن کے جوابات بھی دینے ہیں میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ ان نکات کے جوابات دیں ۔

جناب خورشید احمد : جناب چیئرمین مجھے صرف دو منٹ دے دیں اس کے بعد چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو وقت دے دیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ اپنی بات دو منٹ میں ختم کر لیں ۔

جناب خورشید احمد : جناب چیئرمین ۔ چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے ایوان کو بتایا کہ 3:5 کروڑ روپے میں سے 70 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ اجتماعی طور پر یہ بات تسلی بخش ہے جہاں تک معدنیات اور صنعت کا تعلق ہے اس پر 13 فیصد اور تعلیم پر 8 فیصد مین پاور ٹریننگ پر 14 فیصد اخراجات ہیں ۔ یہ جو اعداد و شمار ہمیں بتائے گئے ہیں میں اس ضمن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ شعبے ہیں جو ملک کی افرادی قوت کی تعلیم و تربیت اور اور ان کے روزگار کے وسائل وسیع کرنے کے لیے ہیں ۔ خواتین ، مردوں کے لیے اور نوجوانوں کے لیے ہیں اس پر خصوصی توجہ دینی چاہئے ۔ چونکہ روزگار کی صورت حال ملک میں بہتر نہیں ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ پنجاب

سے لیبیا میں دو ہزار تین سو آدمی گئے ہیں ۔ وہ اپنے گھر کے برتن بیچ کر گئے ہیں ۔ اگر ہم یہاں اپنی صنعت و حرفت کو ترقی دیں گے تو یقیناً روزگار کے مواقع وسیع ہوں گے اس لیے اس میں زیادہ effeciency کی ضرورت ہے ۔ Educati n Cess آجر سے کاٹا جاتا ہے ایک سو روپے ایمپلائز سے ہر سال کاٹے جاتے ہیں اس وقت 28 کروڑ روپے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس پڑے ہوئے ہیں ۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ ورکرز کے بچوں کو ایجوکیشن سس (Cess) مہیا کیا جائے ۔ تاکہ وہ تعلیم حاصل کر سکیں ۔ تمام ڈویژنوں میں کارکنوں کے بچوں کی درخواستیں منظور کی ہوئی ہیں لیکن فنڈز مہیا (releases) نہ ہونے کی وجہ سے درخواستیں زیر التوا پڑی ہیں ۔ میں یہ پوچھونگا ایک طرف ہم تعلیم و تربیت کے فروغ اور جہالت کے خاتمے کی متعلق باتیں کرتے ہیں اور اس طرف زیادہ توجہ دینے پر زور دیتے ہیں لیکن دوسری طرف جو پیسہ اس مقصد کے لیے وضع کیا گیا ہے وہ تقسیم نہیں کیا جاتا ۔ دوسری بات میں خوراک و زراعت کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ تمام پاکستان اور خاص طور پنجاب میں دیہی آبادی کا تناسب سب سے زیادہ ہے ہم یہاں ملک پاؤڈر اور سو یا بین آئیل باہر سے امپورٹ کرتے ہیں ۔ ہماری زراعت اور خوراک کی پالیسی ایسی ہونی چاہئے کہ ہم نہ صرف خود کفیل (self suffecient) ہوں بلکہ دوسرے صوبوں کو خوراک مہیا کریں اور ایکسپورٹ کریں ۔ ہماری 70 فیصد افرادی قوت اس میں مصروف ہے اس میں تعلیم کے ذرائع اور پروڈیکٹو ذرائع بڑھانے چاہیں ۔ تیسرے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ان میں جو پلاننگ ہو ان پر خصوصی توجہ دینی چاہئے ۔ کیونکہ یہ پیسے قوم کی امانت ہیں اور اس کا صحیح مصرف ہو ۔ کئی جگہ پیسے خرچ کئے جاتے ہیں لیکن ٹھیکیدار اور دیگر بد دیانت افراد کھا پی جاتے ہیں ۔ میں اس موقع پر یہ عرض کرتا ہوں کہ صحیح مصرف کرنا چاہئے ۔ جو لوگ ایسی بد دیانتی کرتے ہیں ان کے خلاف سخت اقدام کرنے چاہئیں ۔ تاکہ قوم کے پیسے کا صحیح استعمال ہو خاص طور

پر پلاننگ کے بارے میں میں یہ عرض کروں گا کہ 22 ارب کا زر مبادلہ جو پاکستانی باہر کام کر رہے ہیں وہ بھیج رہے ہیں لیکن ہم اس کو کاروں ٹی ۔ وی اور دوسری لگژری آئیٹم پر خرچ کر رہے ہیں انڈیا جیسے ملک میں ان کی درآمد ممنوع ہے کیا یہ ممکن نہ ہوگا کہ ہم مرکزی حکومت سے سفارش کریں کہ وہ پیسہ ملک میں انڈسٹری لگانے پر صرف کیا جائے ۔ تاکہ لوگوں کو اس سے روزگار مہیا ہو وہ پیسہ منفعت بخش کاموں پر صرف ہونا چاہئے ۔ دوسرے میں یہ بھی عرض کروں گا ہماری تمام منصوبہ بندی اس بنیاد پر ہونی چاہئے کہ ملک میں سادگی کو رواج دیا جائے صدر مملکت نے مناسب بات کی ہے کہ قومی لباس اپنایا جائے ۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ ہم اپنا قومی لباس اپنا رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے ذہن اور عقل کو بھی قومی بنائیں ۔ خاص طور پر قومی چیزوں کو اپنائیں ۔ ہماری پلاننگ ایسی ہونی چاہئے کہ ہم کم آمدنی والے لوگوں اور محنت کشوں کے معیار زندگی (standard of living) کو بلند کریں ۔ ایک طرف تو لوگوں کو صاف پانی مہیا نہیں ہے دوسری طرف لوگوں کو روزگار مہیا نہیں کیا جاتا ۔ ایک طرف لگژری سامان تعیشی درآمد کر رہے ہیں ۔ جس سے ہمارا (Balance of payment) ادائیگوں کا توازن بڑھ رہا ہے اور ہماری امپورٹ 5·6 ملین بڑھ گئی ہے ۔ تو ہمیں امپورٹ بند کرکے ایکسپورٹ میں اضافہ کرنا چاہئے ۔ لوگوں کو ان کی ضروریات مہیا کرنی چاہئے ۔ میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ملک کے محنت کش ملک کی خوشحالی کے لیے کوشش کر رہے ہیں مثلاً اس ماہ ہمارے واپڈا کے کارکن محمد فاضل نے ایک خاتون کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے غنڈہ عناصر کے خلاف جہاد کیا اور جنہوں نے اس کو گولی مار دی وہ بیچارہ شہید ہوگیا ۔ میں اس ایوان کے ذریعے اس کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور پولیس کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ کہ انہوں نے قاتلوں کو پکڑ لیا ہے لیکن ساتھ ہی یہ کہنا چاہتا ہوں ایسے واقعات کی وجوہات کا انسداد کرنا چاہئے اور

میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ملک کے محنت کش ملک کی خوشحالی اور پاکستان کی سربلندی کے لیے کوشاں رہیں گے ۔ شکریہ ۔

چودھری محمد صدیق سالار (ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد) : جناب چیئرمین ۔ جو پیپر منصوبہ بندی میں رکھا گیا ہے اس کے متعلق میں چند سوالات پوچھنا چاہتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ نے اس وقت تو پلاننگ کی بات نہیں کی تھی محصول چونگی پر شروع ہوگئے تھے اب آپ بات کر رہے ہیں ۔

چودھری محمد صدیق سالار : جناب چیئرمین میں تو انتظار میں تھا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اس وقت پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا مسئلہ زیر بحث تھا اس وقت سب کارپوریشن والے دوسرے مسائل پر بولتے رہے ۔

شیخ غلام حسین (میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) : جناب چیئرمین میں اس وقت صرف پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے بارے میں بولنا چاہتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اس وقت پورا گھنٹہ مختص کیا گیا تھا ۔ میں آپ سے گذارش کرتا رہا کہ آپ اس پر آئیں آپ راھداری پر اور محصول چونگی پر بات کرتے رہے اب انھوں نے جواب دینا ہے اور آگے صحت کا محکمہ ہے ۔ آپ نے بھی بولنا ہے اور سالار صاحب نے بھی بات کرنا ہے اس طرح تو کارروائی نہیں چلے گی ۔

شیخ غلام حسین : راولپنڈی کی واٹر سپلائی کے بارے میں وزیر ہاؤسنگ نے یہ بتایا تھا کہ ابھی رپورٹ آنی ہے اور یہ بات سبجیکٹ کمیٹی میں ہوئی ہے ۔ انھوں نے بتایا تھا کہ گیارہ ٹیوب ویلوں کی اسکیم بنا کر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ میں بھجوا دی ہے میں اس ضمن میں چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے عرض کروں گا کہ اس بارہ میں کچھ فرمائیں ۔ جیسے کل

وزیر صاحب نے بتایا تھا کہ ہم نے آپ کی اسکیم بنا کر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو بھجوا دی ہے ۔ اس لیے ازراہ کرم واٹر سپلائی اور سیوریج کے بارہ میں کچھ فرمائیں کہ وہ اسکیم کہاں تک پہنچی ہے ۔

چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (جناب خالد جاوید) : جناب صدر! آپ کی اجازت سے جو نکات اٹھائے گئے ہیں ۔ ان کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ سب سے پہلے مظفر گڑھ میونسپل کمیٹی کا مسئلہ ہے کہ انہوں نے اپنے حصہ کی رقم کا ایک تہائی پانی کی اسکیم کے لیے ڈیپازٹ کر دیا ہے ۔ میں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر پوری اسکیم کا 1/3 حصہ ڈیپازٹ کر دیا ہے تو وہ اسکیم اس سال ضرور فنڈ کی جائے گی ۔

دوسرا مسئلہ ایک معزز رکن نے میچنگ گرانٹس کا اٹھایا تھا کہ ڈپٹی کمشنرز صاحبان کو پراجیکٹ ڈائریکٹر کیوں بنایا گیا ہے ۔ جناب وزیر بلدیات نے اس کی پہلے ہی وضاحت کر دی ہے ۔ کہ آئندہ اس کے بارے میں کوئی اور لائحہ عمل اختیار کیا جائے گا ۔

محترمہ بیگم سیدہ عابدہ حسین نے نہایت ہی اہم دو تین نکات اٹھائے تھے جن کے بارے میں میں تھوڑی سی تفصیل عرض کروں گا ان کا پہلا سوال تھا کہ جو پرائمری سکولز آپ کھول رہے ہیں کیا آپ نے یہ غور کیا ہے کہ ان میں کچھ سہولتیں بھی مہیا (facilities available) ہیں یا نہیں ہیں اور یہ کہ جو پیسہ اس پر خرچ ہو رہا ہے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ یہ رقم اسکولوں کی consolidation پر خرچ کریں اس بارے میں دو تین گزارشات کرنا چاہتا ہوں ۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ باوجود اس کے پرائمری ایجوکیشن میں ہم نے بہت سے پیسے دیئے ہیں ۔ اور یہ کہ participation rate over five years گرتا جا رہا ہے ۔ short fall ہے ابھی بھی جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس figure کا کوئی تین سال یا چار سال پہلے کوئی 47 فیصد تھا یہ ریٹ ۔ پھر

اس کے بعد 47.7 اور پھر اس کے بعد تقریباً 47 تھا ۔ تو تھوڑی سی اس میں (fall) کمی ہوئی ہے ۔ باوجودیکہ ہم اس پر اتنے پیسے خرچ (invest) کرتے ہیں ۔

جو دوسرا مسئلہ تھا ۔ ہم اس کے متعلق ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں ۔ اسی سال کے بجٹ میں ایک ہزار پرائمری اسکولوں کو consolidate کیا جائے گا ۔ اور یہ کہ 500 پرائمری اسکولوں کی چند بلڈنگز ہیں جو کہ بنائی جائیں گی اس کے لیے 7 کروڑ 48 لاکھ روپیہ اس سال کے بجٹ میں رکھا گیا ہے ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ نہ صرف اسکول کھولنے کے بارے میں بلکہ اسکولوں کی consolidation کے بارے میں منصوبہ ساتھ ہی ساتھ چل رہا ہے ۔ ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کو بھی اس ساری چیز سے مطلع کر دیا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ اس پر ایک بحث ضرور ہونی چاہئے میں یہاں پر واضح کروں کہ عوامی مطالبوں کے باعث مختلف وقتوں میں اسکول کھلتے رہتے ہیں اور اس کا ایک لمبا backlog ہے جس کے لیے ایک ارب 32 کروڑ روپے چاہیں تمام پرائمری اسکول جو کہ کھل چکے ہیں بلڈنگ بنانے کا پروگرام ہے ۔ باقیوں کو چھوڑئیے ۔ بہر حال ہم اپنے محدود وسائل کے اندر ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں جیسا کہ ہم نے آپ کے سامنے یہ اعداد و شمار پیش کئے ہیں ۔

تیسرا سوال انہوں نے (village electrification) دیہاتوں میں بجلی کی فراہمی کے بارے میں اٹھایا ہے کہ بجلی چند ایک ایسے دیہات کو نہیں دی جاتی ہے جن کے پاس 11KV line دوسرے ڈسٹرکٹ کی گزرتی ہو ۔ جب تک کہ اسی ضلع کی لائن نہ گزرتی ہو ، واپڈا بجلی نہیں دیتا ۔ ہم اس سلسلہ میں ان کو یہ وضاحت جاری کر دیں گے کہ خواہ source کوئی بھی ہو جہاں کوئی گاؤں آدھے میل کے اندر ہے اس کو بجلی دی جائے ۔ یہ ان کا بہت صحیح نکتہ تھا ۔ جو انہوں نے اٹھایا اور واپڈا کو اس بارے میں ہدایات کر دی جائیں گی ۔

چوتھا سوال تھا کہ سڑکوں کے لیے جو فنڈز ہیں وہ بند کر دئے گئے ہیں - میرے خیال میں یہ غلط فہمی پر مبنی ہے - جہاں تک ضلع کونسل جھنگ کا تعلق ہے - اس کے لیے 17 لاکھ روپے اس سال کے بجٹ میں رکھے گئے ہیں - 89 میل سڑکوں پر کام جاری ہے - ہم نے تمام فنڈز واگزار (releaee) کر دئے ہیں - ایسی کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی -

گجرات کے معزز رکن نے دو چیزیں کہی تھیں ایک تھا کہ کچھ گاؤں ایسے ہیں جن کو لسٹ میں تو بجلی مہیا شدہ (electrified) دکھایا گیا ہے لیکن وہ بجلی کے بغیر ہیں - میں نے ان سے درخواست کی ہے کہ وہ ہمیں چند ایک ایسے گاؤں کی فہرست دے دیں تاکہ ہم اس کی پوری چھان بین کر سکیں -

ان کا دوسرا مسئلہ تھا کہ جو گاؤں بیس بیس میل بھی دور ہیں - ان کے لیے بھی بجلی کا بندوبست ہونا چاہیے اور 11 KV لائن کو بڑھانا چاہئے - ہم نے نہ صرف واپڈا سے یہ درخواست کی ہے کہ 11 KV لائن کو بڑھایا جائے بلکہ اس سال اپنے بجٹ میں بھی 11 KV لائن کو بڑھانے کے لیے دو کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے -

ایک صاحب نے فرمایا کہ رورل ڈویلپمنٹ کے تحت کچھ سڑکیں بند کر دی گئی ہیں - تو میرے خیال میں یہ بھی غلط فہمی پر مبنی ہے کیوں کہ اس کے لیے پیسے بھی مختص ہیں اور کام بھی ہو رہا ہے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ یہاں موجود ہیں اگر ضرورت ہوئی تو اس کی مزید وضاحت کریں گے -

ایک سوال اٹھایا گیا تھا کسی معزز رکن کی طرف سے کہ جو پلاننگ اس سال ہوئی - ان میں چند ایک شعبہ جات ایسے ہیں جن کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے - جیسے کہ انہوں نے فرمایا ہے - کہ صنعت و حرفت و معدنیات جس کی 13 فیصد انہوں نے نگرز فرمائی تھیں - میں اس ضمن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی میں اس کا جلدی میں breakup دیکھ رہا تھا چند ایک ایسی

رقوم بھی ہوتی ہیں ۔ جو سال کے آخر میں خرچ ہوتی ہیں مثلاً پرنٹنگ اینڈ سٹیشنری کا 24 لاکھ روپے ہے جس میں سے ابھی تک کوئی خرچ نہیں ہوا ہے کیونکہ مشینری کی درآمد پر سال کے آخر میں خرچ ہوتا ہے ۔ اس طرح پنجاب معدنی ترقیاتی کارپوریشن(Punjab Mineral Development Corporation) کو ایک کروڑ 46 لاکھ روپے دیئے گئے ہیں ۔ اس میں سے صرف 21 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مشینری وغیرہ ساری موقع پر پہنچ گئی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ پورا کام مکمل ہونے میں کافی وقت لگتا ہے ۔ funds وغیرہ کے لیے بھی کافی وقت لگ جاتا ہے ۔ اس میں کسی قسم کے خدشہ کی بات نہیں انشاء اللہ اس سیکٹر کی utilization ہمیشہ سے بہت اچھی رہی ہے اور اس سال بھی کوئی وجہ نہیں کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں بہتر نہ ہو ۔

زراعت میں دالوں کے بارے میں فرمایا گیا تھا ۔ میں صرف یہ جلدی میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ پر خاص توجہ دی جا رہی ہے اور اس سال جو ریسرچ کا پروگرام ہے ، اس میں دالیں ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہیں اور ان میں دالیں ، گرام اور ان سب چیزوں کے لیے ایک جامع منصوبہ بنایا گیا ہے تاکہ اس کی پیداوار میں ہم خود کفیل ہو سکیں ۔

بے ایمان کنٹریکٹرز کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ وہ پیسے ضائع کرتے ہیں ۔ وزیر مواصلات اس کا بغور جائزہ لے رہے ہیں ۔ وہ اس معاملہ کی اچھی طرح سے چھان بین کر رہے ہیں ۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ منصوبہ بندی میں سادگی ہونی چاہیے اور سب لوگوں کا عمل اور ان کا کردار اچھا ہونا چاہیے ۔ یہ تمام چیزیں میں نے نوٹ کر لی ہیں ۔

جہاں تک پسماندہ علاقوں کو weightage دینے کا تعلق ہے اس سلسلہ میں ہم ایک بھرپور کوشش کر رہے ہیں اور عنقریب 83 1982ء کے لیے جو منصوبہ بندی کا جائزہ لیا جائے گا ۔ تو اس میں weightage کا عنصر (element) پوری طرح reflect کیا جائے گا ۔

ایک سوال ہنڈی واٹر سپلائی اسکیم کے بارے میں کیا گیا تھا ۔ کہ انہوں نے اسکیم (Planning and Development Department) محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے پاس بھیج دی ہے ۔ اس کی اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ اسکیم ابھی تک ہمارے پاس نہیں آئی ہے اور محکمہ اس کی تفاصیل طے کر رہا ہے ۔ جونہی یہ اسکیم آ جائے گی ۔ بغیر کسی تاخیر کے اس کو منظور کردیا جائے گا اور جتنی رقم کی اس کے لیے ضرورت ہوگی وہ مہیا کردی جائے گی ۔ میں جناب آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : چودھری تاج محمد صاحب کچھ کہنا چاہتے تھے ۔ ان سے کہا گیا تھا کہ اب موقع نہیں ہے ۔ اس لیے وہ آپ کو مل لیں ۔ آپ ان کی بات سن لیں ۔ وٹ کر لیں اور ان کی تسلی کروا دیں ۔

چودھری تاج محمد : میں جناب والا ! صرف ایک منٹ کے لیے گزارش کرونگا ۔ کہ جانے کے وقفہ سے پہلے اس موضوع پر بحث کے لیے وقت رکھا گیا تھا ۔ لیکن جناب والا کی نوازش سے وہ وقت دوسرے کاموں میں صرف ہوگیا اس لیے ہمیں تو موقع نہیں ملا کہ ہم اس بارے میں بات کر سکیں ۔ جناب چیئرمین نے کل تقریر کرتے ہوئے کچھ شہروں کے لیے جو رقومات مختص کی تھیں ان میں ساہیوال کا بھی ذکر کیا گیا تھا ۔ حالانکہ میرے علم میں یہ ہے کہ ساہیوال کے لیے کوئی اسکیم منظور نہیں کی گئی ۔ شاید وہ رقوم اس لیے مخصوص کی گئی ہیں کہ دوسرے مرحلے (second phase) کے لیے تجویز (proposal) بھیجی تھی وہ یہ کہہ کر رد کردی گئی کہ یہ مقررہ وقت کے بعد آئی ہے ۔ خیر ہم نے صبر کر لیا لیکن پاک پتن کی اسکیم جو قبل از وقت آئی تھی اس کے لیے علامتی رقم (token money) بھی جمع کروا دی گئی ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ پروگرام میں کیوں شامل نہیں کی گئی جب کہ قومی پالیسی میں یہ طے کیا گیا ہے کہ 1990ء تک تمام افراد کو پانی اور پانی کے نکاس کی سہولیات بہم پہنچا دی جائے گی ۔ باقی معاملات میں ان سے مل کر طے کر لونگا ۔

چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ : میں نے عرض کیا ہے کہ جس جس جگہ جس اسکیم کی رقم کا ایک تہائی حصہ میونسپل کمیٹی نے دینے دیا ہے وہ اسکیم ضرور فنڈ کی جائے گی ۔ جہاں تک سڑکوں کا مسئلہ تھا ۔ وہ جناب گورنر کی صدارت میں طے ہوا تھا ۔ ہر ضلع کے لیے ایک فارمولا بنایا گیا ۔ اس کے مطابق ہر ضلع کے جتنے فنڈ میں میل سڑک بنتی تھی ۔ وہ مختص کی گئیں ۔ اس میں اگر مزید تبدیلی یا مزید رقوم کی ضرورت ہوئی تو وہ ہم پھر ان کے سامنے پیش کر دیں گے ۔ جناب وزیر بلدیات نے بھی اس بارے میں بات کی تھی اور میں نے ان سے بھی یہی عرض کیا تھا ۔ کہ ہم نے اس بارے میں جناب گورنر کے احکامات حاصل کر لیے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اب وزیر صحت اپنے محکمہ کی کارکردگی سے متعلق رپورٹ پیش کریں گے ۔ میں یہ بات پھر ایوان میں عرض کر دوں کہ اس رپورٹ کے بعد محکمہ صحت پر بحث کرنے کے لیے آپ کو وقت دیا جائے گا ۔ اس کے بعد پھر وزیر صحت wind up کریں گے ۔ اس کے بعد وقفہ نماز ہوگا اور اجلاس کی کارروائی ختم ہو جائے گی ۔ اس لیے میں گزارش کرونگا کہ محکمہ صحت پر بحث کرنے کے لیے آپ ذہنی طور پر تیار ہو جائیں ۔ شکریہ

محکمہ صحت کی کارکردگی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

وزیر صحت (چوہدری حامد ناصر چٹھہ) : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ محترم چیئرمین صاحب و اراکین کونسل ۔السلام علیکم میرے لئے یہ بات باعث افتخار ہے کہ میں ایک انتہائی اہم قومی موضوع پر آپ سے مخاطب ہوں ۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں صوبہ پنجاب پاکستان کے باقی صوبوں کی طرح وسائل کی کمی کی وجہ سے بہت سی مشکلات سے دو چار ہے تاہم

صحت کا معاملہ چونکہ سب سے زیادہ اہم ہے اس لئے حکومت پنجاب اس کو اولین فوقیت کا درجہ دیتی ہے ۔

صوبہ پنجاب فی الحال پانچ انتظامیہ ڈویژن اور اکیس اضلاع پر مشتمل ہے جس کا کل رقبہ تقریباً ستانوے ہزار مربع میل ہے اس کی آبادی تقریباً چار کروڑ ستر لاکھ ہے اور یہ صوبہ آبادی کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے یہاں کی آبادی میں تقریباً تین فی صد سالانہ کی شرح سے اضافہ ہوتا ہے آبادی کا 72 فی صد حصہ دیہات میں رہتا ہے اور ان کی صحت کے لئے ضروری طبی سہولتیں بہت محدود ہیں ۔

دیہات کی بیشتر آبادی غربت ، بے روزگاری ، نامناسب غذا اور دیگر معاشی اور معاشرتی الجھنوں میں زندگی گزار رہی ہے لوگوں کو صاف ستھرا پانی بھی میسر نہیں ہوتا اور گندے پانی کی نکاسی کے انتظامات بھی نہیں ہیں یہ تمام اسباب صحت کی خرابی کا باعث بنتے ہیں ۔

باوجودیکہ حکومت کی تمام تر توجہ بہتر طبی سہولتیں (خاص طور پر دیہات میں) فراہم کرانے پر لگی ہوئی ہیں ۔ وسائل کی کمی کامیابی کی راہ میں سنگ گراں ہے ۔ حکومت پنجاب کا سالانہ بجٹ تقریباً گیارہ ارب روپے ہے جب کہ صحت کیلئے 73 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے اس مد کا بیالیس فی صد دیہی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جاتا ہے اور امید ہے کہ مستقبل قریب میں اس سے بھی زیادہ رقم فراہم کی جاسکے گی ۔

جیسا کہ عرض کر چکا ہوں آبادی کا 72 فی صد دیہات میں رہتا ہے جہاں طبی سہولت تو کجا بنیادی سہولتیں بھی میسر نہیں ۔ چونکہ ہماری معشیت کا زیادہ تر دارومدار زراعت پر ہے اسلئے دیہات میں بہتر طبی سہولتیں مہیا کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ عوام کی بہتر صحت کے ذریعے ملک کی معاشی حالت کو بہتر بنایا جا سکے ۔ دیہات میں دوائیوں کی کمیابی اور ڈاکٹروں کی کمی کے پیش نظر حالت اور بھی ناگفتہ بہ ہو گئی ہے

بین الا قوامی معیار تو ایک طرف پنجاب ملک کے دوسرے صوبوں کی نسبت صحت کی سہولتوں میں بھی پیچھے ہے ۔

پلاننگ ڈویژن کی 1975 کی رپورٹ کے ایک مطالعہ سے یہ حقیقت بھی آشکار ہوئی ہے کہ قومی یا کسی بھی صوبائی معیار کے مطابق پنجاب طبی سہولتوں کے معاملے میں بہت پیچھے ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل حقائق سے ظاہر ہے ۔

(الف) پنجاب میں 18,490 انسانوں کیلئے ایک شفاخانہ ہے جبکہ صوبہ سندھ میں 14,880 انسانوں ، صوبہ سرحد میں 13,421 انسانوں اور صوبہ بلوچستان میں 5,050 انسانوں کے لئے ایک شفاخانہ دستیاب ہے ۔

(ب) پنجاب میں 2,236 لوگوں کو ہسپتال کا ایک بستر میسر ہے جبکہ صوبہ سرحد میں 1,702 لوگوں کو ، صوبہ سندھ میں 1,316 لوگوں کو اور صوبہ بلوچستان میں 1,238 لوگوں کو ہسپتال کا ایک بستر دستیاب ہے ۔

(ج) صوبہ پنجاب کے دیہات میں 75 فیصد ڈاکٹروں کی آسامیاں خالی ہیں جب کہ صوبہ سندھ میں 24 فیصد خالی ہیں ۔ اس کے علاوہ پنجاب میں شفاخانوں یا ہسپتالوں کی دیہی اور شہری تقسیم بھی متناسب نہیں ۔

(د) پنجاب میں ہسپتال کے بستروں کی تعداد 20,672 ہے جس میں سے صرف 3,634 دیہی آبادی کیلئے اور 17,138 شہری آبادی کیلئے ہیں ۔

مندرجہ بالا حقائق سے یہ بات عیاں ہے کہ پنجاب کے شعبہ صحت پر حقیقت پسندانہ نظر ڈالنا ہو گی اور کوئی بھی دور رس ترقی بہت جلد ممکن

نہیں جب تک کہ اجتماعی توجہ اور بھرپور کوشش سے کام نہ لیا جائے۔

1970.78 کی مدت میں صرف 9.55 فیصد رقم شعبہ صحت کی سالانہ ترقیاتی منصوبہ بندی کیلئے مختص کی گئی تھی جو کہ اس قدر شدید مشکلات کو دور کرنے کیلئے انتہائی ناکافی تھی۔ مزید برآں ترقیاتی منصوبہ بندی کی زیادہ رقم نئے بنائے گئے میڈیکل کالجوں کی بہتری، شہری آبادی کیلئے بہتر صحت کی سہولتوں، محکمہ انسداد ملیریا، تپ دق اور چیچک کی روک تھام جیسے منصوبوں پر خرچ کی گئی۔

سال 1977.78ء سے دیہی علاقوں میں بہتر سہولتوں کی فراہمی پر زیادہ توجہ دی جا رہی ہے اور سالانہ ترقیاتی منصوبہ کے بجٹ میں سے 42 فیصد رقم دیہی علاقوں کیلئے مخصوص کی گئی ہے۔ محکمہ صحت میں کام کرنے والے عملے کی تربیت کو بہتر بنانے کیلئے بھی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔

نئے میڈیکل کالجوں کی عمارات، ساز و سامان اور میڈیکل کالج سے ملحقہ ہسپتالوں کی بہتری بھی حکومت کے پیش نظر ہے تا کہ تعلیم و تربیت کے معیار کو بلند کیا جاسکے۔

پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو بہتر بنانے کیلئے ہر قسم کے طلبا کی تعلیم و تربیت کیلئے وظائف کا اہتمام بھی کیا گیا ہے تا کہ زیادہ طلباء ان سہولتوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

اب میں آپ کی توجہ پاکستان کے پنجسالہ منصوبہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ حکومت پاکستان نے صحت کے مسائل کے حل کیلئے ایک پنجسالہ منصوبہ کی منظوری دی ہے۔ جس کا آغاز 79-1978ء سے ہو چکا ہے اور جس کے اہم مقاصد یہ ہیں۔

1 ۔ ہر قسم کی جدید طبی سہولت جو کہ اب تک دو سے چار میل کی مسافت میں صرف 50 فیصد آبادی کو میسر ہے تمام آبادی کو فراہم کی جائے۔

2 ۔ شرح اموات جو کہ اس وقت ایک ہزار نفوس کیلئے 14 ہے کم کر کے 10 2 (دس اعشاریہ دو) کر دی جائے۔

3 ۔ شرح اموات برائے اطفال 12 فیصد سے کم کر کے سات فیصد کر دی جائے۔

4 ۔ اوسط عمر مردوں کیلئے 54 سال سے بڑھا کر ساٹھ سال اور عورتوں کیلئے 53 سال سے بڑھا کر 59 سال تک کر دی جائے۔

مندرجہ بالا پنجسالہ منصوبہ کے مقاصد کے حصول کیلئے مندرجہ ذیل طریق کار اختیار کیا جائے گا۔

(الف) ڈاکٹر کے موجودہ محوری کردار کی بجائے تین ٹائر سسٹم یعنی ڈاکٹر ، پیرا میڈیکل اور کمیونٹی کارکن برائے نظام صحت یعنی امدادی کارکن کی خدمات کو اس طرح استعمال کیا جائے کہ معیاری اور کمیتی دونوں اعتبار سے طبی سہولت کا بہترین استعمال ہو سکے ۔ یہ طریق کار جدید طبی سہولتوں کو دیہات تک پہنچانے کیلئے مدد گار ثابت ہوگا۔

(ب) شہری اور دیہاتی طبی سہولتوں کی فراہمی کے سلسلہ میں توازن کو ہمیشہ پیش نظر رکھا جائے گا۔

(ج) انسداد ملیریا ، تپ دق اور چیچک جیسے امراض کیلئے خاص پروگرام کو اس طرح سے محکمہ صحت کی کارکردگی کا حصہ بنایا جائے کہ وہ مقاصد جو خاص پروگرام بناتے وقت پیش نظر تھے ان مقاصد کا حصول بھی بخوبی ہوسکے۔

(د) ''پرہیز علاج سے بہتر ہے'' ، کے مقولے کو اس طرح عملی طور پر اپنایا جائے کہ پیشگی روک تھام کی اہمیت اور اولیت علاج کے مقابلہ میں لوگوں پر عیاں ہو سکے اور اس طرح عوام کی صحت کی ترقی اور بہتری ہو سکے ۔

(ز) طبی کارکن اور امدادی کارکن کی زیادہ تعداد میں فراہمی کو طبی تعلیم کی بہتری اور توسیع کے لیے موزوں طریق پر استعمال کیا جائے ۔

اس موقع پر ماضی کا ذکر بھی بے جا نہ ہوگا ۔ انسداد امراض اور علاج کے سلسلے میں طبی سہولتوں کی فراہمی محکمہ صحت کے دو اہم میدان کارکردگی ہیں جب کہ صاف ستھرے پانی کی فراہمی ، گندے پانی کا نکاس اور کوڑا کرکٹ و فضلہ کی تلفی دیگر محکمہ جات کا کام ہے ۔

بڑے بڑے شہروں میں بلدیاتی نظام کے تحت کام کرنے والے صحت کے شعبہ جات بھی اس کام کی نگرانی کرتے ہیں لیکن جن باتوں کا میں آپ سے ذکر کروں گا یہ وہ ہیں جو کہ محکمہ صحت برائے علاج طبی سہولتیں فراہم کرنے اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی صورت میں کرتا ہے تاکہ عوام کو بیماری سے بچایا جا سکے ۔ ترقیاتی منصوبہ جات ہسپتال ، کالج وغیرہ کی تعمیر اور ساز و سامان کی فراہمی سے متعلق ہیں چونکہ صحت کے شعبہ میں بہتری کے لیے باقاعدہ بجٹ سے پیسہ خرچ کیا جاتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ صحت کے لیے بہتر سہولتوں کا جائزہ لیتے وقت بجٹ کی دونوں مدوں کو پیش نظر رکھا جائے ۔ صحت کے شعبہ میں 1971-72ء سے اب تک ہر سال بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے ۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے ظاہر ہے ۔

شعبہ صحت کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ کے لیے 1971-72ء میں پانچ کروڑ ستاسی لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے جب کہ 1981-82ء

میں اسی مقصد کے لیے 32 کروڑ 18 لاکھ روپے مختص کئے گئے ۔ اسی طرح غیر ترقیاتی بجٹ جو کہ 72-1971ء میں 5 کروڑ 53 لاکھ روپے کا تھا بڑھا کر 82-1981ء میں 41 کروڑ 74 لاکھ روپے کر دیا گیا ہے ۔

شعبہ صحت میں اوسطاً ایک شخص پر خرچ جو کہ 72-1971ء میں صرف تین روپے اور چار پیسے تھا بڑھا کر 82-1981ء میں 14 روپے 73 پیسے کر دیا گیا ۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ اوسطاً پچھلے دس سال میں 5 گنا اضافہ ہوا ہے اس سے یقیناً یہ اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ صوبائی حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ صحت کے مسائل کو جلد از جلد حل کیا جائے یہ بات مندرجہ ذیل حقائق سے ظاہر ہے ۔

ہسپتالوں کے بستروں کی تعداد جو کہ 72-1971ء میں 15,000 تھی بڑھا کر 20,673 کر دی گئی ہے ۔ یہ اضافہ 38 فیصد کے لگ بھگ ہے ۔ ایسے ہی شفا خانوں کی تعداد بھی 1,100 سے بڑھا کر 1,215 کر دی گئی ہے اور یہ اضافہ بھی دس فیصد ہے دیہی طبی مرکزوں کی تعداد بھی اس عرصہ میں 39 سے 139 ہو گئی ہے اور یہ اضافہ 256 فیصد ہے ۔

بنیادی طبی مراکز کی تعمیر کا آغاز 76-1975ء میں ہوا تھا اور جون 1981ء کے آخر تک ان کی تعداد 573 ہوگئی ۔ ڈاکٹروں کی تعداد بھی جو کہ 72 1971ء میں 5,300 تھی 81-1980ء میں 8,744 ہوگئی اس طرح سے یہ اضافہ 65 فیصد ہے نرسوں کی تعداد بھی اس عرصہ میں 2,780 سے بڑھ کر 6,453 ہوگئی اور یہ اضافہ 96 فیصد ہے لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی تعداد میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور اس عرصہ میں یہ تعداد 950 سے بڑھ کر 2,184 ہوگئی ہے اور یہ اضافہ 130 فیصد کے مترادف ہے ہسپتالوں کے بستروں کی نسبت بھی جو کہ 72-1971ء میں 40 بستر ایک لاکھ کی آبادی کے لیے تھی بڑھ کر 81-1980ء میں 43 ہوگئی اسی عرصہ میں ڈاکٹروں کی نسبت بھی 14 فی لاکھ سے بڑھ کر 18 فی لاکھ ہوگئی ہے ۔

ان اعداد و شمار سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ گزشتہ دس سالوں میں طبی سہولتوں میں خاطر خواہ اضافہ ہو چکا ہے خاص طور پر تربیت یافتہ عملہ میں ' لیکن طبی سہولتوں کے اس اضافہ کا فائدہ آبادی کے بے تحاشہ اضافہ کی وجہ سے عوام کے لیے بہتر نتائج پیدا نہ کر سکا ۔

حکومت کے محدود وسائل کی وجہ سے طبی سہولتوں میں وسیع تر اضافہ ممکن نہیں جب تک کہ مخیر حضرات اس معاملہ میں حکومت کا ہاتھ نہ بٹائیں کیونکہ حکومت کے معاشی وسائل پر شعبہ صحت کے علاوہ اور شعبہ جات کا بھی بوجھ ہے ۔

تا حال طبی سہولتوں کی فراہمی کے سلسلہ میں ہماری توجہ زیادہ تر مریضوں کے علاج معالجہ کی طرف رہی ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ بہت سے ترقی پذیر ممالک نے مریضوں کے علاج معالجہ کے ساتھ بیماریوں کی روک تھام اور متعدی امراض کے انسداد پر بھی توجہ دیتے ہوئے متوازن منصوبہ کے ذریعے بہتر نتائج حاصل کئے ہیں ۔ اس قسم کی منصوبہ بندی سے ہمارے ملک میں بھی امید افزا نتائج حاصل ہوئے ہیں ۔

ماضی قریب میں وسیع تر کوششوں کی بدولت ہم چیچک جیسی موذی مرض کا خاتمہ کر چکے ہیں اور آپ دق پر بھی کافی حد تک قابو پایا جا چکا ہے ۔ انسداد ملیریا کے پروگرام کے نتائج بھی بہت حوصلہ افزا ہیں ۔ حال ہی میں چھ متعدی امراض کے خلاف ٹیکہ جات کی مہم بھی بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے ۔ جیسا کہ اس سے پہلے ذکر کیا جا چکا ہے ۔ محکمہ صحت کی کارکردگی کی تقسیم مندرجہ ذیل طریقہ سے کی جا سکتی ہے ۔

(i) متعدی بیماریوں کے انسداد اور روک تھام کے لیے حفاظتی تدابیر کا پروگرام ۔

(ii) علاج معالجہ کی سہولتوں کی فراہمی کا انتظام ۔

(iii) طبی تعلیم و تربیت کے لیے درسگاہوں کا قیام ۔

متعدی امراض کے انسداد اور روک تھام کے حفاظتی تدابیر کے پروگرام کا آغاز میں انسداد ملیریا کے پروگرام سے کرتا ہوں کیوں کہ ماضی میں ملیریا کا مرض ہماری دیہی اور شہری آبادی کے لیے سب سے بڑا مسئلہ تھا جس کی وجہ سے کام کرنے والوں کی استعداد پر بہت برا اثر پڑتا تھا ۔ اس بات کے پیش نظر حکومت نے 1960-61ء میں ایک چودہ سالہ منصوبہ تیار کیا تاکہ ملیریا جیسی موذی مرض کا صحیح معنوں میں سد باب کیا جا سکے ۔ اس منصوبہ میں یہ تجویز کیا گیا کہ افرادی قوت ملک کے اپنے وسائل سے مہیا کی جائے اور جراثیم کش دوائیں اور دیگر ساز و سامان امریکہ کی مدد سے حاصل کیا جائے ۔ اب انسداد ملیریا کے پروگرام کو متعدی امراض کی روک تھام جیسے وسیع تر پروگرام کا حصہ بنا کر محکمہ صحت کی روزمرہ کارکردگی قرار دیا جا چکا ہے ۔ محکمہ صحت کی کاروائیوں کی بدولت اس موذی مرض پر آج سے بیس سال پہلے کی حالت کے مقابلہ میں بہت حد تک قابو پایا جا چکا ہے ۔

ملیریا کی طرح تپ دق بھی ہمارے ملک کے لیے صحت کا بہت بڑا مسئلہ ہے ۔ اس مرض میں مبتلا ہونے والے افراد شہری اور دیہی دونوں طبقات سے تعلق رکھتے ہیں ۔ تپ دق کی روک تھام کے لیے ٹیکہ جات کی مہم جو 1971ء میں شروع کی گئی تھی آج بھی وسیع تر پروگرام کا ایک حصہ ہے ۔ آج بھی ہمارے ملک میں ۶۵ 6 فیصد لوگ اس مرض کا شکار ہوتے ہیں ۔ جس کے لیے روک تھام کی حفاظتی تدابیر کے علاوہ علاج معالجہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے ۔ اس مقصد کے لیے محکمہ صحت نے ضلعی ہسپتالوں میں 36 بستروں کا ایک ایک وارڈ سیالکوٹ ۔ گجرات ۔ ساہیوال ۔ جھنگ ۔ رحیم یار خان ۔ اٹک ۔ ڈیرہ غازی خان ۔ بہاول پور اور گوجرانوالہ میں قائم کیا ۔ اس کے علاوہ شیخوپورہ اور سرگودھا میں ایک ایک ہسپتال بھی برائے مریضان تپ دق قائم کیا ۔ اس طرح 1970-71 میں ٹی ۔ بی کے مریضوں کے لیے 1,500 بستر ایک ہسپتال کے لیے تھے جو کہ 1980-81 میں بڑھ کر

1,870 ہو گئے ۔ تپ دق کے لیے نہ صرف علاج معالجہ کی سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں بلکہ یہ خیال بھی بڑی حد تک لوگوں کے ذہن سے دور ہوگیا ہے کہ یہ مرض لا علاج نہیں ہے ۔ امید ہے کہ تپ دق کے خلاف ٹیکہ جات کی مہم کی بدولت 1990 تک تمام بچوں کو حفاظتی ٹیکہ جات لگائے جا سکیں گے ۔

یہ انتہائی خوشی کی بات ہے کہ ترقی یافتہ ممالک کی طرح پاکستان بھی چیچک جیسے مہلک مرض پر پوری طرح قابو پا چکا ہے ۔ بچوں میں اموات کی وجہ زیادہ تر چھ متعدی امراض ہیں ۔ خسرہ ۔ پولیو ۔ کالی کھانسی ۔ خناق تشنج اور تپ دق ۔ یہ امراض اپنے اثرات زندگی بھر کے لیے چھوڑ دیتے ہیں مثلاً بینائی کا زائل ہو جانا ۔ ذہنی و دماغی امراض ۔ عمل تنفس کی کمزوری اور خرابی ۔ فالج کے اثرات وغیرہ ۔ محکمہ صحت نے ایک وسیع تر پروگرام برائے ٹیکہ جات شروع کیا ہے جس کی بدولت مندرجہ بالا امراض کے خلاف روک تھام کی جاتی ہے ۔

اس پروگرام کے مطابق ٹیکہ جات کے لیے دوائی اور ساز و سامان تو وفاقی حکومت اپنے وسائل سے مہیا کرتی ہے جب کہ افرادی قوت کا بوجھ صوبائی حکومت برداشت کرتی ہے ۔ اس پروگرام کے تحت کل حفاظتی ٹیکہ جات کے اعداد و شمار سال 1981 تک مندرجہ ذیل ہیں ۔

بی سی جی	11ء68 لاکھ	ٹیکہ جات
ڈی پی ٹی	8ء67 لاکھ	،،
پولیو	13ء90 لاکھ	،،
ڈی ٹی	3ء89 لاکھ	،،
ٹی ٹی	4ء81 لاکھ	،،
خسرہ	0ء47 لاکھ	،،

وسیع تر پروگرام برائے ٹیکہ جات کے لیے کل مراکز کی تعداد تمام پنجاب میں اب تک 210 ہے اور امید ہے کہ مزید 124 نئے مراکز 1982 تک قائم کر دیئے جائیں گے ۔ اس اثناء میں ٹیکہ جات لگانے کے لیے 855 افراد کو تربیت دی جا چکی ہے اور 90 افراد ان کاموں کی نگرانی کے لیے تیار کئے گئے ہیں ۔ امید ہے کہ 1982 کے آخر تک 10 ڈاکٹر اور 763 دیگر افراد کو مزید تربیت دی جائے گی ۔

متعدی امراض کے انسداد اور روک تھام کے لیے صرف حفاظتی تدابیر کے پروگرام کا ذکر کرنا نامکمل ہوگا اگر ہم کالج آف کمیونٹی آف میڈیسن کی کارکردگی کا جائزہ نہ لیں ۔ یہ تمام ملک میں اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جس کی بدولت زچہ و بچہ کی صحت ۔ پبلک ہیلتھ انجنئرنگ ، متعدی امراض کے پھیلاؤ کے متعلق علم اور صحت کے بارے میں ہر قسم کے اعداد و شمار جیسے اہم مضامین کی تعلیم و تربیت دی جاتی ہے ۔ اس میں متعدی امراض کے انسداد اور روک تھام کے لیے حفاظتی تدابیر کے متعلق ریسرچ اور سروے وغیرہ کا اہتمام بھی کیا گیا ہے اور مندرجہ ذیل کورسز کی تعلیم بھی دی جاتی ہے ۔

ڈاکٹروں کے لیے :-

1 ۔ ایف سی پی ایس	2 سال
2 ۔ ایم فل	2 سال
3 ۔ ڈی پی ایچ	1 سال
4 ۔ ڈی ایم سی ایچ	1 سال
5 ۔ ایم سی پی ایس	6 ماہ کا کورس

اور پیرا میڈیکل سٹاف کے لیے ۔

1 ۔ سینٹری انسپکٹر	1 سال
2 ۔ لیبارٹری ٹیکنیشن	ڈیڑھ سال

3 - لیبارٹری اسسٹنٹ - ڈسپنسر - ڈایاٹیشن 1 سال

4 - اور ڈینٹل ہائی جینسٹ 2 سال

اس کے علاوہ لیڈی ہیلتھ وزیٹرز - رورل ہیلتھ انسپکٹرز - سینٹری انسپکٹرز اور لیبارٹری اسسٹنٹس کے لیے ریفریشر کورسز بھی چلائے جاتے ہیں -

علاج معالجہ کی سہولتوں کی فراہمی کے انتظام کے سلسلہ میں 1971-72 میں 17 کروڑ 43 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے جو کہ 1981-82 کے لیے بڑھا کر 22 کروڑ 94 لاکھ کر دیئے گئے ہیں -

دیہات میں علاج معالجہ کی سہولتیں بہت کم ہیں اور اگرچہ اس کا سد باب کرنے کے لیے محکمہ صحت نے 1960 میں دیہی طبی مراکز کی اسکیم کا اجرا کیا تھا - تاہم ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے اس پروگرام میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی اور یہ محسوس کیا گیا کہ تمام تر انحصار ڈاکٹروں پر انحصار کرنے کی بجائے اس پروگرام کو کامیابی سے چلانے کے لیے طبی کارکنان اور امدادی کارکنان بھی ہونا ضروری ہیں - اس لیے نئے منصوبہ کے تحت ڈاکٹروں کے علاوہ طبی کارکن اور امدادی کارکن کی کارکردگی کو بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ جدید طبی سہولتوں اور دیہی آبادی کے درمیان ایک بیلنس قائم کیا جا سکے - دیہات کی سطح پر علاج معالجہ کی سہولت کا سب سے چھوٹا ادارہ بنیادی مرکز صحت ہے جو 10,000 کی آبادی کی صحت کی دیکھ بھال کا ذمہ دار ہوگا -

اس قسم کے تمام تر مراکز کی تعداد پنج سالہ منصوبہ کے پہلے تین سال کے خاتمہ یعنی 30 جون 1981ء تک 576 ہو گئی ہے - یہاں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ اس منصوبہ کی خاطر خواہ کامیابی کے سلسلہ میں سب سے بڑی رکاوٹ مناسب زمین کا نہ ملنا - پختہ سڑکوں کا نہ ہونا اور عمارات کی تعمیر کے لیے ٹھیکیداروں کی کمی ہے - اس لیے حکومت پنجاب نے اس

بات کی اجازت دے دی ہے کہ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے اگر زمین خریدنے کے لیے زائد قیمت بھی ادا کرنی پڑے تو اس سے گریز نہ کیا جائے۔

اب میں 1980-81 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس میں پنج سالہ منصوبہ کے مقاصد کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس منصوبہ کے لیے تقریباً 33 کروڑ روپے رکھے رکھے گئے ہیں۔

1980-81 کے منصوبہ کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ دیہی علاقوں میں طبی سہولتوں کو مناسب طریقے سے پھیلایا جائے۔ طبی تعلیم کے معیار کو بہتر بنایا جائے۔ ضلعی و تحصیل کے ہسپتالوں کی کارکردگی کا دائرہ اور زیادہ وسیع کر دیا جائے اور زیادہ سے زیادہ پرانی اسکیموں کو مکمل کیا جائے تاکہ لوگ جلد از جلد ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے 81 1980 تقریباً 191 اسکیموں پر مشتمل تھا۔ جون 1981 تک 838 بنیادی مراکز صحت کی منظوری دی گئی تھی۔ جس میں سے 573 مکمل ہو گئے ہیں۔ اور 96 میں کام تقریباً ختم ہونے والا ہے۔ ایسے ہی 23 دیہی مراکز صحت بھی 1981 میں مکمل ہو چکے ہیں جبکہ کل منظور شدہ دیہی صحتی مراکز کی تعداد 44 تھی۔ تحصیل ہسپتال پنڈی گھیب اور حضرو تقریباً مکمل ہو گئے ہیں اور اس طرح 120 ہسپتالوں میں بستروں کا اضافہ ہوگا۔ تحصیل ہسپتال لودھراں۔ چشتیاں اور چنیوٹ میں کام شروع ہو چکا ہے اور اس کے علاوہ اس سال 9 اور تحصیل ہسپتالوں میں بھی کام جاری رہا۔ اس سال علامہ اقبال میموریل ہسپتال میں مرمت اور بہتری کا کام بھی مکمل کیا گیا۔ ایسے ہی ضلعی ہسپتال گوجرانوالہ میں بہتری کا کام شروع کیا گیا اور ضلعی ہسپتال قصور اور وہاڑی میں کام جاری رہا۔

نرسز اور مڈ وائفری کی ٹریننگ اسکول برائے رحیم یار خان ، سیالکوٹ اور سروسز ہسپتال لاہور میں کام شروع کیا گیا لیکن نرسنگ اسکول جہلم میں کام شروع نہ کیا جا سکا ۔

سال 1980-81 سے ڈسٹرکٹ ہسپتال فیصل آباد اور بہاول پور میں Interncs Hostels بنائے جا رہے ہیں اور میو ہسپتال Cardiac Ward کو ایئر کنڈیشنڈ کرنے کا کام بھی شروع ہو چکا ہے ۔ ایسے ہی گنگا رام ہسپتال میں Radiology Deptt کے لیے سامان بھی خرید کیا گیا ہے ۔

بہت سی چھوٹی چھوٹی اسکیمیں مختلف ہسپتالوں میں مکمل کی گئیں ۔ چلڈرن وارڈ میو ہسپتال میں تعمیر کا کام شروع کیا گیا اور لاہور کے جنرل ہسپتال میں بھی توسیع کا کام کیا گیا ۔ میو ہسپتال میں نیوکلیئر میڈیکل سنٹر کا کام جاری رہا ۔ سرگنگا رام ہسپتال میں کم تنخواہ پانے والے ملازمین کے لیے مکانوں کی تعمیر کی گئی ۔ ہولی فیملی ہسپتال اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال راولپنڈی میں بھی کام جاری رہا ۔

سروسز ہسپتال لاہور اور نشتر ہسپتال ملتان کی بہتری کے لیے بھی سامان خریدا گیا ۔

بہتر طبی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں 1980-81 کی کارکردگی مندرجہ ذیل ہے ۔

بہاول پور اور فیصل آباد کے نئے میڈیکل کالج کی تعمیر ۔ علامہ اقبال اور کے ای ایم سی کے ہوسٹلوں کی تعمیر اور فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے اسٹاف کے لیے مکانوں کی تعمیر جاری ہے ۔ اسی طرح نشتر میڈیکل کالج کے پانچویں ہوسٹل کی تعمیر اس مدت میں مکمل کر دی گئی ہے ۔

کالج آف کمیونٹی آف میڈیسن لاہور ۔ پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل کالج ۔ لاہور ۔ علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور ۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور ۔

فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور اور نشتر میڈیکل کالج ملتان کے لیے ساز و سامان خریدا گیا ۔ سمعی بصری سامان برائے طبی تعلیم مختلف میڈیکل کالجوں کے لیے بھی خریدا گیا ۔ قائد اعظم میڈیکل کالج بہاول پور 1971-72 میں شروع ہوا اور 1980-81 میں اس کے ہوسٹل بلاک اور اسٹاف کے لیے مکانات تعمیر ہو گئے ہیں ۔ فیصل آباد راولپنڈی میڈیکل کالج 1973-74 میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے احاطہ میں شروع کئے گئے ۔

راولپنڈی میڈیکل کالج 1974-75 میں اپنی موجودہ عمارت میں منتقل ہو گیا تھا ۔ پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کا بلاک اور دو ہوسٹل تعمیر ہو گئے ہیں ۔

علامہ اقبال میڈیکل کالج ۔ کالج آف کمیونٹی آف میڈیسن کے احاطہ میں کام کر رہا ہے لیکن اس کی اپنی عمارت فیصل ٹاؤن میں تعمیر کی جائے گی ۔ اس کالج کے دو ہوسٹل زیر تعمیر ہیں ۔ تعلیمی و تربیتی معیار نئے میڈیکل کالجوں کی عمارات اور ہوسٹلوں کی عمارات کے مکمل ہونے پر یقیناً بہتر ہو جائیں گے ۔

ایم بی بی ایس کلاس نرسز کلاس ۔ ایل ایچ وی مڈ وائف اور دائیوں کی تعلیم و تربیت کے دوران طالبات و طلبات کی وظائف سے مدد بھی کی جاتی ہے ۔ 1971-72 میں اس مد میں خرچ کی جانے والی رقم 12 لاکھ روپے اور 1980-81 میں ایک کروڑ روپے تھی ۔

اس دوران شعبہ طب میں بھی خاصی پیش رفت ہوئی ہے ۔ صدر پاکستان نے کل پاکستان طبی کانفرنس میں جو کہ 21-12-78 کو اسلام آباد میں منعقد ہوئی ۔ طب کی ترقی کے لیے احکام صادر فرمائے اور تمام صوبائی حکومتوں کو ان پر عمل درآمد کرنے کی ہدایت کی ۔ مثلاً دیہی علاقوں میں ہسپتال اور شفاخانے کھولے جائیں ۔ قابل اور موزوں اطبا کی خدمات ان کے تجربے اور تعلیم کی بنیاد پر سرکاری صحت کے مراکز میں تین چار

ماہ کی تربیت کے بعد استفادہ کیا جائے۔ ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس وقت پچاس ادارے بلدیاتی اداروں کی زیر نگرانی چل رہے ہیں۔ اس وقت پنجاب میں سات منظور شدہ طبی کالج بھی ہیں۔ جن کی فہرست حسب ذیل ہے :۔

1 ۔ گورنمنٹ طبیہ کالج بہاولپور
2 ۔ طبیہ کالج لاہور
3 ۔ جامعہ طبیہ کالج فیصل آباد
4 ۔ یونانی میڈیکل کالج فیصل آباد
5 ۔ یونانی میڈیکل کالج خوشاب
6 ۔ اجمل طبیہ کالج راولپنڈی
7 ۔ اسلامیہ طبیہ کالج ملتان

ان کالجوں سے تقریباً 300 اطبا کامیاب ہوتے ہیں اور انہیں فاضل طب و جراحت کا ڈپلوما دیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ طبیہ کالج بہاول پور حکومت کی زیر نگرانی چل رہا ہے۔ طبیہ کالج لاہور کی سالانہ گرانٹ اس مالی سال سے 15،000 روپیہ سے بڑھا کر 20،000 روپیہ کر دی گئی ہے۔ اس وقت حکومت طب پر 2,07,640 روپے خرچ کر رہی ہے۔ صدر پاکستان نے مختلف اجلاس اور اخباری بیانات میں طب کے علاوہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج کو اپنانے کی ہدایت کی ہے۔ نئی طبی پالیسی کے موصول ہونے ہی ان احکامات پر عمل کیا جائے گا۔

سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے 82-1981ء بناتے وقت پانچویں پنجسالہ منصوبے کے ڈھانچے کو پیش نظر رکھا گیا ہے اور اس کے لیے طریق کار بھی 81-1980ء والے ہی اپنائے گئے ہیں۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے 82-1981ء کے سالانہ ترقیاتی منصوبے میں زیادہ تر توجہ دیہات میں بہتر صحت کے لیے پروگرام بردی گئی ہے اور اس

مقصد کے لیے 13 کروڑ 59 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ جب کہ کل رقم شعبہ صحت کے لیے 32 کروڑ 18 لاکھ روپے ہے۔ دوسری اہم چیز جس پر زیادہ توجہ دی گئی ہے وہ تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم کو بلند کرنا ہے۔

یہ بات بھی پیش نظر رکھی گئی ہے کہ پہلے سے جاری شدہ اسکیموں کو مکمل کرنے کی کوشش کی جائے اور صرف بہت زیادہ اہم نئی اسکیموں کے لیے منصوبہ بندی جائے۔ اسی لیے پہلے سے جاری شدہ اسکیموں کے لیے 70 فیصد اور نئی اسکیموں کے لیے 30 فیصد رقم مختص کی گئی ہے۔ کل 181 اسکیموں میں صرف 73 نئی اسکیمیں ہیں جب کہ جاری اسکیموں کی تعداد 108 ہے۔

دیہی صحت کے پروگرام کے لیے 82-1981ء کے بجٹ میں 13 کروڑ 59 لاکھ روپے جو کہ صحت کے کل بجٹ کا 42 فیصد ہے مختص کیا گیا ہے۔

اس رقم سے 264 بنیادی صحت کے مراکز مکمل کیے جائیں گے اور 280 نئے بنیادی صحت کے مراکز میں کام اس سال شروع ہو جائے گا۔ اسی طرح 21 دیہی مراکز صحت میں کام مکمل کیا جائے گا اور 23 نئے دیہی مراکز صحت میں کام شروع کیا جائے گا۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کے لیے بجٹ میں ایک کروڑ 95 روپے لاکھ کی رقم مختص کی گئی ہے جو کہ صحت کے کل بجٹ کا 90 ء 6 فیصد ہے۔ اس رقم سے کامونکی، ننکانہ صاحب، گوجر خان، چنیوٹ اور پنڈ دادن خان کے تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں کام مکمل کیا جائے گا۔ اور فتح جنگ، شور کوٹ اوکاڑہ، لودھران اور چشتیاں میں کام جاری رکھا جائے گا۔ اسی طرح تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال پسرور، حافظ آباد، حسن ابدال، میلسی، میاں چنوں، خان پور اور صادق آباد کی چھوٹی چھوٹی اسکیمیں 82-1981ء میں مکمل ہو جائیں گی۔

ضلعی ہسپتالوں کے لیے 1981-82ء کے بجٹ میں ایک کروڑ 86 لاکھ روپیہ جو کہ کل بجٹ کا 6 فیصد ہے مخصوص کیا گیا ہے ۔ اس رقم سے تصور اور وہاڑی کے ہسپتال مکمل کیے جائیں گے اور نرسنگ ٹریننگ اسکول رحیم یار خان ، اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ اور گوجرانوالہ ہسپتال کی توسیع کا پروگرام مکمل کیا جائے گا ۔ جہلم ہسپتال میں نرسنگ ٹریننگ اسکول کا کام شروع کیا جائے ملتان ہسپتال کی مرمت کی جائے گی اور رحیم یار خان اور بہاول نگر کے ہسپتالوں میں بھٹری کا کام شروع کیا جائے گا ۔ ساہیوال میں حاجی عبدالقیوم ہسپتال کے آرتھو پیڈک بلاک کی تعمیر شروع ہوگی ۔ ایسے ہی ڈیرہ غازی خان کے ہسپتال میں چار دیواری کا کام شروع کیا جائے گا ۔ کئی ہسپتالوں میں نئی اسکیم کے تحت internees ہوسٹل بھی تعمیر کیے جائیں گے ۔

میڈیکل کالج سے ملحقہ ہسپتالوں کے لیے 1981-82ء کے بجٹ میں 5 کروڑ 53 لاکھ روپے جو کہ کل بجٹ کا 17 فیصد ہے ، مختص کیے گئے ہیں ۔ اس رقم سے میو ہسپتال کے آئی وارڈ اور چلڈرن بلاک مکمل کیے جائیں گے ۔ لاہور جنرل ہسپتال میں نیرو سرجری ڈیپارٹمنٹ ، مسجد کیفے ٹیریا اور نرسز ہوم کی تعمیر کی جائے گی ۔ سروسز ہسپتال میں نرسنگ ٹریننگ اسکول اور ٹیوب ویل کی اسکیمیں مکمل ہونگی اور نشتر ہسپتال ملتان میں پرائیویٹ فیملی وارڈ اور سرکاری ملازمین کے مکان بھی تعمیر کیے جائیں گے ۔ باقی اسکیموں پر کام جاری رہے گا ۔ لاہور کے Cardiac سنٹر کے لیے زمین خرید کی جائے گی اور نشتر ہسپتال میں بہت سی چھوٹی اسکیموں کے علاوہ نرسنگ ہوم کے ٹریننگ اسکول اور میو ہسپتال کے ایکسرے ڈیپارٹمنٹ کے لیے سامان کی خرید اور مینٹل ہسپتال کی مرمت اور چار دیواری بھی بنائی جائے گی ۔

طبی تعلیم کے لیے 1981-82ء کے بجٹ میں چھ کروڑ 77 لاکھ روپے کی رقم جو کہ کل بجٹ کا 21 فیصد ہے ، مختص کی گئی ہے ۔ اس رقم سے علامہ

اقبال میڈیکل کالج کے اناٹومی ڈیپارٹمنٹ اور ہوسٹلوں کی تعمیر ہوگی ۔ نشتر میڈیکل کالج کے پانچویں ہوسٹل کی تعمیر ہوگی اور فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے عملے کے لیے مکانات تعمیر کیے جائیں گے ۔ بہاول پور اور فیصل آباد میں میڈیکل کالج میں تعمیر کا سلسلہ جاری رہے گا اور میڈیکل کالجوں کی بہتری کے لیے کام کیا جائے گا ۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں 220 طالب علموں کے لیے ہوسٹل تعمیر کیا جائے گا اور قائد اعظم میڈیکل کالج کی عباس منزل میں توسیع کی جائے گی ۔ کے ای ۔ ایم ۔ سی کے لیے 82-1981ء میں ماسٹر پلان تیار کیا جائے گا ۔

متفرق اخراجات کے لیے بجٹ 82-1981 میں 11 کروڑ 37 لاکھ روپے کی رقم جو کہ بجٹ کا 4 فیصد ہے مختص کی گئی ہے ۔ اس رقم سے میڈیکل اسٹور ڈپو کے لیے نئی عمارت اور ضلعی و تحصیل ہسپتالوں کے لیے ایمبولنس گاڑیاں خرید کی جائیں گی ۔ وہاڑی کے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کے مکان کی تعمیر اور وحدت کالونی ڈسپنسری کی بہتری کی اسکیم بھی اس میں شامل ہے ۔ اس کے علاوہ مری کے گرین ولا اور پیرا میڈیکل کی تربیت کے لیے اسکیمیں بھی اس میں شامل ہیں ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ صوبہ پنجاب صحت کے بہت سے مسائل سے دو چار ہے ۔ مثلاً بیماریوں اور اموات کی شرح بہت زیادہ ہے ۔ پانی کی فراہمی ناقص ہے اور علاج معالجہ کے لیے سہولتیں بھی اچھی نہیں ۔ صحت برقرار رکھنے کے لیے لوگوں کی ذاتی عادات بھی قابل توجہ ہیں ۔

پاکستان کے عالم وجود میں آنے سے اب تک حکومت نے ہرچند کوششیں کی ہے کہ حالات کو بہتر بنایا جائے ۔ ہسپتالوں کے بستروں کی تعداد بڑھائی جائے ۔ دیہات میں طبی سہولتیں مہیا کی جائیں ۔ ڈاکٹروں اور دیگر تمام قسم کے عملے کی تعداد بڑھائی جائے ۔ لیکن تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی نے محکمہ صحت کی کارکردگی کو عیاں نہیں ہونے دیا ۔ ہمیں اعتراف

ہے کہ ہماری تمام تر کوششیں مسائل کے حل کرنے کے لیے ناکافی ثابت ہوئی ہیں ۔ علاج معالجہ کی سہولتیں اور عوام کی حالت بہتر بنانا حکومت کا سب سے بڑا ذمہ ہے ۔ جس کے لیے ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے ۔ امید ہے کہ انشاء اللہ ، آنے والے سالوں میں اس سے بھی زیادہ توجہ دی جائے گی اور صوبے میں صحت کے لیے بہتر سے بہتر سہولتیں مہیا کی جائیں گی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام چیئرمین : رپورٹ آپ کے سامنے پیش ہو چکی ہے ۔ اس پر بحث کے لیے ایک گھنٹے کا وقت ہے ۔ اس کے فوراً بعد نماز کا وقفہ ہو جائے گا ۔ پھر ٹھیک پونے تین بجے ہمیں یہاں اکٹھے ہونا ہے ۔ یہ پہلے سے اعلان کردیا گیا ہے ۔ اس کی پابندی کیجیے ۔ پہلے مغل صاحب بحث کریں گے ۔ اس کے بعد دائیں اور بائیں جانب سے باری باری اراکین تقاریر کریں گے ۔

محکمہ صحت کی کارکردگی پر عام بحث

لیفٹننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل (وائس چیئرمین ، ضلع کونسل راولپنڈی) : عالی جاہ ! میں اس ایوان کی توجہ ایک نہایت ہی سنگین مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ یہ اتنا سنگین مسئلہ ہے کہ اگر اس کا ازالہ نہ کیا گیا تو اس کے انتہائی منفی نتائج برآمد ہوں گے ۔ اس ایوان کو یاد ہوگا کہ میں نے اپریل کے اجلاس میں یہاں میڈیکل کالجوں میں نشستوں کا مسئلہ اٹھایا تھا اور میں نے یہ عرض کیا تھا کہ اس قوم کے فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے والے بچوں کو میڈیکل کالجوں میں داخلہ حاصل کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کیے جائیں ۔ اس ایوان نے میری بھرپور تائید کی تھی ۔ چاہیے تو یہ تھا کہ میری عرض داشت پر غور کیا جاتا ۔ لیکن ہوا کیا ؟ اگلے دن میں نے ''پاکستان ٹائمز'' میں پڑھا کہ ہماری وزارت صحت نے وفاق

حکومت کو سفارش کی ہے کہ میڈیکل کالجوں میں 20 فیصد نشستیں کم کر دی جائیں ۔ اس موقع کے لیے کسی نے کہا ہے :

اے میری انّی کے سننے والے
مانگا تھا نیچے دیا ہے اوپر

عالی جاہ ! یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ جسے ہم آسانی سے نظر انداز کر دیں ۔ اگر آپ نے اس کا ازالہ نہ کیا تو اس سے فتنہ جنم لے گا ۔ جس کسی نے بھی یہ قدم اٹھایا ہے ، سراسر اٹھایا ہے ۔ میں نے پہلے ہی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو ایک قرارداد لکھ کر بھیج دی ہے ۔ آپ وہ قرارداد اس ایوان کے سامنے پیش کریں اور اس پر ووٹنگ کرا لیں ۔ میں آپ کی اور جناب گورنر پنجاب کی وساطت سے جناب صدر پاکستان کی خدمت میں درخواست کرونگا کہ وہ دیگر صوبائی کونسلوں سے بھی سفارش لے کر اس مسئلے پر حتمی فیصلہ دیں ۔ تاوقتیکہ یہ کارروائی نہیں ہو جاتی ، اس مسئلے پر جو فیصلہ ہے ، آپ اس کو معرض التوا میں ڈال دیں ۔ دوسری بات میں مختصراً یہ عرض کرونگا کہ جاتلی تحصیل گوجر خان میں بیسک ہیلتھ یونٹ کی منظوری 13 اگست 1981ء کو تین سالوں کی طویل جد و جہد کے بعد ہوئی ۔ لیکن منظوری ہو جانے کے بعد جو کہ تحریری ہے ، آج تک اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو سکا ۔ کبھی یہ وزارت صحت میں جاتی ہے ، کبھی پی اینڈ ڈی میں جاتی ہے ۔ عوام مجھ سے بار بار پوچھتے ہیں کہ کیا ہوا ؟ جب ایک دفعہ فیصلہ ہوگیا ہے تو پھر اس پر عمل درآمد کیوں نہیں کیا جاتا ۔ فیصلہ یہ تھا کہ 82-1981ء میں یہ بیسک ہیلتھ یونٹ خصوصی طور پر بنایا جائے گا ۔ تو میری آپ سے التجا ہے کہ اس میں میری عزت رکھیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : سیکرٹری ہیلتھ نوٹ فرما لیں ۔

اناؤنسر : فاضل اراکین سے گزارش ہے کہ اپنے حلقہ نیابت کے ساتھ اپنا نام بھی بتا دیا کریں ۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل (وائس چیئرمین ضلع کونسل ، راولپنڈی) : میرا تیسرا پوائنٹ ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : ذرا وقت کی پابندی کا خیال رکھیں ۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل : رورل ہیلتھ سنٹر دولتالہ کے لیے ایکسرے پلانٹ چاہیے ۔ راولپنڈی میں یہ سب سے پرانا اور سب سے پاپولر ہیلتھ سنٹر ہے ۔ سابقہ فوجیوں نے گورنر صاحب سے بھی 20 ستمبر کو اس بارے میں اپیل کی تھی ۔ شکریہ ۔

سردار محمد عارف خان (وائس چیئرمین ضلع کونسل قصور) : جناب چیئرمین وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ انسدادملیریا کے لیے کافی کوشش کی ہے اور ملیریا پر انھوں نے کافی حد تک کنٹرول بھی کر لیا ہے کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ یہاں یہ ایک نیا بخار شروع ہوا ہے ۔

ڈاکٹر (کیپٹن) محمد اشرف ارائیں (میئر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ) : جناب والا ! عوام کو علاج معالجہ بہم پہنچانا ایک فلاحی ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے اور یہ موضوع قومی اہمیت کا حامل ہے ۔ اس پر ایک دو منٹ میں بحث کرنا ناممکن ہے اور خصوصاً ان حضرات کے لیے جو اس پیشہ سے منسلک ہیں ۔ یہ خوش آئند بات ہے کہ حکومت پنجاب نے صحت کے شعبہ کے لیے 73 کروڑ روپے مختص کئے ہیں اور اس کو کافی محکموں پر فوقیت دی جا رہی ہے ۔ جناب والا ! ہمیں اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ غریب عوام اب بھی شاکی ہیں اور ان سہولیات سے مطمئن نہیں ہیں ۔ اس معزز ایوان اور محکمہ صحت کو اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا کہیں منصوبہ بندی میں تو خرابی نہیں ہے ۔ وسائل کی کمی تو ہر جگہ ہمارے راستے میں رکاوٹ رہتی ہے ۔ مجھے اس بات کا بھی اعتراف ہے عوام کو بہتر علاج معالجے کے سلسلے میں ہمارے ہم پیشہ بھائیوں کی بھی کوتاہی ہے ہم نے اس پیشے کے تقدس کو فراموش کر دیا ہے ۔ اس کے علاوہ ایک بنیادی

چیز دوائیوں کی فراہمی ہے ۔

جناب والا ! میں یہ بات انتہائی افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ ادویات کے لیے ہسپتالوں میں بجٹ مختص کیا جاتا ہے ان ہسپتالوں میں جتنے مریض داخل ہوتے ہیں اور ان ادویات سے علاج معالجے کی سہولیات اٹھاتے ہیں ۔ ان میں کوئی نسبت نہیں ہے ۔ میں اپنی بات کی وضاحت ایک مثال سے کرونگا کہ سیالکوٹ کا ڈسٹرکٹ ہسپتال جو صوبے کے چند اہم ترین ہسپتالوں میں سے ایک ہے اس میں چار لاکھ آؤٹ ڈور مریض علاج کی سہولت اٹھاتے ہیں ۔ اسی طرح 10 ہزار مریض داخلے کی سہولت سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور ادویات کے لیے صرف 12 لاکھ 20 ہزار روپے کا بجٹ مختص ہے اگر اس کا تناسب نکالیں تو فی مریض اڑھائی روپے سالانہ خرچہ آئے گا ۔ آپ اس حقیقت سے بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ کس طرح اس بجٹ سے غریب عوام کو علاج معالجے کی سہولیات بہم پہنچائی جا سکتی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ادویات کی فراہمی میں وسائل اور بجٹ کی کمی کے ساتھ ساتھ منصوبہ بندی کی بھی خامی ہے ۔ میں ایوان کی اطلاع کے لیے یہ عرض کرونگا کہ ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کا طریقہ کار بہت پیچیدہ اور فرسودہ ہے ۔ میڈیکل اسٹور ڈپو کا سالانہ بجٹ اس کی ضروریات سے کم ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے جو انڈنٹ ہسپتالوں سے میڈیکل اسٹور ڈپو کو جاتے ہیں ان میں سے 60/50 فیصد کے اوپر این ۔ اے (not avilable) کا لیبل لگ جاتا ہے ۔ میری اطلاع کے مطابق اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ بعض ہسپتالوں میں بینڈیج کاٹن (Bandage & Cotton) جو علاج معالجے کے لیے بنیادی چیز ہے اس کی بھی کمی ہے اور بعض جگہوں پر یہ بالکل دستیاب نہیں ہے ۔ میں یہ بات ایوان کی اطلاع کے اس لیے عرض کر رہا ہوں کہ یہ تشویشناک صورت حال ہے اس لیے محکمہ صحت کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے اور ادویات کی خرید کا طریقہ کار جو فرسودہ اور پیچیدہ ہے اس کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے ۔ میڈیکل اسٹور ڈپو محکمہ انڈسٹریز کے ذریعہ سے ادویات خریدتا ہے اور جو ادویات خرید کی جاتی ہیں ۔ میرے اندازے کے مطابق غیر معروف کمپنیوں کی ہوتی ہیں اور سستی ہونے کی وجہ

سے غیر معیاری ہوتی ہیں ۔ جن کی افادیت میری نظر میں معیار کے مطابق نہیں ہوتی ۔ ایم ۔ ایس ۔ ڈی جو ادویات خریدتا ہے اگر وہی ادویات ان ذمہ دار حضرات کو دی جائیں کہ وہ بھی اپنے بچوں پر استعمال کریں ۔ تو وہ نہیں کریں گے ۔ غیر معیاری (sub standard) ادویات خرید کی جاتی ہیں ۔ اس کے علاوہ میں عرض کرونگا کہ ہسپتالوں کا ادویات کا بجٹ 20-25 فیصد ایم ایس ڈی کے کیرجز پر خرچ ہو جاتا ہے اس کی بہتری کے لیے ایک تجویز رکھنا چاہوں گا کہ صوبائی سطح پر پروفیسرز کا ایک بورڈ تشکیل دیا جائے ۔ جو سب ہسپتالوں کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مطلوبہ ادویات کی ایک فہرست تیار کرے ۔ صوبائی محکمہ صحت ان ادویات کی قیمت معروف فرموں سے بذریعہ کوٹیشن حاصل کرے اور تمام ضلعی ہسپتالوں اور دیگر ہسپتالوں کو پابند کر دیا جائے کہ وہی ادویات انہیں فرموں سے خرید کریں اس کے لیے صوبہ کی سطح سے ڈسٹرکٹ کی سطح تک پرچیز کمیٹیاں تشکیل دی جا سکتی ہیں اور اس میں عوامی نمائندوں کو بھی شامل کرنے سے ادویات کی حصولی میں بڑی بہتری ہوگی ۔ ادویات کے چوری کے سد باب کے لیے میں عرض کرونگا کہ جس کمپنی کی کوٹیشن کم سے کم ہو اس کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ جس مارکے کی دوائی ہسپتالوں کو سپلائی کی گئی ہو اس کی فروخت بازار میں نہ کر سکے جو ممنوع قرار دے دی جائے اس کا رنگ تبدیل کر دیا جائے ۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ ادویات کی چوری کے سلسلے میں کسی حد تک سد باب ہو سکتا ہے ہسپتالوں کے بجٹ کو بہتر بنانے کے لیے اگر حکومت کے وسائل اجازت نہ دیں تو میں اس کے لیے تجویز کرونگا ۔ کہ پرچی کی فیس جو آج سے کئی سال پرانی ہے 25 پیسے سے بڑھا کر ایک روپیہ کر دی جائے اور اس کے ساتھ داخلے کی فیس جو اس وقت ایک روپیہ ہے اس کو بڑھا کر دس روپے کر دی جائے اور یہ رقم انہیں ہسپتالوں پر خرچ کی جائے ۔ میری نظر میں اس طرح ہسپتال کا بجٹ کافی حد تک بڑھ جائے گا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : ڈاکٹر صاحب بیٹھ جائیے ۔ سالار صاحب اب آپ تقریر کریں ۔

چودھری محمد صدیق سالار (ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد) : جناب چیئرمین ! جب وزیر صحت اپنے محکمے کی رپورٹ پڑھ رہے تھے تو میں محسوس کر رہا تھا کہ میری پیشانی پر بھی پسینہ آ رہا ہے اور ان کی پیشانی پر بھی پسینہ آ رہا تھا یعنی کتنے افسوس کی بات ہے وہ صوبہ پنجاب جس کی آبادی دوسرے صوبوں کی نسبت زیادہ ہے اور زیادہ آمدنی والا صوبہ بھی یہی ہے لیکن صحت کے معاملے میں وہ سب سے پیچھے ہے ۔ اس کے ہسپتالوں میں ادویات کی کمی ہے بستر نہیں ہیں بیڈز نہیں ہیں یہ تمام باتیں ہمارے وزیر صحت صاحب مان رہے تھے کہ ان تمام چیزوں کی ہمارے صوبے میں کمی ہے ۔ میں اس بات کا بھی شکر گزار ہوں کہ فیصل آباد میڈیکل کالج کی بات بھی ہو رہی تھی ۔ یہ ٹھیک ہے کہ میرے صوبے میں 72 فیصد دیہی آبادی ہے ۔

جناب والا ! بتایا گیا ہے کہ ہم میڈیکل کالج بنا رہے۔ ان کے لئے بڑی بڑی عمارتیں بنا رہے ہیں ۔ اور ہمیں ان کے فوائد بتائے جاتے ہیں۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ پنجاب کی 75 فیصد ڈسپنسریوں میں ڈاکٹر نہیں ہیں ۔ ہم نے اتنے میڈیکل کالج بنا کر ڈاکٹر تیار کئے ہیں آخر وہ ڈاکٹر کہاں جاتے ہیں ۔ پنجاب کے دھقان ، پنجاب کے مزدور ، پنجاب کے زمیندار کو اس کا فائدہ نہیں ہوتا ۔ یا وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا ۔ جناب والا ! مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ ہم ملیریا کو ختم کر رہے ہیں ۔ یا ہم ملیریا کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ جناب وزیر صحت ، اگر آپ چاہیں تو فیصل آباد ڈسٹرکٹ کی آبادیوں سے ایک اینچ سے لے کر ڈیڑھ انچ لمبا مچھر آپ کو دکھانے کے لئے شیشیوں میں بھر کو لا سکتا ہوں جو کہ رات کو لوگوں کو سونے نہیں دیتا ہے بلکہ وہ اس قسم کا بینجو کانوں میں بجاتا ہے کہ انسان کی نیند حرام ہو جاتی ہے ۔ ۔ سر آپ ذرا ان دوائیوں

کو دیکھیں ۔ جو ہمارے میڈیکل کالجوں سے پڑھ کر آنے والے ڈاکٹر ہسپتالوں میں مریضوں کو لکھ کر دیتے ہیں ۔ آیا وہ وہیں پر مریضوں کو دی جا رہی ہیں یا وہ وہیں پر فروخت ہو رہی ہیں ؟ ہم مریض لے کر جاتے ہیں تو ڈاکٹر پہلے مریض سے کہتا ہے کہ اپنے لئے ادویات لے آؤ ۔ یا مریض کو لے جانے والے سے کہتا ہے اس کے لئے ادویات لے کر آؤ ۔ جناب والا ! میرے ساتھ بھی ایسا ہوا ہے۔ میں اپنے باپ کو لے کر ہسپتال گیا ۔ تو اس ہسپتال کے اندر ایک سرنج نہیں تھی جو کہ میرے باپ کے پھیپھڑوں سے پانی کال سکے ۔ مجھے زندگی بھر یہ افسوس رہے گا ۔ میں نے فوراً وہ سرنج بازار سے لا کر دی ۔ جناب والا ! میں یہ مانتا ہوں کہ موت اور زندگی خداوند تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے مگر یہ مقام افسوس ہے کہ پنجاب کے اتنے بڑے بڑے ہسپتالوں میں یہ معمولی چیزیں نہیں ہیں ۔ جناب والا ! ہمارے پاس بہت اچھے اچھے ڈاکٹر بھی ہیں اور قابل ڈاکٹر بھی ہیں ۔ بہت درد دل رکھنے والے ڈاکٹر بھی ہیں مگر ان کے پیچھے جو اسٹاف ہے ان پر کنٹرول کون کرے گا ۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ وزیر صحت صاحب لاہور کو چھوڑئے اور دور دراز علاقوں میں جا کر دیکھئے کہ وہاں پر ہماری ڈسپنسریوں کی کیا حالت ہے ۔ وہاں جا کر زچہ خانے دیکھئے جہاں پر مائیں مر رہی ہیں ۔ وہاں دوائیاں نہیں ملتی ہیں ۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو ماں پہلے مر جاتی ہے ۔ ان اموات کی ریشو دیکھیں بچہ پیدا ہونے سے پہلے ماں بھی نہیں ہے اور بچہ بھی نہیں ہے۔ یہ خدا کے لئے دیکھیں ۔ میں مانتا ہوں ۔ آپ نوجوان ہیں چل سکتے ہیں ، دیکھ سکتے ہیں ۔ نہ جانے آپ کہاں کھوئے ہوئے ہیں ۔ لاہور نہیں ۔ آپ جھنگ جائیں ، فیصل آباد ، میانوالی ، گوجرانولہ ، ملتان اور سرگودھا جائیں ، آپ تمام صوبہ کو دیکھ لیں ہم آپ کے ساتھ ہیں ۔ پورا پنجاب آپ پر اعتماد کرتا ہے اور آپ سے توقع رکھتا ہے کہ آپ جیسے نوجوان وزیر

کو اس پورے صوبہ سے خیانت کو دور کرنا ہے ۔ اور بیماریوں سے بھی نجات دلانی ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

بیگم عارفہ طوسی (خاتون کونسلر میونسپل کارپوریشن لاہور): جناب چیئرمین صحت کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے ۔ میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ جو رپورٹ ہمارے وزیر صاحب نے پیش کی ہے وہ ہر لحاظ سے درست ہے۔ یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم لوگ بہت پیچھے ہیں ۔ اس سلسلہ میں میری یہ چند تجاویز ہیں ۔ جن پر عمل کرکے ہم صحت کے محکمہ کو بہتر بنا سکتے ہیں ۔ میں اس ضمن میں عرض کروں گی کہ بڑے شہروں میں عام لوگوں کو علاج معالجہ کے سلسلہ میں بہت تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں اور بنیادی سہولیات بھی میسر نہیں ہو سکتی ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شہر میں جو دو تین بڑے ہسپتال ہیں ان میں اتنا زیادہ رش ہوتا ہے کہ ڈاکٹر کے لئے ہر مریض کا توجہ سے علاج کرنا ناممکن ہوتا ہے ۔ میں اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گی کہ بڑے شہروں میں آبادی کے لحاظ سے چھوٹے چھوٹے ہسپتال بنا دیں ۔ تا کہ عام پبلک وہاں پر بہتر طریقہ سے اپنا علاج معالجہ کرا سکے ۔ اور ایک مرد اور ایک خاتون ڈاکٹر وہاں پر ہر وقت موجود ہو ۔ ہم اس سلسلہ میں کارپوریشنوں اور کمیٹیوں سے مدد حاصل کر سکتے ہیں ۔ دوسرے یہ عرض کروں گی کہ پرائیویٹ پریکٹیشنرز کی فیس اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ عام پبلک کے آدمی اپنا علاج نہیں کروا سکتے ۔ کیوں کہ ان کے پاس علاج کے لئے اتنا وافر پیسہ نہیں ہوتا ہے کہ وہ بھاری فیس ادا کر سکیں ۔ آپ پرائیویٹ پریکٹیشنرز کی فیس کی ایک حد مقرر کریں تا کہ عام لوگ علاج آسانی سے کروا سکیں ۔ علاوہ ازیں چھوٹی چھوٹی ڈسپنسریاں قائم کریں جیسا کہ عام بھائیوں نے یہاں شکایت کی ہے کہ گاؤں میں علاج کی بہتر سہولیات میسر نہیں آتی ہیں ۔ وہاں پر ڈاکٹر موجود نہیں ہوتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں عرض کروں گی آپ لوگ ہیلتھ اسسٹنٹ کورس کا اجراء کریں

اور میٹرک پاس بچے یا بچیوں کو تین سال میں ٹرینڈ کرکے ان ڈسپنسریوں میں تعینات کر دیں ۔ تا کہ ہم لوگ عام بیماریوں کا علاج کرا سکیں ۔ پیچیدہ بیماریوں کا علاج تو بڑے ڈاکٹروں سے کروائیں تا کہ عام قسم کی بیماری نزلہ ، زکام کھانسی کا علاج بہتر طریقہ سے میسر ہو ۔ تیسری بات عرض کروں کہ پیرا میڈیکل اسٹاف کے لئے میڈیکل کالجوں میں سیٹیں نہیں ہیں ۔ برائے مہربانی اس اسٹاف کے لئے ان کے بچوں کے لئے میڈیکل کالجوں میں سیٹیں ہونی چاہییں تا کہ وہ لوگ بہتر طریقہ سے اپنے بچوں کی تربیت کرسکیں ۔ شکریہ ۔

اناؤنسر : فاضل ارکان سے ایک دفعہ پھر گذارش ہے کہ تقریر کرنے سے قبل اپنا نام اور حلقہ نیابت ضرور بتا دیں تا کہ دشواری نہ ہو ۔

جناب خاقان بابر (صدر آل پاکستان فری لیگل ایڈ سوسائٹی) : جناب والا ! یہ ہاوس کی عظمت اور وقار کے خلاف ہے سیٹیں آپ نے الاٹ کی ہوئیں ہیں ۔ فہرست اناؤنسر صاحب کے پاس ہونی چاہیے ہم کسی تھانے میں نہیں ہیں کہ اپنے کوائف دیں ۔ ان کو پتہ ہونا چاہیئے کہ کون آدمی بول رہا ہے یہ عوام کے نمائیندے ہیں ۔ لوگ ان کو جانتے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : یہ ہے تو مناسب ۔ آپ کے پاس لسٹ نہیں ہے ۔

اناؤنسر : رپورٹرز کو ضرورت ہے میں تو نام نہیں پکارتا ہوں ۔ رپورٹرز کا ہی یہ کہنا ہے کہ ان کو علم ہونا چاہیئے کہ کون صاحب بول رہے ہیں ۔ یہ پریس کی سہولت کے لئے ہے کیونکہ اسی طرح نام تلاش کرنے میں وقت لگ جاتا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : ہاں یہ پریس کی سہولت کے لئے ہے ۔

جناب خاقان بابر : لیکن اس کو تھانہ نہ بنائیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - (وائس چیئرمین پنجاب رورل کوآپریٹو کارپوریشن) : جناب چیئرمین - میں سب سے پہلے نوجوان منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں - انہوں نے نہایت خلوص اور دیانتداری سے رپورٹ پیش کی ہے . میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی کسی چیز پر بھی تھوڑا سا پردہ نہیں ڈالا - اور ہمیں صحیح صورت حال سے آگاہ کیا ہے - مجھے جناب کرنل صاحب کی باتوں سے بھی اتفاق ہے - ڈاکٹرں کی اشد ضرورت ہے ان کی سیٹیں کم نہ کی جائیں - بلکہ ڈاکٹروں کے داخلہ کے لئے سیٹوں میں اضافہ ہونا چاہیئے -

جناب والا ! میں یہ عرض کروں گا کہ صحت کے لئے جو بجٹ بنایا گیا ہے وہ اتنا کم ہے کہ ہماری ضروریات اس سے پوری نہیں ہو سکتیں -

میں جناب والا کی وساطت سے وزیر صحت سے گذارش کروں گا کہ صحت کیلئے بجٹ میں اضافہ کریں - ہماری 85 فیصد آبادی دیہات میں رہتی ہے اس کی طرف خاص توجہ دی جائے - اس وقت ہمارے ملک کے اندر جو حالات ہیں اس کے تحت تمام کی تمام رقم 20 فیصد آبادی پر لگا دی جاتی ہے اور دیہاتوں کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا -

جناب والا ! میانوالی کے متعلق میں کچھ عرض کروں گا اور امید ہے کہ وزیر موصوف بھی اس پر ضرور توجہ فرمائیں گے - میانوالی میں جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے اس میں آج تک لیڈی ڈاکٹر تعینات نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے ہماری مستورات کو بہت تکلیف ہوتی ہے - میں جناب وزیر موصوف سے یہ بھی گذارش کروں گا کہ میانوالی میں تحصیل کی سطح پر بھی کم از کم ایک ایک لیڈی ڈاکٹر تعینات کی جائے اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں بھی لازمی ایک لیڈی ڈاکٹر ہونی چاہیے ، جناب والا ! یہ مسئلہ حل کرکے ہماری تکالیف کو رفع کرنے کی کوشش کریں - میں جناب والا ! اسی پر ختم کرتا ہوں چونکہ وقت قلیل ہے - میں چاہتا ہوں کہ میرے اور دوستوں کو موقع ملے -

جناب سراج قریشی (صدر مرکزی انجمن تاجران لاہور) : جناب چیئرمین لاہور کے شمالی علاقہ میں دس لاکھ کی آبادی کے لئے کوئی ہسپتال نہیں ہے اور نہ ہی محکمہ صحت پنجاب نے ابھی تک ایسا کوئی منصوبہ بنایا ہے کہ مستقبل قریب میں ان بیچارے شہریوں کو کوئی سہولت دے سکیں ۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ اگر وہاں کوئی مریض کسی خطرناک مرض کے حملے میں پھنس جائے تو اسے میو ہسپتال یا کسی اور ہسپتال میں جانے کیلئے کئی گھنٹے صرف ہو جاتے ہیں ۔ راستے میں جو پل آتے ہیں ان پر کئی کئی گھنٹے ٹریفک بند رہتی ہے ۔

جناب والا ! میری محکمہ صحت سے یہ گذارش ہے کہ شمالی علاقہ کے باشندوں پر رحم فرمائیں اور وہاں کوئی نہ کوئی ہسپتال قائم کریں ۔ وہاں کی سماجی تنظیمیں اور سوشل ورکر کئی بار اس کیلئے مطالبہ کر چکے ہیں ۔ براہ مہربانی اس پر کوئی توجہ دیں اور ہسپتال قائم کریں ۔

جناب والا ! ایک واقعہ میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یکم نومبر کو ساڑھے چھ بجے شام ایک بچہ مرزا عثمان بیگ ولد مرزا ظہیر بیگ جیسے نمونیہ کا حملہ ہوا تھا اسے میو ہسپتال کے بچہ وارڈ میں لے کر گئے تو وہاں پر موجود کسی ڈاکٹر نے بھی اس کا علاج نہیں کیا وہ بیچارہ بڑی خطرناک صورت حال سے دو چار تھا۔ اسے پہلے ایمرجنسی وارڈ میں بھیجا گیا مگر وہاں اس کا کوئی علاج نہیں کیا گیا اور ڈاکٹر میز پر ٹانگیں رکھ کر بیٹھے رہے اور کہتے رہے کہ پہلے آپ پرچی بنوائیں پھر علاج ہوگا ۔ اس کے بعد جناب والا ! پرچی بنوائی گئی پھر اسے دوسرے ڈاکٹر کے پاس بھیج دیا گیا پھر تیسرے ڈاکٹر کے پاس بھیج دیا گیا ۔ اس کے بعد جناب علاج کرنے کی بجائے اسے یہ کہا گیا کہ پہلے ایکسرے کروائیں۔ اس سلسلے میں مریض کے لواحقین کی کوئی رہنمائی نہیں کی گئی ۔ اس طرح وقت ضائع ہوتا رہا اور مریض کا علاج نہ کیا گیا اور پھر اسے بچہ وارڈ میں بھیج دیا گیا ۔ اس دوران کئی گھنٹے ضائع ہوگئے اور مریض بیچارہ فوت ہوگیا ۔ پھر

اس کی مردہ لاش پر ٹیکے لگانے شروع کر دیئے گئے - میری وزیر صحت سے یہ گذارش ہے کہ اس کا نوٹس لیا جائے اور ڈاکٹر صاحبان کا کچھ محاسبہ کریں کہ ڈاکٹر صرف دوائیاں چوری نہ کروائے رہیں بلکہ کچھ علاج پر بھی توجہ کریں ۔ شکریہ -

شیخ غلام حسین (میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) :
جناب والا ! میں نے گذشتہ اجلاس میں بھی جو اگست میں منعقد ہوا تھا یہ عرض کی تھی کہ راولپنڈی میں ایک ہسپتال تھا جو پہلے سنٹرل ہسپتال کے نام سے موسوم تھا ۔ اب پنجاب گورنمنٹ کی تحویل میں آنے کے بعد اس کا نام جنرل ہسپتال رکھ دیا گیا ہے ۔ بجائے اس کے کہ تمام زیادتیوں کا ذکر کیا جائے جو مریضوں سے ہوتی ہیں میں نے ان سے یہ عرض کی تھی کہ آپ کسی وقت راولپنڈی تشریف لائیں اور یہ بات بتائے بغیر کہ آپ وزیر صحت ہیں پرچی اپنے سے نسخہ حاصل ہونے تک جو عمل ہوتا ہے اس میں سے گزریں ۔ تو اس طرح بے شمار چیزیں آپ کے سامنے آ جائیں گی ۔ اب تک جناب تشریف نہیں لا سکے ۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ جناب وزیر موصوف نے اپنے طور پر کوئی کمیشن بھیجا ہو یا کسی اور طریقہ سے کوئی رپورٹ حاصل کی ہو ۔ اگر ایسا ہے تو وہ ایوان کے سامنے پیش کر دی جائے ۔ جہاں تک طب کی اہمیت کا تعلق ہے تو میرے فاضل بھائی اس بارے میں کافی تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں اور وزیر موصوف خود بھی اس کی اہمیت سے انکار نہیں کر رہے یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ وزیر موصوف نے اپنی تقریر میں اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کیا ہے ۔ اس کی وجوہات مالی وسائل بھی ہو سکتے ہیں اور اسٹاف کی نا اہلی بھی ہو سکتی ہے ۔ مگر اس کے باوجود یہ حضرات جو تشریف لائے ہیں ان سے حکومت اور ہماری بہت سی توقعات وابستہ ہیں ۔ لیکن مختلف ممبران نے یہاں شکایات کی ہیں کہ وزراء کے آنے کے بعد مسائل میں کمی نہیں ہوئی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لیے افسوس کا مقام ہے ۔ وزیر موصوف ماشاء اللہ نوجوان بھی ہیں

اوور ہیمت بھی موجود ہوجود بھی رکھتے ہیں تو ان سے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس معاملہ پر توجہ دیں اور میں یہ پھر گزارش کرونگا کہ راولپنڈی کی اگر ان کے پاس کوئی رپورٹ آئی ہے تو ایوان کے سامنے اسے پیش کریں ۔ میں صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں شکریہ ۔

ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا (لیڈی کونسلر میونسپل کمیٹی جہلم) : جناب چیئرمین فاضل وزیر صحت نے حقیقت پر مبنی اور حوصلہ افزا رپورٹ پیش کی ہے انہوں نے اپنے موجودہ پروگرام preventive and curative میڈیکل ایجوکیشن پر کافی سیر حاصل تبصرہ کیا ہے ۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایک اہم نکتہ اس میں محو ہوگیا ہے ۔ وہ ہیلتھ ایجوکیشن سے متعلق ہے ۔ پچھلی مرتبہ کی دو سبجیکٹ کمیٹیوں میں بھی یہ سفارشات شامل تھیں کہ عامتہ الناس کو صحت کے اصولوں سے روشناس کروانا اور ان کو ان کی افادیت کا احساس دلوانا لازمی ہے کہ یہ ہسپتال اور یہ سنٹر کس مقصد کے لیے بنائے گئے ہیں اور ان سے کیا کیا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ عوام ایک بہت بڑی پارٹی ہیں ۔ ان کے بغیر ہمارا پروگرام کامیاب نہیں ہو سکتا ۔ یہ پروگرام شروع ہو چکا ہے اور ہمیں اس کے لیے یقین بھی دلایا گیا ہے لیکن رپورٹ میں شائد اس کی وضاحت رہ گئی ہے ۔ شکریہ ۔

جناب محمد بشارت راجہ (چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی) : جناب والا ! میں ایک تصحیح کروانا چاہتا ہوں ۔ گورنر صاحب کا ایک ڈائریکٹو نمبر 203 ہے ۔ اس میں ہم نے گزشتہ اجلاس میں گورنر صاحب سے گزارش کی تھی کہ مندرا رورل ڈسپنسری میں ہمیں ایک ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ۔ ڈاکٹر مہیا کیا جائے ۔ جناب گورنر صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ ڈاکٹر تعینات کردیا جائے گا ۔ لیکن ڈائریکٹو میں مندرا ڈسٹرکٹ اٹک لکھا ہوا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ وہاں رورل ہیلتھ سنٹر زیر تعمیر ہے لہذا رورل ہیلتھ سنٹر بن جانے کے بعد وہاں پر ڈاکٹر تعینات کردیا جائے گا ۔

اس سلسلہ میں میری یہ گزارش ہے کہ ایک تو یہ تصحیح کر لی جائے کہ مندرا ڈسٹرکٹ راولپنڈی میں ہے - دیگر وہاں رورل ہیلتھ سینٹر میں ابھی کام شروع نہیں ہوا اور اس کام کے شروع نہ ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہاں پر اسٹیٹ لینڈ میسر نہیں ہے - اس کے لیے میری گزارش ہے کہ جب ہیلتھ یونٹ اور رورل ہیلتھ سنٹر کے لیے رقم مختص کرتے ہیں تو آپ ایسے ڈسٹرکٹ کو ضرور مد نظر رکھا کریں جہاں پر اسٹیٹ لینڈ میسر نہیں ہے - وہاں پر آپ لینڈ ایکوزیشن کے لیے بھی پروژن رکھیں - اس لیے میری گذارش ہے کہ مندرا میں بھی جہاں اسٹیٹ لینڈ میسر نہیں ہے وہاں پر زمین کا انتظام کیا جائے - وہاں پر زمین کا نرخ اس وقت تیس ہزار روپے فی کنال ہے اور کوئی بھی 4½ کنال زمین دینے کے لیے تیار نہیں ہے - اس لیے میری گزارش ہے کہ زمین کا بھی بندوبست کیا جائے اور جلد از جلد رورل ہیلتھ سینٹر پر کام شروع کروایا جائے -

چودھری ہارون رشید تھہیم (چیف اورگنائزر ، انجمن کاشتکاران ، پنجاب (گوجرانوالہ) :

یہ دستور ہے ساقی تیری محفل میں
کچھ سرشار محفل ہیں کچھ ترستے ہیں قطروں کو

سردار فضل احمد خان لنگاہ (چیئرمین ، ضلع کونسل بہاولپور) : جناب والا ! میں وزیر موصوف کو اس امر کی نشاندہی کروانا چاہتا ہوں کہ ویکسینیشن اسٹاف نے یہ خوش آئندہ بات کی ہے کہ چیچک کا نام و نشان نہیں رہا لیکن ویکسینیشن اسٹاف کی یہ کامیابی اس پر مامور نہیں ہے کہ ان کو کہیں کھپایا نہ جائے کیونکہ یہ ڈائریکٹو آیا تھا کہ اب اس اسٹاف کو ختم کردیا جائے یہ جناب ضلع کونسل کے متعلق ہے - ساتھ ہی یہ بھی آیا تھا کہ ان لوگوں کو ای - پی - آئی - پروگرام میں شامل کردیا جائے لیکن جب ہم نے رابطہ قائم کیا تو یہ معلوم ہوا کہ ای - پی - آئی -

پروگرام دیہات میں شروع نہیں ہو رہا تو اب نہ ہم ان لوگوں کو آگے بڑھا سکتے ہیں اور نہ یہ بیچارے کہیں رہ سکتے ہیں تو جناب میرے خیال میں اگر ایسا ہو جائے کہ یا تو انہیں پروونشل سیکٹر میں مدغم کر دیا جائے یا ضلع کونسل میں خصوصاً بہاولپور میں اچھی خاصی ڈسپنسرز کی اسامیاں خالی ہیں اور یہ لوگ تجربہ کار بھی ہیں کچھ ان کے معاملے میں رعایت (exception) کر دی جائے تاکہ ہم کچھ عرصہ کے لیے ان کو وہاں کھپا دیں یا ان کو تھوڑا سا ریفرشر کورس کرا دیں تاکہ ان کو وہی قابلیت (qualifications) حاصل ہو جائے ویکسینیشن کا اسٹاف بہت پریشان ہے ۔ تو جناب میرے خیال میں وزیر موصوف اس کے لیے کچھ نہ کچھ کوشش ضرور کریں گے ۔

باقی میں مختصراً عرض کرونگا کہ وسائل تھوڑے ہوں یا زیادہ واقعی بہتری کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ ہسپتالوں میں اس وقت جو طریقہ کار رائج ہے یعنی مریض جب ڈاکٹر صاحبان کے پاس جاتے ہیں تو ڈاکٹر صاحبان بت بنے بیٹھے ہوتے ہیں کوئی ان کو پوچھتا تک نہیں ہے بلکہ یہاں تک کہ ہمارے سامنے لوگ دم توڑ دیتے ہیں اور ڈاکٹروں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی ۔ تو جناب والا ! کسی نہ کسی طریقہ سے کوشش کی جائے کہ جو لوگ پرائیویٹ ڈاکٹروں سے علاج نہیں کروا سکتے یا جو لوگ ایکسپرٹس کے پاس پہلے جا کر فیسیں جمع کروا دیتے ہیں اور پھر کہیں جا کر ان کو داخلہ ملتا ہے اس پر کنٹرول کیا جائے اور لوگوں کا خاص طور پر غریب لوگوں کا ہسپتالوں میں صحیح طریقہ سے علاج ہو ، اس کے متعلق یا تو کوئی کمیٹی بنائی جائے یا وزیر صاحب خود اس کا کوئی طریقہ کار وضع کریں تاکہ ڈاکٹر صاحبان کچھ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور انسانی خدمت جو کہ سب سے اہم چیز ہے اس کو کسی نہ طریقہ سے آگے بڑھایا جائے ۔ شکریہ ۔

جناب لیاقت علی خان (وائس چیئرمین ، ضلع کونسل، ملتان) : جناب والا ! میں وزیر موصوف کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ 81 1980ء میں جو بیسک ہیلتھ یونٹ بنے تھے اور ان کی بلڈنگز بن گئی ہیں ۔ آپ نے ابھی تک ان کو take-over نہیں کیا ۔ ان کے شیشوں اور دروازوں کو اکثر جگہوں پر بچوں نے توڑ دیا ہے اور کچھ جگہوں پر لوگوں نے جانور باندھ رکھے ہیں تو میری صرف گذارش یہ ہے کہ جب تک آپ کا اسٹاف take-over نہیں کرتا اس وقت تک ان کے لیے ایک چوکیدار مقرر کر دیا جائے تا کہ بلڈنگز ضائع نہ ہوں ۔

دوسرے جناب والا ! میں یہ عرض کرونگا کہ آپ جو ضلع کونسلوں کو بیسک ہیلتھ یونٹ دیتے ہیں ۔ اس سلسلے میں پہلے ہمیں بتایا گیا تھا کہ ملتان کو 40 بیسک ہیلتھ یونٹ دیے جائیں گے ۔ اس کے مطابق آپ نے اجلاس کیا اور (priorities) ترجیحات مقرر کر لیں ۔ بعد میں پھر یہ کہا گیا کہ نہیں جناب 27 دیں گے یعنی پہلے چالیس اور بعد میں 27 بتائے گئے تو جناب میری گذارش ہے کہ ایک تو وقت بڑا ضائع ہوتا ہے اور دوسری طرف پھر اجلاس ، پھر ترجیحات (priorities) مقرر کرنی پڑتی ہیں ۔ ادھر جناب جن لوگوں کو ایک دفعہ یہ بتا دیا جائے کہ بیسک ہیلتھ یونٹ بنیں گے اور بعد میں drop کر دیا جائے تو یہ ہمارے لیے بڑا مسئلہ بن جاتا ہے تو آئندہ جتنے بھی آپ نے یونٹ دینے ہوں ان کے بارے میں ایک ہی دفعہ پلان بنایا جائے تا کہ ہم ایک دفعہ میٹنگ کریں اور ان کو فائنل کر دیں ۔

تیسری جناب چیئرمین کی وساطت سے میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ملتان میں جلد از جلد تشریف لائیں ۔ میں آپ کو وہاں آنے کی دعوت دیتا ہوں ۔

میاں شجاع الرحمٰن (میئر ، لاہور میونسپل کارپوریشن) : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب چیئرمین صاحب ۔ میں آپ کی اور وزیر موصوف کی

توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہم ہر وقت یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے کی کمی ہے ہسپتالوں میں جو دوائیوں کی کمی ہے اس سلسلے میں میں یہ کہوں گا کہ ان کے بارے میں کوئی ایسا فارمولا بنائیں کہ جس سے کھانسی ، نزلہ ، زکام ، بخار اور ٹائیفائڈ وغیرہ ۔ یا اس قسم کی جو عام بیماریاں ہیں جن کی دوائیاں ہسپتالوں میں ہر وقت موجود ہوں ان کو ایسے طریقہ سے خریدنا چاہیئے کہ ان پر یا تو گورنمنٹ کی کوئی مہر لگی ہو یا جیسے کہ ڈاکٹر صاحب نے پہلے فرمایا ہے کہ اس پر کوئی رنگ لگا دیا جائے تاکہ یہ دوائیاں دوبارہ بازاروں میں جا کر نہ بک سکیں ۔

دوسرے جناب والا ! میں میڈیکل اسٹور ڈپو کے بارے میں عرض کروں گا ہمارے میڈیکل اسٹور ڈپو میں مشینری بھی ہے ہر چیز وہاں ہے Pharmacologist بھی ہیں تو کیوں نہ میڈیکل اسٹور ڈپو میں عام قسم کی دوائیاں خود بنا کر سارے ہسپتالوں میں دیں اور خریدنے کا جو مسئلہ ہوتا ہے وہ بھی حل ہو جائے گا ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جعلی دوائیاں دی گئی ہیں اس طرح سے جعلی دوائیوں کا بھی سدباب ہو جائے گا اور ان کی اپنی بنائی ہوئی دوائیاں تمام ہسپتالوں میں چلی جائیں گی اور صحیح بھی چلی جائیں ۔ اور یہ جو patent دوائیوں پر روپیہ خرچ کیا جاتا ہے اس پر پابندی لگائی جائے ۔ عام دوائیاں ہر ہسپتال میں ، ہر ڈسپنسری میں میسر ہونی چاہیں یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ وہاں جو مریض جائے تو وہ دوائی نہ ہونے کی وجہ سے وہیں سے واپس آ جائے ۔ تو ان چیزوں کے لیے میں یہ کہوں گا کہ ان کو چاہیئے کہ ایک بورڈ بنائیں جس میں اچھے اچھے ڈاکٹر ہوں اور فارما کولوجسٹ ہوں وہ سب مل کر یہ طے کریں کہ کون کونسی ضروری دوائیاں ہیں جن کو منظور کر لیا جائے اور وہ ہر ہسپتال میں ہر وقت مہیا ہوں اور ان کی خریداری ایسے طریقے سے ہو کہ وہ سستی سے سستی ملیں اور صحیح ملیں تاکہ مریض جب ہسپتال میں جائے اس کو دوا مہیا ہو ۔ شکریہ ۔

بیگم سیدہ ساجدہ نیر عابدی (خاتون کونسلر ، ضلع کونسل ،سیالکوٹ): میں آپ کی وساطت سے وزیر صحت سے معذرت کے ساتھ گزارش کروں گی کہ جو توجہ ہماری دیہاتی زندگی کی طرف صحت کے معاملہ میں دی گئی ہے اس کے لیے ہم ان کے مشکور ہیں کیونکہ ہمیں میلوں دور نہ تو کوئی ڈاکٹر اور نہ ہی کوئی میڈیکل facility ملتی تھی لیکن میں اس سے ذرا مختلف امور کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گی اور وہ ہے شہروں میں ہسپتال کا مسئلہ کیونکہ شہروں کے ہسپتالوں ہی سے زیادہ تر دیہاتی لوگ مستفید ہو رہے ہیں تو شہر کے ہسپتال کے لیے جو سب سے زیادہ اور سب سے بڑا صحت کا اصول ہے وہ صفائی ہے لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ۔ عام طور پر ہسپتالوں میں گندگی کے علاوہ جو سب سے بڑی تکلیف دہ چیز نظر آتی ہے وہ جنگلی جانور ہیں مثلاً جنگلی بلیاں اس قدر تعداد میں ہسپتالوں میں موجود ہیں کہ بچوں کے لیے اور مریضوں کے لیے ۔ سب کے لیے خطرناک ثابت ہو رہی ہیں ان سے ایک قسم کے جراثیم بھی ہسپتالوں میں پھیل رہے ہیں خاص طور پر لیڈی ہسپتالوں میں بچوں کے لیے بھی یہ جنگلی جانور انتہائی خطرناک ہیں براہ مہربانی صفائی اور ان جنگلی جانوروں کی طرف خاص توجہ دی جائے ۔ شکریہ ۔

چوہدری انور علی چیمہ (وائس چیئرمین ، ضلع کونسل ، سرگودھا) : میں جناب چیئرمین کی وساطت سے وزیر صحت سے ایک ، دو گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

پہلی گزارش یہ ہے کہ ہسپتالوں میں وزیر صحت صاحب خود تشریف لے جائیں اور جا کر دیکھیں کہ آیا ڈاکٹر صاحبان مریضوں کو دیکھتے ہیں یا یہ کہ ڈاکٹر صاحبان مریضوں کو یہ کہتے ہیں کہ آپ ہمارے پرائیویٹ کلینک میں تشریف لائیں ڈاکٹر صاحبان کا پیشہ ایک بہت بڑی انڈسٹری بن چکا ہے اور اس کا مقابلہ نہ تو کوئی شوگر مل کر سکتی ہے ،

نہ کوئی جوٹ مل کر سکتی ہے نہ ہی کوئی اور مل کر سکتی ہے اور کسی مریض کو ہسپتالوں میں صحیح طریقے سے دیکھا ہی نہیں جاتا ۔

دوسری میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو ملیریا پروگرام ختم کیا جا رہا ہے یہ دیہاتوں میں بیحد ضروری تھا برائے مہربانی اس پروگرام کو ختم نہ کیا جائے وزیر صحت صاحب خود بھی دیہات سے ہی تعلق رکھتے ہیں اگر ان کی موجودگی میں یہ پروگرام ختم ہو گیا تو ہمیں بہت افسوس ہو گا ۔ شکریہ ۔

ڈاکٹر (کیپٹن) محمد اشرف ارائیں (سیالکوٹ) : پیشہ طب کی خامیوں کے متعلق کافی کچھ کہا جا رہا ہے ۔ ہمیں اس کے متعلق سوچنا چاہئے کہ ایسی باتیں کیوں ہو رہی ہیں ۔

چودھری ہارون رشید تھہیم : (چیف آرگنائزر انجمن کاشتکاران پنجاب) جناب چیئرمین میں مختصراً یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 75 فیصد آبادی دیہاتوں میں ہے ۔ پھر اسی تناسب سے ان کا طبی سہولتوں کا حق بھی بنتا ہے ۔ دیہاتی آبادیوں میں جہاں ہسپتال بنے ہوئے ہیں ۔ کوارٹرز بھی بنے ہوئے ہیں ۔ دفتر بھی فرسٹ کلاس ہیں مگر وہاں کوئی ڈاکٹر جانے کے لیے تیار نہیں ہے جیسا کہ سب کو علم ہے کہ وہ وہاں پر محض اپنی آمدن کم ہونے کی وجہ سے نہیں جاتے ۔ ایسے دیہاتی ہسپتالوں میں جہاں کوارٹرز بھی ہیں دفتر بھی ہے وہاں ان کو جبراً بھیجنا چاہئے ۔

نمبر دو یہ ہے کہ 75 فیصد دیہاتی بے وسیلہ لوگ ہیں ۔ ان کے بچوں کے لیے بھی وہی کوٹا داخلہ کے لیے مقرر ہونا چاہئے جو شہری آبادی کے لیے ہے ۔ دیہاتی لوگ غریب ہوتے ہیں ۔ ان کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ بہتر ڈویژن کیسے بنائی جاتی ہے اور رات کو سائنسی علم کیسے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ بچے کی ڈویژن بڑھ جائے اور اس کو داخلہ مل جائے کیونکہ اصل میرٹ بہت زیادہ ہوتی ہے لہذا جس طرح سابقہ روایات چلی آ رہی ہیں

انگریز کے وقت سے یا بعد میں بھی بلکہ مارشل لا 1960 کے قریب بھی دیہاتوں کا اسپیشل کوٹا الگ رکھا جاتا تھا اسی طرح اب بھی دیہاتی بچوں کے لیے اسپیشل کوٹا الگ کیا جائے۔

جناب والا ! دیہاتی مریضوں کے علاج کی طرف کم توجہ کی جاتی ہے صرف اس لیے کہ ان کی جیب اتنی بھاری نہیں ہوتی لہذا ڈاکٹر صاحبان کو بھی احساس دلایا جائے کہ دیہاتی لوگوں کے 75 فیصد بجٹ سے وہ پالے جاتے ہیں۔ ان کو تنخواہیں دی جاتی ہیں اسی لحاظ سے ان کی طرف توجہ ضرور دینی چاہئے۔

جناب لیاقت علی ملک (چیئرمین۔ میونسپل کمیٹی مظفر گڑھ) : جناب چیئرمین میری گزارش ہے کہ پچھلی دفعہ بھی میں نے جناب گورنر صاحب سے مطالبہ کیا تھا کہ نشتر ہسپتال ملتان اور میو ہسپتال لاہور کے جو اسپیشلسٹ ڈاکٹر ہیں وہ ہفتہ یا پندرہ دن میں ایک دفعہ ضلع اور تحصیل میں جا کر دورہ کیا کریں۔ میں انتہائی مشکور ہوں جناب گورنر صاحب اور وزیر صحت کا کہ انہوں نے ہدایات جاری کر دی ہیں وہ واقعی وہاں جا رہے ہیں لیکن میرے کہنے کا مقصد ان کو ضلع کی سیر کرانا نہیں تھا بلکہ وہاں جا کر وہ مریضوں کو دیکھیں۔ اب ہوتا یہ ہے کہ وہ ایک آدھ مریض کو دیکھ کر کارروائی ڈال کر واپس چلے جاتے ہیں براہ کرم ان کو ہدایات کی جائیں کہ وہ وہاں جا کر واقعی مریضوں کو دیکھیں نہ یہ کہ صرف اپنی پبلیسٹی کر کے سیر کر کے اور گھوم پھر کر واپس آ جائیں۔

جناب اشفاق شاهد (ڈپٹی میئر۔ لاہور میونسپل کارپوریشن) : جناب والا پہلے بات ہوئی ہے علاج کی۔ اب میں پرہیز کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ علاج پر تو کروڑوں روپیہ خرچ کرنا پڑا۔ عمارتیں بن گئیں۔ پرچیز ہو گئی۔ علاج کے لیے بجٹ پاس ہو گیا مگر پرہیز کا کیا بجٹ پاس ہوا ہے ؟ پرہیز کا کوئی بجٹ پاس نہیں ہوا ہے۔ پرہیز کے اوپر کچھ نہیں ہو رہا

ہے ۔ میں ایک بیماری ایک لعنت اور ایک متعدی مرض کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جس سے تمام نسل انسانی اور خاص طور پر پاکستانی لوگ تباہ ہو رہے ہیں ۔ ہماری آئندہ نسل جو ڈالڈا کی نسل ہے وہ بالکل تباہ ہو رہی ہے اور وہ متعدی مرض ہے ملاوٹ ۔ خدا کے لیے اس مرض کی طرف توجہ دی جائے ۔ حکومت جو توجہ دے سو دے میں اپنی برادری سے کہوں گا کہ ان کے پاس قوانین ہیں ۔ بلدیاتی اداروں میں قانون پاس ہو چکے ہیں ۔ ملاوٹ کے متعلق آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں لہذا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے قانون اپنے رواز اپنے کنڈیکٹ آف بزنس کو اپنے اضلاع اپنے شہروں میں ملاوٹ کے خلاف استعمال کرتے ہوئے جد و جہد کیجئے تاکہ آئندہ نسل ان بلدیاتی اداروں کے اراکین کے گریبانوں پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے یہ سوچے کہ کم از کم ان لوگوں نے ملاوٹ تو ختم کر دی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اب سیکرٹری صحت تشریف لائیں ان کے بعد وزیر صحت تشریف لائیں گے ۔

وزیر صحت (چودھری حامد ناصر چٹھہ) : پہلے میں بات کر لیتا ہوں بعد میں وہ ٹیکنیکل باتوں کے متعلق بات کریں گے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : ٹھیک ہے ۔

وزیر صحت (چودھری حامد ناصر چٹھہ) : بسم اللہ الرحمن الرحیم ! جناب چیئرمین سب سے پہلا سوال جو اٹھایا گیا تھا وہ میڈیکل کالج میں سیٹوں کے بارے میں تھا ۔ اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ آپ بلاوجہ ناراض ہو رہے ہیں ۔ کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے ۔ صرف پرنسپل صاحبان سے اتنا پوچھا گیا تھا کہ آپ کے کالج میں صحیح معنوں میں تربیت دینے کے لیے کس قدر سہولت ہیں مثلاً 100 کے اوپر اچھی طرح ڈاکٹر بنا سکتے ہیں یا 200 کو ڈاکٹرز بنا سکتے ہیں یا اڑھائی سو ڈاکٹرز بنا سکتے ہیں ۔ یہ اعداد و شمار ہم نے بھیجے ہیں ۔ جو موجودہ صورت حال ہے اس میں (ideally) جتنے طالب علم

چاہئیں اس سے اس وقت زیادہ ہیں ۔ یہ سنٹرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے ۔ اس میں ہمیں کوئی دخل نہیں ۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں اور یہ فگرز انہوں کیوں مانگی ہیں ۔ ہم نے ان کو فگرز بھجوا دی ہیں کہ ہم ان میڈیکل اداروں میں مثالی (ideally) ڈاکٹر کتنے لوگوں کو بنا سکتے ہیں ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ طلبا کی تعداد یا ضروریات کے مطابق وہ نئے میڈیکل کالج کا اجرا کرنا چاہتے ہوں ۔ میں وفاق حکومت کے اس مقصد کے متعلق تو آپ کو نہیں بتا سکتا لیکن گھبرانے کی کم از کم فی الحال مجھے کوئی ضرورت محسوس نہیں ہو رہی ۔

جائلی ہسپتال کے بارے میں پوچھا گیا ہے ۔ یہ آپ نے فرمایا تھا کہ اگست 1981 میں منظور ہوا ہے ۔ ابھی دو مہینے گزرے ہیں ۔ سرکاری پہیے بھی آہستہ آہستہ چلتے ہیں ہم کوشش کریں گے اب ان کو تیز تر چلائیں ۔

تیسرے دولتانہ ہیلتھ سنٹر میں ایکسرے پلانٹ کے بارے میں کہا گیا ہے ۔ فی الحال ایسی کوئی اسکیم نہیں ہے جس کے تحت رورل ہیلتھ سنٹر میں ایکسرے پلانٹ لگیں ۔ یہ رولز سے انحراف ہوگا ۔ فی الحال مالی وسائل بھی نہیں ہیں موجودہ اسکیمیں بھی مکمل نہیں ہو رہیں نئی اسکیمیں کہاں سے شروع کی جائیں ۔ فی الحال میرا خیال ہے اس کے لیے معذرت کرنی پڑے گی کہ کسی رورل ہیلتھ سنٹر میں کوئی ایکسرے پلانٹ نہیں لگا ۔ قصور سے وائس چیئرمین صاحب نے جو سوال کیا ہے وہ ٹیکنیکل نوعیت کا ہے ۔ سیکرٹری ہیلتھ صاحب ابھی آپ کو اس کا جواب دیں گے ۔ سیالکوٹ سے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ غریب لوگ اب بھی مطمئن نہیں ۔ میرے خیال میں ابھی انہیں مطمئن ہونا بھی نہیں چاہئے ۔ کیونکہ جیسا کہ میں اپنی رپورٹ میں عرض کر چکا ہوں ہم بڑھتی ہوئی آبادی کی ضرورت کو مشکل سے حل کر رہے ہیں ۔ یہ بھی ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ ہم وسائل کے مطابق گین کرتے جائیں ۔ جہاں تک ایم ۔ ایس ۔ ڈی وغیرہ کا

تعلق ہے یہ بھی ٹیکنیکل معاملہ ہے اور سیکرٹری صاحب آپ کو ابھی اس کا جواب دیں گے کہ ان کو ادائیگی وغیرہ کی کیا شرائط ہیں ۔ ویسے جہاں تک اس تجویز کا تعلق ہے کہ یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ کن کن کمپنیوں سے دوائیاں لینی ہیں ۔ پروفیسر حضرات کا ایک بورڈ بنایا جائے ۔ تو یہ پہلے ہی کچھ بیسک ڈرگز کے لیے بہت حد تک ہو چکا ہے ۔ تاہم اس میں اگر مزید کوئی امپروومنٹ ممکن ہوئی تو ہم ضرور کریں گے ۔ فیس وغیرہ کے اضافے کا جو مسئلہ ہے یہ قومی معاملہ ہے اور اس کو قومی سطح پر ہی حل ہونا چاہئے ۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ پنجاب میں زیادہ ہو اور سندھ میں کم ۔ پھر ہمارے پنجابی بھائی کہیں گے کہ دیکھئے ادھر تو مفت کام ہو رہا ہے اور ادھر اتنے پیسے دینے پڑتے ہیں تو یہ معاملہ قومی سطح پر حل کیا جانا چاہئے ۔

صدیق سالار صاحب نے کہا ہے کہ ٹورنگ کی جائے۔ ہسپتالوں میں سامان نہیں ڈاکٹروں کی کمی ہے دوائیاں بیماروں تک نہیں جاتیں ، اللہ جانے کہاں جاتی ہیں ، جونیئر اسٹاف کو کون کنٹرول کرے گا وغیرہ وغیرہ ۔ گزارش ہے کہ ڈاکٹروں کی کمی یقیناً ہے ۔ لیکن اس سال مارچ میں انشاء اللہ جو کھیپ نکلے گی وہ تمام تر bonded سٹوڈینٹس ہیں ۔ انہیں کم از کم دو یا تین سال کے لیے فوج ، صوبائی یا وفاقی حکومت کی ملازمت کرنی پڑے گی ۔ انشاء اللہ سال میں سترہ سو ڈاکٹرز مہیا ہوں گے اور انشاء اللہ ڈاکٹروں کی کمی بہت جلد دور ہو جائے گی ۔

ایک معزز ممبر : فوج میں ڈاکٹروں کی کون سی کمی ہے ؟

ایک اور معزز ممبر : صوبائی حکومت میں زیادہ ڈاکٹر مہیا کروائیں تو آپ کی مہربانی ہوگی ۔

وزیر صحت : میں یہ صوبائی حکومت کا عرض کر رہا ہوں ۔ یہ سترہ سو ڈاکٹرز زیادہ تر دیہات میں جائیں گے ، کیونکہ فوج کو اتنے ڈاکٹروں کی ضرورت نہیں ۔ ان کا اپنا کالج بھی اب کھل گیا ہے ۔

مچھروں کی بھی بات ہوئی ہے ۔ انہوں نے فیصل آباد میں بڑے بڑے مچھروں کا ذکر کیا ہے ۔ گزارش ہے کہ مچھر تو لاہور میں بھی ہیں اور کافی بڑے بھی ہیں ۔ لیکن انسداد ملیریا کا مطلب مچھر ختم کرنا نہیں ، بلکہ ملیریا ختم کرنا ہے ۔ ملیریا ایک خاص قسم کے مچھر سے ہوتا ہے ۔ یہ بھی ایک ٹیکنیکل معاملہ ہے ۔ سیکرٹری صاحب ، جو کہ ڈاکٹر بھی ہیں ، آپ کو بہتر سمجھا سکیں گے ۔ شاید میں بھی ان سے کچھ سیکھ سکوں ۔

ایک معزز ممبر : زور مچھر پر ہے ۔

وزیر صحت : زور ''ملیریا'' پر ہے ، ''مچھر'' پر نہیں ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا ، سیکرٹری صاحب دیں گے ۔

پھر آپ نے کہا ہے کہ ایکیوپمنٹ (سامان) کہاں ہے ؟ یہ بھی وسائل کا معاملہ ہے ۔ انشاء اللہ جلد حل کیا جائے گا ۔ ٹورنگ کا معاملہ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس وقت تک زیادہ ٹورنگ نہیں کرنی چاہئے جب تک مجھے اپنے محکمے پر کچھ عبور نہ ہو ۔ انشاء اللہ میں جلد ٹورنگ کا پروگرام شروع کروں گا ۔ میں نے جہلم وغیرہ میں سرپرائز وزٹ بھی کیے ہیں اور کچھ ہسپتال چیک بھی کیے ہیں ۔ لیکن میں ڈاکٹر نہیں اور ابھی محکمے پر بھی مجھے پوری طرح عبور نہیں ۔ جب پوری طرح عبور حاصل ہو جائے گا تو آپ ٹورنگ سے بھی انشاء اللہ مطمئن ہوں گے ۔ مجھے کچھ بنیادی چیزوں کا پتہ ہونا چاہئے ۔ میں محض مثال کے لیے عرض کرتا ہوں کہ میں اگر کسی ہسپتال کو چیک کرنے جاؤں تو مجھے پتہ ہونا چاہئے کہ ایمرجینسی روم یا ایمرجینسی وارڈ میں کون سی ایمرجنسی میڈیسنز چاہئیں ۔

چودھری انور علی چیمہ (وائس چیئرمین ، ضلع کونسل ، سرگودھا) : میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ تشریف لے آئیں ، آپ کے آنے سے ہی نظام درست ہو جائے گا ۔

وزیر صحت : میں ضرور حاضر ہوں گا۔

بیگم عارفہ طوسی صاحبہ نے فرمایا ہے کہ مریض بہت زیادہ ہیں ، ڈاکٹر زیادہ ہونے چاہئیں ۔ فیس زیادہ لی جاتی ہے ۔ دیہاتی ڈسپنسریوں میں ہیرا میڈیکس بھیجے جائیں ۔ میڈیکل کالجوں میں ہیرا میڈیکس کو جگہ دی جائے۔ گذارش ہے کہ طبی سہولتیں آپ نے دیکھ لی ہیں ۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ طبی سہولتیں زیادہ سے زیادہ دی جائیں تاکہ اوور کراؤڈنگ ختم ہو ۔ جہاں تک فیس زیادہ لینے کا تعلق ہے ، ہم نے ایک رپورٹ مرکزی حکومت کو بھیجی ہے ۔ وہاں اس پر غور و خوض ہو رہا ہے ۔ امید ہے کہ خاطر خواہ نتائج نکلیں گے ۔ جہاں سے بھی ملیں گے رورل ڈسپنسریوں میں ہیرا میڈیکس بھیجیں گے ۔ ہیرا میڈیکس کی بہت کمی ہے لیکن اب اتنے اسکول کھل گئے ہیں کہ انشاء اللہ یہ کمی بھی دور ہو جائے گی سیٹوں کے بارے میں بعد میں کچھ عرض کروں گا ، کیونکہ مجھے اس کا علم نہیں کہ ہیرا میڈیکس کے لیے سیٹیں کیوں نہ رکھی گئیں ، یا رکھی جانی چاہئیں یا نہیں ۔ یہ سٹڈی کرکے میں آپ کو بتا سکتا ہوں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ زیادہ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور ان کی سیٹیں کم نہ کی جائیں ۔ میں اس سوال کا جواب دے چکا ہوں ۔ بجٹ وسائل کے مطابق بنتا ہے اور جیسے میں اپنی پریزینٹیشن میں عرض کر چکا ہوں ، حکومت پنجاب پر اور بھی شعبہ جات کا بوجھ ہے ۔ لیکن میں ذاتی طور پر کوشش کروں گا کہ میں صحت اور تعلیم دونوں کے لیے پہلے سے زیادہ حصہ لوں ۔ دیہاتی ہونے کی حیثیت سے میں دیہاتی علاقوں کے لیے زیادہ کوشش کروں گا ۔

قریشی صاحب نے فرمایا ہے کہ لاہور کے شمال میں ہسپتال نہیں ہے ۔ تو لاہور کے اندر تو بہت سے ہسپتال ہیں ۔ شمال میں اگر نہیں تو آپ جنوب میں آ جائیے ۔ زیادہ سے زیادہ دو چار پانچ میل کا فاصلہ ہے ۔ ہمارے پاس

تو ایسے علاقے بھی ہیں جہاں پچاس پچاس میل کے لیے کوئی ہسپتال نہیں - ان کا بھی کچھ حق ہے - تو یہ ترجیحات کے مطابق ہونا چاہئے -

ایک معزز ممبر : شہال میں ہسپتال ضرور ہونا چاہئے -

لیفٹیننٹ (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل : عالی جاہ ! ایکسرے پلانٹ کے بارے میں میں پھر آپ سے التجا کروں گا -

وزیر صحت : ویسے ان کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ ایک گورنرز ڈائریکٹو آیا ہے کہ لاہور کے شہال میں ہسپتال کی ایک اسکیم بنائی جائے - وہ اسکیم جب بن گئی تو انہیں پیش کی جائے گی -

جناب سراج قریشی : میں مرکزی انجمن تاجران لاہور کی طرف سے پیش کش کرتا ہوں کہ انجمن کو اگر سرکاری پلاٹ اور عملہ مفت فراہم کر دیا جائے تو انجمن اس کی عمارت بنا دے گی -

میاں شجاع الرحمان : پلاٹ دستیاب ہے - آپ بتائیے ، میں آپ کو دینے کے لیے تیار ہوں (نعرہ ہائے تحسین) -

وزیر صحت : آپ نے ایک بچے کے بارے میں بڑی درد ناک کہانی بھی سنائی - اس پر میں پوری انکوائری کراؤنگا کہ یہ کیا چکر ہوا -

راولپنڈی ہسپتال کے بارے میں گزارش ہے ، جیسا کہ آپ نے پچھلے اجلاس میں مجھے بتایا ، ایک گورنر انسپکشن ٹیم وہاں بھیجی گئی ہے - میرے پاس بد قسمتی سے رپورٹ نہیں ہے - زیادہ تر مسئلہ ہے کہ ہسپتال پرانا ہے ، سیوریج نہیں ، گندا رہتا ہے ، چھوٹا ہونے کی وجہ سے وہاں ہجوم رہتا ہے اور لوگوں کو انتظار کرنا پڑتا ہے - اس کی رپورٹ انہوں نے بھیجی ہے اور وہ سرپرائز وزٹ پر ادھر گئے تھے -

شیخ غلام حسین : جس ہسپتال کے بارے میں میں نے عرض کیا ہے ، نہ وہ پرانا ہے اور نہ چھوٹا ۔ وہ غالباً ڈسٹرکٹ ہسپتال کے بارے میں ہوگی ۔ جس ہسپتال کا میں ذکر کر رہا ہوں وہ تو مرکزی حکومت کے زیر انتظام چل رہا تھا ۔ وہ تو ایک بڑا معیاری اور مثالی ہسپتال چل رہا تھا ۔ صوبے میں آنے کی وجہ سے اس کی بھی وہی حالت ہوگئی ہے ۔ جو صوبے کے دیگر ہسپتالوں کی حالت ہے ۔ میری استدعا ہے کہ کسی طریقے سے اس کا معیار برقرار رکھا جائے ۔ وہ سائز میں بھی کم نہیں ۔ یا وہ رپورٹ غلط ہے ۔ آپ چیک کر لیں ۔ یہ کوئی اور ہسپتال ہوگا ۔ راولپنڈی کا ہے یا کسی اور جگہ کا ہے ؟

وزیر صحت : راولپنڈی کا ہی ہے اور جنرل ہسپتال ہی ہے ۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اوور کراؤڈنگ زیادہ ہے ، ہسپتال چھوٹا ہے ، لوگ زیادہ ہیں وغیرہ وغیرہ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اب اجلاس کی کارروائی پونے تین بجے تک ختم کی جاتی ہے ، چونکہ نماز کا وقت ہوگیا ہے ۔ ٹھیک پونے تین بجے ہم یہاں اکٹھے ہوں گے ۔

(ایک بج کر تیس منٹ پر وقفہ برائے نماز و طعام کیا گیا)

(تین بجے شام صوبائی کونسل پنجاب کے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب میاں غلام محمد احمد خان مانیکا دوبارہ شروع ہوئی) ۔

اناؤنسر : حواتین و حضرات ۔ السلام علیکم ۔

صوبائی کونسل پنجاب کے اجلاس کی تیسری نشست کا آغاز ہوتا ہے آج کے اجلاس کی دوسری نشست میں فاضل اراکین نے جو سوالات اٹھائے تھے وہ کچھ ٹیکنیکل قسم کے تھے اور ان سوالوں کے بارے میں فرمایا گیا تھا کہ جناب سیکرٹری صحت صاحب ان کے جوابات دیں گے ۔ لہذا میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور ان کے جوابات دیں ۔

سیکرٹری صحت (بریگیڈیر منظور ملک) : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - صاحب صدر و معزز اراکین کونسل - السلام علیکم - مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں کچھ ٹیکنیکل سوالات کے جوابات آپ کے سامنے پیش کروں - میں نے سب سوالوں کو چھ حصوں میں تقسیم کر لیا ہے اور ان کے جوابات (consolidate) جمع کر کے اکٹھے دیتا جاؤنگا -

سب سے پہلے میڈیکل اسٹور ڈیپو کا مسئلہ ہے - تو اس سلسلہ میں میں عرض کرتا ہوں کہ جب میں نے take-over کیا تو میں بھی آپ کی طرح محسوس کرتا تھا کہ اس میں کچھ بہتری (Improvements) ہونی چاہیے ، اس سلسلہ میں کچھ لوگوں نے مجھے کہا اور کچھ میں نے بھی دیکھا کہ ہمارے ہاں جو سسٹم ہے وہ کچھ ٹھیک ہونے والا ہے تو سب سے پہلے میں نے پرنسپل صاحبان کو بلایا اور ایکسپرٹس کو اور اسپیشلسٹس جو سینئر most ہیں ان کو بلا کر کہا کہ جو ہمارے پاس ایم ۔ ایس ہے جو ایک لسٹ ہوتی ہے جس کے مطابق یہ لوگ دوائیاں انڈنٹ (indent) کرتے ہیں ، حاصل (procure) کرتے ہیں اور سپلائی کرتے ہیں - اس لسٹ کو ہم سارے ہسپتالوں میں (circulate) مشتہر کر رہے ہیں تاکہ وہ اس کے مطابق (indent) انڈنٹ کریں ، اسی کے مطابق (consolidate) ہو اس کے مطابق ان کا انڈنٹ (indent) جائے اور دوائیاں تھوڑے سے تھوڑے وقفے کے اندر مہیا (procure) کر کے تقسیم (distribute) کی جائیں اس لسٹ کی خصوصیت یہ ہے کہ جو پرانی دوائیاں تھیں ان کو نکال دیا گیا ہے اور نئی دوائیاں شامل کر لی گئی ہیں البتہ پرانی دوائیوں میں سے جو اسٹینڈرڈ کی دوائیاں ہیں ان کو ان میں شامل کر لیا گیا ہے اور کوشش یہ کی گئی ہے کہ جو روز مرہ کی ضروریات کی دوائیاں ہیں ان کو ہم اس لسٹ کے اندر زیادہ اہمیت دیں اور جو مہنگی دوائیاں ہیں ان کے لیے ہم نے یہ کہا ہے کہ ہسپتالوں کے لوکل پرچیز کے اختیارات بڑھا کر پندرہ سے پچیس کر دیے گئے

ہیں تاکہ (on the spot) موقع پر وہ ان کو خرید کر اپنی ضروریات کو پورا کر سکیں ۔ یہ تو میڈیکل اسٹور ڈپو کے بارے میں تھا ۔

دوسرے اس معزز ایوان میں ڈاکٹروں کے رویہ کے بارے میں کہا گیا ہے ۔ اس سلسلہ میں میری سمجھ میں یہ بات آتی ہے کہ ڈاکٹروں کا رویہ اس لیے ماضی میں خراب تھا کہ ڈاکٹرز ملتے نہیں تھے اب جب ڈاکٹرز ملنے شروع ہوگئے ہیں تو pick and choose کا یہ حساب ہو جائے گا اور جو اچھے ہوں گے وہ رکھ لیے جائیں گے اور جو نالائق ناموزوں ہوں گے وہ نکال دیے جائیں گے اس لیے تھوڑی دیر اور آپ کو تکلیف اٹھانی پڑے گی جس وقت زیادہ ڈاکٹرز آ جائیں گے تو انشاء اللہ یہ بھی مسئلہ حل ہو جائے گا اور ان کا رویہ خود بخود (automatically-attitude) اچھا ہو جائے گا اب تو وہ ہمیں dictate کرتے ہیں پھر ہم ان کو dictate کریں گے ۔

تیسرے پرچیز کے متعلق اور کوالٹی کنٹرول کے متعلق اس معزز ایوان میں کہا گیا تھا کہ اسٹینڈرڈ کی دوائیاں نہیں ملتیں اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ ہم نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ دوائیاں خریدنے سے پہلے ہم ان کو ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کے اندر بھیج دیتے ہیں تاکہ ان کا تجزیہ کرسکیں اور جب وہ تجزیہ میں درست بیٹھتی ہیں جیسا کہ ان پر لکھا ہوتا ہے کہ اس کے اندر فلاں چیز ہونی چاہیے ! اگر وہ اس معیار کے مطابق ہو تو ٹھیک ہے وگرنہ ہم اس کے مطابق ایکشن لیں گے اس کے ساتھ ادویات فراہم کرنے والی فرموں کو گلہ تھا کہ پیسے لے کر خراب کو اچھی اور اچھی کو خراب بتا دیتے ہیں اس کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ جن دوائیوں کو ہم ناموزوں (unfit) قرار دیتے ہیں ان کا نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ سے تجزیہ کروائیں اور یہ انسٹیٹیوٹ فیڈرل لیول پر ہے ۔ اگر وہ بھی کہیں کہ یہ ناموزوں (unfit) ہے تو پھر ہم اس کو ضائع (destroy) کر دیں گے ۔

اس کے علاوہ میری نظر میں ایک اور طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ان دوائیوں میں سے random sample لیکر ہسپتالوں میں بغیر بتائے ہوئے لوگوں کو بھیجیں گے کہ دیکھیے آیا یہ دوائی انسان کے اندر کام کرتی ہے یا نہیں ۔ اس کو کلینیکل ٹرائل کہتے ہیں یہ کلینیکل ٹرائل اگر درست پایا جائے گا تو پھر ہم یہ دوائیاں استعمال کیا کریں گے مگر یہ دوسری اسٹیج ہے پہلی اسٹیج ہم نے ابھی مکمل کی ہے انشاء اللہ رفتہ رفتہ (step by step) یہ بھی ٹھیک ہو جائے گا ۔

اس کے بعد سوال مچھروں کا تھا ۔ اصل میں یہ ملیریا کا انسدادی (eradication) پروگرام ہے اور اس پروگرام کے مطابق ہم مچھروں انسداد (eradication) نہیں کر رہے ہیں ملیریا کا انسداد کر رہے ہیں چونکہ مچھروں کے انسداد کا کے لیے ہمیں دو چیزیں درکار ہیں ایک تو عوام کا تعاون ہے کہ جہاں جہاں یہ مچھر پرورش پاتے ہیں وہاں ان کو ختم کیا جانا چاہیے ۔ اس کے لیے جب ہمارا آخری پوائنٹ آئے گا اس میں ہم اس کو شامل (cover) کر لیں گے ۔ انٹرنیشنل لیول پر کئی دفعہ مباحثہ (debate) ہو چکا ہے کہ کیا ہم (anti-mosquito) مچھروں کا انسداد کر سکتے ہیں یا نہیں ۔ ابھی تک ملیریا کے انسداد (eradication) کے لیے ہمارے پاس اتنے فنڈز نہیں ہیں کہ ہم اپنے آپ ہی اس کو پورا کر سکیں تو مچھروں کا خاتمہ Mosquito) (Eradication تو بہت بڑی چیز ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اس کے لیے ہمیں ابھی تھوڑا اور انتظار کرنا پڑے گا ۔ مچھروں (Mosquito) کے لیے ہمارے پاس اتنے وسائل (resources) نہیں ہیں کہ ہم ان کو نابود (eradicate) کر سکیں ۔

میڈیکل بجٹ کے لیے اس معزز ایوان میں کہا گیا ہے ۔ اس وقت دوائیوں کا بجٹ ٹیچنگ ہسپتالوں کے لیے پچیس روپے ، ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کے لیے ساڑھے بارہ روپے اور تحصیل ہسپتالوں کے لیے سات روپے ہے ، ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ ہسپتالوں سے ہمیں شکایات ملنی شروع ہوئیں تو ہم

نے سروے کیا ۔ اس کے مطابق ہم نے سب ہسپتالوں سے ان کے پچھلے تین سال کا خرچ منگوایا کہ آپ کو کتنے پیسے ملے ، کتنے خرچ ہونے اور کتنے آپ سمجھتے ہیں کہ خرچ ہونے چاہئیں ۔ اس طرح سب ہسپتالوں کا سروے کر کے ایک رپورٹ بنا لی ہے اور اس کے مطابق ہم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے رجوع کیا تھا انہوں نے ہمیں اجازت دے دی ہے کہ آپ اپنی ضروریات کو لے کر آئیں ۔ اب ہم نے حساب کر کے میزان بنا لیا ہے ۔ اسکے بعد ہسپتالوں کو کہہ دیا گیا تھا کہ اگر کسی طور پر پچھلے سالوں میں مالتو روپیہ خرچ ہوا ہے جس کے بل بقایا (outstanding) ہیں اسکی ہمیں لسٹ بھیج دیں ۔ انہوں نے لسٹ بھیج دی ہم نے محکمہ فنانس سے پیسہ لیکر ان کو بھیج دیا ۔ ان کے جو پرانے بل تھے وہ ختم کر دیئے گئے ہیں ۔ آئندہ کے لئے اضافہ کا جہاں تک تعلق ہے ہم اسکو بڑھانے کے لئے محکمہ مالیات کے پاس جا رہے ہیں ۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ انشا اللہ اس دفعہ بڑھ جائیگا ۔

دوسرا پوائنٹ ہیلتھ ایجوکیشن کے متعلق تھا کہ عوام کو ہیلتھ کے متعلق ٹریننگ دی جائے ۔ تربیت دی جائے ۔ اسکے متعلق ہم نے دو اسکیمیں بنائی ہیں ۔ ایک صوبائی لیول پر ہے اور ایک محیط (periphery) کے لئے ہے ۔ صوبائی والی اسکیم کی ابتدا (through) ہوگئی ہے ۔ ہم نے کالج آف کمیونٹی آف میڈیسن کے اندر ایک شعبہ ہیلتھ ایجوکیشن کا کھول دیا ہے ۔ وہ پروجیکٹر ۔ سلائڈیں ۔ فلمیں اور میٹریل اکٹھا کر رہے ہیں ان کیلئے اسٹاف مقرر کر دیا گیا ہے جس وقت وہ پروگرام تیار ہو جائے گا ہم ان کو موبائل اسکوائڈ بنا کر مختلف علاقوں میں بھیجیں گے اور لوگوں کو فلمیں دکھائیں گے ۔ ایسی چیزیں کرنی پڑیں گی ۔

اسکے علاوہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز کو کہہ دیا ہے کہ محیطی (peripheral) ایریا کے لئے وہ ایک اسکیم بنا لیں جس میں ہم ڈویژنل لیول پر کچھ اس قسم کے انتظامات کر سکیں کہ وہ اپنے اپنے ایریا میں لوگوں کو تعلیم دے سکیں ۔

جہاں تک ٹیلیویژن اور دوسرے اداروں کا تعلق ہے ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے رجوع کیا ہے ۔ ان کو درخواست کی ہوئی ہے وہ ہمیں زیادہ سے زیادہ سہولتیں دیں تاکہ اپنی سلائڈیں اور دوسری چیزوں سے لوگوں کی ہم کچھ مدد کریں ۔ جس وقت منظوری آ جائے گی انشاء اللہ یہ بھی پورا ہو جائے گا ۔

آخری ہوائٹ جنرل ہسپتال راولپنڈی کی امپروومنٹ کے متعلق تھا یہ سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال کو راولپنڈی جنرل ہسپتال کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔ پہلے یہ سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال تھا اب اسکو راولپنڈی جنرل ہسپتال کہا جاتا ہے ۔ پچھلے دنوں اخبارات میں کچھ اسکے متعلق لے دے ہوئی تھی ۔ گورنر صاحب نے کہا تھا کہ وہاں ایک ٹیم جائے ۔ ایک ٹیم گورنر انسپکشن ٹیم کے نام سے موسوم کی گئی ۔ انہوں نے وہاں جا کر نشان دہی کی کہ راولپنڈی جنرل ہسپتال کے اندر بھیڑ بھاڑ (over crowding) بہتر ہے ۔ جہاں 300 بیڈ ہونے چاہئں وہاں ساڑھے سات سو بیڈ تھے ۔ لوگ برآمدوں میں پڑے ہوئے تھے ۔ اسٹاف کم تھا اور صفائی (sanitation) بھی ٹھیک نہ تھی ۔ investigation test وغیرہ ٹھیک نہیں ہو رہے تھے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : چودھری صاحب جلدی کریں ۔

سیکرٹری صحت : ٹھیک ہے ۔ جناب والا ! انسپکشن ٹیم کی رپورٹ دیکھ کر میں خود گیا اور میں نے (surprise visit) اچانک معائنہ کیا اسکے بعد ان کو کہہ دیا گیا کہ 30 دسمبر تک جو چیزیں ان کے بس کی ہیں وہ مکمل کرلیں اگر نہیں تو وہ ہم سے رجوع کریں ۔ انشاء اللہ یہ بھی آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا ۔ شکریہ ۔

اناؤنسر : اب میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کے میئر فیصل آباد شہر کی کارکردگی کے بارے میں رپورٹ پیش کریں گے ۔ اس پر بحث نماز اور چائے کے وقفے کے بعد ہوگی ۔

میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کی کارکردگی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب ریاض شاهد (میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد) :
بسم اللہ الرحمان الرحیم واجب الاحترام جناب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی صاحب گورنر پنجاب ، وزراء کرام اور معزز اراکین صوبائی کونسل السلام علیکم ، یہ میری خوشی قسمتی ہے کہ آج پنجاب کونسل کے اجلاس میں اپنی کارپوریشن کی دو سالہ کارکردگی کا جائزہ پیش کرنے کے لئے کھڑا ہوں - آپ نے کمال مہربانی اور شفقت سے مجھے اس اجلاس میں دو سالہ کارکزاریوں کی اچھائیوں برائیوں کا حساب دینے کیلئے یہ موقع فراہم کیا - فیصل آباد شہر کے بارے میں کچھ کہنے سے پیشتر میں آپ کا اور حکومت پاکستان بالخصوص صدر مملکت کا اس بات پر شکر گزار ہوں کہ آج لوکل گورنمنٹ کے انتخابات کے نتیجے کی بناء پر میں پنجاب اسمبلی کے اس ہال میں اپنی معروضات پیش کر رہا ہوں -

یہ اسی الیکشن کی کرامت ہے کہ آج پورے ملک میں تعمیر و ترقی کا جال بچھایا جا رہا - نہ صرف شہروں میں بلکہ ملک کے دور دراز علاقوں میں بھی جہاں لوگ عام طور پر کبھی نہ گئے ہوں - وہاں بھی پختہ سڑکیں تعمیر ہو رہی ہیں ، گلیاں پختہ بن رہی ہیں ، نکاسی آب کیلئے نالیاں اور کھال تعمیر ہو رہے ہیں - پینے کا صاف پانی گھروں تک پہنچ رہا ہے - اور اسی طرح کا بنیادی تعمیری کام پورے ملک میں ہو رہا ہے - جس سے ملک کی شہرت اور کارکردگی میں گرانقدر اضافہ ہو رہا ہے -

بلا شبہ بنیادی جمہوری ادارے ہی کسی ملک کے لئے ٹھوس بنیادوں پر کارکنوں کی کھیپ تیار کرتے ہیں - اور یہیں سے قیادت ابھر کر ملک اور قوم کے مستقبل میں اہم کردار ادا کرتی ہے - ان اداروں کی افادیت یہ

بھی ہے کہ عوام اور حکومت کے درمیان رابطے کا ایک مؤثر پل بنتا جا رہا ہے جس سے عام لوگوں کے مسئلے مسائل سے با خبر ہو کر ان کے حل کیلئے بلا تاخیر اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ موجودہ حکومت نے ان بنیادی جمہوری اداروں کو کامیاب اور مؤثر بنانے کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں۔ اور بے پناہ اختیارات دئے ہیں۔ تاکہ یہ ادارے شہری اور دیہاتی سطح پر مؤثر کارکردگی سے عام لوگوں کی تکالیف کا ازالہ کریں۔ اور انہیں در پیش مسائل حل کر کے حکومت اور ارباب اختیار کی مشکلات میں کمی کریں، اور حکومت کو ہر دلعزیز اور مضبوط بنائیں۔

جناب والا! فیصل آباد پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے اور پنجاب کا دل ہے جو بیک وقت زرعی اور صنعتی شہر ہے۔ فیصل آباد کو پاکستان کا مانچسٹر ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ 36 مربع میل پر محیط یہ شہر قیام پاکستان کے وقت صرف 80 ہزار نفوس کی آبادی پر مشتمل تھا۔ اور اب اس کی آبادی 11 لاکھ نفوس سے متجاوز ہو چکی ہے۔ اور دن بدن اس شہر کی آبادی میں مزید اضافہ ہو رہا ہے نئی صنعتیں قائم ہو رہی ہے۔ نئی نئی اضافی بستیاں اور محلے کارپوریشن کی حدود اور مضافات میں بنتے جا رہے ہیں جس کے باعث فیصل آباد کے شہری مسائل میں بے پناہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ فیصل آباد کی بڑھتی ہوئی آبادی اور نت نئے مسائل پیدا ہونے کے ساتھ ان کے حل کیلئے بھی نئی نئی راہیں کھلتی جا رہی ہیں۔ آج سے تقریباً دو سال پیشتر جب جناب صدر مملکت کے احکامات کے تحت لوکل اداروں کے انتظامات منتخب عوامی نمائندگان کو دئے گئے تو اس وقت ان اداروں کو چلانے کیلئے ہمارے تجربات نہ ہونے کے برابر تھے۔ دفتری طریقہ کار اور لوگوں کے بے پناہ مسائل کو حل کرنے باوجود بعض معاملات میں وقتی طور پر ناکامیوں کا بھی سامنا ہوا لیکن جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے ان اداروں کی کارکردگی پہلے

سے بہتر ہو رہی ہے ۔ لوگوں کے مسائل حل ہو رہے ہیں اور ان اداروں کی آمدنی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے ۔ ہمیں سب سے پہلے جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا وہ صحت و صفائی اور تعلیم کے شعبوں سے متعلق تھیں ۔ اور پھر جن لوگوں نے ممبران کو ووٹ دئے تھے ، ان کی طرف سے شدید دباؤ تھا کہ جلد سے جلد شہریوں کی مشکلات حل ہوں اور ان کے علاقوں میں تعمیراتی کام ہوں ۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ' فیصل آباد کارپوریشن کے ممبران نے بہتر پارلیمانی روایات قائم کی ہیں ۔ دو سال کے عرصے میں میونسپل کارپوریشن کے کل 24 اجلاس ہوئے جن میں سے اجلاس خاص کی 222 اور اجلاس عام کی 418 قرار دادیں پیش ہوئیں جن میں سے 46 قرار دادیں صرف ایوان کی اطلاع کیلئے تھیں ۔ اور 624 قراردادوں میں سے 623 پر باتفاق رائے فیصلے ہوئے ۔ صرف ایک قرار داد پر جو سابقہ کارروائیوں کی توثیق سے متعلق تھی رائے شماری کا موقع آیا جو 19 کے مقابلہ میں 30 ووٹوں کی اکثریت سے پاس ہوئی ۔ حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھنے والے اراکین نے بھی ہمیشہ شہریوں اور کارپوریشن کے مفاد کے پیش نظر ہاؤس کے وقار میں اضافہ کرتے ہوئے اچھی جمہوری روایات قائم کی ہیں ، جس کی بدولت فیصل آباد کے ترقیاتی کام نہایت خوش اسلوبی سے بائہ تکمیل کو پہنچائے جا رہے ہیں اور میں اس ایوان میں ان تمام ممبران کا جنہوں نے شہر کے مسائل حل کرنے میں میرا ساتھ دیا ہے تہ دل سے ممنون ہونے کا اعتراف کرتا ہوں ۔

پیشتر اس کے کہ میں کارپوریشن کے تمام شعبوں کی کارکردگی پیش کروں ضروری سمجھتا ہوں کہ کارپوریشن کی آمدن و خرچ اور شعبہ وار ترقیات کا مختصر خاکہ پیش کروں چارج لینے سے پہلے کارپوریشن کی کل آمدن سال 80-1979ء میں 6,67,37,847 روپے تھی ۔ سال 81-1980ء میں 9,23,16,649 روپے تک پہنچی جب کہ 82-1981ء میں 9,41,15,100 ۔ روپے آمدن ہونے کی توقع ہے ہماری کارکردگی کے ان دو سالوں میں مجموعی طور پر 80-1979ء کے مقابلے میں 2,73,77,253 روپے کا آمدن میں اضافہ کیا گیا ہے ۔

گذشتہ تین سالوں کی آمدن و خرچ اور ترقیاتی کاموں کا اجمالی خاکہ حسب ذیل ہے ۔

میونسپل کارپوریشن فیصل آباد

(الف) آمدن و خرچ اور تعمیرات و ترقیات کا مختصر خاکہ ۔

نمبر شمار	مد	قبل از عوامی قیادت 1979-80ء	عوامی قیادت کے تحت دوران 1980-81ء	1981-82ء
	نقشے اور گوشوارے پیش ہیں ۔ بہ ملاحظہ فرمائیں :			
1 ۔	آمدنی	6,67,37,648	9,23,17,649	9,41,15,100
2 ۔	خرچ	6,39,58,796	7,91,35,013	9,02,82,000
3 ۔	ترقیاتی اخراجات	2,80,31,342	3,82,60,477	4,00,00,000
	مد وار			
1 ۔	محکمہ جات عامہ	32,93,838	25,89,096	21,60,000
2 ۔	محکمہ مالیات	11,18,622	13,39,333	70,20,000
3 ۔	محکمہ ٹیکسیشن	60,5,674	31,64,674	39,00,000
4 ۔	محکمہ تعلیم	1,58,03,733	1,73,55,563	1,95,58,000
5 ۔	محکمہ سوشل ویلفیئر	2,36,025	9,40,689	15,25,000
6 ۔	محکمہ صحت عامہ	1,32,18,218	1,75,84,214	2,02,83,000
7 ۔	محکمہ طب	31,86,994	39,17,622	34,20,000
8 ۔	محکمہ حیوانات	1,80,238	1,92,487	1,26,700

9 ۔ محکمہ آب رسانی	10,06,321	10,97,844	12,05,000
10 ۔ محکمہ تعمیرات	2,36,82,941	3,07,52,814	2,98,85,000
11 ۔ عارضی پیشگی رقوم	16,26,190	2,01,677	12,00,000
کل میزان	6,39,58,796	7,91,35,013	9,02,82,000

(ب) **تعمیراتی منصوبہ جات**

1979-80ء گلیوں اور نالیوں کے 160 منصوبے شروع کئے گئے جن پر 90,49,658 روپے خرچ کئے گئے ۔

1980-81ء گلیوں اور نالیوں کے 312 نئے منصوبے شروع کئے گئے جن پر 1,66,23,906 روپے خرچ ہوئے ۔

1981-82ء گلیوں اور نالیوں کے تعمیراتی کاموں کے لیے منجملہ مبلغ 1½ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔

سڑکات

1979-80ء مختلف سڑکوں کے 160 منصوبے مکمل کئے گئے جن پر مبلغ 90,52,995 روپے خرچ ہوئے ۔

1980-81ء مختلف سڑکوں کے 170 منصوبے مکمل کئے گئے جن پر مبلغ 1,00,62,604 روپے خرچ ہوئے ۔

1981-82ء رواں مالی سال کے دوران مختلف سڑکات کی تعمیر و توسیع کے لیے مبلغ 1,20,00,000 روپے مختص کئے گئے ہیں ۔

اسٹاف کوارٹرز

1979-80ء تعمیر اسٹاف کوارٹرز رہائش گاہ آفیسران بلدیہ پر مبلغ 8,65,143 روپے خرچ کئے گئے -

1980-81ء تعمیر اسٹاف کوارٹرز رہائش گاہ آفیسران بلدیہ پر مبلغ 7,12,262 روپے خرچ کئے گئے -

1981-82ء تعمیر اسٹاف کوارٹرز رہائش گاہ آفیسران بلدیہ کے لیے مبلغ 2,00,000 روپے مختص کیے گئے ہیں -

تعمیر چونگیات

1979-80ء — — — — —

1980-81ء 3,53,480

1981-82ء 6,00,000

تعمیر تانگہ ، ٹیکسی و رکشہ اسٹینڈز

1979-80ء X

1980-81ء 4,29,850

1981-82ء 1,00,000

تعمیر عمارات اسکولز طلبا و طالبات

1979-80ء 49,12,115

1980-81ء 53,77,439

1981-82ء 53,80,000

تعمیر و توسیع ہسپتال ڈسپنسریاں

1979-80ء 5,68,792

1980-81ء 14,25,183

1981-82ء 4,00,000

تعمیر شفا خانہ حیوانات و مذبحہ خانہ

1979-80ء 97,738

1980-81ء 1,08,739

1981-82ء 10,00,000

باغات و پارکس

1979-80ء 24,48,266

1980-81ء 19,27,497

1981-82ء 10,00,000

اسٹریٹ لائٹ کی توسیع و دیکھ بھال

1979-80ء 20,90,195

1980-81ء 25,64,560

1981-82ء 65,00,000

(اذان عصر کے لیے مختصر وقفہ)

جناب قائم مقام چیئرمین : آدھے گھنٹے کے لیے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے - دوبارہ کارروائی پورے چار بجے شروع کریں گے - اب وقفہ برائے نماز اور چائے ہوگا -

(تین بج کر تیس منٹ پر وقفہ برائے نماز اور چائے کیا گیا)
(چار بجکر پانچ منٹ پر اجلاس کی دوبارہ کارروائی زیر صدارت گورنر پنجاب لیفٹننٹ جنرل غلام جیلانی خان شروع ہوئی) ۔

اناؤنسر : اجلاس کی کارروائی جناب گورنر کی زیر صدارت شروع ہوتی ہے ۔ چائے اور نماز کے وقفے سے پہلے بلدیہ فیصل آباد کے میئر بلدیہ فیصل آباد کی رپورٹ پیش کر رہے تھے جو نامکمل رہ گئی تھی اس کے بعد اس پر عام بحث ہوگی ۔

ملک ریاض شاھد (میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد) : جناب والا ! میں دو سال کی کارکردگی کی رپورٹ پڑھ رہا تھا تو اس میں کئی چیزیں پڑھ چکا ہوں لیکن ایک چیز ہماری آمدنی کے متعلق ہے تو جناب والا ! 1979-80ء میں جب ہم کارپوریشن میں ابھی نہیں آئے تھے تو اس وقت کارپوریشن کی کل آمدن 6 کروڑ ، 67 لاکھ ، 37 ہزار 848 روپے تھی ہمارے وقت میں یعنی 1980-81ء میں 9 کروڑ ، 23 لاکھ ، 17 ہزار 649 روپے تک پہنچی اور اس سال 9 کروڑ ، 41 لاکھ ، 15 ہزار ایک سو روپے کی آمدنی متوقع ہے ۔ آمدن اور خرچ کے سارے گوشوارے آپ کے سامنے پیش کر دئے گئے ہیں ۔

صحت و صفائی :

جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے ۔ صحت کے لیے صفائی نصف ایمان قرار دی گئی ہے اور کسی بھی شہری انتظامیہ کی کارکردگی کو صفائی کے معیار سے پرکھا جاتا ہے اور صفائی کے عمل میں اگر تسلسل اور باقاعدگی نہ ہو تو شہر کے علاقے کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں میں تبدیل ہو جائیں ۔ شہر کو صاف کرنے کے لیے عملہ صفائی کی استعداد کار بہتر کرنے کے لیے شہر کو 30 سیکٹروں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ جن میں سینٹری انسپکٹر اور سپروائزرز

عملہ صفائی سے کام کروانے پر مامور ہیں اور شہر کے محلوں اور اہم سڑکوں کے قریب فالتو ڈپو بنائے گئے ہیں ۔ جہاں کوڑا کرکٹ جمع ہوتا ہے اور پھر وہاں سے ٹرکوں ، ٹرالیوں میں بھر کر شہر سے باہر پھینکا جاتا ہے ۔ کارپوریشن کا چارج لینے سے قبل فالتو ڈپو نیلام ہوتے تھے اور بڑے بڑے زمیندار کوڑا شہر سے اٹھوا کر اپنے کھیتوں میں لے جاتے تھے ۔ لیکن بد قسمتی سے ہمارے چارج لینے کے بعد کوڑا اسٹینڈ کی نیلامی کے لیے بار بار کوشش کرنے کے باوجود ٹھیکیداروں نے کوڑے کا نیلام لینے سے انکار کر دیا ۔ بلکہ انھوں نے یہ کہا کہ کارپوریشن اگر ہمیں معقول رقم دے تو وہ اپنی ٹرالیوں میں کوڑا بھر کر شہر سے باہر لے جائیں گے ۔ یہ صورت حال انتہائی پریشان کن تھی جس سے بلدیہ کی کارکردگی کو چیلنج کا سامنا کرنا پڑا اور پھر برسات کا موسم شروع ہوگیا جب کہ کارپوریشن کے پاس چار ٹریکٹر ٹرالی اور دو فرسودہ قسم کے ٹرک میسر تھے ۔ اس صورت حال کی نزاکت کے پیش نظر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اور کمشنر صاحب سرگودھا ڈویژن نے اس معاملہ میں مداخلت کی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ٹریکٹر ٹرالیاں کرائے پر حاصل کی جائیں اس طرح سے شہر کا کوڑا اٹھانے کا ہنگامی بنیادوں پر بندوبست کیا گیا ۔ اسی سال جناب گورنر صاحب کی معائنہ ٹیم نے فیصل آباد کے دیگر اداروں کے علاوہ کارپوریشن کے کام اور تمام امور کا معائنہ کیا اور صفائی کے بارے میں انتظامات کو بہتر بنانے کو کہا گیا ۔ اسی سلسلہ میں ایک اعلیٰ سطح کا اجلاس جناب چیف سیکرٹری پنجاب کی صدارت میں منعقد ہوا ۔ اس میں فیصلہ فیصلہ کیا گیا کہ کارپوریشن فوری طور پر 20 نئے ٹرک ۔ چار مکینیکل لوڈر خریدے اور 600 نئے خاکروبوں کی آسامیاں تخلیق کرے ۔ چنانچہ اس پر فوری طور پر عملدرآمد کیا گیا اور تقریباً ایک کروڑ روپے کے مصرف سے یہ اضافی مشینری خریدی گئی ۔ عملہ صفائی کی کارکردگی اور حاضریوں کو چیک کرنے کے لیے علاقہ کونسلروں کو اپنے اپنے علاقہ میں یہ ذمہ داری سونپی گئی ۔ اس کے علاوہ ڈپٹی میئر کو تمام شہر کی صفائی کی

عمومی طور پر نگرانی اور اصلاح کا ذمہ دار بنایا گیا ۔ اس کے علاوہ کونسلرز اور ہیلتھ آفیسر پر مشتمل ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی جو اچانک چھاپے مار کر عملہ صفائی کی حاضری اور کام کی پڑتال کرنے لگی ہر اس سے صفائی کا معیار اب پہلے سے کہیں بہتر ہوگیا ہے ۔ شہر کے گرداگرد بڑے واٹر چینل کو جو سالہا سال سے صاف نہیں ہوا تھا اور جس کے اوپر جا بجا ناجائز تجاوزات کی بناء پر صفائی نہیں ہو سکتی تھی اب اس کی صفائی کمیٹی نے اس چینل سے سینکڑوں ٹن جمع شدہ گندگی کو دن رات محنت سے باہر نکلوا کر گندے پانی کے بہاؤ کو ممکن بنایا ہے ۔ شہر سے ناجائز تجاوزات کی تازہ مہم کے نتیجہ میں بھی صفائی کا معیار کافی بہتر ہو چکا ہے ۔

صفائی کے ساتھ ساتھ میونسپل کارپوریشن نے شہریوں کی صحت کے لیے خاص توجہ دی ہے اور اس کے لیے تقریباً 34 لاکھ روپے کی کثیر رقم مہیا کی گئی ہے ۔ میونسپل کارپوریشن نے اس سلسلہ میں متعدی امراض کے علاج معالجہ کا ایک ہسپتال قائم کیا ہوا ہے ۔ جس کے لیے 10 لاکھ کے ابتدائی مصرف سے حال ہی میں نئی کشادہ عمارت تعمیر کرائی گئی ہے ۔ اس کے علاوہ 13 ڈسپنسریاں ۔ 16 ہیلتھ سنٹر ۔ 31 ویکسی نیشن سنٹرز 7 وبائی امراض کے چھوٹے انسدادی مراکز اور 5 یونانی ڈسپنسریوں کا انتظام چلا رہی ہے ۔ جہاں کوالیفائیڈ عملہ متعین ہے اور ضروری ساز و سامان و ادویات فراہم کی جاتی ہیں ۔ اس کے علاوہ برسات کے دنوں میں عملہ صحت نے لاکھوں افراد کو حفاظتی ٹیکے لگائے اور اس غرض کے لیے 36 عارضی ویکسی نیشن سنٹر قائم کئے گئے ۔ جن کی کارکردگی سے ہمارا شہر وبائی امراض سے محفوظ و مامون رہا ۔ کیونکہ صحت کا عملہ گھر گھر پہنچ کر بھی بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگانے کا فریضہ انجام دیتا رہا ۔

مذبحہ خانہ :

فیصل آباد شہر میں قدیم طرز کا ایک ہی مذبحہ خانہ قائم ہے جو اتنے بڑے شہر کی ضروریات کا متحمل نہیں ہو سکتا ۔ ہم نے حتی المقدور اس کی اصلاح و توسیع کرکے شہر کی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے ۔ لیکن پھر بھی مذبحہ خانہ محل وقوع اور کارکردگی کے لحاظ سے نہایت ناقص ہے ۔ جناب گورنر کی معائنہ ٹیم نے اپنے معائنہ کے دوران اس کی صفائی اور عملہ کے بارے میں خصوصی نوٹس لیا تھا جس کے بعد ہنگامی بنیادوں پر صفائی کے لیے عملہ اور باقاعدگی کے لیے ویٹرنری اسٹاف کو زیادہ مستعد کیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ ایک جدید طرز کا مذبحہ خانہ تعمیر کرنے کی غرض سے میتانہ روڈ پر ایک قطعہ اراضی خرید کیا گیا ہے ۔ جہاں اس کی تعمیراتی ضروریات کے لیے دس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ بھی آئندہ سالوں میں تین چار مذبحہ خانے شہر کے اطراف میں تعمیر کئے جائیں گے تاکہ شہریوں کو صاف ستھرا اور آلودگی سے پاک گوشت میسر آ سکے ۔

شفا خانہ حیوانات :

اب تک شہر میں جانوروں کے علاج معالجہ کے لیے ایک شفا خانہ ڈسٹرکٹ کونسل اور دوسرا زرعی یونیورسٹی کے زیر انتظام قائم ہے جو مقامی ضروریات کے لیے نا کافی ہے ۔ کارپوریشن نے اسی سال اپنی طرف سے شفا خانہ حیوانات 10 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کروایا ہے ، جس کی تعمیر تقریباً مکمل ہوگئی ہے جہاں ضروری ساز و سامان و مطلوبہ عملہ جلد مہیا کر دیا جائے گا ۔

تعلیمی ادارہ جات :

جناب گورنر ! جیسا کہ آپ کی خواہش و کوشش ہے کہ پاکستانی قوم تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو ، اور تعلیم کا معیار اور مقصد ملک اور قوم

کی ترقی اور بہتری کے لیے ہو - اسی بنیاد پر ہم نے اپنے شہر کے تعلیمی اداروں کو چلانے کا تہیہ کیا ہوا ہے میونسپل کارپوریشن کی بنیادی ذمہ داریوں میں پرائمری اور مڈل تک تعلیم شامل ہے - ہمارے چارج سنبھالنے کے وقت تعلیمی اداروں کی حالت نہایت ابتر تھی - اسکولوں میں کمروں کی کمی - لیٹرین اور پانی کا ناقص انتظام - یہاں تک کہ بچوں کو بیٹھنے کے لیے ٹاٹ اور بلیک بورڈ تک پوری طرح میسر نہیں تھے اور اساتذہ کے لیے فرنیچر نہ ہونے کے برابر تھا اب اسکولوں کی حالت کو بہتر بنانے پر بھرپور توجہ دی گئی ہے - کارپوریشن کے کئی ایک اسکول کرایہ کی تنگ و تاریک عمارات میں چل رہے تھے جن کی خاطر خصوصی توجہ دے کر پرائیویٹ مالکان سے اراضی خرید کر اپنی عمارات تعمیر کروائی گئیں اور ساتھ ہی جہاں سرکاری قطعات جات اراضی میسر ہوسکے انہیں باقاعدہ طور پر حاصل کرکے نئی کشادہ عمارات کی تعمیر کروائی گئی - اس کے نتیجہ میں کل تیرہ 13 نئی عمارات تعمیر کی گئیں اور سابقہ عمارات میں عرصہ دو سال کے دوران 41 نئے کمروں اضافہ کیا گیا - نواحی آبادیات کی تعلیمی ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے تین جونئر پرائمری اسکولوں کو مڈل کا درجہ میں تبدیل کیا گیا اور تعداد طلباء کے مقابلہ میں اساتذہ کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے 20 نئی آسامیاں برائے جونئر اسکولز منظور کی گئیں جب کہ 130 نئی اضافی آسامیاں معلمات کی منظوری کے لیے حکومت کو تحریک کی جا چکی ہے -

چنانچہ اس اہم قومی فریضہ کی انجام دہی پر کارپوریشن سالانہ دو کروڑ کے لگ بھگ خرچ کر رہی ہے - کچھ عرصہ پیشتر جناب کمشنر سرگودھا ڈویژن نے بجٹ اور دیگر امور کی بہتری کے لیے فیصل آباد میں ہی اجلاس منعقد کیا تھا جس میں انہوں نے اس امر کی بطور خاص ہدایت فرمائی تھی کہ نونہالان قوم کو بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرنے کی غرض سے ٹاٹوں کی بجائے ڈیسک بینچ مہیا کیے جائیں اور یہ طے کیا گیا کہ ہر

سال کارپوریشن اپنے جو درخت نیلام میں فروخت کر دیتی ہے انہیں نیلام کرنے کی بجائے اسکولوں کے فرنیچر کی تیاری پر استعمال کیا جائے اور یہ کام تین سالہ پروگرام کے تحت مرحلہ وار مکمل کیا جائے چنانچہ اس ہدایت کی روشنی میں ضروری کارروائی کی جا چکی ہے ، 10 ہزار ڈیسک بینچ سالانہ تیار کروا کر اسکولوں میں مہیا کیے جائیں گے ۔

اس وقت کارپوریشن کے پاس مذہبی اوقاف کی ملکیتی ایک عمارت برائے مڈل اسکول طالبات اور دو عمارتیں برائے پرائمری اسکول طلباء ہیں جن کی عام حالت معیاری اور تسلی بخش نہیں ہے قواعد کے تحت ان کی تعمیرو توسیع پر کارپوریشن کوئی پیسہ خرچ نہیں کر سکتی لہذا مفاد تعلیم کے لیے ضروری ہے کہ یہ عمارات مستقل طور پر کارپوریشن کو منتقل کردی جائیں تاکہ ان کی حالت کو درست کر کے معیاری بنایا جا سکے ۔ تاہم ابھی تعلیم کا یہ اہم مسئلہ بے پناہ وسائل اور بھرپور توجہ کا متقاضی ہے ۔ ہماری شدید خواہش ہے کہ ہم بنیادی تعلیم کے مسئلہ سے بہتر اور اطمینان بخش طور پر عہدہ برا ہو سکیں اور خاص طور پر بچوں میں اسلامی تعلیم کو فروغ دے کر اسلامی معاشرہ کی صحیح معنوں میں تشکیل دے سکیں ۔ اس غرض کے لیے قاریوں کا بھی کارپوریشن نے اہتمام کیا ہوا ہے ۔

آڈیٹوریم :

ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے آڈیٹوریم کی تعمیر کا منصوبہ منظور کر کے اس پر ابتدائی مراحل کے طور پر کام شروع کرایا جا چکا ہے اور اس مقصد کے لیے 2½ لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں جس کی جلد از جلد تکمیل کی کوشش کی جائے گی ۔

میونسپل لائبریری :

شہر کے مرکزی حصہ میں میونسپل کارپوریشن کی طرف سے ایک لائبریری قائم ہے ۔ جس میں مختلف اقسام کی 15,000 کتب مہیا ہیں ۔ اس

میں پر سال ایشیائی بک فاؤنڈیشن کے عطیات میں سے بھی کتب حاصل کی جاتی ہیں ۔ کارپوریشن نے امسال 50 ہزار روپیہ نئی کتب کی خرید کے لیے مختص کیا ہے ۔ یہاں شہریوں کو آرام دہ اور پرسکون ماحول میں بیٹھ کر مطالعہ کرنے کی خاطر خواہ سہولیات میسر ہیں ۔

کھیلیں اور دیگر تفریحی و صحت بخش مشاغل :

فیصل آباد کو اس لحاظ سے بھی مقام افتخار حاصل ہے کہ اس نے ملک کے لیے نامور کھلاڑی پیدا کیے ہیں جو بالخصوص ہماری قومی ہاکی ٹیم میں خدمات انجام دے کر ملک و قوم کا نام روشن کر چکے ہیں ۔ یہ حقیقت اس امر سے بھی عیاں ہیں کہ قومی ہاکی ٹیم کی قیادت فیصل آباد کے جن نامور کھلاڑیوں کے سپرد ہوئی ان میں کرنل سید علی اقتدار شاہ دارا ۔ ڈاکٹر چودھری غلام رسول طارق عزیز ۔ خالد محمود اور اختر رسول شامل ہیں شہر کی مختلف آبادیات میں جو قطعات اراضی کھیل کود اور سیرو تفریح کے لیے مخصوص تھے وہاں یا تو پہلے گندگی اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے رہتے یا مویشیوں کی چراگاہیں بنے ہوئے تھے ۔ شہری ان مقامات سے کوئی استفادہ نہیں کر پاتے تھے چنانچہ وسائل آمدن کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی اصلاح و درستی پر خصوصی توجہ دی گئی اور 9 عدد نئی پارکس تعمیر کرائی گئیں اور ان کے گرد اگرد خوبصورت گرل وال تعمیر کرانے کے علاوہ خوشنما پودے گارڈن لائٹ اور کنکریٹ کے بینچ بنوا کر مہیا کیے گئے ہیں ۔ ان اقدامات سے نوجوان نسل کو صحت بخش ماحول میں کھیل کود اور سیر و تفریح کے بہتر مواقع میسر آئے ہیں سال 1980.81ء کے دوران ایسی پارکوں اور گراؤنڈوں کی تعمیر و اصلاح پر بیس لاکھ روپے کے قریب خرچ کیا گیا ۔

کھیلوں کے فروغ کے لیے کونسلرز کی ایک اسپورٹس کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کا کنوینر ایک ایسے کونسلر کو مقرر کیا گیا ہے جو

فٹ بال کا انٹرنیشنل کھلاڑی ہے اسپورٹس کی خاطر اس سال 9 لاکھ روپیہ مختص کیا گیا ہے اور دو سالوں کے عرصہ کے دوران مقامی اقبال اسٹیڈیم کی تعمیر و توسیع کے لیے کارپوریشن نے 10 لاکھ روپے کا امدادی عطیہ دیا ہے - اس کے علاوہ ڈویژنل ڈسٹرکٹ اسپورٹس آرگنائزیشنز کو 50 ہزار روپیہ مستقل طور پر سالانہ گرانٹ ادا کی جا رہی ہے - اسپورٹس فنڈز میں سے میونسپل اسکولوں کے بچوں کے مابین وقفہ بہ وقفہ کھیلوں کے مقابلے منعقد کرائے جا رہے ہیں - غیر ملکی ٹیموں کی فیصل آباد میں آمد کے موقع پر استقبالیہ انتظامات کے علاوہ اپنے مہمان کھلاڑیوں میں انعامات بھی تقسیم کیے جاتے ہیں - گو ہم نے معیاری قسم کے کچھ گراؤنڈ تیار کروائے ہیں مگر اس گنجان آباد شہر کے لیے موجودہ گراؤنڈز ناکافی ہیں - ضرورت اس امر کی ہے کہ قوم کو تندرست و توانا رکھنے اور مخرب اخلاق مشاغل سے دور رکھنے کے لیے تفریحی مراکز اور گراؤنڈوں اور پارکوں کا مناسب انتظام کیا جائے - جن کی خاطر کارپوریشن ضروری اقدامات کر رہی ہے - یہ امر قابل ذکر ہے - کہ کارپوریشن نے سال رواں کے بجٹ میں 24 لاکھ روپے کی خطیر رقم آڈیٹوریم کی تعمیر کے لیے مختص کی ہے کارپوریشن کے زیر اہتمام ہاکی اور فٹ بال کے قومی سطح پر گورنر گولڈ کپ ٹورنامنٹ منعقد کرانے کا پروگرام بنایا گیا ہے اور جناب گورنر صاحب کو اس موقعہ پر مدعو کیا جائے گا -

کورٹ برانچ :

کارپوریشن کی موجودہ انتظامیہ کے آنے سے پہلے کورٹ برانچ کی کارکردگی کی حالت ناگفتہ بہ تھی - میونسپل کارپوریشن کے مقدمات کی مؤثر طور پیروی نہیں کی جاتی تھی اور اس کے مفاد کو زیادہ تر نظر انداز کیا جاتا تھا - ذاتی اور انفرادی پسند و ناپسند کے تحت میونسپل کارپوریشن کی لاکھوں روپے کی جائیداد کو داؤ پر لگا دیا جاتا اور کئی

مقدمات کے فیصلے عدم توجہی کے باعث ناکام ہو جاتے ۔ چنانچہ اس قباحت کو محسوس کرتے ہوئے اچھی شہرت و قابلیت کے حامل وکیل کو ہمہ وقتی لیگل ایڈوائیزر مقرر کیا گیا جس نے مقدمات کی مؤثر طور پر پیروی کرتے ہوئے بہتر نتائج دکھانے شروع کیے ۔ میونسپل کارپوریشن کی کروڑوں روپے کی املاک ناجائز قابضین نے اپنے تصرف میں لے رکھی تھیں اور عدالتوں کی جانب سے حکم امتناعی حاصل کیے ہوئے تھے ۔ قلیل عرصہ میں ایسے 300 مقدمات میں سے 295 کے بارے میں امتناعی احکام خارج کروائے اور بقیہ 5 مقدمات کے حکم امتناعی جو کہ کنفرم کر دیے گئے تھے کے خلاف بالا عدالتوں میں اپیلیں دائر کی ہوئی ہیں ۔

بالیا جات سیور ٹیکس ۔ سینا ٹیکس اور اشتہاری بورڈوں پر ٹیکس کے سلسلہ میں گذشتہ پانچ چھ سال سے حکم امتناعی چلے آ رہے تھے ۔ ان کے بارے میں خصوصی توجہ اور محنت سے کی گئی پیروی کے نتیجہ میں عدالتی فیصلے کارپوریشن کے حق میں ہو چکے ہیں اور اس کے نتیجہ میں 30 لاکھ کے قریب پرانے واجبات کی وصولی ممکن ہوئی ہے ۔ اسی طرح کارپوریشن کی چھ مربعہ اراضی جو اس نے تہ بازاری شرائط اور عارضی پٹہ پر لوگوں کو دی ہوئی تھی محکمہ سیٹلمنٹ نے ناجائز طور پر از خود قابضین کو مستقل صورت میں منتقل کر دیا تھا ۔ اس اقدام کے خلاف عدالت عالیہ میں رٹ دائر کر دی گئی ہے اور حکم امتناعی حاصل کیا گیا ہے ۔ جس سے میونسپل کارپوریشن کی کروڑوں روپے کی جائیداد کا تحفظ حاصل ہوا ہے ۔

محصول چونگی کی نیلامی کے خلاف سابقہ ٹھیکیدار نے رٹ دائر کی جسے خارج کرایا گیا اور کارپوریشن کے نئے ٹھیکہ محصول چونگی برائے سال 1981-82ء کی راہ میں جو رکاوٹ کھڑی کی گئی تھی اسے دور کرایا گیا ۔ عدالت عالیہ میں کارپوریشن کے مؤقف کو مؤثر طور پر پیش کر کے کامیابی حاصل کرنے کے نتیجہ میں تقریباً چالیس لاکھ روپے کا تحفظ کیا گیا ہر ماشیل

آئل کمپنی نے ہائی کورٹ کے ایک فیصلہ کو بنیاد بنا کر اپنے تمام درآمد ہونے والے مال پر محصول کی ادائیگی روک دی تھی ۔ چنانچہ اس کے خلاف سپریم کورٹ میں اپنے موقف کو مؤثر طور پر پیش کیا گیا جس کا ہنوز فیصلہ ہونا باقی ہے ۔

حال ہی میں ناجائز تجاوزات کی مہم کے دوران مصنری روڈ اور ستیانہ روڈ کے ناجائز قابضین نے ہائی کورٹ سے رجوع کر کے حکم امتناعی حاصل کر لیا تھا ۔ جس کے خلاف کارپوریشن نے اپنا جائز موقف پیش کر کے ان رٹوں کو خارج کرایا اور ناجائز تجاوزات کو دور کردیا گیا ۔

تجاوزات ۔

فیصل آباد شہر کی آبادی میں بے تحاشا اضافہ کے ساتھ نا جائز تجاوزات میں اس قدر اضافہ ہو گیا کہ شہری زندگی کو معمول کے مطابق رکھنے کے لیے لا تعداد دشواریاں پیدا ہو گئیں ۔ ناجائز تجاوزات کا سلسلہ نہ صرف اندرون شہر بازاروں بلکہ تمام محلوں ، گلی کوچوں یہاں تک کہ بڑی بڑی کشادہ کالونیوں میں بھی وباء کی طرح پھیل گیا ۔ جن لوگوں کو سابقہ ادوار میں نہ بازاری کے لیے جگہیں دی گئی تھیں انہوں نے نہ بازاری شرائط کی کھلے بندوں خلاف ورزیاں کر کے وہاں پر نہ صرف مقررہ حدود سے بھی کئی گنا زیادہ جگہیں گھیر لیں بلکہ اپنے طور پر پختہ عمارات بھی تعمیر کر لیں ۔ محلوں اور کالونیوں میں گرین بیلٹس کی جگہوں کو اپنے مکانوں اور کوٹھیوں کے ساتھ شامل کر لیا ۔ انہیں صحنوں میں تبدیل کر کے وہاں بھی پختہ تعمیرات کر لیں ۔ گھنٹہ گھر کے آٹھ بازاروں میں تو حالت یہاں تک ابتر ہو گئی کہ پوری سڑکیں ریڑھیوں چھابڑیوں اور کھوکھوں سے بھر گئیں ۔ شہر کے ساتھ ساتھ نالیوں اور فٹ پاتھوں اور بڑے نالوں پر ناجائز تجاوزات کی وجہ سے صفائی کرنا نا ممکن ہو گیا ۔ نہ صرف چوک اور سڑکیں تنگ ہو گئیں جس کی وجہ سے ٹریفک کا نظام درہم

درہم ہو گیا بلکہ صفائی کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی ۔ شہریوں کے لیے مشکلات پیدا ہوئیں اور حادثات میں اضافہ ہوتا چلا گیا ۔

اس صورت حال کے پیش نظر شہر کے سماجی اور کاروباری حلقوں نے بار بار صدائے احتجاج بلند کی ۔ اور ہر بڑے اہل کار کی آمد پر ناجائز تجاوزات سے چھٹکارے کے لیے آواز اٹھائی اور ہر موقع پر کارپوریشن کو ہی مورد الزام گردانا گیا ۔کہ اس تمام صورت حال کی ذمہ داری کارپوریشن پر آتی ہے ۔ شہری انتظامیہ اور مارشل لاء حکام نے بار بار میٹنگیں کیں کہ کس طرح سے ناجائز تجاوزات سے چھٹکارا حاصل کیا جائے ، جبکہ صورت حال یہ بن گئی تھی کہ کسی بھی ناجائز تجاوز کے خلاف کارروائی ہوتی تو بے شمار قانونی اور انتظامی رکاوٹیں سامنے آ جاتی تھیں ۔ شروع شروع میں یہ کام انتہائی مشکل بلکہ نا ممکن دکھائی دیتا تھا کہ اس شہر کو کبھی ناجائز تجاوزات سے نجات مل سکے گی بالآخر شہر کی انتظامیہ ، مارشل لاء حکام ، ایف ڈی اے ، محکمہ انہار ، پی ڈبلیو ڈی ، واپڈا اور کارپوریشن سمیت متذکرہ محکموں نے مشترکہ پروگرام تشکیل دیا اور فیصلہ کیا گیا کہ یہ تمام محکمے باہم مل کر ناجائز تجاوزات کے خلاف بھرپور مہم شروع کریں ۔ لہذا فیصل آباد میں ناجائز تجاوزات کے خلاف بھرپور مہم کا آغاز ہوا ۔ اور تھوڑے ہی عرصے میں بغیر کسی رو رعایت اور امتیاز کے ناجائز تجاوزات کو ہٹا دیا گیا ۔ بازاروں اور سڑکوں کو خالی کرا لیا گیا اور ناجائز و غیر قانونی تعمیرات کو گرا دیا گیا جو سرکاری اراضی پر بنائی گئی تھیں ۔ تجاوزات کو ہٹانے کے اس عمل کو شہر کے اکثر لوگوں نے پسند کیا اور اس کی تعریف بھی کی کیونکہ یہ مہم شہریوں کے مفاد میں تھی ۔ یہ مسئلہ ایک لحاظ سے اور بھی پیچیدہ ہو گیا کہ اس سے بے شمار افراد کے روزگار اور رہائش پر زد پڑی ۔ چنانچہ ان تمام محکموں اور شہریوں کے باہمی سوچ بچار سے یہ مسئلہ بھی حل کر لیا گیا ۔ جو لوگ

سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر کاروبار کرتے تھے انہیں شہر میں پرانی خالی ہونے والی غلہ منڈیوں میں پختہ کیبن بنانے کے لیے جگہیں دی گئیں ۔ اور تقریباً 1,200 کے قریب ایسے متاثرین کی آبرو مندانہ طور پر آباد کاری کی جا چکی ہے اور تقریباً 1,400 خاندانوں کو جو کہ بدستور گھروندوں میں ناجائز طور پر قابض ہو کر رہ رہے تھے متبادل سکونتی پلاٹ شہر کے قریب الاٹ کر دئے گئے جہاں ایسے متاثرین نے مکانات تعمیر کر لیے ہیں اور اطمینان بخش صورت میں رہائشی ضروریات پوری کر رہے ہیں ۔

ابھی بہت سے لوگوں کو از سر نو آباد کرنا باقی ہے ۔ بحالیاتی کمیٹی جس کا چیئرمین میں خود ہوں اس بات کی کوشش کر رہا ہوں کہ جلد از جلد باقی افراد کو بھی آباد کر لیا جائے ۔ جن لوگوں کو قیمتی جگہیں الاٹ ہوگئی ہیں وہ اب مطمئن اور خوش ہیں ۔ جب کہ ناجائز تجاوزات کے خاتمے کے بعد چوک اور سڑکیں کشادہ ہوگئی ہیں ۔ ٹریفک اور صفائی کے نظام میں بہتری پیدا ہوگئی ہے ۔

شہری ٹریفک کے سائن بورڈ نصب کرائے گئے ہیں ۔ بازاروں اور سڑکوں پر ٹریفک کے نشانات اور الیکٹرک سگنل درست کروا دئیے گئے ہیں ۔ ناجائز تجاوزات کے خلاف اس مہم کو جس کامیابی کے ساتھ جاری رکھا گیا ہے ۔ وہ پورے ملک میں مثالی اور نمایاں اہمیت کی حامل ہے ۔ ناجائز تجاوزات کے خاتمے کے بعد اس کی افادیت کے پیش نظر کارپوریشن نے تقریباً دو کروڑ روپے کے ہ گامی منصوبے بنائے ہیں جس میں سڑکوں اور کوچوں کو کشادہ کرنے ، نئے فٹ پاتھ بنانے اور بجلی ، گرین بیلٹس وغیرہ کے لیے خاص طور پر کام شروع کر دیا ہے ۔ تاکہ یہ شہر بدنمائی کی بجائے خوبصورت تر ہوتا چلا جائے ۔

کاروباری مراکز کا قیام :

سبزی منڈی جھنگ روڈ کے نزدیک آئی ڈی ہسپتال کے لیے متبادل نئی عمارت غلام محمد آباد کالونی میں تعمیر کی گئی ہے جہاں ہسپتال کے منتقل

ہونے کے بعد اس کی موجودہ جگہ پر ایک عظیم شاپنگ پلازا تعمیر کرنے کی اسکیم بنائی گئی ہے اور اسی طرح میونسپل آفس کو موجودہ عمارت سے ایف ڈی اے آفس کے نواح میں منتقل کرنے کا پروگرام ہے ۔ اس کے نتیجہ میں آفس کی موجودہ عمارت کو شاپنگ سنٹر میں تبدیل کر دیا جائے گا ۔ ان پر دو منصوبوں کی تکمیل سے جہاں شہر کے مرکزی حصوں پر سے دباؤ کم کرکے شہریوں کو کاروبار کے بہتر مواقع فراہم ہوں گے ۔ وہاں کارپوریشن کو ایک مستقل ذریعہ آمدنی بھی مل جائے گا اس کے علاوہ نواحی آبادیات کے قریب موزوں موقعہ جات پر بھی باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت شاپنگ سنٹرز تعمیر کرانے کی تجویز ہے تاکہ متعلقہ آبادیات کے اہالیان کو ضروریات زندگی کی اشیاء فوری اور سہل طریق پر دستیاب ہو سکیں ۔

سڑکوں و کوچہ جات کی روشنی ۔

دوسرے شعبوں کی طرح شہر میں روشنی کا بھی معیاری انتظام نہ تھا اگرچہ شہر کی طرف اہم اور مین سڑکوں اور مرکزی شہر میں مرکری لائٹ نظام موجود تھا مگر اکثر مرکری لائٹ یا تو بند رہتی تھیں یا بہت سی چوری ہو جاتی تھیں ۔ اس سال تمام شہر میں مرکری لائیٹوں کے نظام کو بہتر بنایا گیا ہے اور سارے شہر کو روشنیوں سے جگمگا دیا گیا ہے ۔ مین لائنوں پر 2,710 مرکری قمقمے روشن ہیں اور محلہ جات و بازاروں میں 4216 لائٹ پوائنٹ نصب ہیں ۔

اس کے علاوہ جو نئے پارکس بنائے گئے ہیں وہاں 186 گارڈن لائیٹیں لگوائی گئی ہیں ، مزید اس سال 1,600 مرکری لائٹ نصب کرائی جا رہی ہیں ۔ ان تمام اخراجات کے علاوہ تقریباً 35 لاکھ روپے شہر میں لائٹ کی مرمت دیکھ بھال اور ادائیگی بل وغیرہ پر صرف کئے جا رہے ہیں جب کہ نئی اسٹریٹ لائٹ کے لیے مزید تقریباً 30 لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔

فائر بریگیڈ ۔

فیصل آباد جیسے اہم صنعتی شہر کے لیے معیاری اور مؤثر فائر بریگیڈ کی اہمیت مسلم ہے ۔ اس وقت ایک مرکزی فائر بریگیڈ اسٹیشن کے علاوہ تین مضافاتی فائر بریگیڈ اسٹیشن قائم ہیں جو ہر طرح کے ضروری ساز و سامان سے آراستہ ہیں ۔ حال ہی میں دو نئی فائر لاریاں خرید لی گئی ہیں جس سے امدادی کار میں اضافہ ہوا ہے ۔

جناب گورنر صاحب ، پیشتر اس کے میں اپنی معروضات ختم کروں ۔ چند مسائل جو میونسپل کارپوریشن فیصل آباد اور شہریوں کو درپیش ہیں ، آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ فیصل آباد کارپوریشن کو عظیم تر منصوبہ فراہمی و نکاسی آب کے لیے حکومت نے مبلغ 1,83,00,000 روپے بطور قرض دیا تھا ۔ مگر بعد میں یعنی سال 1978ء میں میونسپل کارپوریشن کے یہ دونوں شعبہ جات فیصل آباد ترقیاتی ادارہ کو منتقل ہوگئے ساتھ ہی متعلقہ عملہ ، جائیداد اور ذرائع آمدن بھی منتقل ہوگئے لیکن یہ قرضہ بدستور میونسپل کارپوریشن کے ذمے چلا آ رہا ہے ۔ جس کی کٹوتی میونسپل کارپوریشن کے حصہ کے جائیداد ٹیکس میں سے کی جا رہی ہے جو نامناسب بوجھ ہے ۔ اس مد کی نصف آمدن بھی ترقیاتی ادارہ کو ادا کی جاتی ہے ۔ کارپوریشن کے مالی وسائل اتنے قرضے کی ادائیگی کے متحمل نہیں ہو سکتے ۔ لہٰذا التماس ہے کہ اس قرضہ کی وصولی نہ کی جائے ۔

2 ۔ حکومت نے جس طرح لاہور کے ترقیاتی ادارہ کو شہر کو خوبصورت بنانے کے لیے فنڈز مہیا کئے ہیں اس طرح فیصل آباد ترقیاتی ادارہ کو بھی گرانٹ کی صورت میں فنڈز مہیا کئے جائیں ۔ تاکہ شہر کو خوبصورت بنایا جا سکے ۔

3 ۔ فیصل آباد شہر میں اومنی بس سروس بند کر دی گئی تھی جس کا دوبارہ اجراء کیا جائے تاکہ عوام کو اور خاص کر طلباء اور طالبات کو شہر میں سفری سہولیات میسر ہوں ۔

4 ۔ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں سرکاری قطعہ جات اراضی خالی پڑے ہوئے ہیں یہ قطعہ جات کارپوریشن کی ملکیت میں دئے جائیں تاکہ ان میں سکول ۔ ڈسپنسریاں پارک اور باغات تعمیر کئے جا سکیں ۔ اس سے ایک تو ناجائز تجاوزات پر قابو پایا جا سکے گا دوسرے شہر کی خوبصورتی میں بھی اضافہ ہوگا اور بلدیہ کی ضروریات بھی پوری ہوں گی ۔

جناب والا ! یہ حقیقت بھی آپ کے علم میں لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ فیصل آباد کارپوریشن ، انتظامیہ ۔ ایف ڈی اے اور دیگر محکمہ جات کا آپس میں گہرا رابطہ بھی ہے اور تعاون بھی اور تمام مسائل کو باہمی مشاورت سے طے کر لیا جاتا ہے اور مقامی وسائل کو ہی مسائل حل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۔ ڈپٹی کمشنر ۔ سب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جناب کمشنر اور سیکرٹری صاحب بلدیات نے بھی ہمیشہ ہمارے معاملات مسائل اور پیچیدگیوں کو دور کرنے میں نہ صرف مدد کی ہے بلکہ ہمیشہ ہماری راہنمائی اور رہبری فرمائی ہے ۔

گرامی قدر ! آپ نے جس خلوص اور گہری دلچسپی سے ہمارے صوبہ اور شہروں کے مسائل حل کرنے میں ذاتی دلچسپی لے کر اور مسلسل محنت سے جو احسانات ہم پر کئے ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گے اور ان کے اثرات ہمیشہ قائم رہیں گے ۔ فیصل آباد کے شہریوں کو جو نہری پانی 1986ء میں ملنا تھا ۔ آپ کی توجہ شفقت اور مہربانی سے 40 کیوسک نہری پانی اسی سال ملنا شروع ہوگیا ہے ۔ فیصل آباد کے شہری اس کے لیے ہمیشہ آپ کے ممنون احسان رہیں گے ۔ میں اپنی اور دیگر منتخب نمائندوں کی طرف سے آپ کو اور حکومت کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم بفضل تعالیٰ ہمیشہ پاکستان کی سالمیت ، استحکام اور ترقی کے لیے دل و جان سے آپ کے ساتھ رہیں گے ۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو خوشحال مضبوط اور متحد رکھے ۔ آمین !

پاکستان پائندہ باد

(نعرہ ہائے تحسین)

میونسپل کارپوریشن فیصل آباد

آبادی شہر فیصل آباد

نمبر شمار	آبادی سنہ	آبادی
1 ۔	آبادی بمطابق مردم شماری 1947ء	87,000
2 ۔	آبادی بمطابق مردم شماری 1961ء	4,23,000
3 ۔	آبادی بمطابق مردم شماری 1971ء	8,62,000
4 ۔	آبادی بمطابق مردم شماری 1981ء	10,91,000

میونسپل کارپوریشن فیصل آباد

''انتظامی ڈھانچہ''

میئر	1
ڈپٹی میئر	1
ہیلتھ آفیسر	1926
میونسپل انجینئر نارتھ زون	75
میونسپل انجینئر ساؤتھ زون	381
ٹیکسیشن آفیسر	277
چیف کارپوریشن آفیسر	80
مردانہ ایجوکیشن آفیسر	811
لیڈی ایجوکیشن آفیسر	805
میونسپل مجسٹریٹ	12
اکاؤنٹس آفیسر	21

میونسپل کارپوریشن فیصل آباد

میونسپل میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ

شعبہ علاج معالجہ	
ہیلتھ سنٹر	16
ڈسپنریاں	13
ہسپتال متعدی امراض	1
یونانی شفاخانہ جات	5
شعبہ صفائی	
چیف سینٹری انسپکٹر	3
سینٹری انسپکٹر	31
سینٹری سپروائزر	52
پلیگ کینگ سپروائزر	1
ماشکی	165
قلی	7
خاکروب	2034
شعبہ کوڑا رمبول	
انسپکٹر	1
ڈرائیور	14
کلینر	19
لوڈر	36
خاکروب	34
ٹرک	23
ٹریکٹر	4

شعبہ حفاظتی اقدامات

سپرنٹنڈنٹ ویکسینیشن	1
ویکسینیٹر	31
پبلک انیالسٹ	1
انالٹیکل اسسٹنٹ	1
فوڈ انسپکٹر	3
لیبارٹری اسسٹنٹ	3
ٹائپسٹ	1
لیبارٹری اٹنڈنٹ	1
چپڑاسی	7
چوکیدار	1

شعبہ حیوانات

وٹرنری افیسر ہیلتھ	1

میونسپل کارپوریشن فیصل آباد

سب کمیٹیاں

نمبر شمار	سب کمیٹی	تعداد ممبران	
		مردانہ	زنانہ
1 ۔	سب کمیٹی تعلیم	7 ممبران	5 ممبران
2 ۔	سب کمیٹی صحت	13 ممبران	
3 ۔	سب کمیٹی تعمیرات	زون جنوبی 8 ممبران زون شمالی 7 ممبران	
4 ۔	سب کمیٹی مالیات	12 ممبران	
5 ۔	سب کمیٹی باغات	7 ممبران	

میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کی کارکردگی کی رپورٹ کا
پیش کیا جانا

6 ۔	سب کمیٹی تھہ بازاری	7 ممبران
7 ۔	سب کمیٹی ٹرانسپورٹ ورکشاپ	5 ممبران
8 ۔	سب کمیٹی لیبر	5 ممبران
9 ۔	سب کمیٹی سماجی بہبود	5 ممبران
10۔	سب کمیٹی محصولات	5 ممبران
11۔	سب کمیٹی استقبالیہ و شکایات	5 ممبران
12۔	سب کمیٹی چونگی	7 ممبران

میونسپل کارپوریشن فیصل آباد

مالی وسائل

سال	کل سالانہ آمدنی	کل سالانہ اخراجات
1978-79ء	6,52,34,633 روپے	5,34,05,611 روپے
1979-80ء	6,67,37,848 روپے	6,39,58,796 روپے
1980-81ء	9,23,17,648 روپے	7,91,35,013 روپے
1981-82ء	9,41,15,100 روپے	9,02,82,000 روپے

میونسپل کارپوریشن فیصل آباد

مالی وسائل مد وار سالانہ آمدنی

سال	محصول چونگی	جائیداد ٹیکس	ٹیکس منتقلی جائیداد	دیگر محصولات و فیس
1978-79ء	4,80,05,852	47,18,787	15,95,598	1,09,14,399 روپے
1979-80ء	4,81,48,203	52,50,623	22,08,072	1,11,30,950 روپے
1980-81ء	7,38,37,015	30,17,558	22,38,777	1,32,24,295 روپے
1981-82ء	7,50,00,000	60,00,000	25,00,000	1,06,15,100 روپے

میونسپل کارپوریشن فیصل آباد

تعلیمی ادارے	مدارس	طلباء / طالبات	ڈسپنسریاں
1 - پرائمری سکولز طلباء	53	30,647	1 - میونسپل ڈسپنسریاں 13
2 - پرائمری سکولز طالبات	39	21,843	2 - ہسپتال برائے متعدی امراض 1
3 - مڈل سکولز طلباء	9	2,275	3 - ہیلتھ سنٹر 16
4 - مڈل سکولز طالبات	12	13,275	4 - ویکسینیشن سنٹر 31
5 - تعداد اساتذہ مرد	592		5 - یونانی ڈسپنسری 5
6 - تعداد اساتذہ خواتین	542		6 - مراکز برائے انسداد وبائی امراض 7

میونسپل کارپوریشن فیصل آباد

حفظان صحت و طبی ادارہ جات پر سالانہ اخراجات کی تفصیل ، فراہمی ادویات و دیگر ساز و سامان ،

نمبر شمار	تفصیل	1980-81ء	1981-82ء
1 -	خرید ادویات برائے ہسپتال متعدی امراض ، مراکز زچہ بچہ یونانی شفاخانہ جات و ڈسپنسریاں	14,65,700 روپے	15,70,000 روپے
2 -	ویکسین و دیگر ادویات	1،54،980 روپے	1،60،000 روپے
3 -	انسداد ملیریا و جراثیم کش ادویات	1،70،000 روپے	2،00،000 روپے

4 - سامان صفائی و کوڑا/عوول اکوئپمنٹس	6،64،999 روپے	6،50،000 روپے	
5 - مذبحہ خانہ	40،000 روپے	40،000 روپے	

میونسل کارپوریشن فیصل آباد

کل آمدنی کا میزانیہ

	آمدن جائیداد ٹیکس و دیگر محصولات	آمدن چونگی	کل آمدن
1978_79	1،71،00،000	4،81،00،000	6،52،00،000
1979 80	1،86،00،000	4،81،00،000	6،67،00،000
1980.81	2،04،00،000	7،19،00،000	9،23،00،000
1981_82	1،91،00،000	7،50،00،000	9،41،00،000

کل اخراجات کا میزانیہ

1978_79 —	اخراجات تعلیم ، صحت ، تعمیر سڑکیں ،	5،34،00،000
1979_80 —	دیگر اخراجات	6،39،00،000
1980.81 —	،،	7،91،00،000
1981_82 —	،،	9،02،00،000

میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کی کارکردگی پر عام بحث

جناب صالح محمد نیازی (صدر لیبر یونین سرگودھا) : جناب چیئرمین میں اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں فیصل آباد بیشتر اوقات دیکھنے کا موقع ملا 1960ء سے ایوبی دور میں فیصل آباد کی آبادی میں روز افزوں اضافہ ہو رہا تھا ۔ اس وقت سے لے کر اب تک میں بھی سماجی کارکن کی حیثیت سے

تمام حالات دیکھتا رہا ان حالات میں اور ایوبی دور میں بھی صفائی وغیرہ کی طرف غور کیا جاتا رہا اور جیسا کہ میئر صاحب نے اپنی رپورٹ میں حالات بیان کیے ہیں ۔ ان کی طرف غور کیا جائے تو یہ بات صاف عیاں ہے کہ سابقہ حکومت کے دور میں قومی دولت کا بہت ضیاع ہوتا رہا اور کئی نقصانات کے علاوہ صفائی تعلیم اور دیگر عوامی مسائل پس پشت ڈال دیے گئے اور چند مفاد پرست لوگ سامنے آئے اور نعرہ بازی سے عوام کو لوٹتے رہے ۔ اب جب سے موجودہ حکومت آئی ہے تو اس نے بنیادی جمہوریت کے انتخابات کرائے۔ میرا مطلب میونسپل کارپوریشنوں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کے انتخابات سے ہے ۔ اس لیے یہ حکومت مبارکباد کی مستحق ہے ۔ کیونکہ اس نے جمہوریت کی داغ بیل ڈال دی ہے اور جس طرح ڈپٹی میئر صاحب فیصل آباد نے عوامی مسائل حل کرنے کے لیے کوشش کی ہے اسی طرح دوسرے اضلاع کو بھی فیصل آباد کی تقلید کرنا چاہیے ۔ اس لیے میں ان دونوں صاحبان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں ۔ کیونکہ ڈپٹی میئر صاحب کے ذمے صفائی کا کام تھا اور انھوں نے بڑی تندہی سے اپنے کام کو نبھایا ہے اور میئر صاحب نے عوامی مسائل بڑی خوش اسلوبی سے حل کیے ۔ آج خدا کا شکر ہے جیسا کہ یہاں بیان کیا گیا ہے کہ فیصل آباد صفائی اور دیگر معاملات میں صف اول میں شمار ہو رہا ہے ۔ انشاء اللہ چیئرمین صاحب کی سرکردگی اور امداد سے اس میں مزید نمایاں اضافہ ہوگا ۔ اسی کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

جناب رشید صدیقی صاحب (صدر پاکستان نیشنل یونین آف جرنلسٹس) : جناب چیئرمین ! میں آپ کی توجہ فیصل آباد کے میئر صاحب کی رپورٹ کے حوالے سے اس ایجنڈے کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ جناب والا پنجاب کونسل تشکیل دینے کا مقصد یہ تھا کہ ان اداروں کی مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کی جائے ۔ لیکن ایجنڈے کو دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ بڑی ذہانت سے حکومت کے اس مقصد کو ناکام بنانے کی سعی کی

گئی ہے ۔ اس میں اب آپ دیکھیں کہ صوبائی منصوبوں اور ترقیاتی پروگراموں پر بحث کا وقت 50 منٹ رکھا گیا ہے اور فیصل آباد میونسپل کارپوریشن پر بحث کا وقت ایک گھنٹہ رکھا گیا ہے اور ریاض شاہد صاحب نے رپورٹ پیش کرنے میں جو وقت لیا ہے وہ تقریباً سوا گھنٹہ ہے پھر کل سیالکوٹ میونسپل کارپوریشن کی باری آئے گی اس پر بحث ہوگی جہاں تک اراکین کے مسئلے کا تعلق ہے ۔ آپ کی ایوان سے غیر حاضری میں ہم نے یہ محسوس کیا ہے کہ اراکین کے مسائل اور وزراء صاحبان یا محکمہ کے افسران نے جو رپورٹیں یہاں پیش کی ہیں ان پر اعتراضات سننے میں بخل سے کام لیا گیا ہے ۔ میں تجویز پیش کروں گا کہ جس میونسپل کارپوریشن کی کارکردگی پیش کرنا ضروری ہے تو اس کے لیے اسی شہر میں کونسل کا اجلاس منعقد کیا جائے جس کی رپورٹ پیش کرنا مقصود ہو ورنہ ضروری ہوگا ۔ کہ ان اداروں کے مسائل اور اجتماعی مسائل جو ہمارے صوبے کے ہیں ان کو وزرا صاحبان سنیں اور اس کے لیے زیادہ وقت دیں ۔ انہوں نے صوبے کے ترقیاتی کاموں پر بحث کے لیے 50 منٹ رکھے ہیں اور کارپوریشن کی کارکردگی کے لیے جس سے یہاں بیشتر لوگ لا تعلق ہیں زیادہ وقت وقف کیا گیا ہے ۔ اس لیے میری درخواست ہے کہ صوبے کی کارکردگی اور صوبے کی ترقی کے کاموں اور اجتماعی کاموں کی بحث کے لیے وقت زیادہ رکھا جائے ۔ یہاں کارپوریشن کی کارکردگی بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح فیصل آباد کے کونسل کے ممبران کا یہ حق سلب نہ کریں ۔ جو اس مقصد کے لیے منتخب کیے گئے ہیں ۔ آپ جو حق کونسل کر دینا چاہتے ہیں اس تک اس کو محدود رکھیں ۔ تو زیادہ بہتر ہوگا ۔ میں آپ سے اور ایوان کے ارکان سے یہ گذارش کرونگا کہ صوبائی مسائل کی طرف مزید توجہ دیں اور اس سلسلہ میں زیادہ وقت دیا جائے ۔

جناب چیئرمین : میں اس بارے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے شہروں کے مسائل تقریباً تقریباً ایک ہی جیسے ہیں ۔ جہاں دو چار ڈسٹرکٹ کونسل یا

کارپوریشنز کے مسائل آپ کے سامنے لائیں گے کیونکہ مسائل ایک ہی جیسے ہیں مثلاً تجاوزات لے لیں ۔ یا آبادی کے بڑھنے سے جو مسائل میں اضافہ ہوا ہے اسی طرح کے آپ کے شہر میں بھی مسائل میں اضافہ ہوا ہے ۔ فیصل آباد میں بھی مسائل بڑھے ہیں ۔ راولپنڈی کے مسائل میں بھی اضافہ ہوا ہوگا ہم تو اس سے سبق سیکھ رہے ہیں ۔ ممکن ہے کوئی مفید چیز نکل آئے ۔ جہاں تک صوبے کے مسائل کا تعلق ہے ۔ ہم نے آپ کو تقریباً گذشتہ برس اپریل میں یا اس سال اپریل میں ہی تمام چیزیں دے دی ہیں اس کے بعد اس کا سرسری جائزہ لیا ہے ۔ کیا ہم اسی چیز کو دہرانے رہیں جو ہم اپریل میں دے چکے ہیں ۔ وہ آپ کو پڑھ لینا چاہیے تھا ۔ اب ہمارا مقصد یہ ہے کہ آپ کو بتائیں کہ ہم کہاں تک پہنچے ہیں ۔ ایک سرسری جائزہ لینا ہے اس میں اگر کوئی نکتہ چینی ہے یا کوئی آپ کی تجاویز ہیں تو بڑے شوق سے دیجئے گا خواہ فیصل آباد خواہ ملتان یا راولپنڈی ہو ۔ یہاں بیٹھ کر آپ سے رائے لینا ہے ۔ ان لوگوں کی مشکلات کو سننا ہے اور یہ دیکھنا ہے کہ آیا ہم ایک دوسرے سے سبق سیکھ سکتے ہیں یا نہیں باقی رہی وقت کی بات ۔ راتیں اپنی ہیں بیٹھیے جتنا جی چاہے بیٹھیے ۔ اب تو میں آ گیا ہوں یہ کہنا کہ ایسا کس نے کیا ہے تو یہ پروگرام میں نے بنایا ہے ۔ اس میں کسی کا کچھ حصہ نہیں ہے ۔ آئندہ میں اس میں آپ کو شامل کر لیا کرونگا ۔

جناب اشفاق شاهد (ڈپٹی مئیر لاہور میونسپل کارپوریشن) : جناب چیئرمین صاحب مئیر فیصل آباد جناب ریاض شاهد صاحب نے ہمیں ایک راستہ دکھایا ہے کہ اس طرح تجاوزات ختم کی جا سکتی ہیں ۔ جو مسائل انہوں نے حل کیے ہیں وہ ان کو معلوم ہے ۔ جو رپورٹس انہوں نے دی ہیں گورنر صاحب ان کو دیکھیں گے ۔ لیکن تجاوزات کے معاملہ میں ہم ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور دوسری کارپوریشنوں کو بھی توفیق دے ۔ کہ وہ بھی اس راستے پر چلنے کی کوشش کریں ۔

نواب زادہ غلام قاسم خان خاکوانی (میئر میونسپل کارپوریشن ملتان): جناب چیئرمین میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد نے جو کارروائی پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کے پروگرام پیش کرنے سے اس ہاؤس میں احتساب ہوگا۔ جناب والا! آپ کی اجازت سے دو الفاظ کہوں گا۔ جناب والا! آج جو کارروائی میئر فیصل آباد نے پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کی رپورٹ اس ہاؤس میں پیش کر کے انہوں نے اپنا احتساب کیا ہے اور اس ہاؤس میں بتایا ہے کہ اس دو سال کے عرصہ میں کیا کیا محنت کی ہے۔ ہمارے بیشتر شہروں میں وسائل اور مسائل ایک جیسے ہیں جب وہ تقریر فرما رہے تھے تو میں بھی اپنی کارپوریشن کے وسائل اور مسائل کا اندازہ لگا رہا تھا اور میں ان کو داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ دو سال میں 6 کروڑ روپے سے 8 کروڑ روپے تک انہوں نے اپنے بجٹ کی آمدنی میں اضافہ کیا ہے تو یہ داد کے مستحق ہیں اور پھر پبلک سیکٹر میں اخراجات کا جو گوشوارہ انہوں نے پیش کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے کئی سالوں میں جب کہ ایڈمنسٹریٹر مقرر تھے اس وقت بھی اتنی ترقی نہیں ہوئی تھی، جتنی کہ ان اداروں نے دو سالوں میں کی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ دیگر ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین اور میونسپل کمیٹیوں اور کارپوریشنوں کے چیئرمین بھی اپنا یہاں احتساب کریں گے اور اپنے علاقہ کے مسائل پیش کریں گے۔ اور جو کچھ انہوں نے علاقوں میں ترقی کی ہے اس کو پیش کریں گے۔ یہ ایک طریقہ جو وضع کیا گیا ہے، میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھی چیز ہے۔ میرے فاضل ممبر نے بخل سے کام لیا ہے بجائے اس کے کہ وہ ان کی تعریف کرتے۔ انہوں نے وقت کی قلت کا ذکر کیا اور یہ کہا کہ ہم نے فیصل آباد کی ترقی نہیں دیکھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں وہ رہتے ہیں۔ جہاں میئر کارپوریشن رہتے ہیں وہاں بھی ویسے ہی مسائل ہیں اور ان مسائل کو جو کہ انہوں نے حل کیے ہیں۔ وہاں دیکھ کر بعد میں سوالات کے ذریعہ بھی دریافت کر سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی اعلیٰ کارکردگی

ہے جو کہ میٹر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد نے پیش کی ہے اور میں اس کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا ساتھ ہی ایک مسئلہ جو کہ عام بحث میں میرا اور ان کا مشترک ہے ۔ وہ بھی عرض کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جو قرضہ ہمارے behalf پر ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کو دیا گیا تھا ۔ اب یہ ادارے ادا نہیں کر سکتے 1976ء یا 1977ء میں گورنر کانفرنس میں یہ فیصلے کیے گئے تھے کہ تمام اثاثے (Assets) اور ذمہ داریاں (liabilities) کارپوریشنوں کی اور میونسپل کمیٹیوں کی ان اتھارٹیز کو منتقل کر دی گئی تھیں جو کہ وہاں پر ڈویلپ کر رہی تھیں ۔ تو اس کے بعد یہ قرضے بھی منتقل ہوگئے ۔ لیکن آج تک یہ قرضے ہمارے نام چلے آ رہے ہیں اور جس طرح میٹر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد نے کہا ہے کہ وہ ہمارے پراپرٹی ٹیکس سے وضع کر لیے جاتے ہیں ۔ تو ان کا وضع کرنا بھی بند کر دیا جائے ۔ کیوں کہ جب یہ گورنر کانفرنس میں فیصلہ ہو چکا ہے ۔ تو اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ ان کو کوئی اختیار نہیں ہے ۔ کہ وہ ہم سے یہ قرضے واپس لیں ۔ ultimately یہ ہمیں کہا جاتا ہے کہ Development Authorities نے ہمیں کہا ہے کہ یہ قرضے Corporation کو اپنے ذمہ لینے پڑیں گے ۔ کیوں کہ اس کی ادائیگی بحرحال کرنی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ہے وہ لینے پڑیں گے ۔ مگر اس کے لیے ٹیکس لگانا (Taxation) بھی ضروری ہے ۔ اس لیے ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ ترقیاتی ادارے (Development Authorities) اپنے پاس رکھیں ۔ ٹیکس لگائیں ۔ کیونکہ ہم عوامی نمائندے اتنی ٹیکسیشن نہیں کر سکتے اور کروڑوں روپے کا جو قرضہ ہے وہ ادا نہیں کر سکتے ۔ وہ اتھارٹیز خود ٹیکس لگائیں ۔ ان کی وصولی بھی خود کریں چاہے Drainage Act لگائیں یا واسا میں ان کی وصولی کریں ۔ یہ کارپوریشنوں کے بس کی بات نہیں ہے ۔ میری کارپوریشن اب تک 8 کروڑ روپے کی قرض دار ہو چکی ہے ۔ تو یہ 8 کروڑ روپیہ ملتان کارپوریشن تو ادا نہیں کر سکتی اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ اتھارٹیز

سیور ٹیکس لگائیں اور واٹر سپلائی کے ریٹ بڑھائیں اور یہ قرضے بھی خود ادا کریں ۔

جناب چیئرمین : اس پر میاں شجاع الرحمن صاحب کچھ کہیں گے ۔ جو انہوں نے تجویز پیش کی ہے ۔ اس میں آپ کی کیا رائے ہے ۔ پھر اس کے بعد صدیقی صاحب سے پوچھیں گے ۔ پہلے common point نکل آئے ۔

میاں شجاع الرحمن (میئر لاہور میونسپل کارپوریشن) : انہوں نے واسا کے متعلق جو کہا ہے میں ان کی تائید کرتا ہوں کہ یہ قرضے ہم نہیں دے سکتے ۔

جناب محمد ریاض شاہد (میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد) : جناب والا ! اس میں یہ ہے کہ یہ قرضہ جات ہم نے لیے تھے یہ گریٹر واٹر سپلائی کے لیے یا سیور کی بہتری کے لیے تھے یہ پرانی بات ہے اور اس کے لیے ہمیں کم از کم بیس لاکھ روپیہ سالانہ سود ادا کرنا پڑتا ہے اور یہ جو اعداد و شمار میں نے بتائے ہیں ، کہ پونے تین کروڑ روپے کی آمدنی بڑھی ہے تو ہم نے شہریوں پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا ہے ۔ ایک فاضل ممبر نے کہا ہے کہ ہم نے فیصل آباد کی ترقی نہیں دیکھی ۔ میں آپ کی وساطت سے تمام اراکین کو جو کہ پنجاب کونسل کے باقاعدہ رکن ہیں انہیں اکٹھے یا فرداً فرداً دعوت دوں گا کہ وہ فیصل آباد آئیں اور میں انہیں وہ عمارات اور مارکیٹیں دکھاؤں صفائی کی حالت دکھاؤں اور تمام تعمیراتی منصوبے دکھاؤں تاکہ ان کو پتہ چلے کہ ہم نے موقع پر کچھ کام کیا ہے ۔ نہ کہ صرف اس رپورٹ میں کیا ہے ۔

جناب چیئرمین : اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے خاصہ کام کیا ہے ۔ تجاوزات (Encroachments) دور کی ہیں ۔ شہر بہت صاف

ستھرا نظر آتا ہے - یہ آپ بھی جا کر دیکھیں اور شیخ صاحب ، آپ کو یاد ہوگا کہ مارشل لاء آرڈر سے پہلے آپ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ مارشل لاء آرڈر ہونا چاہیے - تو ہم نے مارشل لاء آرڈر کر دیا - ساتھ ہی جیسے انہوں نے کہا ہے کہ ان لوگوں کو ہٹانے سے پہلے یہ یقین کر لیا جائے کہ انہیں متبادل جگہ ملے - ان کے روزگار پر بھی تھوڑی بہت نظر رکھیں - اب بیگم نجمہ حمید صاحبہ کچھ فرمانا چاہتی ہیں -

بیگم نجمہ حمید (خاتون رکن میونسپل کارپوریشن ، راولپنڈی) : جناب والا ! مبارکباد تو ہم بعد میں دیں گے ابھی ہم نے فیصل آباد دیکھا ہی نہیں - میں نے ایک مڈل اسکول برائے طلباء اور ایک مڈل اسکول برائے طالبات کا ذکر کرنا ہے - یہاں مڈل اسکول برائے طلباء کی تعداد 9 ہے اور مڈل اسکول برائے طالبات کی تعداد 12 ہے اور 2,275 بچے پڑھتے ہیں وہاں پر جب کہ بچیاں (طالبات) 12 اسکولوں میں 13,275 پڑھتی ہیں - یہ بچیوں کا انحصال ہے کیونکہ بچیوں کے اسکول زیادہ ہونے چاہیں - اتنی زیادہ بچیاں پڑھتی ہیں - آپ خود اندازہ لگائیں میں عرض کروں گی کہ طالبات کے اسکول کی تعداد میں اضافہ کیا جائے -

جناب چیئرمین شاہد : جناب والا اسکولوں کی تعداد کے لیے ہم نے اپنے ریزولوشن بھیجے ہیں اور اس کے لیے بجٹ ایلوکیشن کرتے ہیں - اس کے بعد گورنمنٹ منظور کرتی ہے - اس طرح کی تحریکیں ہم نے اپنے ہاؤس سے پاس کرکے بھیجی ہوئی ہیں - ہمارے پاس جو تعداد ہے اس کا حساب کتاب دیا ہے باقی جو اسکول منظور ہوتے ہیں وہ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم منظور کرتی ہے - جیسے جیسے منظوری مل رہی ہے ہم نئے اسکول کھولنے کا ارادہ کر رہے ہیں - ابھی بچوں کے تین نئے پرائمری اسکول اور تین نئے مڈل اسکول بنے ہیں اور اس سال تین مڈل اسکولوں کا درجہ بڑھایا گیا ہے -

میاں صلاح الدین (وزیر مواصلات و تعمیرات و ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ) : جناب والا ابھی انہوں نے پانی کے متعلق کہا ہے فیصل آباد کا پانی کا مسئلہ بڑا سنگین ہے ۔ باوجودیکہ 40 کیوسک فش پانی بذریعہ آپ نے بڑی مہربانی کرکے دلوایا ہے ۔ مگر جس طرح فیصل آباد کی آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے اس حساب سے چند سال کے اندر یہ ایک پریشان کن مسئلہ بن جائے گا ۔ 130 کروڑ روپے ایشین بنک ہمیں دے رہا ہے اور ساتھ ہی تحصیل سمندری ہے ۔ اس کا پانی میٹھا ہے ادھر بھی رجوع کریں ۔ ورنہ فیصل آباد کے متعلق میں بعض اوقات سوچتا ہوں کہ یہ مسئلہ کس طرح سے حل ہوگا ۔ باقی رہی اسکولوں اور کالجوں کی بات تو دنیا میں ایسے ممالک بھی ہیں کہ جن میں mixed economy ہے ۔ وہاں پر لوگ مل کر اسکول ، کالج ، ہسپتال خود بناتے ہیں ۔ اب آپ دیکھیں کہ میں 1934 میں سنٹرل ماڈل اسکول میں جو فیس دیا کرتا تھا ۔ اب بھی وہی فیس ہے ۔ اس کو بڑھائیں تاکہ تعلیم کا بوجھ کم ہو نئے اسکول قائم کریں ۔ اس پر آپ بالکل ہی غور نہیں کرتے اور نہ ہی حکمران میں سے کوئی غور کرتا ہے بنیادی چیز کو کوئی سوچتا نہیں ہے ۔ میں یہی کہہ رہا تھا ۔ کہ پانی 40 کیوسک ہے ۔ اس سے بھی دو تین لاکھ آدمیوں کو accommodate کیا جا سکے گا ۔ آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے ۔

جناب چیئرمین : نہیں اس پر خاصی بحث ہوئی ہے ''آگے کیا ہوگا'' ۔ اس پر سوچنا ہے ۔

جناب بھدریاض شاھد : جناب والا ! ڈیم بن رہا ہے چنیوٹ کے قریب ۔ اس سے پانی لیا جائے گا ۔ اس ڈیم سے نہر نکالی جائے گی ۔

جناب چیئرمین : میاں صاحب میں آپ کی توجہ ادھر دلاؤں ۔ پانی کی ہم کوشش کر رہے ہیں ۔ آبادی والا چارٹ آپ دیکھیں ۔ میاں صاحب صفحہ نمبر 18 آپ دیکھیں 1947ء میں 87 ہزار سے آپ شروع ہوئے اور اب دس لاکھ پر پہنچے ہیں ۔

چوہدری محمد صدیق سالار : جناب والا ! یہ آبادی دس لاکھ بھی پہلے کی ہوگی ۔ اب ہمارے شہر کی آبادی چودہ لاکھ ہے ۔

جناب چیئرمین : میئر صاحب نے کہا ہے کہ پنجاب کونسل کے ممبران کے لیے فیصل آباد کا ایک دن مقرر کریں ۔ ہم ان کو دعوت دیں گے ۔ ہم ان کو سارا شہر دکھائیں گے ۔

میاں صلاح الدین : جناب والا ! میں تو دیکھ کر آیا ہوں ۔ پھر آنے کے لیے تیار ہوں مگر یہ پانی کا مسئلہ کیسے حل ہوگا ۔

جناب چیئرمین : یہ دوست سے پانی کا معاملہ بڑا پیچیدہ ہے ۔ آپ یقین رکھیں کہ اس پر ہم پوری کوشش کر رہے ہیں اور ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنا ہے ۔ کیونکہ وہاں پر آبادی کم نہیں ہے اور تمام لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ ورلڈ بنک والے بھی بیٹھے ہوئے ہیں ۔ انشاء اللہ اس میں کوئی نہ کوئی راستہ نکل آئے گا ۔

بیگم نصرت مقبول الٰہی (خاتون کونسلر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد) :

جناب والا ! اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ عرض کرنا چاہوں گی ۔ میئر صاحب نے اپنی دو سالہ کارکردگی تو یہاں بیان کر دی ہے ۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی اور اطمینان ہوتا کہ اگر وہ فراخدلی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی کچھ غلطیوں کو بھی تسلیم کر لیتے اور تھوڑی سی بے ضابطگیوں کو بھی تسلیم کر لیتے ، تھوڑی سی دانستہ اور غیر دانستہ کوتاہیوں کو بھی بیان کر دیتے ۔ جناب چیئرمین کسی کارپوریشن اور کسی کونسل کی کارکردگی کو پرکھنا یہ ف اس کی سڑکوں کی صفائی ، اس کے نئے باغات لگانے یا اس کے لیے نئے مکانات تعمیر کرنے پر ہی منحصر نہیں ہے ۔ کسی کارپوریشن کی کارکردگی کا جائزہ اس کی بے ضابطگیوں اور ہاؤس میں کونسلرز کے ساتھ ناروا سلوک اور دھاندلیوں سے بھی کیا جا سکتا ہے ۔

ایسی ہی بے ضابطگیوں پر مشتمل ایک عرضداشت سب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر فیصل آباد کو بھیجی گئی ہے جو 21 نکات پر مشتمل ہے ۔ دو ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا ۔ یہ جواب میٹر کارپوریشن کی طرف سے بذریعہ ڈپٹی کمشنر صاحب مطلوب ہے ۔ لہذا میں یہ گزارش کروں گی کہ میٹر صاحب سے اس کا جواب جلد از جلد حاصل کیا جائے ۔ ان کی کارکردگی کے ایک پہلو میں روشنی ڈالنا چاہوں گی کہ چونگی کے کنڈوں کی خرید کے لیے ٹینڈر طلب کئے گئے ۔ 40 فیصد پیشگی ادائیگی کی شرط عائد کی گئی ۔ باوجودیکہ ٹھیکیدار کو 8 لاکھ روپے پیشگی ادا کئے گئے مقررہ تاریخ پر کنڈے نصب نہ ہو سکے ۔ ٹھیکیدار کو بجائے ضبطی ضمانت کے ایک ماہ کی مزید میعاد دے دی گئی ۔ کیونکہ ٹھیکیدار نے شپ منٹ کا بہانہ کیا تھا قواعد کی رو سے اگر شپ منٹ کے ذریعہ کنڈے منگوائے تھے تو محکمہ صنعت کی معرفت منگوائے جاتے جس سے کارپوریشن کو چار پانچ لاکھ روپے کا فائدہ بھی حاصل ہوتا ۔ قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حکومت سے 40 فیصد ایڈوانس ٹھیکیدار کو دلوایا گیا اور وقت پر کام بھی نہ ہو سکا اس طرح اس خاص ٹھیکیدار کو 8 لاکھ روپے کا فائدہ پہنچایا گیا اور وہ 8 لاکھ روپے اس ٹھیکیدار نے اپنے نجی استعمال کے لیے رکھا ہوگا ۔ 8 لاکھ روپے ایڈوانس دلوانے کا مقصد شہریوں کی تکالیف کا ازالہ کرنا تھا لیکن یہ بھی نہ ہو سکا ۔ اگرچہ گورنمنٹ نے پیشگی ادائیگی کی منظوری اس شرط پر دی تھی کہ لوکل کونسل کی منظوری کے بعد یہ ادائیگی کی جائے گی ۔ لیکن یہ معاملہ ہاؤس میں نہ رکھا گیا اور یہ ادائیگی بغیر منظوری کے کر دی گئی ۔ اس دوران ہاؤس کے دو اجلاس بھی ہوئے ۔

اس کے بعد جناب والا ! دوسری بے ضابطگی میں آپ کے سامنے پیش کروں گی اور مجھے امید ہے کہ میٹر صاحب اس بات کو محسوس نہیں کریں گے ۔

جناب چیئرمین : نہیں بالکل نہیں کریں گے - میں ابھی یہی کہنے لگا تھا کہ میئر صاحب اس کو ذاتی مسئلہ نہ لیجئے گا - (قہقہہ) - میئر صاحب تو کھو گئے اس بات پر !

بیگم نصرت مقبول الٰہی : میں نے تو ان سے پہلے ہی عرض کر دیا تھا - - -

جناب چیئرمین : دیکھیں یہ بڑی تعمیری (constructive) بات ہے آپ اسے تعمیری (constructive) لیجئے گا یہ ذاتی مسئلہ نہیں ہے اور نہ ہی اس پر کوئی بحث ہے -

بیگم نصرت مقبول الٰہی : محترم گورنر صاحب اور چیئرمین صاحب کارپوریشن کی کارکردگی اس وقت سراہی جاتی ہے جب اس کی ایک ایک پائی کو صحیح جگہ پر استعمال میں لایا جائے -

جناب چیئرمین : بالکل -

بیگم نصرت مقبول الٰہی : اور اس رقم کو ہم بچا کر رکھیں - کارپوریشن نے کوڑا اٹھانے کے لیے 20 ٹرک خریدے جن کا ذکر رپورٹ میں بھی ہوا ہے - ان ٹرکوں کی باڈی بنانے کے لیے ٹینڈر اخبار میں طلب کئے سب سے کم ٹینڈر غالباً 21 ہزار روپے فی باڈی کا تھا لیکن اس کا کیا جواز ہے کہ جو ٹینڈر منظور کیا گیا ہے وہ 31 ہزار روپے فی باڈی کا تھا اس طرح کارپوریشن کو دو لاکھ روپے کا نقصان ہوا اور یہ اختیارات کا غالباً غلط استعمال تھا - اس کے علاوہ جناب والا ! قوائد کے تحت تقرریاں کرتے وقت سب سے پہلے امید واروں کو سلیکشن کمیٹی کے سامنے پیش ہونا پڑتا ہے اور پھر موزوں امیدواران کا انتخاب کرکے اتھارٹی مجاز کو بھیج دیا جاتا ہے اور اتھارٹی مجاز اس کی منظوری کرتی ہے - لیکن کارپوریشن فیصل آباد میں طریقہ کار بالکل مختلف ہے - پہلے اس آسامی پر انگوٹھا

لگایا جاتا ہے اس کے بعد سلیکشن کمیٹی کے سامنے لایا جاتا ہے ۔ اس کے پیچھے مقصد کیا ہے ؟ وہ آپ جانتے ہیں ۔

اس کے علاوہ جناب والا ! سب سے اہم بات یہ ہے کہ ابھی تک 1981-82ء کا ترقیاتی پروگرام تیار نہیں ہوا ۔ پچھلے سالوں کا تقریباً تین کروڑ روپے کا کام ہونا ابھی باقی ہے ۔ اب نصف سال گزر چکا ہے گورنر صاحب کی ہدایات کے مطابق ہر ماہ 8 فیصد خرچ ہونا چاہئے مگر چھ ماہ گزر جانے کے باوجود ہم ابھی اسی جگہ کھڑے ہیں جہاں پہلے کھڑے تھے ۔ حالانکہ اب تک اصولاً 50 فیصد خرچ ہو جانا چاہئے تھا ۔ اس کے علاوہ ایک چھوٹی سی بات میں اور عرض کروں گی کہ ہاؤس میں تعاون کی پالیسی ہونی چاہئے ۔ اجلاس کی کارروائی جب توثیق کے لیے پیش کی جاتی ہے تو اس میں تبدیلیاں کر دی جاتی ہیں ۔ شروع کے دو تین اجلاسوں میں یہ مطالبہ کیا کیا تھا جو منظور بھی ہو گیا تھا کہ ہاؤس میں ایک ٹیپ ریکارڈر رکھ دیا جائے تاکہ یہ بھی خوش اور ہم بھی خوش ۔ اس طرح آپس میں غلط فہمیوں کا امکان بھی ختم ہو جائے گا ۔ لیکن اس پر آج تک عمل نہیں ہوا ۔ میرا کہنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ ایک چیز چاہے ایک آنہ کی ہو یا بیسہ کی اگر ہاؤس میں پاس ہو جائے تو اس پر عمل کیا جانا چاہئے ۔

جناب چیئرمین : اجلاس کی کارروائی بیس منٹ کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(نماز کے بعد اجلاس کی باقی کارروائی ہوگی ۔)

(نماز مغرب کے وقفے کے بعد جناب گورنر 22-5 پر کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے) ۔

اناؤنسر : خواتین و حضرات ، جناب گورنر تشریف لا چکے ہیں ۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنی نشستوں پر تشریف رکھئے تاکہ اجلاس کی باقاعدہ

کارروائی شروع کی جا سکے ۔ وقفے سے پہلے فیصل آباد بلدیہ کی کارکردگی پر عام بحث جاری تھی جو وقفہ ختم ہونے کے بعد بھی جاری رہے گی ۔

جناب چیئرمین : بیگم صاحبہ ، آپ کے دو پوائنٹ رہ گئے تھے ۔ آپ فرمائیے ۔

بیگم نصرت مقبول النبی : (لیڈی کونسلر ، میونسپل کارپوریشن ، فیصل آباد) جناب گورنر صاحب ! پوائنٹ تو میرے پاس کافی ہیں ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ میں ان کو مختصر کر دوں ۔ میں یہ عرض کروں گی کہ براہ مہربانی ہمارا ہاؤس میں تقدس کا خیال ضرور رکھا جائے اور کونسلرز کے ساتھ بھرپور تعاون کیا جائے ۔ یہ بھی محسوس کیا جاتا ہے کہ وہاں پر تمام کونسلرز کے ساتھ ایک جیسا سلوک روا نہیں رکھا جاتا اور نہ ہی انہیں وہ رقمیں بر وقت دی جاتی ہیں جو ان کے لیے مختص ہوتی ہیں ۔ اس سے بے چینی اور بد دلی پیدا ہوتی ہے ۔

میرا ایک پوائنٹ تار کول کی باربرداری کے ٹھیکے کے متعلق ہے ۔ حکومت نے کارپوریشن کے لیے پانچ سو ٹن تارکول منظور کی تھی جس کی رقم جمع کروا دی گئی ۔ یہ تارکول بذریعہ انجینئر مشینری ڈویژن لاہور کی معرفت ریل گاڑی سے آنی تھی ۔ مگر اخبار میں ٹینڈر نہیں دئے گئے اور پانچ سو روپے فی ٹن کے حساب سے ایک ٹھیکے دار کو ٹھیکہ دے دیا گیا ۔ حالانکہ اگر بذریعہ ریل یہ منگوائی جاتی تو اس سے نصف کرائے پر تارکول فیصل آباد آ سکتی تھی ۔ میرا عرض کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اگر ہم کارپوریشن کے خیر خواہ ہیں تو ہمیں اس کی ایک ایک پائی کا خیال رکھنا چاہئے اور ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے کہ اس میں سے ہمارا کچھ بھی نقصان نہ ہو ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین : میئر صاحب ، آپ کچھ فرمائیں گے ؟

شیخ غلام حسین (میئر ، میونسپل کارپوریشن ، راولپنڈی) : جناب گورنر ! ابھی جناب میئر نے فیصل آباد کارپوریشن کی دو سالہ کارکردگی بیان کی ہے ۔ مسائل تو تقریباً سب کارپوریشنوں میں ایک جیسے ہیں ۔ لیکن وسائل ایک جیسے نہیں ۔ مثلاً فیصل آباد ایک صنعتی شہر ہے ۔ اس کے ذرائع آمدنی یقیناً پنڈی سے زیادہ ہیں ۔ اسی طریقے سے لاہور کے مختلف ہو سکتے ہیں میئر صاحب نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ اس عرصے میں چوبیس اجلاس کئے گئے ہیں ۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں مزید لکھا ہے کہ ان چوبیس اجلاسوں میں صرف ایک مرتبہ اختلاف رائے کی بنا پر رائے شماری کی گئی ۔ میرا خیال ہے کہ ایسی مثال تو شاید پاکستان میں کہیں بھی نہیں ہو سکتی کہ 23 اجلاسوں میں اختلاف رائے نہ ہوا ہو ۔ یہ تو ایک مثال ہے ۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ محض تعریف و توصیف ہی کی جائے ۔ مکمل تو کوئی انسان نہیں اور نہ ہی کوئی اور چیز ۔ اس میں یقیناً کچھ کمزوریاں اور نا تجربہ کاری ہے ۔ مقصد اس کا میں یہ سمجھتا تھا کہ ہم پنڈی میں جو بعض اصلاحات کر رہے ہیں ، شاید ان کو سمجھ کر ، ان کی ورکنگ کو دیکھ کر ان سے اپنے ہاں بہتری پیدا کر سکیں ۔ افہام و تفہیم کے ذریعے تو میں چند باتوں کی وضاحت ضرور چاہتا ہوں ۔ جناب میئر نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ 9 کروڑ 41 لاکھ کے بجٹ میں سے 9 کروڑ 28 لاکھ کا خرچ ہے ۔ تقریباً تیرہ لاکھ روپے کا انہوں نے بچت کا بجٹ پیش کیا ہے ۔ اس میں ایک دو چیزیں ہیں ۔ مثلاً پارک کے بارے میں ۔

جناب چیئرمین : میرا خیال تھا ، آپ یہ کہنے لگے ہیں کہ تیرہ لاکھ آپ ہمیں بھیج دیں ۔ (قہقہے)

شیخ غلام حسین : نہیں سر ۔ میں صرف کارکردگی پر ہی توجہ دوں گا تاکہ ان سے کچھ حاصل کر سکوں ، کچھ سمجھ سکوں ۔ پارکوں کے لیے [

انہوں نے اس سال دس لاکھ روپیہ رکھا ہے - پچھلے سال 1980-81ء میں انیس لاکھ تھا اور 1979-80ء میں چوبیس لاکھ تھا - یہ مد تو ایسی ہے کہ حکومت کے ڈائریکٹو کے مطابق اس پر ہم زیادہ خرچ کر رہے ہیں - یہ میں نہیں سمجھ سکا کہ 1979ء میں چوبیس لاکھ تھا ، 1980ء میں انیس لاکھ ہوا - اور اس سال دس لاکھ روپے رہ گئے ہیں - حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ہمیں زیادہ توجہ دینی چاہیے تھی - ایک تو میرا یہ پوائنٹ تھا -

میرا دوسرا پوائنٹ گلیوں اور نالیوں کے بارے میں ہے - میں پھر عرض کر دوں کہ میرا مقصد کسی کی غیر ممکن حد تک تعریف و توصیف کرنا نہیں ہے اور نہ ہی تنقید -

جناب چیئرمین : ہم تو توازن ڈھونڈ رہے ہیں - آپ کی تجاویز ہیں ، ان کا تجزیہ ہے - آپ نے بیٹھ کر کچھ باتیں ان کی سنیں - ممکن ہے آپ کو پسند آئی ہوں اور وہ آپ اپنے ہاں بھی کریں گے - بڑی تعمیری تنقید ہے - ذاتی بات کوئی نہیں توازن تو اسی سے آئے گا -

شیخ غلام حسین : جی ہاں - میرا دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ صحت عامہ کے لیے 1979-80ء میں ایک کروڑ بتیس لاکھ 1980-81ء میں ایک کروڑ چھتر لاکھ اور 1981-82ء میں دو کروڑ دو لاکھ رکھے گئے - ستائیس لاکھ روپے کا اضافہ ہے - میں صرف یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے ہاں عملہ صفائی پر زیادہ روپیہ خرچ کیا ہے یا کوئی نئی چیزیں خریدی ہیں -

تیسری چیز ٹیکسیشن کے بارے میں تھی - میں یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ ٹیکسیشن کی مد سے ان کی مراد کیا ہے - ٹیکسیشن کی مد میں انہوں نے لکھا ہے (صفحہ 4 ، آئیٹم 3) - پہلے سال چھ لاکھ پانچ ہزار 674 ہے - دوسرے سال اس پر خرچ ہے 31 لاکھ 64 ہزار 674 روپے تھا اور اس سال 39 لاکھ روپے ہے - اس ٹیکسیشن سے مراد کیا ہے ؟ کیا کوئی عمارتوں کی تعمیر

ہے ؟ ایک سال 25 لاکھ روپے زائد کئے ہیں اور اس سال 8 لاکھ روپیہ زیادہ خرچ کیا ہے ۔ طب کے محکمے میں 39 لاکھ کے بجائے اس مرتبہ 34 لاکھ ہے ۔ اس پر ہمیں زیادہ خرچ کرنا چاہیے ۔ یہ دو تین چیزیں میں سمجھنا چاہتا تھا ۔ گلیاں اور نالیاں ہماری کارپوریشن میں سب سے زیادہ توجہ طلب ہیں ۔ کیونکہ نئی آبادیاں بن گئی ہیں ۔ اس میں پچھلے سال فیصل آباد کارپوریشن نے ایک کروڑ 66 لاکھ روپے خرچ کئے تھے اس سال انہوں نے ڈیڑھ کروڑ روپے تجویز کئے ہیں جو 16 لاکھ روپے کم ہیں عام طور پر ہمیں 10 فی صد اضافہ (increase) کرنا چاہئے اور بعض اوقات تو اسٹبلشمنٹ پر زیادہ خرچ ہو جاتے ہیں ۔ اس لیے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے ترقیاتی کاموں کی طرف زیادہ توجہ دیں ۔ بہر حال مشیر کارپوریشن فیصل آباد اس کمی کی وضاحت فرمائیں کہ یہ کمی کیسے ہو گئی اضافہ تو ہونا چاہئے تھا لیکن کمی نہیں ۔ میں ایک چیز سے اور متاثر ہوا ہوں ۔ میں نے غالباً دس لاکھ 91 ہزار اور چھ سو روپے کی رقم کہیں پڑھی ہے انہوں نے یہ بتایا ہے کہ جس وقت ہم نے take over کیا تھا چار ٹرالی اور دو ٹرک تھے میں اس وقت کی ایڈمنسٹریشن پر جس نے چارج حوالے کیا تھا حیران ہوں اور میں ان سے یہ سوال کروں گا کہ دس لاکھ کی آبادی کے شہر کی صفائی وہ 4 ٹرالی اور دو ٹرک سے کس طرح کرتے تھے ۔ یہ میری سمجھ میں تو نہیں آتا کہ دس لاکھ کی آبادی کے شہر کی صفائی صرف دو ٹرک اور 4 ٹرالیوں سے کی جائے ۔ میرے خیال میں لاہور کارپوریشن کے ٹرالیاں اور ٹرک ملا کر 150 ہیں ۔ اور میرے اندازے کے مطابق یہ شہر فیصل آباد شہر سے 4 گنا زیادہ ہے ۔ اس کے پاس اتنے ٹرک اور ٹرالیاں ہیں لیکن اس کے باوجود صفائی کی حالت کا میاں صاحب کو پتہ ہے ۔ میں حیران ہوں کہ وہ شہر صاف کیسے ہوتا تھا ۔ ممکن ہے کہ اس میں حکومت کی امداد بھی شامل ہو اور انہوں نے نئے ٹرک خریدے ہوں لیکن پھر بھی اتنے بڑے شہر کی صفائی کیسے ہوتی تھی ۔ اس وقت انتظامیہ 5 ٹرکوں سے کیسے صفائی کرتی تھی ۔

جناب چیئرمین : جناب محمد ریاض شاہد (میونسپل کارپوریشن فیصل آباد) : جناب چیئرمین میں نے رپورٹ میں عرض کیا ہے کہ اس گندگی کو اٹھانے کا کام ٹھیکیدار کو ٹھیکہ پر دیا جاتا تھا ۔ اس کی اپنی ٹرالیاں تھیں ۔ جنہیں وہ خود بھی استعمال کرتا تھا ۔ لیکن اس میں قباحت یہ تھی کہ جب اس کو ضرورت ہوتی تھی تو وہ گندگی اٹھا کر لے جاتا تھا وگرنہ شہر میں گندگی پڑی رہتی تھی ۔ اس پر شہریوں کا رد عمل بہت تیز ہوا کہ یہ گندگی کیوں نہیں اٹھاتا اس بات پر اس کی کھچائی ہوئی ۔ تو اس نے ٹھیکہ لینے سے انکار کر دیا اور جو ہمارے ٹرک اور ٹرالیاں اس کے قبضے میں تھیں وہ بھی ناکارہ ہو گئیں ۔ اور جب وہ ہمیں واپس ملیں تو ان کی حالت ٹوٹی پھوٹی تھی جیسا کہ میں نے بتایا ہے ۔ کہ ہمیں نئے ٹرک خریدنا پڑے ۔ اور میرے خیال میں اس وقت کے ٹھیکیدار کی گاڑیاں بھی چلتی تھیں ۔

شیخ غلام حسین : جناب چیئرمین اب بھی میں اپنی بات پر قائم ہوں کہ دس لاکھ کی آبادی کے لیے 4 ٹرک اور 4 ٹرالیاں ناکافی ہیں ۔

جناب چیئرمین : یہ تو ان کا جادو ہے آپ بھی سیکھ لیں ۔

شیخ غلام حسین : جناب جادو ہم بھی کر سکتے ہیں ۔ لیکن ایسا جادو ہم نہیں کر سکتے ۔ وہ تو ان کے آنے سے پہلے تھا جب یہ آئے تو انہوں نے اس مصیبت پر ہاتھ ڈالا اور اس مصیبت سے نجات حاصل کی ۔ باقی میں عرض کروں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو کچھ کہا گیا ہے ۔ کہ ان کی کونسل میں آج تک رائے شماری نہیں ہوئی اور ان کے 23 اجلاسوں میں تمام کارروائی متفقہ طور پر ہوتی رہی ۔ میرے خیال میں پورے پاکستان میں ایسا کوئی ادارہ نہیں جہاں اختلاف نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : بیگم صاحبہ اس بارے میں کچھ بتا سکیں گی ۔

بیگم نصرت مقبول الٰہی : جناب چیئرمین میں صرف یہ عرض کروں گی ایک مرتبہ ہاؤس میں واک آؤٹ ہوا اور تین چار مرتبہ اختلافی نوٹ بھی لکھے گئے ۔ لیکن زیادہ نہیں ۔

جناب چیئرمین : یہ تو بہت محتمند چیز ہے - اور بہت اچھی بات ہے -

بیگم نصرت مقبول الٰہی : جناب والا ! بعض اوقات صحت مند تیمار بھی ہو جایا کرتا ہے - اس لیے میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ دو تین مرتبہ اختلافی نوٹ بھی لکھے گئے ہیں -

جناب چیئرمین : آپ کچھ فرمائیں گے -

چوہدری غلام حیدر سجاد (صدر کسان بورڈ پنجاب فیصل آباد) : جناب چیئرمین - موجودہ اجلاس کا اہم پہلو یہ ہے کہ اس اجلاس میں بلدیاتی اداروں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کا موقع فراہم کیا ہے یہ ایک نہایت مستحسن قدم ہے اس میں جہاں برسراقتدار گروہ کو اپنی کارکردگی پیش کر کے داد و تحسین وصول کرنے کا موقع ملے گا - وہاں حزب اختلاف کی آواز بھی آپ کے کانوں تک پہنچے گی اور پھر تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے ہوں گے اور اس کی روشنی میں آپ مناسب اقدام کر سکیں گے - جناب والا ! میں میونسپل کونسلر نہیں ہوں لیکن کارپوریشن کی حدود میں رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے کارپوریشن کے حالات و واقعات اور مسائل سے لا تعلق نہیں رہ سکتا - میں آپ کی اجازت سے اس ایوان میں اپنی رائے کا اظہار کرونگا - چونکہ ذکر فیصل آباد کا ہے اس لیے اصل موضوع سے پیشتر میں ایک نہایت اہم معاملہ آپ کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں -

جناب والا ! پنجاب کے اضلاع میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے سرگودھا اب پنجاب کا سب سے بڑا ڈویژن بن چکا ہے اس کے سات اضلاع ہیں - اب اس کو دو حصوں میں تقسیم کر کے فیصل آباد نیا ڈویژن بنایا جا سکتا ہے - اس سے جہاں انتظامی امور اور حصول انصاف میں مدد ملے گی وہاں پانی کورٹ کے مستقل بنچ کے سلسلے میں جو فیصل آباد اور سرگودھا کے درمیان رسہ کشی جاری ہے - وہ بھی ختم ہو جائے گی - میں امید کرتا ہوں

کہ ضلع فیصل آباد کے باقی کونسلر صاحبان میرے اس مطالبے کی تائید کریں گے ۔ میں آپ سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ انصاف پر مبنی بر وقت مطالبہ کو تسلیم کر لیں گے ۔ اب جناب والا ! میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں ۔ اس معزز ایوان میں فیصل آباد کی ایک لیڈی کونسلر نے آپ کے سامنے جو الزامات کی فہرست پیش کی ہے وہ بہت طویل ہے اس کی کاپی ان کے پاس بھی ہے اور حزب اختلاف نے مجھے بھی دی ہے جو میرے پاس ہے ۔ میں اس کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان میں سے چند الزامات نہایت سنگین ہیں اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس سلسلے میں غیر جانبدارانہ تحقیقات کرکے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دے محض آنکھیں بند کر لینے سے یا فائل دبا دینے سے مسائل کی شدت میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ غلط فہمیوں میں اضافہ ہوتا ہے ۔ جہاں تک فریقین کے سوال کا تعلق ہے تو میں کسی کا حریف نہیں ہوں ۔ لیکن میرا یہ فرض ہے کہ جو حق کی بات ہے اس کی تائید کروں کیونکہ علامہ اقبال نے فرمایا ہے ۔

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
نہ ابلہ مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند

اپنے بھی خفا مجھ سے بیگانے بھی نا خوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

میں یہ گذارش کرونگا کہ یہ فائل 1980ء میں آپ کے پاس پیش کی گئی اس پر آپ نے یا متعلقہ محکمہ نے مہر جیون خان صاحب کو انکوائری آفیسر مقرر کیا تھا ۔ میری اطلاع کے مطابق انہوں نے یہ الزامات تسلیم کر لیے تھے لیکن وہ ابھی تک سرد خانے میں پڑی ہے اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے اس میں دو ہی صورتیں ہیں یا تو الزامات سچے ہیں یا الزامات جھوٹے ہیں ۔ اگر سچے ہیں تو اس پر ایکشن لیا جائے ۔ اگر جھوٹے ہیں تو

میئرصاحب کی بڑائیت کا اعلان کیا جائے۔ گو مگو میں نہ رکھا جائے یہی میری گذارش ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : میاں صاحب فائل کون سے سرد خانے میں ہے۔ اس کو ڈھونڈئیے گا آپ۔

جناب محمد ریاض شاہد : اگر آپ اجازت دیں تو میں گذارش کروں کہ یہ فائل سرد خانے میں نہیں ہے۔ پہلے اپوزیشن نے لکھ کر دیا تھا۔ پھر دوبارہ اپوزیشن نے لکھ کر دیا کہ ہم مطمئن ہیں۔ وہ ان کے پاس اصل حالت میں ہے اور اس پر تحقیقات ہوئی تھی۔ وہ ساری باتیں بھی جھوٹی تھیں اور پھر یہ کارروائی ساری لوکل گورنمنٹ کے پاس یا ان کے پاس ہے۔

چودھری محمد صدیق سالار : جناب والا۔

مخالف کی عجب بے ڈھنگی سی چال ہوتی ہے
وہ کیا جانے کہ نور حق کی کیا رفتار ہوتی ہے

بیگم نصرت مقبول الٰہی : اگر آپ اجازت دیں تو میں اس بارے میں تھوڑا سا عرض کروں۔

جناب چیئرمین : اس فائل کے بارے میں ؟ وہ ہم ڈھونڈھ لیں گے۔

بیگم نصرت مقبول الٰہی : لیکن یہ بے ڈھنگی چال والے الفاظ واپس لے لیں۔ نہ وہ الزامات واپس ہوتے ہیں۔ نہ وہ فائل واپس ہوئی ہے۔ نہ وہ چال بے ڈھنگی ہے۔ انہیں اپنے الفاظ واپس لینے ہوں گے۔

جناب چیئرمین : وہ تو بھائی ہیں آپ کے۔ یہ تو صحت مند تنقید ہے۔ میں اس فائل کو کل نکلواؤں گا۔ کل کے بعد وہ میرے پاس ہو گی انشاء اللہ۔

چودھری محمد صدیق سالار : جناب والا ! میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

سردار فضل احمد خان لنگاہ : جناب والا ! میں ضلع کونسل کی طرف سے تھوڑا سا عرض کروں ۔ جناب چیئرمین جہاں تک لوکل کونسل کے پاس جائزہ لینے کا تعلق ہے ۔ اس سے لوکل کونسل والے ہم سبھی نہیں گھبراتے ہیں ۔ میں تھوڑا سا شیخ صاحب کی اس بات کے بارے میں عرض کرونگا جو انہوں نے میئر فیصل آباد کی اس رپورٹ کے متعلق فرمائی کہ چوبیس اجلاسوں سے دو پر اختلاف رائے ہوا ہے اور ان کے خیال میں ایسا نہیں ہوسکتا ۔ پاکستان میں ایسی لوکل کونسلیں نہیں ہو سکتی ہیں ۔ جناب والا ! اختلاف رائے رکھنا ایک قانونی حق ہوتا ہے ۔ لیکن اس ضمن میں میں یہ ضرور کہوں گا کہ ایسی لوکل کونسلیں ہیں ۔ میں ضلع کونسل بہاولپور کی بات کرتا ہوں ۔ میرے وائس چیئرمین بھی بیٹھے ہوئے ہیں ۔ 25 ، 25 اجلاس ہوئے ہیں اور آج تک متفقہ قراردادیں پاس ہوتی رہی ہیں ۔ ایک دن بھی اختلاف نہیں ہوا ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں غلام محمد سوانکا : یہی صورت بہاولنگر کی ہے ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : یہی صورت حال اٹک کی ہے ۔

سردار فضل احمد خان لنگاہ : جناب والا ! کونسل کا اجلاس جو کہ دو تین ماہ کے بعد تین یا چار دن کا ہوتا ہے اور ہم لوگ اس لیے یہاں آتے ہیں کہ صوبائی لیول پر جو مسائل ہیں وہ حل کیے جائیں ۔ اس طریقہ سے اگر جائزہ لیا گیا تو مجھے خدشہ ہے کہ ہم شاید آپس میں گروہ بندی میں الجھ کر اصل مقصد سے ہٹ جائیں اور صوبائی لیول کے جو مقاصد ہیں ان پر توجہ نہ دے سکیں ۔

جناب چیئرمین : بالکل صوبائی لیول کے مسائل ہیں ۔ جب ایک شہر دس لاکھ کی آبادی کا ہو تو وہ پھر صوبائی لیول کی چیز ہے ایسی کوئی بات نہیں ۔ ذاتیات پر ہم نہ جائیں گے ۔ نہ اس پر ہم گئے ہیں ۔ میں نے میئر صاحب سے بھی یہی کہا تھا ۔ یہ تو ہر شہر کے ، خواہ کراچی ہو ، لندن ہو ، یا وہ شہر ٹوکیو ہو ۔ ان کے معاملات اتنے پیچیدہ ہوگئے ہیں ۔ ہمیں یہاں پر بحث کرنی چاہیے ۔ ہم یہاں آئے ہیں ۔ انہوں نے یہ رپورٹ پیش کی ہے ۔ یہ ان کے بڑے کام ، بلکہ بہت اچھے کام ہیں ۔ میں تو آپ سے کہونگا کہ آپ ضرور جا کر فیصل آباد کو دیکھیے گا اب یہ بڑا صاف ستھرا شہر نظر آتا ہے ۔ آپ جائیے تو سہی ۔ اس کو جا کر دیکھیے ۔ یہ تو چھوٹے چھوٹے اس قسم کی پوائنٹ ہیں جن میں ہر میئر کا interest ہوگا ۔ اب بجائے اس کے کہ ہم وہاں جائیں ۔ یہاں پر ہر کسی کی بات کو سن لیجئے گا ۔ جہاں جوتے میں یا پاؤں میں کوئی تکلیف ہے ۔ وہ بھی آپ سن لیجئے گا ۔ آخر آپ پچھلی دفعہ یہاں آئے ۔ بیٹھے اور نہ جانے کیا کیا کچھ نہیں کہا ۔ اب جب بات آپ پر آئی ہے تو آپ بات نہیں کرنے دیتے یہاں یہ تو نہیں ہوگا ناں ۔

سردار فضل احمد خان لنگاہ : جناب والا ! اس میں یہ بھی تجویز آئے گی ہم اس سے نہیں گھبرائے پھر اپوزیشن کے ممبران کو بھی بلانا چاہیے ۔ ان کو بھی موقع ملنا چاہئیے ۔ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : نہیں ، اپوزیشن من رہی ہے ۔ یہاں ایک بڑی صحت مندانہ بحث (discussion) ہم لوگ اس بارے میں کر رہے ہیں ۔ یہ ان کے مسائل ہیں ۔ انہوں نے اس کو کیسے حل کیا ۔ ممکن ہے اس قسم کے مسائل شیخ صاحب ، میاں صاحب کے پاس بھی ہوں ۔ اس سے ممکن ہے کہ یہ کوئی چیز حاصل کریں ۔ مقصد تو ان کا یہ ہے کہ یہ جو پوائنٹ کہہ رہے ہیں کہ کوئی چیز چھپی ہے ٹھیک ہے یہاں آخر آپ آئے ہیں ہر کسی کو پتہ ہونا چاہیے ۔ چیزیں چھپ بھی جاتی ہیں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ ہم لوگ یہاں گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ بالکل گھر والی بات

ہو رہی ہے - میں نے اپنے Introductory remarks یا افتتاحی تقریر میں بھی کہا تھا کہ ہم تو ان میں توازن ، ایک (balance) ڈھونڈھ رہے ہیں - اب جو بیگم صاحبہ نے کہا ہے - ان میں سننے کی ہمت بھی ہونی چاہئیے اور انہوں نے جو کچھ کہا ہے - وہ انہیں سننے کی ہمت رکھنی چاہئیے- اور پھر اس میں ان کو ایک توازن مل جائیگا - اب گھر میں بیٹھ کر ہم نے تمام شہروں کے مسائل سنے ہیں - تو انہیں یہ بھی ضرور سننا چاہئیے کہ انہوں نے مسائل کیسے حل کئے - بلکہ میں تو خود ان سے یہاں بیٹھ کر پوچھنے والا تھا کہ جناب آپ نے تجاوزات (encraochments) کا مسئلہ کیسے (solve) حل کیا جو کہ یہاں ہم سے نہیں ہو رہا ہے اور شیخ صاحب سے نہیں ہو رہا ہے - یہ اب بتائیں گے - اب موقع ملا ہے تو اس کو بڑے آرام سے اور بڑے پیار سے سنئے - idea یہ نہیں ہے کہ آپ کو demolish کرنا ہے - ہم نے آپ کو بتانا ہے -

چوہدری ہارون رشید تھہیم : جناب والا - گو میرا تعلق ضلع فیصل آباد سے نہیں ہے - میں گوجرانوالہ کا رہنے والا ہوں - ہم جوانی میں جب لائل پور کو دیکھا کرتے تھے - تو شوق پیدا ہوا کرتا تھا - لاہور آنے کے لئے دل نہیں چاہتا تھا - لائل پور کو دیکھنے کے لئے دل بہت چاہتا تھا - مگر دو سال ہوئے چیچہ وطنی جاتے ہوئے وہاں سے گزر ہوا - میرے ساتھ اہل و عیال بھی تھے جتنا وقت حافظ آباد سے فیصل آباد تک لگا - اتنا وقت فیصل آباد ہی میں لگ گیا - یہ دو سال کی بات ہے جب ہم چیچہ وطنی سے آنے لگے تو سب نے مجھے کہا کہ فیصل آباد کی طرف سے نہیں جانا - چکر لگا کر لاہور سے جانا - مگر حال ہی میں کاشتکاروں کی ایک میٹنگ میں فیصل آباد جانا ہوا اس سلسلے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جیسے جھوٹی گواہی دینا لعنت ہے ایسے ہی سچی بات کو چھپانا بھی اسی طرح کی لعنت ہے - اتنا دل چاہتا تھا کہ فیصل آباد میں اسی طرح سے گھومتے رہیں جیسے کبھی ہم جوانی میں گھومتے رہے تھے - واقعی وہاں کام ہوا ہے - گو نہ ہم وہاں کے ممبر ہیں نہ

ضلع کے رہنے والے لیکن اب آتے جاتے یہ دعائیں دیتے ہیں کہ جس نے بھی یہ کام کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اجر دے ۔ اس کی زندگی دراز کرے ۔

ڈاکٹر (کیپٹن) محمد اشرف اوائیں (سیالکوٹ) : جناب والا ! میئر فیصل آباد نے واقعی مجموعی طور پر قابل تحسین کام کیا ہے ۔ اور اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے ۔ میں صرف ایک بات دریافت کروں گا کہ وہ اپنی آمدنی 6 کروڑ 67 لاکھ روپے سے 9 کروڑ 41 لاکھ روپے تک لے گئے ۔ انہوں نے کون سے ذرائع اختیار کئے ۔ جس سے انہوں نے اپنی آمدنی میں حیرت انگیز حد تک اضافہ کیا ۔ میں اس کی وضاحت طلب کروں گا ۔

جناب لیاقت علی ملک (مظفر گڑھ) : جناب والا ! یہاں آنے پر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے راہداری فیس جو کہ اربن لوکل کونسل کی بہت بڑی آمدنی کا ذریعہ تھی ختم کر دی ہے ۔ ہماری لوکل کونسل کو اس سے بہت نقصان ہوا ہے میں میئر صاحب سے یہ دریافت کروں گا کہ ان کے ہاں یہ ختم ہونے سے کیا پوزیشن ہوگی اور کتنا خسارہ ان کو اٹھانا پڑے گا ۔

جناب چیئرمین : آپ یہ پوائنٹ نوٹ کرتے جائیں ۔ میں آپ کو پانچ منٹ دوں گا ۔ آپ sum up کریں گے ۔

رانا نذیر احمد (گوجرانوالہ) : لوکل کونسل کی کارکردگی کی رپورٹ اور اس پر تنقید کا کام قابل تحسین ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا کردار اور ہماری کارکردگی تمام پنجاب کے منتخب اصحاب اور یونین کونسلوں کے سامنے آئے گی ۔ اور ان میں جتنی کوتاہیاں ہونگی ۔ ان کو ہم بہتر بنانے کی کوشش کریں گے ۔ ہمارا جو اچھا کام ہے اس پر یہاں ہمارے ساتھی جب داد دیں گے تو ہمارا جذبہ بڑھے گا ۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر اجلاس میں دو لوکل کونسلیں اور ایک میونسپلٹی بھی رکھ دی جائے ۔ تاکہ ہماری کارکردگی کا جائزہ ایک کھلی کتاب کی طرح سامنے

آئے اور لوگوں کو پتہ چل سکے کہ پہلے کیا کارکردگی تھی اور اب کیا کارکردگی ہے ۔ اس طرح سے جناب آپ پورے پنجاب میں دیکھ لیں گے ۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہماری کارکردگی اور سابقہ افسران کی کارکردگی میں جو فرق ہے وہ ڈیڑھ گنا ہے ہمارا کام ان سے ڈیڑھ گنا زیادہ ہے ۔ یہ ہماری ڈویلپمنٹ ہماری بہتر کارکردگی اور دیانت داری کا ثبوت ہے ۔ جو کام لوکل کونسلوں کو دیا ہے اور جو کام افسران کو دیا گیا ہے اس میں آپ دیکھ لیں کہ لوکل کونسلوں نے زیادہ کام کیا ہے ۔ جو کام ہمیں دیا گیا ہے اس میں دھاندلیاں بھی کم ہوئی ہیں اور اس کا معیار بھی بلند ہوا ہے ۔

دوسرا جناب والا ! جب سے ڈپوؤں کیلئے الاٹ منٹ بورڈ بنائے گئے ہیں لوگوں کی شکایات 50 فیصد کم ہو گئی ہیں ۔ جناب والا ! آپ خود انتظامیہ کے سربراہ ہیں آپ کو بھی اس بات کا اندازہ ضرور ہوا ہوگا ۔ آپ نے بھی اس بات کا مشاہدہ کیا ہوگا ۔ بات مجموعی طور پر لمبی ہو گئی ہے لیکن میں یہ پھر عرض کروں گا کہ جو کام ہمیں دیا گیا ہے افسران کی نسبت ہم نے اسے زیادہ احسن طریقہ سے کیا ہے ۔ میں اپنی تعریف نہیں کر رہا بلکہ یہ کہہ رہا ہوں کہ ہم نے نوکر شاہی سے بہتر کام کیا ہے ۔

جناب والا ! فیصل آباد جانے کا مجھے موقع ملا ہے ۔ میں حیران ہوں کہ انہوں نے ناجائز تجاوزات کا مسئلہ کسطرح سے حل کیا ہے ؟ میں دوسرے مشیر صاحبان سے بھی گذارش کروں گا کہ وہ اخلاق جرأت کا مظاہرہ کریں اور اس مسئلہ کو حل کریں جیسے فیصل آباد کے مشیر اور ڈپٹی مشیر صاحبان نے انتظامیہ کے تعاون سے حل کیا ہے ۔ جناب والا ! ناجائز تجاوزات جتنی بھی ہیں عامتہ الناس ان کے حق میں نہیں ہوتے کیونکہ یہ تو ایک ناجائز قبضہ ہے اس لئے ہمیں اس کیلئے اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہم جب فیصل آباد جاتے ہیں تو وہاں کے لوگ مشیر ، ڈپٹی مشیر اور انتظامیہ کی بہت تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہوں

نے تجاوزات ہٹا کر راستے کشادہ کر دئے ہیں اور لوگوں کو بہت سہولتیں مہیا ہوئی ہیں ۔

جناب چیئرمین : ویسے یہ جو آپ نے مشاہدہ کیا ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے اداروں نے پہلے سے بہتر کام کیا ہے تو یہ ایک قدرتی بات ہے ۔ اس لیے ان اداروں کا ہونا بہت ضروری ہے یہ بڑی افسوس ناک بات ہوئی کہ ہم نے ان کو مٹا دیا تھا ۔ یہ ادارے جب تک نہیں ہوں گے ، کام اچھی طرح سے نہیں ہوں گے ۔ لوگوں کو اپنے کام خود کرنے چاہیں اور جو ذمہ داری آپ کو سونپی گئی ہے اس کو بخوبی انجام دیں اور جو کام ہم کر رہے ہیں اور جو سبق ہمیں مل رہا ہے اگر اس میں کوئی اچھی چیز ہوگی تو برملا سامنے آ جائے گی ۔ اس گھر کے لوگوں کو اس جگہ کے لوگوں کو اس گاؤں کے لوگوں کو اس تحصیل کے لوگوں کو کام کرنے کا شوق ہے اس کے علاوہ ضلع میں سرکاری افسروں کا بھی ایک کردار ہے ۔ کام ان کا بھی ہے ۔ لیکن یہ لوگ آئے اور گئے اور جب آپ لوگوں کے ہاتھ میں یہ چیزیں ہوں گی تو پھر جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ کس کا کتنا کردار ہے ، کتنا کریکٹر ہے ، اس کے مطابق وہ عمل کرے گا کہیں انسان لالچ میں آ کر پھسل تو نہیں گیا ۔ آخر ہم پیسہ کہاں لے کر جائیں گے ۔ آپ مجھے تاریخ میں کوئی ایک شخص ایسا بتا دیں جو اپنے ساتھ ایک ٹیڈی پیسہ کا لاکھواں حصہ بھی اپنے ساتھ لے کر گیا ہو ۔ سب یہیں رہ جاتا ہے ۔ مگر یہ تو سوچ کی بات ہے ۔ ہمیں اس ملک کو بنانا ہے ۔ اس شہر کو بنانا ہے ، اس گاؤں کو بنانا ہے ۔ آنے والی نسلوں کے لیے کام کرنا ہے ۔ انہوں نے اپنی آنے والی نسلوں کے لیے کام کرنا ہے اور اگر آپ لوگ ذاتی اغراض میں الجھ گئے تو پھر یہ کام نہیں ہوگا ۔ اس طرح شیرازہ بکھر جاتا ہے ۔ اب آپ دیکھیں لنگاہ صاحب یہاں بیٹھے ہیں وہ کہتے ہیں ہم نے اس کام کو اس طرح سے کرنا ہے اور وہ ٹھیک ہو جائے گا ۔ لیکن یہ کہ یہاں اپوزیشن نہ ہو ، تنقید نہ ہو تو پھر یہ مشکل ہے ۔ کیونکہ یہ تو ایک فطرتی چیز

ہے ۔ تنقید ہونا چاہیے اور ہمیں برداشت بھی کرنا چاہیے ۔ اب میرے خیال میں آپ آخری سپیکر ہوں ۔

ایک ممبر : جناب والا ! ابھی تو کافی لوگ رہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : میں تو ساری رات آپ کے ساتھ بیٹھنے کے لیے تیار ہوں ۔ آج تو شاید کھانے کا پروگرام بھی ہے ۔ یہ تو بہت بڑی دعوت ہے ۔

رانا نذیر احمد خان : میئر صاحب فیصل آباد نے جو رپورٹ پیش کی ہے میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں ۔ انہوں نے جو ناجائز تجاوزات کا خاتمہ کیا ہے ۔ میں حیران ہوں کہ انہوں نے یہ کام مارشل لاء کے ضابطہ کے بغیر کیا ہے ۔ یہ بڑی حیران کن بات ہے ۔

جناب چیئرمین : جی ہاں مارشل لاء کے ضابطہ کے بغیر کیا ہے ۔

رانا نذیر احمد خان : جناب والا ! ان کی رپورٹ میں بھی یہ بات موجود ہے کہ انتظامیہ نے ان سے بھرپور تعاون کیا ۔ ناجائز تجاوزات کا خاتمہ اسی صورت میں ہی ممکن ہو سکتا ہے کہ انتظامیہ بھی تعاون کرے ۔ جیسا کہ جناب والا نے بھی کہا ہے کہ ناجائز تجاوزات ختم کی جائیں البتہ بے دخل ہونے والوں کے لیے متبادل جگہ ہونی چاہیے ۔ لیکن بد قسمتی سے ہمارے ہاں ایسا نہیں ہوتا ۔ میں نے ایک دفعہ اس کے لیے کوشش کی تھی اور ہاؤس نے قرارداد بھی پاس کی تھی کہ فلاں جگہ خالی پڑی ہوئی ہے گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق وہ جگہ بے دخل افراد کو کرایہ پر دے دی جائے اور قانون یہ ہے کہ کرایہ دار کو جو جگہ ہم دیں وہ تین سال کے لیے دیں ۔ اس بارے میں ہم نے اخبار میں بھی اشتہار دے دیا مگر جس دن آکشن ہونا تھا اسی روز ڈپٹی کمشنر صاحب کی چٹھی آ گئی کہ آپ کا وہ ریزولیشن ہم نے معطل کردیا ہے ۔ چنانچہ ناجائز تجاوزات بدستور قائم

رہیں اور جب ہم نے دوبارہ کوشش کی اور ناجائز قابضین کو اٹھا دیا تو دوبارہ چٹھی آ گئی کہ ان کو بذریعہ مصالحت ختم نہ کریں ۔ ان کا سامان بھی ضبط کریں ۔

جناب والا ! اس قسم کی مشکلات بعض اوقات ہمارے سامنے آ جاتی ہیں ۔ اس لیے انتظامیہ کے تعاون کے بغیر ہم یہ ناجائز تجاوزات ختم نہیں کر سکتے ۔ متبادل جگہ بھی ہم تب ہی مہیا کر سکتے ہیں جب ہمیں مکمل اختیار ہو اور ہاؤس جو فیصلہ کرے اس میں کوئی مداخلت نہ ہو ۔

جناب چیئرمین : میں اس میں یہ عرض کرتا ہوں کہ انتظامیہ آپ سے تعاون کرے گی ۔ میں ابھی کمشنر صاحب سے پوچھتا ہوں ۔ کمشنر صاحب بھی سن رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کی پوری پوری مدد کریں گے ۔ ان کا فرض بھی ہے کہ آپ کی مدد کریں آپ ان سے رابطہ قائم کریں اور اس کے بعد جب آپ کی ضلعی رابطہ کمیٹی بن جائے تو پھر خود بخود ہو جائے گا ۔ لیکن بعض اوقات کچھ ٹیکنیکل پوائنٹ ضرور پیدا ہو جاتے ہیں ۔ فرض کریں اس وقت ہاؤس میں ہم فیصلہ کر لیتے ہیں کہ قذافی سٹیڈیم ''سیٹھ عبید الرحمن'' صاحب کا ہے اور سیٹھ عبید الرحمن صاحب کو الاٹ کر دیا جائے اور یہ سب کا فیصلہ ہے لیکن اب اس میں کچھ ریونیو کے پوائنٹ آ جاتے ہیں ۔ اس لیے تجویز کرنے سے پہلے اسے چیک کر لیا جائے ۔ اس لیے یہ آپ کی ضرور مدد کریں گے ۔

عبید الرحمن صاحب آپ کچھ فرمانا چاہتے تھے ؟

جناب سیٹھ محمد عبیدالرحمن (چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاولپور) : جناب والا ! ناجائز تجاوزات کا مسئلہ پورے ملک کا مسئلہ ہے اور بڑا تکلیف دہ مسئلہ ہے ۔ لیکن جیسا کہ میرے فاضل دوست نے کہا ہے کہ بلدیہ اور انتظامیہ کے تعاون سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ بعض

جگہوں پر لوگوں نے مکانات بنائے ہوئے ہیں - بعض جگہوں پر دکانیں آگے بازاروں تک بڑھی ہوئی ہیں پچھلے دنوں ہماری انتظامیہ کے لوگ ایک جگہ پر گئے ، اٹھیں ہٹانے کے لیے اسسٹنٹ کمشنر صاحب اور ایک مجسٹریٹ صاحب ایک جگہ ناجائز تجاوزات کو ہٹانے کے لیے گئے مگر ان کو پتھر مارے گئے اور ہماری وین کا شیشہ ٹوٹ گیا - بہرحال ان کے ساتھ اچھی خاصی ہوگئی - میں عرض کروں گا کہ اس معاملہ میں تھوڑا سا مضبوط ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے - ہم نے بھی اپنے طور پر بعض ناجائز تجاوزات ہٹائی ہیں - لیکن بعض جگہوں پر ہمیں پولیس کی ضرورت محسوس ہوئی یا کسی مجسٹریٹ کی ضرورت محسوس ہوئی - میں نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو بھی خط لکھے اور ہر خط کی کاپی کمشنر صاحب کو بھی بھیجی گئی - کمشنر صاحب یہ نہیں کہہ سکتے کہ میری اطلاع میں نہیں ہے - لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ جس طرح ہمیں انتظامیہ کا تعاون حاصل ہونا چاہیے وہ ہمیں حاصل نہیں ہے - دراصل بعض باتیں ایسی ہیں جو میں یہاں کہنا نہیں چاہتا لیکن اگر آپ کہیں تو میں کہہ دوں اس وقت کمشنر صاحب بھی موجود ہیں -

جناب چیئرمین : نہیں وہ برا نہیں مانیں گے - آپ کہتے جائیں آپ کو یاد ہوگا خواتین کے کنونشن میں ایک بیگم صاحبہ آئی تھیں شکر گڑھ والی وہ سب کچھ کہہ گئیں مگر کہتی رہیں کہ ''میں کہندی کج نہیں'' -

جناب سیٹھ محمد عبید الرحمن : جناب والا ! میں سب کچھ کہتا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ جہاں عوامی نمائندوں کے مسائل سامنے آتے ہیں وہاں ہماری انتظامیہ کا مسئلہ بھی معزز ایوان کے سامنے آنا چاہیے تاکہ آپ کو پتہ چل جائے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے یا یہ حضرات کیا کر رہے ہیں - جناب والا ایک بات جو بہت دکھ کی ہے ، آپ کے لیے بھی انتظامیہ کے لیے بھی اور تمام حاضرین کے لیے بھی کہ ہمارے بہاولپور کی جو انتظامیہ ہے وہ آپ کے الیکشن کرانے کے منصوبے کو چوپٹ کر دینا چاہتی ہے - یہ

بات میں کمشنر صاحب کے سامنے کہہ رہا ہوں ۔ کمشنر صاحب بہادر ایسے واقع ہوئے ہیں جنہوں نے کھلی کچہری کے اندر جہاں وکلاء بھی موجود تھے کلائنٹ بھی کھڑے ہوئے تھے ، معززین بھی موجود تھے انہوں نے stricture پاس کیا اور رائے فرمائی کہ ''دیکھو نا جی حکومت نے الیکشن کروا دتے نیں او انہاں نو لبے آئے نیں تے انہاں نوں اختیار وی دے دتے نیں تے ہن حکومت پریشان ہو رہی ہے اور پشیمان ہو رہی ہے'' ۔ اب پتہ نہیں آپ پشیمان ہو رہے ہیں یا صدر صاحب پشیمان ہو رہے ہیں (قہقہہ) یہ تو ایک بات تھی ۔ ایک بات ان کی اور بھی سن لیجئے ۔

اب میں عرض کروں گا کہ آپ بھی بہاول نگر تشریف لے گئے ۔ بہاول نگر کے ڈسٹرکٹ کونسل کے ایک ممبر کو انہوں نے گالی دی اور Rascal کہا ۔ (قطع کلامیاں) یہ ہمارے لئے ناقابل برداشت صورت ہے کہ ہم آپ کی انتظامیہ سے گالیاں کھائیں ۔ آپ ان حضرات کو لگام ڈالیں ۔ ہم بھی خود دار پاکستانی ہیں اور انتظامیہ کے لوگ تو ہمارے ساتھ تعاون کیلئے ہیں اور معاونت کیلئے ہیں ۔ آپ کو یہ بھی عرض کر دوں کہ ایک دور پیچھے گزر چکا ہے ۔ پیپلز پارٹی کا ۔ میری ان گنہگار آنکھوں نے دیکھا کہ انہوں نے ڈپٹی کمشنر کو کہا کہ باہر آتے ہو یا تمہاری ٹائی سے پکڑ کر تمہیں گھسیٹ کر لے جائیں ۔ اور اس الیکشن کے بعد آج تک انتظامیہ کا ایک آدمی بھی یہ نہیں بتا سکتا کہ کسی نے ان سے بد تمیزی کی ہو (تالیاں) لیکن یہ ضرور بد تمیز واقع ہوئے ہیں انہوں نے گالیاں دیں یہ انتہائی خطرناک بات ہے ۔ ڈسٹرکٹ کونسل نے اس کے خلاف ریزولوشن پاس کیا ۔ انہوں نے میرے سامنے آپ نظام کے خلاف بات کی ہے (قطع کلامیاں) اس کا آپ ایکشن لیں ۔ (قطع کلامیاں)

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : وہ ریزولوشن تمام اضلاع میں پہنچا ہے ۔ جو بہاول نگر میں واقعات ہوئے ہیں اگر وہ درست ہیں تو یہ بہت بری بات ہے ۔

جناب چیئرمین : کمشنر بہاول پور آپ کے مائیک کا نمبر 13 ہے لیکن بعض کیلئے یہ لکی نمبر ہے ۔ (قطع کلامیاں)

کمشنر بہاولپور (چودھری محمد شریف) : انشا اللہ میرے لئے بھی لکی ہے ۔ میں انشا اللہ جو کہوں گا حق بات کہوں گا ۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ انتظامیہ نے تجاوزات کو دور کرنے کیلئے تعاون نہیں کیا ۔ گذارش یہ ہے کہ مجھے وہاں گئے ہوئے چار ماہ ہوئے ہیں اور میں نے ہر دفعہ میٹنگ میں ان سے یہ کہا کہ تجاوزات کو دور کرنے کیلئے فہرست تیار کی جائے بالخصوص فوارہ چوک سے لیکر باہر مین روڈ تک ۔ ڈی ۔ سی صاحب کے سامنے بات ہوئی انہوں نے کہا کہ وہ ہماری امداد کریں ۔ ڈی ۔ سی صاحب نے اور میں نے فیصلہ کیا کہ آپ لسٹیں بنائیں ایسے نہیں کہ جس کے ساتھ کوئی دشمنی ہو یا مخالفت ہو آس کی تجاوزات کو دور کرنے کیلئے پولیس کو اور ڈی ۔ سی کو لکھیں باقیوں کا معاملہ گول ۔ ڈی ۔ سی نے کہا سارے علاقے کی لسٹیں تیار کریں ۔ میں مجسٹریٹ ساتھ دوں گا اور آپ انکو ہٹائیے ۔ میں نے انہیں کہا کہ اگر آپ نے ایک ایک کرکے پارٹی بازی یا ذاتیات پر مبنی کوئی بات کرنی ہے تو وہ ہم نہیں کریں گے ۔ جہاں تک تجاوزات کو دور کرنے کا تعلق ہے ان کو پتہ ہے کہ میں نے سرکاری زمین پر تجاوزات کو دور کرنے کی جتنی کوشش کی ہے آج تک کسی نے نہیں کی وہاں پورے دو گاؤں میں نے خالی کروائے ۔ انہی کے شہر کے اندر انہی کے دوستوں کی مہربانی سے کم از کم 8 مربع زمین ایک جگہ سڑک کے کنارے اور چھ سات مربع زمین دوسری جگہ پر ناجائز قبضہ جمایا ہوا تھا ان لوگوں نے ڈیڑھ ڈیڑھ ایکڑ کی حویلیاں بنائی ہوئی ہیں ۔ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں دو کنال چار کنال سے کم کے پلاٹ بنے ہوئے ہوں ۔ ان پر ناجائز قبضہ ہے اور وہ چھ سال سے بک رہے ہیں ۔ میں نے جا کر حکماً اے ۔ سی کو بھیجا کہ کم از کم وہ حویلیاں جو صرف خالی حویلیاں بنی ہوئی ہیں ۔ ان کے اندر یا تو درخت لگے ہوئے ہیں یا ایک نلکہ لگا ہوا ہے اور وہ صرف سرکار کی زمین پر قبضہ قائم رکھنے کیلئے کیا گیا ہے ان حویلیوں کو گرا دیا جائے ۔ لیکن اے ۔ سی سے ذرا انتظام میں

کوتاہی ہو گئی - وہ جہاں سے گزرنے والے تھے وہاں جمعدار قسم کے لوگ عیسائی اور خاکروب بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ ہمارے گھر گرانے آئے ہیں ان لوگوں نے جن کی حویلیاں ہیں جو پیچھے چھپے ہوئے تھے کچھ انہوں نے ان کو ورغلایا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے خشت باری کی- کچھ نعرے لگے - آپ تک تاریں آئیں اور آپ نے بھی کہا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں - ہم رک گئے - ڈی ایم ایل صاحب کے ساتھ مشورہ کرکے ایک اسکیم بنائی گئی اس کے علاوہ ان کے ہر شہر کے اندر ناجائز مکانات بنے ہوئے ہیں - حاصل پور میں 20 مربع زمین پر ناجائز مکانات بنے ہوئے ہیں - چشتیاں میں کم از کم 8 مربع زمین پر ناجائز مکانات بنے ہوئے ہیں - لیاقت پور کے اندر تو سارے شہر میں ناجائز مکانات بنے ہوئے ہیں ممبر صاحبان خود بنواتے ہیں یہ خود وہ کہتے ہیں - میں وہاں گیا ہوں جو ممبر انفرادی طور پر آتے ہیں وہ دوسروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ فلاں ممبر نے اپنے حلقے میں ناجائز طور پر مکان بنوایا ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ انہوں نے بنوا دیا ہے- میں یہ سمجھتا ہوں سارے مکان بنوا رہے ہیں - میں نے اس بارے میں ایک میٹنگ طلب کی اور کہا کہ آپ سارے تجاوزات کی اور جو کچی آبادیاں ہیں ان کی لسٹیں بنوائیں اگر وہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ہوئیں تو ان کو regularize کیا جائے یا گرایا جائے چنانچہ 22 تاریخ اس ضمن میں مقرر ہے۔ ساری کمیٹیوں نے اپنے حسابات بنا لیے ہیں۔ وہاں میٹنگ ہونے والی ہے تاکہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق تمام تجاوزات اور کچی آبادیوں کا فیصلہ کیا جائے - یہ تو خیر تجاوزات کے بارے میں تھا -

جناب والا ! جس بات کا یہ ذکر کرتے ہیں اب میں اس کے بارے میں عرض کرتا ہوں - بات صرف اتنی ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل بہاول پور نے پروفیشنل ٹیکس لگایا - پروفیشنل ٹیکس ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کسی پروفیشن پر ہوتا ہے - کوئی دوکاندار ہے تو دوکان پر ٹیکس لگے گا - کوئی کارخانے دار ہے تو اس کو اس کے کام پر ٹیکس لگے گا - انہوں نے جو

ٹیکس لگایا ہے وہ یوں کہنا چاہئے کہ مشینری کی آئٹم پر لگایا ہے ۔ مثلاً ٹریکٹر جو کرایہ پر چلتا ہو ۔ تھریشر جو کرایہ پر چلتا ہو ۔ جو صورت حال ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت پنجاب بھر میں کسی دیہاتی ٹریکٹر پر گورنمنٹ نہ کوئی ٹیکس لیتی ہے نہ رجسٹریشن فیس لیتی ہے ۔ ہر ٹریکٹر اپنی زمین پر بھی چلتا ہے اور کرایہ پر بھی چلتا ہے ۔ اب ان کا ٹیکسیشن آفیسر جب ان کے گاؤں میں موقع پر جائے گا تو وہ یہ کہے گا کہ تمہارا ٹریکٹر جو ہے وہ تم اپنے کام کے لیے نہیں چلاتے تم سے ڈیڑھ دو سو روپیہ ٹیکس جو وصول ہونا ہے وہ ہمیں دو ۔ اگر کوئی کہے گا کہ میں تو اپنا ٹریکٹر اپنے کام کے لیے چلاتا ہوں ۔ میری اپنی زمین ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ اچھا سو روپیہ مجھے دو اور چھٹی کرو ۔

جناب والا ! ایک اپیل میرے پاس ہوئی جس میں سنا ہر جو دیہات میں لگا ہوا ہے پانچ ہزار روپے کا ٹیکس اور جو رورل فلور مل دیہاتی علاقے میں لگی ہوئی ہے اس پر دس ہزار روپے کا سالانہ ٹیکس لگایا گیا ہے ۔ اس کے خلاف میرے پاس اپیل ہوئی ہے ۔ میں نے ان کے وکیل سے اتنی بات کہی کہ اس دس ہزار روپے ٹیکس کی آپ کیا justification دیتے ہیں ۔ گورنمنٹ نے تو دس ہزار روپیہ ٹیکس نہیں لگایا ۔ ڈسٹرکٹ کونسل والے دس ہزار روپیہ رورل فلور مل پر ٹیکس لگا رہے ہیں ۔ ٹیکس لگاتے وقت آپ نے یہ نہیں سوچا کہ اس پر کتنی تنقید ہوگی اور جو زمینداروں کے ٹریکٹروں پر ٹیکس لگایا ہے اس کا کیا نتیجہ نکلے گا ۔ آپ کا جو ٹیکسیشن آفیسر ہے وہ ہر ٹریکٹر والے سے رشوت وصول کرے گا ۔ جو رشوت دے گا اس کو چھوڑ دے گا کہ تم اپنا چلاتے ہو اور جو رشوت نہیں دے گا اس کو وہ کہے گا کہ تم ٹریکٹر سے دوسرے لوگوں کا کام کرتے ہو ۔ میں نے کہا کہ ڈسٹرکٹ کونسل والوں نے اپنے لیے خود مصیبت مول لی ہے حالانکہ یہ خود زمیندار ہیں ۔ یہ میں نے ان کے وکیل سے کہا ۔ اگر میٹھ صاحب وہاں بیٹھے ہوئے سن رہے تھے تو میں اس سے انکار نہیں کرتا ۔ میں نے یہ بات

ضرور کہی ہے کہ آپ نے یہ ٹیکس لگا کر اپنے لیے مصیبت مول لی ہے۔ آپ کو یہ ٹیکس سوچ سمجھ کر لگانا چاہئے تھا۔ وہاں انہوں نے اعتراف کیا تھا۔ میں نے ان کے وکیل سے کہا کہ آپ اس پر دوبارہ غور کریں۔ آپ اپنا کیس جس صورت میں چاہتے ہیں پیش کریں میں قانون کے مطابق اس کا فیصلہ کروں گا۔ صرف یہ بات تھی۔

اب میٹھ صاحب کی بات مجھے کہنی نہیں چاہئے۔ ان کو بھی پتہ ہے۔ سب کو پتہ ہے۔ گورنمنٹ کو پتہ ہے۔ ان کے خلاف میرے آنے سے پہلے دفعہ 29 کے تحت سنگین کارروائی ہوئی۔ ان کے جو ممبر ہیں وہ ان کے خلاف ہیں۔ پچھلے دنوں آگ لگی۔ سارے شہر میں نعرے لگے۔ فائر بریگیڈ موقع پر نہیں پہنچ سکا۔ یہ اس کو دھکے لگاتے رہے وہاں دھکے لگا کر لے گئے پھر اس کی خالی پانی نہیں نکالتی تھی۔ اب شہر کے اندر یہ جا نہیں سکتے۔ گالیاں پڑتی ہیں۔ جواب طلبی آپ بھی کرتے ہیں۔ اس پر میں کچھ نہیں کہہ سکتا میری طرف سے پورا تعاون ہے۔ جو سرکار کی طرف سے مجھے کام دیا گیا ہے وہ میں کر رہا ہوں البتہ اس کے اندر اگر کسی کی کوئی ذاتی بات آتی ہے اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔

میٹھ محمد عبدالرحمن: مجھے یہ گزارش کرنی ہے کہ جب آگ لگی تھی تو میں یہاں لاہور میں تھا اور اس وقت خواتین کی کانفرنس ہو رہی تھی۔ وہاں جا کر میں نے سنا تھا۔ اگر آپ کے پاس کیس ہے، ہوا کرے مجھے اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ مجھے آج تک بھی اس سے اختلاف نہیں ہوا۔ مجھے آپ کی ان دونوں باتوں سے اختلاف ہوا ہے۔ ایک یہ کہ آپ نے اس نظام کو خراب کہا اور حکومت کو پشیمان اور پریشان بتایا دوسرے آپ نے گالی دی۔

کمشنر بہاول پور۔ گالی بالکل نہیں دی یہ بالکل غلط بات ہے۔ میں نے یہ کہا ہے ٹیکس لگانا غلط بات ہے یہ نہیں لگانا چاہئے تھا۔ یہ بات میں نے کہی ہے اور اس سے میں انکار نہیں کرتا ہوں۔

سیٹھ محمد عبید الرحمن : میں شہر سے باہر بالکل نہیں رہتا مجھے معلوم نہیں کہ کہاں میں رہتا ہوں ۔ یہ کہتے ہیں کہ میں شہر میں جا ہی نہیں سکتا ۔ جائیداد کس کی جلی ہے ۔ جائیداد میرے بھائی کی جلی ہے ۔

کمشنر بہاول پور : جو ان سے بات نہیں کرنا چاہتا ۔

سیٹھ محمد عبید الرحمن : کیا یہ میرے گھر میں رہتے ہیں ؟ کیا یہ میرے گھر کے چوکیدار لگے ہوئے ہیں ؟

کمشنر بہاول پور : آپ نے چونکہ بات محفل میں اٹھائی ہے تو میں یہ کہہ رہا ہوں ورنہ مجھے یہ بات نہیں کہنی چاہئے تھی ۔

سیٹھ محمد عبید الرحمن : ٹھیک ہے ۔ ٹھیک ہے ۔

Mr. Chairman : That is all. We only gave you an opportunity to say.

عبید الرحمان صاحب میں اس کو دیکھوں گا ۔ آپ نے ایک سوال اٹھایا ہے ۔ میں اس میں یہ کہوں گا کہ گورنمنٹ سرونٹ جو ہے وہ تعاون کرے گا ۔ وہ بنا ہی اس لیے ہے ۔ اسی لیے اسے سول سرونٹ کہتے ہیں اور آپ کی کہانی بھی سن لی ہے ۔ ان کی بھی کہانی سن لی ہے ۔ ہم اس کو بھی دیکھ لیں گے ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ اگر کسی سول سرونٹ نے کوئی غلط بات کی ہے ہم اس معاملے کی تہہ تک جائیں گے ۔ وہ وہاں کے کمشنر ہیں ۔ آپ وہاں کے چیئرمین ہیں ۔ کہنا صرف یہ ہے جس طرح سے تعاون فیصل آباد میں ہو رہا ہے خواہ وہ مارشل لا والے کر رہے ہیں ۔ خواہ کمشنر صاحب کر رہے ہیں خواہ میئر صاحب کر رہے ہیں ایسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک قسم کا نمونہ ہے اور ایک اچھا نمونہ ہے ۔ میں ان سے بھی اور کمشنر صاحب سے بھی عرض کروں گا کہ وہی نمونہ وہی ماحول پیدا کرنے کی وہاں بھی کوشش کیجئے ۔ آپ لوگ مل کر یہ کام کر سکتے ہیں ۔ اگر کوئی بری بات ہے تو میں اس کا نوٹس لوں گا ۔

سیٹھ محمد عبید الرحمن : ہم تو پبلک کے لوگ ہیں ۔ ہم حکومت کے سامنے جواب دہ ہیں ۔ ہم اپنے ووٹر کے سامنے جواب دہ ہیں ۔

جناب چیئرمین : کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔

سیٹھ محمد عبید الرحمن : جناب والا ! یہ جو نوکر شاہی انداز ہے یہ بالکل غلط ہے ۔

جناب چیئرمین : اگر غلط انداز ہے تو اس کے متعلق ہم کہہ چکے ہیں ۔ اب میں میئر صاحب کو موقع دینا چاہوں گا کہ وہ پانچ چھ منٹ میں تقریر ختم کر لیں ۔ ذاتی کوئی بات نہ ہو اصول پر آ جائیں ۔

جناب خاقان بابر : جناب والا ! فیصل آباد تو ٹھیک ہو گیا ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے میئر صاحب بھی فیصل آباد کے متعلق اپنے تاثرات بتائیں تاکہ ہم بھی سمجھ سکیں ۔

جناب چیئرمین : بابر صاحب دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے لاہور لاہور ہے ۔

(قہقہہ)

میاں غلام محمد مونکا : بہاول پور کے کمشنر صاحب نے جو واقعہ بتایا ہے اس کے متعلق گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : بالکل نہیں ۔ وہ بات اب ختم ہوگئی ہے ۔ وہ بات ٹھپ ہوگئی ہے ۔ دونوں طرف کی سن لی ہے بات ختم ہوگئی ہے ۔ یہ سول سروینٹ آخر آپ کے پاس رہتے ہیں ۔ آپ ان سے ملیے تعاون کیجئے ۔ میں نے ابھی یہ کہا ہے کہ جس طرح سے فیصل آباد میں تعاون ہو رہا ہے ویسے دوسری جگہوں پر بھی ہونا چاہئے ۔ آپ دونوں اکٹھے چلیں گے تو ٹھیک کام ہوگا ۔

میاں غلام محمد مونکا : اگر ان کی عزت نہیں ہے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے ۔

جناب چیئرمین : وہ آپ کی عزت کریں گے اور آپ ان کی عزت کریں ۔

میاں غلام محمد مونکا : جو عزت ہوئی ہے وہ ریزولوشن ہے ۔

جناب چیئرمین : وہ بات ختم ہو گئی ۔ وہ بات میں نے ابھی سن لی ہے ۔ میں نے کہا ہے کہ میں اس کا نوٹس لوں گا ۔

میاں غلام محمد مونکا : جناب والا ! مجھے تھوڑا سا وقت چاہئے ۔

جناب چیئرمین : اگر یہاں اس کے لیے وقت چاہتے ہیں تو اس طرح مشکل ہو جائے گا ۔ بعد میں بیٹھیں گے ۔ ساری رات پڑی ہوئی ہے ۔ بعد میں بیٹھ کر آپ کی اور میری باتیں ہوں گی ۔

میاں غلام محمد مونکا : اگر ہاؤس میں وقت نہیں تو علیحدہ ملنے کے لیے وقت دے دیں ۔

جناب چیئرمین : علیحدہ بات ہوگی ۔ آپ فرمائیں میاں تجمل حسین صاحب ۔

میاں تجمل حسین (صدر ۔ لاہور اسٹاک ایکسچینج) : جناب والا ! میں صرف فیصل آباد کے متعلق عرض کروں گا ۔ فیصل آباد چونکہ تجارتی اور صنعتی لحاظ سے پاکستان کا سب سے اہم ترین شہر ہے اس کے متعلق جو کچھ میئر صاحب نے کہا ہے کہ وہاں صفائی کا اعلیٰ انتظام کیا گیا ہے کمیونیکیشن کی درستگی کی ہے اس سے تاجر اور صنعت کاروں کو بہت فائدہ ہوا ہے ۔ مجھے بھی فیصل آباد جانے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ کس طریقے سے ان دنوں آمد و رفت اور دوسری چیزوں کا انتظام اچھا ہوگیا ہے ۔ تاجر پیشہ طبقہ کو بھی آرام ہو گیا ہے ۔

جناب والا ! ایک چیز میں ان سے عرض کرنا چاہوں گا کہ وہاں رہائش کے لیے کوئی اچھا ہوٹل نہیں ہے۔ کیا آپ ترقیاتی پروگرام میں ہوٹل کا کوئی انتظام وہاں کر رہے ہیں ؟ یہاں بہت سے غیر ملکی تاجر بھی آتے ہیں اور وہ فیصل آباد جانا چاہتے ہیں کیونکہ یہ بہت بڑی منڈی ہے ۔ وہاں بیٹھ کر وہ تجارت سے متعلق تعلقات پیدا کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ ایک میری رائے ہے کہ وہ اپنے ترقیاتی پروگرام میں فیصل آباد میں اچھے سے ہوٹل کے بنانے کا انتظام کریں ۔

جناب والا ! میرا وہاں کے تاجروں کے ساتھ تعلق رہتا ہے ۔ ان کی خواہش ہے کہ ان کو بذریعہ ہوائی جہاز سفر کی سہولیات میسر ہوں ۔ پہلے لاہور اور کراچی سے دو سروسز جاتی تھیں جو بند ہوگئیں ہیں ان کو دوبارہ رائج کرنا چاہئے کیونکہ کئی لوگ وہاں بذریعہ ہوائی جہاز آنا جانا چاہتے ہیں ۔ فیصل آباد جیسا اہم شہر لاہور اور دوسرے اضلاع کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے ۔ میری یہ تجاویز ہیں ۔ بہت سی دیگر عمدہ تجاویز آپ نے فیصل آباد کو درست کرنے کے لیے پیش کی ہیں خدا کرے ان کو کامیابی ہو ۔ میری دونوں تجاویز بھی غور طلب ہیں ۔

جناب محمد ریاض شاهد (میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد) : جناب گورنر صاحب یہ آپ کی شفقت ہے کہ آج کے اجلاس میں مجھے موقع دیا گیا کہ میں فیصل آباد کارپوریشن کی کارکردگی کے بارے میں رپورٹ پیش کروں ۔ بہت سے اراکین نے کہا ہے کہ ہماری کارکردگی تسلی بخش ہے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

ایک سوال ڈاکٹر محمد اشرف صاحب میئر میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ کی طرف سے کیا گیا تھا کہ جو ہماری آمدنی بڑھی ہے اس کا کیا گر ہے ہے جب کہ ہم نے ٹیکس بھی نہیں لگایا ۔ جب ہم آئے تھے تو محصول چونگی جو ہماری انکم کا بڑا ذریعہ ہے وہ 4 کروڑ 72 لاکھ روپے ٹھیکے پر

چل رہی تھی ۔ چونگیوں کا ٹھیکہ قانون کے مطابق 10 فیصد بڑھا کر اس وقت کے قانون کے مطابق ہم دے سکتے تھے اور ہمیں پیشکش ہوئی تھی کہ 10 فیصد بڑھا کر ایک پارٹی کو ٹھیکہ دے دیں ۔ اس میں ساڑھے پانچ کروڑ روپیہ آمدنی ہوگی لیکن میں نے کہا یہ اوپن آکشن پر جائے گی چنانچہ وہ 6 کروڑ 32 لاکھ روپے میں اوپن آکشن میں گئی ۔ اس سال پھر دس فیصد نہیں بڑھایا بلکہ اوپن آکشن کرایا یہ 7 کروڑ 65 لاکھ روپے میں اس سال گئی ہے ۔ یہ ہماری آمدن کا بہت بڑا ذریعہ ہے یہ ہماری کوشش ہے ۔

جناب چیئرمین : میئر صاحب ! وہاں کا garbage ، جو گند ہے ، آپ اس کا کیا کرتے ہیں ؟ اس سے کچھ پیسے وغیرہ بنا رہے ہیں یا نہیں ؟

جناب چودھری ریاض شاہد : جو بیچ دیتے ہیں اس سے تھوڑے بہت پیسے بنا لیتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : اس سے آپ کی کتنی آمدنی ہو جاتی ہے ؟

جناب چودھری ریاض شاہد : ابھی ہم نے یہ حساب نہیں لگایا ۔ سال کے آخر میں پتہ چلے گا ۔

جناب چیئرمین : میں اس پر ضرور مشورہ دینا چاہوں گا ۔ میں کچھ عرصے سے اس پر سوچ رہا ہوں ۔ میئر صاحب آپ سے بھی میں عرض کروں گا ۔ ہر شہر میں بڑا گند نکلتا ہے ۔ سیانے ملک اس گند کو پھینک نہیں دیتے ، جلا نہیں دیتے ، بلکہ اس سے ایک قسم کا سونا بناتے ہیں ۔ اس سے کئی چیزیں بنتی ہیں ۔ میں آپ سے بھی ، محکمے سے بھی اور انجینئرز صاحبان سے بھی عرض کروں گا کہ اس بارے میں غور کریں اور اس طرف توجہ دیں ۔ نیز آپ اس پر ہمیں کیا مشورہ دے سکتے ہیں ۔ اس سے آپ کے لاکھوں نہیں ، کروڑوں روپے بن سکتے ہیں ۔

جناب چودھری ریاض شاہد : حکومت نے راہداری کے ضمن میں جو نیا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جس کے تحت راہداری کی فیس بھی ختم کردی ہے

اور پاس نکاس بھی ختم کر دیا ہے ، دوسرا سوال اس کے بارے میں تھا۔ راہداری سے ہماری متوقع آمدنی ہر سال دس لاکھ روپے کے قریب ہوتی ہے۔ یہ چیک دراصل اس لیے تھا کہ ٹرک والے محصول بچاتے ہیں اور چوری کر کے بھاگ جاتے ہیں۔ پہلے بھی بہت سے ایسے واقعات سامنے آئے ہیں کہ لوگ گوجرانوالہ کی راہداری بنواتے ہیں اور فیصل آباد میں مال اتار دیتے ہیں۔ ایک ٹرک سے پانچ دس ہزار روپے کا محصول چونگی وصول ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سے فرق تو ضرور پڑے گا۔ ہم نے ہوئے آٹھ کروڑ روپیہ کے ٹھیکے دیے ہوئے ہیں۔ اگر اس میں کمی ہوئی تو کم از کم ہمارا ٹھیکیدار اس میں چھوٹ بھی طلب کرے گا اور پھر چیک بھی نہیں ہوگا کہ کون سا ٹرک باہر جاتا ہے اور کون سا ٹرک اندر رہتا ہے۔ اگر فیس ختم کرنی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ دس لاکھ روپے کی کمی ہم برداشت کر لیں گے۔ لیکن اس کا ٹرانزٹ پاس (پاس نکاس) ضرور ہونا چاہیے۔ اس کی ڈیکلیریشن ہونی چاہیے کہ فیصل آباد سے گزر کر ایسے مال گوجرانوالہ یا شیخوپورہ لے جاتا ہے یا آگے لاہور لے جاتا ہے۔ چیک نہ ہوگا تو اس میں کورپشن بڑھ جائے گی اور کارپوریشن کی بڑی اور حقیقی آمدنی بہت زیادہ متاثر ہوگی۔

فیصل آباد میں ایک فور سٹار یا فائیو سٹار ہوٹل کھولنے کے بارے میں بھی کہا گیا ہے۔ پچھلے دنوں حکومت نے وہاں ہوٹل بنانے کی منظوری پی آئی اے کو دی تھی۔ انہیں ہماری کارپوریشن کی طرف سے جگہ بھی مل گئی ہے۔ لیکن انہوں نے ابھی تک ہوٹل نہیں بنایا۔ سعودی عرب کے کوئی شہزادے ہیں۔ شہزادہ بندر بن سعود ، ان کی طرف سے ایک خط آیا ہے کہ یہاں انہیں فائیو سٹار ہوٹل بنانے کی اجازت دی جائے۔ یہ معاملہ ابھی زیر غور ہے۔ تاہم ہمارے اتنے وسائل نہیں کہ اتنا بڑا ہوٹل بنا سکیں۔

اس کے علاوہ بہت سے دوستوں نے اچھی باتیں کی ہیں ۔ تنقید بھی ہوئی ہے جو میں خندہ پیشانی سے برداشت کرتا ہوں ۔ میں جانتا ہوں کہ ہم نے جتنے اجلاس کیے ہیں وہ متفقہ ہوئے ہیں ۔ قبل ازیں پچھلے ماہ جو اجلاس ہوا ۔ اس میں ممبران نے مجھے اختیار دیا کہ میرے قلم سے جو اے ڈی پی بنائی جائے گی ۔ وہی منظور ہوگی ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نالیاں ، گلیاں اور سڑکیں بنانا کوئی ترقی نہیں ۔ اس پر میں کہتا ہوں :

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

جناب والا ! ہم کوشش کر رہے ہیں ۔ اپنی غلطیاں اور خامیاں ہم دور کر لیں گے ، اپنی کمی پوری کر لیں گے لیکن میں پورے اعتماد کے ساتھ کہوں گا کہ میں نے کورپشن نہیں کی ، بلکہ کورپشن میں ہونے ہی نہیں دیتا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

باقی ۔

فن کار حلقہ بند ہے ناقد زمانہ ساز
کوتاہ قامتی میں ہے بونوں کا قد دراز

کیا کیا درازی قد و قامت کے واسطے
بیساکھیاں بغل میں دباتا ہے آدمی

جناب چیئرمین : اب کیا خیال ہے ؟ پانچ دس منٹ کا وقفہ نہ کر لیا جائے ؟ کیونکہ اب آگے بڑا لمبا آئیٹم ہے ۔

بیگم نجمہ حمید (خاتون کونسلر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) : میرا خیال ہے کہ ابھی جاری رکھیں ۔ پانچ دس منٹ تو یہ اکٹھے ہونے میں لگا دیتے ہیں اور پھر بڑی دقت ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے ۔

ایک معزز ممبر : ساڑھے سات بجے کھانے کا وقت دیا ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین : کھانا کل نہ کر دیں ۔ (قہقہے) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات کا کھانا اور صبح کا ناشتہ ایک ساتھ کر لیں گے ۔ خاکوانی صاحب ، آپ فرمائیے ۔

اناؤنسر : بلدیات سبجیکٹ کمیٹی کے کنوینر سبجیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش فرماتے ہیں ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

نواب زادہ غلام قاسم خان خاکوانی (میئر ، میونسپل کارپوریشن ، ملتان) : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب چیئرمین و معزز اراکین السلام علیکم ۔ ماہ اگست میں جو اجلاس ہوا تھا ان دنوں سبجیکٹ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ اور دیہی ترقی کی میٹنگ ہوئی ۔ جس کی سفارشات حکومت کو ارسال کی تھیں ۔ ممبر حضرات اور اراکین کی طرف سے جو قراردادیں پیش کی گئیں یا کوئی نکتہ اٹھایا گیا ان کے پیش نظر یہ سفارشات مرتب کی گئی تھیں ۔ میں ان سفارشات کو بھی پڑھوں گا اور ان پر حکومت کے فیصلے بھی پڑھتا جاؤں گا ۔

1 ۔ (الف) چیئرمین حضرات ، بزنس رولز کے تحت دیے گئے اختیارات لوکل کونسل کی منظوری سے وائس چیئرمین ، کسی ممبر یا لوکل کونسل کے کسی افسر کو تفویض کر سکتا ہے ۔

چونکہ اسے اختیارات خاص طور پر چیئرمین ہی استعمال کرتا ہے ، اس لیے یہ مناسب ہوگا کہ چیئرمین کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ لوکل کونسل کی منظوری کے بغیر ایسے اختیارات کسی اور کو تفویض کر سکے ؟

آپ کو یاد ہے کہ یہ دو قسم کے اختیارات ہیں جو لوکل کونسل اپنے اراکین کو دیتی ہے ۔ وہ لوکل کونسل کی اجازت کے بغیر آگے کہیں نہیں دیے جا سکتے ۔ جو اختیارات چیئرمین حضرات کو حکومت کی طرف سے ملے ہیں اور لوکل کونسل کے اختیارات کے علاوہ دیے گئے ہیں ، یہ سفارش ان کے لیے تھی کہ وہ اپنے اختیارات لوکل کونسل کی رضا مندی کے بغیر آگے کسی ممبر ، ڈپٹی میئر ، یا کسی افسر کو تفویض کر سکیں ۔ تو اس پر حکومت نے یہ تجویز منظور کر لی ہے اور قانون اور قواعد میں ترمیم کر کے اس پر عمل درآمد کیا جائے گا ۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل : میں اس کی تھوڑی سی وضاحت چاہوں گا ۔ میں اس کمیٹی کا ممبر تو نہیں ۔

جناب چیئرمین : ابھی آپ تشریف رکھیں ۔ پہلے یہ پوری رپورٹ پڑھ لیں ، اس کے بعد آپ فرمائیے گا ۔

نواب زادہ غلام قاسم خان خاکوانی :

(ب) یہ بھی سفارش کی جاتی ہے کہ ایسے اختیارات صرف وائس چیئرمین یا کسی افسر کو تفویض کیے جائیں ، کسی ممبر کو نہیں ۔

حکومت کو اس سفارش سے اتفاق نہیں ۔ کیونکہ یہ سفارش شق ''الف'' کے متضاد ہے ، جو میں نے پہلے عرض کی ہے ۔

2 ۔ اگر کسی میونسپل مجسٹریٹ کے عملے اور دفتر کے اخراجات لوکل کونسل برداشت کرتی ہے تو اس مجسٹریٹ کی جانب سے عائد کردہ جرمانے کی رقم متعلقہ لوکل کونسل کے لوکل فنڈز میں جمع ہونی چاہیے اگر ایسے اخراجات کا لوکل کونسل کوئی حصہ برداشت کرتی ہے تو جرمانے کی رقم لوکل فنڈز اور پروونشل پبلک اکاؤنٹس میں جمع کی جائے ؟	یہ تجویز پاکستان کے آئین کی شق نمبر118 کے منافی ہے لہذا حکومت اس سفارش سے متفق نہیں ۔
3 ۔ ایک کروڑ سے زائد آمدنی والی لوکل کونسلوں میں ہمہ وقتی میجسٹریٹ تعینات کیے جائیں ۔	اصولی طور پر سفارش مان لی گئی ہے لیکن محض آمدنی کی بنا پر ہمہ وقتی مجسٹریٹ تعینات نہیں ہوگا بلکہ لوکل کونسل کی ضرورت کو مد نظر رکھا جائے گا ۔
4 ۔ اگر لوکل کونسلوں کی عمارتیں حکومت کے محکمے یا دوسرے ادارے خالی نہیں کرتے تو وہ بازار کے کرایوں کے مطابق کرایے ادا کریں ۔	حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اول تو بلدیاتی اداروں کی ایسی تمام عمارتیں جو کسی سرکاری دفتر یا سرکاری افسر کے زیر استعمال ہیں انہیں خالی کرانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی بصورت دیگر

محکمہ تعمیرات کی تجویز کردہ شرح کے مطابق کرایہ ادا کریں گے۔

5 ۔ لوکل کونسلوں کی جانب سے عائد کردہ فیس راہداری میں یکسانیت پیدا کی جائے اور اس کی شرح ایک روپیہ مقرر کی جائے۔

صدر پاکستان کے حالیہ احکامات کے مطابق حکومت پنجاب نے راہداری کی وصولی ختم کرنے کا کا فیصلہ کیا ہے ، اس بارے میں ہدایات بھیجی جا چکی ہیں۔

6 ۔ موٹر وہیکلز ٹیکس کا 25 فیصد حصہ شہری لوکل کونسلوں کو ان کی آبادی کے تناسب سے دیا جائے۔

یہ سفارش آئین کی شق نمبر118 کے منافی ہے لہذا اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکتا۔

7 ۔ اسلحہ کے لائیسنس جاری کرتے وقت چیئرمین لوکل کونسلوں کی سفارشات کو اہمیت دی جائے اس کے علاوہ اسلحہ کے لائیسنسوں کے اجراء کا اختیار ڈویژنل کمشنروں کو دیا جائے۔

اسلحہ کے اجراء کے سلسلے میں حکومت نے نرمی کردی ہے جس کے تحت اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مستحق اشخاص کو N. P. B. اسلحہ آبادی کے مقررہ تناسب سے جاری کر سکیں گے۔

8 ۔ رجسٹری کے قانون میں ترمیم کی جائے جس کے مطابق یہ شرط عائد کی جائے کہ غیر منقولہ جائیداد کی اس وقت تک کسی کے نام رجسٹری

تجویز سے اتفاق ہے مگر قانون میں ترمیم کی ضرورت نہیں ہے محکمہ بورڈ آف ریونیو کا اس بارے میں ضروری ہدایات جاری کرنا کافی ہوگا۔ محکمہ بلدیات نے اس سے

نہیں ہو گی جب تک متعلقہ اتفاق کیا ہے اور بورڈ آف ریونیو
شخص لوکل کونسلوں کا عائد ہے درخواست کی ہے کہ ہدایات
کردہ ٹیکس ادا نہ کردے ؟ جاری کردیں ۔

جناب چیئرمین : (ریونیو بورڈ نے ہدایات جاری کر دی ہیں یا نہیں) ۔

وزیر مال (ملک اللہ یار خان) : جناب چیئرمین ۔ یہ آئینی مسئلہ ہے یہ بات زیر غور ہے ۔ اس پر کافی بحث و تمحیص کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں ۔ جہاں تک اس شرط کے عائد کرنے کا تعلق ہے آئینی طور پر ایسا ممکن نہ ہوگا اس پریکٹس کو discourage کرنے کے لیے ہم کچھ اقدامات کر رہے ہیں ۔ ٹینسی ایکٹ میں کچھ ترامیم کرنا زیر تجویز ہے جس میں کلکٹر صاحبان کو اختیارات دیں گے وہ سوسائٹی جن پر ڈیوٹی لگانی چاہئے تھی اگر وہ نہیں لگاتے تو اس کو اختیار دیا جائے کہ اس قسم کی دستاویزات کے متعلقہ فریقین کو طلب کریں پھر جہاں کم ڈیوٹی عائد کی گئی ہے وہ وصولی کریں بلکہ اڑھائی گنا زائد جرمانے کے طور پر ان سے رقم وصول کریں ۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس اقدام سے کافی حد تک اس مسئلے کو حل کرنے میں مدد ملے گی ۔ جہاں تک آپ کی تجویز کا تعلق ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ تجویز آئینی طور پر قابل عمل نہیں ہو سکتی ۔

شیخ غلام حسین (میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) : جناب والا! اگر مجھے اجازت ہو تو عرض کروں کہ جس تجویز کی کمیٹی نے سفارش کی ہے اس کی ضرورت یہ ہے کہ کارپوریشن یا میونسپل کمیٹی اصل میں ٹیکس خود وصول کرتی ہے اس کے پاس تشخیص کے اختیارات ہیں اور اس وقت یہ شکایت ہے کہ دو لاکھ روپے مالیت کے مکان کی 9 ہزار روپے کی رجسٹری ہوتی ہے اس لیے کہ دس ہزار روپے کے اوپر گین ٹیکس لگ جاتا ہے اگر کوئی شخص رجسٹری لکھ کر لاتا ہے اور تحصیلدار یا رجسٹرار فیس لے کر

رجسٹری کر دیتا ہے تو یہ اس مسئلے کا کوئی حل نہ ہوا ۔ اصل میں مسئلہ یہ تھا کہ چونکہ کارپوریشن خود مجاز ہے کہ وہ اس پراپرٹی کی تشخیص کرے ۔ اور تشخیص کرنے کے بعد اپنا ٹیکس وصول کرے ۔ اگر یہ پابندی لگ سکتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے اس سے جو مسئلہ تھا وہ حل نہ ہوا ۔

جناب چیئرمین : جیسا کہ وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ اس میں آئینی پیچیدگیاں ہیں ۔ اس میں وہ دیکھیں گے لیکن وہ آئین کو تبدیل (change) نہیں کر سکتے ۔ جی مغل صاحب فرمائیں ۔ آپ کی ٹرک منظور ہوئی ہے ۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل (وائس چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی) : جناب چیئرمین ! میں صرف یہ کہوں گا کہ یہ قانون میں ترمیم لانا چاہتے ہیں ۔ میں اس پس منظر سے واقف نہیں ہوں میرے علم میں یہ نہیں ہے کہ کسی نے اختلافی نوٹ لکھا ہے یا نہیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ طاقت کا سرچشمہ ایوان ہے ۔ اگر چیئرمین اختیارات کا استعمال کرتا ہے تو ہاؤس کے behalf پر کرتا ہے ۔ کیونکہ ہاؤس کے 20 ممبر بیک وقت دستخط نہیں کر سکتے ۔ اس کو ہر صورت میں ایوان کے سامنے جواب دہ ہونا چاہئے ۔ پچھلے دو سال میں ہمیں کوئی دقت محسوس نہیں ہوئی ۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ اس وقت سارے چیئرمین صاحبان انتہائی منصف مزاج ہیں نیک ہیں ۔ اچھے آدمی ہیں فرشتہ سیرت ہیں لیکن مستقبل میں کوئی غلط آدمی آ سکتا ہے آپ جو ترمیم کر رہے ہیں اس میں تمام پہلوؤں کو ذہن میں رکھیں ۔ ایک آدمی جو غلط قدم اٹھاتا ہے کہ پتہ نہ لگے تو وہ وائس چیئرمین کو نظر انداز کرتا ہے اور چیف آفیسر یا کسی ممبر کو اختیارات دے دیتا ہے تو اس سے نفاق جنم لے گا اور آپ کی جڑیں کھوکھلی ہوں گی ۔ اور یہ ادارے جو پہلے ہی کشمکش میں مبتلا ہیں ان میں بے چینی اور بڑھے گی ۔ اس لیے میرے خیال میں اس کا ٹھنڈے مزاج اور فراخ دلی کے ساتھ جائزہ لینا چاہئے ۔ اگر کسی نے کمیٹی میں اختلافی نوٹ پیش کیا ہے تو

وہ سامنے آنا چاہئے ۔ اس میں کسی شخص کی تذلیل نہیں ہو گی وائس چیئرمین بعینہ اسی طرح الیکشن لڑ کر آیا ہے جس صورت میں چیئرمین الیکشن لڑ کر آیا ہے اور ایسی صورت کئی جگہ ہے ۔ کہ چیئرمین کا فیصلہ بھی ٹاس پر ہوا ہے اور وائس چیئرمین کا بھی ۔ تو وائس چیئرمین کو (ignore) نظر انداز کرنے سے ایک آدمی کی تذلیل کی پرواہ نہیں کرتا یہ قومی مفاد کے خلاف ہے اور میں غلط چیز کو ہوتے نہیں دیکھ سکتا ۔

بیگم سید عابدہ حسین : میں کرنل صاحب سے متفق ہوں چونکہ ایوان نے ہی چیئرمینوں کو اختیارات تفویض کئے ہیں اور یہ مناسب ہوگا اگر ایوان کے پاس ہی رہیں ۔

جناب چیئرمین : Go over it again اس کو دوبارہ examine کر لیں ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی : جناب والا ! بیگم صاحبہ نے جو فرمایا ہے ۔ میں نے وضاحت سے عرض کر دیا ہے ۔ کچھ اختیارات وہ ہیں جو لوکل کونسل چیئرمین کو دیتی ہے ۔ ان اختیارات کو وہ لوکل کونسل کی مرضی کے بغیر کسی کو نہیں دے سکتے مگر وہ اختیارات جو ایک چیئرمین کو حکومت نے دے دئے ہیں ۔ جن کے تحت وہ اپنی ایڈمنسٹریشن چلا رہے ہیں ۔ اگر ان اختیارات میں سے کچھ تفویض کر دیں تو کوئی مضائقہ نہیں ۔ میں یہاں اس ایوان میں دس دن کے لیے آ رہا ہوں میں اپنے چیف آفیسر کو کہتا ہوں کہ آپ میرے بجائے دستخط کریں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں ان کو اپنی پاورز دے رہا ہوں لیکن میں وہ اختیارات نہیں دے رہا ہوں جو کہ مجھے ایوان نے دئے تھے ۔ وہ میں نہیں دے سکتا ۔ میری گزارش سن لیجئے کہ میں نے جو یہاں سفارش کی ہے سبجیکٹ کمیٹی میں کوئی معترض نہیں ہوا وہ بھی کارروائی آپ کے سامنے پیش ہو سکتی ہے دوسرا یہ

ہے کہ اس میں وضاحت موجود ہے کہ وہ اختیارات جو کہ حکومت نے چیئرمینوں کو دئے ہیں وہ اختیارات اگر چیئرمین آگے دینا چاہیں تو اس کے لیے کونسل کی منظوری لینا ضروری نہیں ہے ۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل (راولپنڈی) : جناب عالی! میں آپ کی نیت پر کوئی شک نہیں کر رہا ہوں ۔ آپ خوش نصیب انسان ہیں ۔ آپ کی پوزیشن وہاں پر بہت بہتر ہوگی ۔ میں جس کونسل میں ہوں وہاں پر صورت حال فٹی فٹی ہے ۔ اور دو سال میں کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا ہے ۔ جس میں کہ ہاؤس کو by pass کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ میرا پوائنٹ تھا ۔ آپ اس کو ٹھنڈے مزاج سے سوچیں ۔ اور اس میں ڈکٹیٹرشپ کا جو عنصر ہے اس کو project کرنے کی کوشش نہ کریں ۔

جناب چیئرمین : اس سبجیکٹ کمیٹی میں مغل صاحب کو ضرور رکھیں ۔ اب امور داخلہ کے سبجیکٹ کمیٹی کے کنوینر اپنی سفارشات پیش کریں ۔

ڈاکٹر (کیپٹن) محمد اشرف آرائیں (سیالکوٹ) : جناب والا! تجویز نمبر 2 حقائق پر مبنی نہیں ہے ۔ اس میں کہا گیا ہے کہ یہ آئین کی شق نمبر 118 کے منافی ہے ۔ یہ میونسپل فائنز سے متعلق ہے ۔ اس کے متعلق عرض کروں گا کہ سندھ لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے تحت یہ میونسپل فائنز لوکل کونسل کو ملتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : آپ نے کون سا آئین لگایا ہوا ہے ۔ کہاں ہیں سیکرٹری وزارت قانون ۔ آپ ہیں لاء ڈیپارٹمنٹ سے ۔ یہ سندھ کا حوالہ دے رہے ہیں ۔ آپ اسے پھر سے دیکھ لیں ۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

جناب لیاقت علی خان (قائم مقام چیئرمین ضلع کونسل ملتان) : جناب والا ! ملتان ضلع کونسل کے کچھ دفاتر ملٹری کورٹ کے قبضہ میں

ہیں ۔ کچھ کمشنر کے قبضہ میں ہیں ۔ باقی بلڈنگ تو ہم خالی کرا لیں گے ۔ ملٹری والوں سے آپ خالی کرا دیں ۔ کیونکہ جب کبھی ہمیں ہال کی ضرورت ہوتی ہے تو وہاں کے ہیڈ اسٹینڈنگ آفیسر کو لکھنا پڑتا ہے ۔ کہ ہمیں فلاں فلاں دن کے لیے یہ ہال چاہیئے ۔ اس سلسلہ میں آپ ذرا ہماری مدد کریں ۔

جناب چیئرمین : انہیں بھی لکھیں گے ۔ جیسے اور ڈیپارٹمنٹ کو لکھیں گے ۔ ویسے ہی ان کو بھی لکھیں گے ۔

جناب لیاقت علی خان : بہر حال جناب مہربانی کریں ہمیں بلڈنگ خالی کرا دیں ۔ کیونکہ ہمارے پاس کمرے بھی نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین : اس کو متبادل کوئی اور جگہ دے دیں ۔

جناب لیاقت علی خان : وہ تو انتظامیہ کا کام ہے ۔ ہمارا کام تو نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : نہیں نہیں ۔ آپ کا بھی کام ہے ۔ میں سارا ہی رونا رو رہا ہوں آپ کا بھی کام ہے ۔ اچھا جی اب سبجیکٹ کمیٹی برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش ہوگی ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے نظم و نسق کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب محمد ریاض شاہد : جناب والا ! میں سبجیکٹ کمیٹی برائے نظم و نسق کی رپورٹ پیش کروں گا ۔ یہ کمیٹی نئی بنی ہے ۔ اس کے صرف دو تین اجلاس ہوئے ہیں ۔ اس میں ایک اجلاس کی تجویز ہم نے دی تھی ۔ سابقہ اجلاس میں جو کچھ ہوا ہے ۔ وہ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں ۔ ہماری پہلی

سفارش یہ تھی کہ اسلحہ کے اجرا کے اختیارات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تفویض کئے جانے چاہئیں تاکہ امن پسند شہریوں کو اسلحہ کے لائسنسز کے اجرا سے مجرمانہ ذہن کے افراد میں جرائم کی تحریک کم کرنے میں مدد ملے ۔ اس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور اسلحہ کے لائسنس کے اجرا کے اختیارات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تفویض کئے جا چکے ہیں ۔

دوسری سفارش ہماری یہ تھی کہ نہری پانی کی چوری کے رجحان کو روکنے کے لیے اس سے متعلق جرم زیر دفعہ 430 تعزیرات پاکستان کو ناقابل ضمانت قرار دیا جائے یہ wet ہو کر آتی ہے پانی کی محرومی سے متعلق دفعات کو زیادہ مؤثر بنانے کی تجویز سے اصولی طور پر اتفاق ہے ۔ اس کی جزئیات محکمہ نہر اور بورڈ آف ریونیو کی مدد سے طے کی جائیں گی ۔ یہ اصولی طور پر طے کر دیا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین : کیا وزیر آب پاشی اس بارے میں کچھ فرمائیں گے ۔

وزیر آبپاشی : جناب والا ! آپ کی غیر حاضری میں اس کا ذکر ہوا تھا ۔ کہ ایک موبائل ٹیم ہو ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہو ۔ پولیس ہو نہر والے ہوں اور ایک عوامی نمائندہ ہو ، جو کہ موقع پر جا کر ایک سمری تیار کرے تو وہ زیادہ مؤثر ثابت ہوگا ۔ ضلع سرگودھا میں اس کی کچھ ٹرائی (try) بھی کی گئی تھی ۔ جس کے اچھے نتائج ملے ۔ چھوٹے سے علاقے میں اس کا تجربہ ہوا تھا ۔ میرے خیال میں بجائے اس کے کہ سمری پاورز کسی اور کو دی جائیں ایک موبائیل ٹیم اگر بھیج دی جائے اور موقع پر سزا و جزا ہو جائے ۔ تو سفارش کا جو وقت ہے ۔ (reaction time) وہ ختم ہو جائے گا اور اگر ہم اس (reaction time) کو ختم کر سکیں تو اس نظام کو مؤثر طریقہ سے چلا سکتے ہیں ۔ اس میں نہر والوں کو بھی سزا مل سکتی ہے اور جو بھائی ناجائز پانی لیتے ہیں ۔ ان کو بھی سزا مل سکتی ہے ۔ موقع پر ہی اور یہ سہولت وغیرہ اور دوسرے آرڈر کے چکر سے

ہم لوگ نکل جائیں گے ۔ کچھ نہ کچھ اس کا مفید نتیجہ برآمد ہوگا ۔ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے ۔ اس میں دفعہ 430 یا جو دیگر متعلقہ دفعات ہے ان کو بھی چیک کر لیا جائے یہ متوازن تجویز ہے ۔ کہ موبائیل کورٹس ہوں جس میں متذکرہ چاروں چیزیں ہوں تو میرے خیال میں کافی مفید نتائج برآمد ہوں گے ۔ خاص کر ان مائینر پر ان Tails پر ، راجباؤں پر جہاں چوری زیادہ ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین : اللہ یار خان صاحب ، کیا آپ کہیں گے اس بارے میں ۔

وزیر مال : جناب والا ! یہ تجویز تو اچھی ہے مگر اس پر مزید غور کرنا چاہیئے ۔

جناب چیئرمین : ہاں میرے خیال میں مزید غور کریں۔ Examine it again.

چودھری اور علی جیسہ (سرگودھا) : جناب والا ! میں اس سلسلہ میں کچھ عرض کرونگا۔ یہ تجویز نا قابل عمل ہے ۔ اگر پانی وغیرہ سرگودھا شہر سے 40 میل دور ٹوٹ جاتا ہے تو موبائیل ٹیم کو وہاں تک جانے میں کتنا وقت لگے گا ۔ ایک آدمی پہلے آ کر ان کو اطلاع دے گا ۔ اس کو مد نظر رکھیں ۔

جناب چیئرمین : یہ دونوں examine کریں گے ۔ انہوں نے ان کو بھیج دیا ہے ۔ یہ اس میں دیکھیں گے اس پر خاصا غور کر کے سہل اور ایک پکی چیز ہو گی ۔ اس کو دیکھیں کہ Time & space کیا ہو گا ۔ میں نے خود ہی کہا ہے کہ اس کو examine کریں ۔ اس کا time کیا لگے گا ۔ اور کتنی جگہ ۔ وہ دیکھ لیں گے ۔

جناب چد ریاض شاهد : سبجیکٹ کمیٹی برائے امن عامہ کی تیسری سفارش یہ تھی ۔ کہ تھانہ کی سطح پر وقتاً فوقتاً اسلحہ کے لائسنس کی پڑتال کا پرانا نظام دوبارہ رائج کیا جائے ۔ اس میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ جہاں تک لائسنس حاصل کئے ہوئے اسلحہ کے غلط استعمال کا تعلق ہے ۔ مقامی پولیس کو پہلے ہی یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ان افراد کے لائسنس منسوخ کرنے کی سفارش کر سکتی ہے ۔ جن کے متعلق یہ طے پایا جائے یا اس کا شبہ ہو کہ وہ اسلحہ غلط مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں ۔ علاوہ ازیں لائسنس جاری کرنے پر پابندی کے باعث پچھلے چند سالوں میں صرف ان ذمہ دار افراد کو لائسنس جاری کیے گئے ہیں جو بنیادی طور پر اپنی حفاظت کے لیے اسلحہ حاصل کرتے ہیں ۔ تھانوں میں اسلحہ کی پڑتال ان لوگوں کے لیے مسلسل اور تکلیف کا باعث بن سکتی ہے ۔ جرائم میں اکثر بغیر لائسنس کے اسلحہ استعمال ہوتا ہے ۔ پولیس کی زیادہ توجہ اس قسم کے اسلحہ کی برآمدگی پر ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین : کیا آئی جی صاحب ہیں یہاں ؟

کتنی ایک پڑتال آپ کو لینے ہیں ؟ آپ کے پاس کوئی اعداد و شمار ہیں ؟

السپکٹر جنرل پولیس : جناب والا ! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک اسلحہ کی پڑتال کا تعلق ہے وہ باقاعدہ طور پر نہیں کی جاتی ۔ جس وقت کوئی شخص اسلحہ کے لیے درخواست دیتا ہے اس وقت اس کا ریکارڈ تھانے میں دیکھا جاتا ہے ۔ اس کے حالات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا وہ شخص اسلحہ رکھنے کے لیے حقدار ہے ؟ اور جس ضرورت کے تحت وہ شخص اسلحہ رکھنا چاہتا ہے کیا وہ جائز ہے ؟ البتہ جن لوگوں کے متعلق پولیس افسران کو یہ پتہ چلتا ہے کہ ان کے پاس نا جائز اسلحہ ہے تو اس کی برآمدگی کے لیے وقتاً فوقتاً کوشاں رہتی ہے ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (چیئرمین ضلع کونسل اٹک): جناب چیئرمین یہ پوائنٹ میں نے اٹھایا تھا۔ جس طرح آئی۔ جی صاحب فرما رہے ہیں۔ اپنے صوبہ میں یا اپنے ڈسٹرکٹ میں لائسنس بنیں تب تو ٹھیک ہے انکی پڑتال ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ کسی دوسرے ضلع سے جیسے ایبٹ آباد، پشاور یا کسی دوسری جگہ سے بنیں، یا پھر جعلی مہریں بنا کر، جس طرح جھوٹی سندیں بھی بن جاتی ہیں لائسنس جاری ہو جائیں۔ تو اس لیے ایک دفعہ پڑتال ضرور ہونی چاہیے۔ مزید جس طرح آپ مناسب سمجھیں۔

وزیر مال: جناب والا! جہاں تک مجھے علم ہے۔ اس ضمن میں ہدایات کچھ عرصہ قبل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحبان کو دی جا چکی ہیں۔ اور اس قسم کی پڑتال کی جاتی رہی ہے اور بعض لائسنسوں کی تجدید نہیں کی گئی کیونکہ ان کے بارے میں شک تھا کہ انہوں نے ناجائز طریقہ سے اپنے لائسنس بنوائے ہیں۔ یہ میرے ذاتی علم میں ہے۔ چند ایک اشخاص میرے پاس آئے اور انہوں نے شکایت کی کہ ہمارے لائسنس ریونیو نہیں کئے جا رہے۔ میں نے جب ان کے لائسنس دیکھے تو معلوم ہوا کوئی لائسنس پشاور سے بنا ہوا ہے، کوئی مردان سے بنا ہوا ہے۔ سارے پاکستان کی بنیاد پر۔ پھر سرحد کے ایک وزیر صاحب سے بھی میں نے معلوم کیا کہ یہ شخص یہاں کا رہنے والا ہے کس قسم کی تصدیق سے آپ نے لائسنس بنوانے کی اجازت دی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ لائسنس گورنمنٹ کی طرف سے نہیں دیے گئے بلکہ یہ اسلحہ کے کسی کلرک کی طرف سے جاری کیے گئے ہیں۔ جن کو وہ کوئی اہمیت نہیں دیتے ہیں اور ہماری نظروں میں بھی ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ بہر حال میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس قسم کے جو اشخاص ہیں یا تھے ان کے لائسنس ریونیو نہیں کئے گئے۔ چنانچہ ان لوگوں کی کافی حد تک حوصلہ شکنی ہوئی ہے۔ لیکن اس کے

باوجود ایسے لوگ اب بھی ہیں اور چیئرمین صاحب کے نوٹس میں ہیں ۔ تو اس کے لیے میں یہ گزارش کروں گا کہ تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحبان کو یہ ہدایات جاری کر دی جائیں کہ جو لائسنس پنجاب سے باہر کسی شہر سے اجراء ہوئے ہیں تو ان کے بارے میں تحقیق کرنے کے بعد ان کی تجدید کی جائے ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : جناب والا ! مجھے وزیر موصوف کی رائے سے اتفاق ہے ۔ لیکن ایک دفعہ اگر وہ لائسنس ڈاک خانہ میں درج ہو گئے تو ان کو کوئی آفیسر نہیں دیکھتا لوگ ڈاک خانے میں جاتے ہیں ۔ ٹکٹ لگایا اور ڈاک خانے والے بابو نے تجدید کی مہر لگا دی اور ابھی تک اس قسم کے لائسنس موجود ہیں ۔ اس لیے ضروری ہے کہ ایک دفعہ سارے لائسنسوں کی پڑتال کی جائے ۔

جناب لیاقت علی ملک (چیئرمین میونسپل کمیٹی مظفر گڑھ) : جناب والا ! اس سلسلہ میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو لائسنس والا اسلحہ ہوتا ہے ۔ اس کا ناجائز استعمال عموماً کم ہی ہوتا ہے ۔ ناجائز استعمال تو ہوتا ہی دوسرا اسلحہ ہے ۔ جس کا لائسنس نہ ہو ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : جناب والا ! جس طرح ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ لائسنس کسی کلرک کا بنا ہوا ہے ، یا جعلی مہریں لگا کر لائسنس بنایا گیا ہے اور وہ دکھا کر ڈاک خانے میں تجدید کروانا شروع کر دیا ۔ جب تک ان کی چیکنگ نہیں ہو گی یہ کام ٹھیک نہیں ہو گا ۔

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ : جناب والا ! میرے پاس 1936ء سے لائسنس ہے ۔ ہر سال اپنا اسلحہ جا کر تھانیدار کو دکھایا جاتا تھا کہ یہ موجود ہے اور کس کے پاس ہے ۔ اور یہ سالہا سال سے طریقہ چلا آ رہا تھا اب یہ بند کیوں کر دیا ہے ۔

جناب خاقان بابر (صدر آل پاکستان فری لیگل ایڈ سوسائٹی لاہور) :
جناب والا ! میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اصل پوزیشن یہ ہے کہ ہم نے اس پر بحث کی تھی - بعد میں ہم نے گورنمنٹ کو تجویز پیش کی تھی ایک تو باہر کے ایسے لائسنس ہیں جو کارکنوں کے بنائے ہوئے ہیں - اور جس کی وضاحت ملک صاحب نے بھی کر دی ہے اور دوسرے فرنٹیئر سے ہماری پوزیشن بالکل مختلف ہے وہاں لائسنس ہو یا نہ ہو سب کے پاس اسلحہ ہوتا ہے - وہاں لائسنس اتنا اہم نہیں ہے - جتنا کہ پنجاب میں اسکی اہمیت ہے - ہماری اطلاعات کے مطابق جعلی مہریں لگا کر کافی لائسنس بنوائے گئے ہیں - اور میں خاص طور پر اس معاملہ کے بارے میں اس لئے کہتا ہوں کہ میں فوجداری وکالت کرتا ہوں ، جرائم پیشہ لوگوں سے بھی اور شرفاء سے بھی میرا واسطہ پڑتا ہے - تجدید کا طریقہ یہ ہے کہ ڈاکخانہ میں گئے اور تجدید کروا لیا - تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے جعلی لائسنس بنوائے ہوئے ہیں ایک دفعہ ڈاکخانے میں درج کروا لیا پھر بعد میں تجدید کرواتے رہتے ہیں - مجھے سمجھ نہیں آئی کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ یا آئی - جی صاحب اس بات پر کیوں ناراض ہوں یا اس بات کو کیوں نا پسند فرمائیں - ان حالات میں جب کہ امن و امان کی صورت حال آپ کے سامنے ہے - تمام دنیا میں جو حالات ہیں وہ بھی آپ کے سامنے ہیں - تو لائسنس کے اجراء میں گڑ بڑ نہیں ہونی چاہیے ، لائسنس جعلی مہروں سے بن رہے ہیں - ڈسٹرکٹ بورڈ میں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جو لائسنس دے رہے ہیں - اس لئے اس تجویز پر دوبارہ غور کرنا چاہیے اور اس تجویز کو منظور کر لینا چاہیے اگر بڑے آدمیوں کو چیک کیا جائے تو ان کو اپنی انا کا سوال نہیں بنانا چاہیے - یہ قومی تحفظ اور امن و عامہ کا مسئلہ ہے اور اس تجویز کو من وعن قبول کرنا چاہیے - غالباً ہماری بات سمجھی نہیں جا رہی اس لئے اس پر اعتراض ہوا ہے

جناب صالح محمد نیازی (صدر لیبر یونین سرگودھا) : جناب والا ! سابقہ فوجیوں کو مردان ، پشاور ، بنوں وغیرہ سے لائسنس مل رہے ہیں اور ان پر کوئی فیس نہیں ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ جعلی ہیں اور یہ پنجاب کے جتنے فوجی آ رہے ہیں مردان سے پشاور سے ۔ وہاں پانچ سو ، چار سو روپے دے دیتے ہیں اور ان کو لائسنس مل جاتا ہے اور ان پر کوئی ٹیکس نہیں لیا جاتا ۔ لہٰذا اس کیلئے چیکنگ بہت ضروری ہے ضلعی انتظامیہ اس کو چیک کرے ۔ جعلی ہیں یا صحیح ہیں ۔ اگر جعلی ہیں تو کارروائی کی جائے ۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان : جناب والا ! اس کیلئے تو کوٹہ ہوتا ہے اس کے مطابق لائسنس بنتے ہیں اور اس کا ریکارڈ ہوتا ہے ۔

چودھری ہارون رشید تھہیم (چیف آرگنائزر انجمن کاشتکاران پنجاب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ) : جناب والا ! اس کے متعلق یہ ہونا چاہیے کہ جہاں پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحبان کو یہ اختیارات دئے گئے ہیں کہ (desirable persons) پسندیدہ افراد کو وہ لائسنس دیں ۔ اس کے ساتھ انہیں یہ بھی ہدایت کر دیں کہ نا پسندیدہ افراد (undesirable persons) کے لائسنس چیک بھی کئے جائیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پچھلا دور جو گزرا ہے ۔ اس کی مثال میں اپنے دیہات کی دوں گا ۔ وہاں نہ صرف (undesirable persons) ناپسندیدہ افراد کو لائسنس دئے گئے تھے بلکہ ساتھ اسلحہ بھی دیا گیا تھا ۔ بہت سی مثالیں ایسی ہیں تو اس لئے ان کی پڑتال—لازمی ہے ۔ بلکہ پڑتال کے دوران یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ نا پسندیدہ افراد (undesirable persons) کے پاس اسلحہ کہاں سے آیا تھا ۔ وہ اسلحہ اسوقت خریدا نہیں گیا تھا بلکہ ان کو سپلائی کیا گیا تھا ۔ اور اس قسم کے جو نا پسندیدہ افراد (undesirble persons) ہیں ان سے لوگوں کو خوف بھی آتا ہے ۔ لہٰذا جتنا لائسنس کا دینا ضروری ہے اتنا ہی

ناپسندیدہ افراد (undesirable persons) کے لائسنس کی چیکنگ بھی ضروری ہے۔

بیگم سیدہ ساجدہ نثار عابدی (خاتون رکن ضلع کونسل سیالکوٹ): جناب والا! ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو جو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ لائسنسوں کا اجراء کر سکیں، یہ اختیارات تو پہلے بھی تھے لیکن اس میں یہ بات بھی شامل کر دی جائے کہ جو بارڈر ایریا کے لوگ ہیں ان کو ترجیح دی جائے۔ کیونکہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بارڈر کراس کر کے دوسرے لوگ آ جاتے ہیں تو ہمارے لوگ نہتے ہوتے ہیں۔ ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی کہ وہ مقابلہ کریں۔ مویشی اور سامان وغیرہ لے کر وہ لوگ چلے جاتے ہیں۔ اس لئے میں یہ گذارش کروں گی کہ اسلحہ کے لائسنس کے معاملے میں بارڈر ایریا کی ترجیح کیلئے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو کہہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین: اس میں ہم نے خاصی relaxation کر دی ہوئی ہے۔ اس کو اور دیکھ لیں گے۔ (سیکرٹری ہوم سے مخاطب ہو کر اسکو بھی ذرا سا دیکھ لیں، مگر یہ لکیر ایسی نہیں ہے کہ فیگرز ادھر سے ادھر نہ ہو سکیں)۔

جہاں تک لائسنسز کا تعلق ہے مجھے یاد ہے کہ ایک زمانے میں یہ کوشش کی گئی تھی کہ تجدید (renewal) آسان ہو جائے لہٰذا ڈاک خانہ آ گیا اور اسمیں جو چیز مجھے غائب لگتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کا ایک طریقہ (mechanism) ہونا چاہیئے کہ اس کی چیکنگ باقاعدگی سے کیسے کی جائے۔ دوسرے جیسے ہی آپ کی ڈویژنل کمیٹیاں یا اور کمیٹیاں بنتی ہیں اس میں اس خبر کا آنا یا نشاندہی کرنا یا آپ لوگ جب بیٹھتے ہیں گاؤں کی سطح پر یا یونین کونسل کی سطح پر، ممکن ہے کہ آپ پولیس کی تھوڑی سی involvement تھوڑی سے association اس میں ذرا

رابطہ ان کا آپ سے زیادہ ہونا چاہیئے - اسلئے میں ان سے یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ وقتاً فوقتاً علاقہ مجسٹریٹ ، ایس - پی اور ڈی - ایس - پی صاحبان کو گھومنا پھرنا چاہیئے اور لوگوں سے ملنا چاہیئے تو بہت ساری یہ چیزیں وہاں بھی آ جایا کرتی ہیں بہر صورت اس کا mechanism ایسا بھی نہ بنائیں کہ مشکل ہو جائے ، کہ آپ پھر سے وہاں چلے جائیں اسکا mechanism ایسا ہونا چاہیئے کہ آپ کوئی سا سسٹم دے دیں کہ وقتاً فوقتاً اس قسم کی چیکنگ ہو جائے -

ڈاکٹر مسز ثریا سلطانہ (خاتون رکن ، ضلع کونسل ، میانوالی) : جناب والا ! میں عرض کرتی ہوں کہ جن کے پاس لائسنس ہوتے ہیں ان کی چیکنگ تو خود بخود ہوجاتی ہے -

جناب چیئرمین : لیکن آپ نے سنا ہے کہ ہر ایک بابو یہ چاہتا ہے کہ اسے لائسنس والے دفتر میں تعینات کریں -

ڈاکٹر مسز ثریا سلطانہ - (میانوالی) : جناب والا ! لائسنس والے کبھی بھی ناجائز اسلحہ نہیں رکھ سکتے کیونکہ رائفل یا پستول کے نمبر کا اس پر اندراج ہوتا ہے اسلئے وہ ناجائز اسلحہ استعمال نہیں کر سکتے ان لوگوں کا یہ خیال غلط ہے -

جناب چیئرمین : نہیں وہ ٹھپوں کی بات کر رہے ہیں -

ڈاکٹر مسز ثریا سلطانہ - (میانوالی) : جناب وہ ٹھپے بھی نہیں لگا سکتے -

جناب چیئرمین : پھر وہ مردان کی بات کر رہے ہیں ، کوہاٹ کی بات بھی ہوئی ہے اس میں ہم کچھ کر لیں گے -

جناب محمد ریاض شاہد : ممبران سب کمیٹی نے یہ سفارش کی تھی کہ ممبران کو تھانہ جات کا معائنہ کرنے اور محکمہ داخلہ کو رپورٹ

بھیجنے کا اختیار ہونا چاہیئے ۔ اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ محکمہ کی طرف سے سینئر پولیس آفسر باقاعدگی سے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وقتاً فوقتاً تھانہ جات کا معائنہ کرتے رہتے ہیں اور معائنہ کی رپورٹیں نیز تھانہ جات کی کارکردگی اور اس میں بہتری کیلئے تجاویز محکمہ پولیس اور محکمہ امور داخلہ کو ارسال کرتے ہیں ۔ مہران سب کمیٹی بھی اپنی تجاویز ان محکموں کے مناسب سطح کے افسران کو ارسال کر سکتے ہیں ان تجاویز پر پوری سنجیدگی سے بروقت کارروائی کی جائے گی ۔ یہ اس کا جواب آیا ہے ۔

جناب خاقان بابر (لاہور) : میں آپ کا جواب اچھی طرح سے نہیں سمجھا ۔

جناب محمد ریاض شاھد : اس میں یہ ہے کہ جو آپ نے کہا ہے کہ ہم تھانے چیک کریں اور اس کی رپورٹ بھیجیں وہ نہیں ہے بلکہ محکمہ نے یہ جواب دیا ہے کہ آپ صرف تحریری تجویز تھانے میں دے سکتے ہیں کہ اس میں یہ خرابی ہے ۔

جناب خاقان بابر (لاہور) : جناب والا ! قانون کے مطابق آدمی کوئی تجویز پیش کر سکتا ہے یہ تو معمولی بات ہے ۔ جہاں تک انہوں نے ہمارے ذہن میں ایک بات ڈالی ہے کہ ہماری (cooperation) تعاون اور ہماری شرکت (association) کے ساتھ حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے اس وجہ سے ہماری کمیٹی نے یہ تجویز کیا تھا کہ جو مہران کمیٹی ہیں وہ کسی جگہ جاتے ہوئے دیکھ سکیں یا چیک کرسکیں اور خود دیکھنے کے بعد رپورٹ کریں۔ ہوائی اور کاغذی رپورٹ تو ہم گھر میں بیٹھے پڑھتے رہیں گے کہ فلاں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ گڑ بڑ ہے تو یہ وقار کا سوال نہ بنایا جائے ۔ سنجیدگی کے ساتھ اس سوال کو (public partici-pation) کا سوال سمجھ کر امور مملکت میں privilege class بنانے کی کوشش

نہ کی جائے۔ یہ وقار کا سوال نہ بنایا جائے یہ حب الوطنی اس حد تک محدود نہ کی جائے اور اس تجویز پر دوبارہ غور کیا جائے۔

جناب چیئرمین : میں متفق ہوں۔ اس پر دوبارہ غور ہی نہیں بلکہ اسکو دوبارہ دیکھیں گے بھی۔ دیکھیئے۔ جہاں پر یہ ادارے خاصے عرصے سے کام کر رہے ہیں ان کا کنٹرول پولیس کے اوپر ہے۔ وہ پولیس کو کنٹرول کرتے ہیں۔ آپ نے صرف یہی کہا ہے کہ اس ایوان کی سبجیکٹ کمیٹی کو کبھی کبھار وہاں جا کر انسپیکشن کا حق ہونا چاہیئے۔ آپ نے تھانہ تو نہیں take over کرنا۔

جناب محمد ریاض شاهد (میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد) : جی۔ جناب والا !

جناب چیئرمین : میں نے کسی اور کیس میں یہ لکھا ہے مجھے یاد نہیں آ رہا غالباً یہ صنعت کے ادارے کے بارے میں لکھا ہے۔ کہ اگر یہ سبجیکٹ کمیٹی ایک پروگرام کے تحت جانا چاہتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس طرح سے اس کو میں دیکھ لونگا۔ اگر سب کمیٹی کسی خاص وجہ سے یا ویسے routinely جانا چاہتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہیئے کیوں آئی۔ جی صاحب choices ہیں۔ یا ہم انہیں کنٹرول دے دیں۔ ہم آہستہ آہستہ اس پر آئیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ آپ اس کمیٹی کی میٹنگ میں خود شرکت کریں تاکہ آپ کو پتا چلے۔ جب سے یہ کمیٹی بنی ہے آپ تشریف نہیں لائے اور اسکی سفارشات کچھ ایسے ہی نظر انداز ہو جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین : کوئی بات نہیں۔ میں ادھر بھی آ جاؤنگا۔ میں ویسے ہی رائے لے رہا تھا۔

انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب (جناب لئیق احمد): جناب والا! سب کمیٹی میں جب یہ تجویز پیش کی گئی تھی تو اس میں تھانہ کی انسپکشن کے متعلق لکھا گیا تھا اس کے جواب میں میں نے جو کچھ لکھا وہ موصوف نے پڑھ دیا ہے۔ تھانے کی انسپکشن کا جہاں تک تعلق ہے وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کو پولیس کی ورکنگ سے واقفیت ہو انکو معلوم ہو کہ کس قسم کا رجسٹر رکھا جاتا ہے۔ کسطرح سے جرائم کی تحقیقات کی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں میرے خیال میں آپ کا مطلب visit ہے یا انسپکشن ؟

جناب خالان باہر (لاہور): visit ۔ میں نے حال ہی میں آئی۔ جی صاحب کو بتایا ہے اور ان کے علم میں بھی ہے۔ کچھ میں خود لے آیا ہوں۔ میں نے کیسز میں دیکھا ہے کہ ضمنی سفید کاغذوں پر لکھی جاتی ہے حالانکہ وہ ان کاغذوں پر ہونی چاہئیں جو آئی۔ جی صاحب سپلائی کرتے ہیں۔ انہوں نے زور دیا ہے کہ This will be done جناب والا اگر ضمنی صحیح کاغذوں پر لکھی جائے تو اس میں جعلسازی (forgery) اور fraud کی آخری سٹیج پر مشکل در پیش آئے گی۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں وہ Language communication difficulty ہے۔ (آئی۔ جی۔ صاحب سے)۔

You do'nt object to the visit ?

انسپکٹر جنرل۔ پولیس: I do not object to the visit Sir.

جناب چیئرمین: باہر صاحب۔ اس کو اور تھوڑا سا examine کریں گے۔ Then we will give something final on this میرے خیال میں اس میں language communication difficulty ہے۔ میرے خیال میں آپ کا مطلب visite ہے اور اس کے ساتھ یہ خود ہی بتائیں گے اور ان کے ساتھ

آن کا کوئی آدمی ہوگا کہ جناب یہ بھی آپ دیکھ لیں - باہر صاحب آپ میری بات نہیں سمجھے -

جناب خاقان باہر : جناب والا بات یہ ہے کہ اگر پولیس انسپکٹر ہمارا امتحان لینا چاہے تو ہم رپورٹ کا بتا دیتے ہیں - ایف - آئی - آر کا بتا دیتے ہیں - یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے مسئلہ صرف یہ ہے کہ ہم اس بحث کو طویل نہیں کرتے جیسا کہ آپ نے کہا تھا کہ اس پر دوبارہ غور کرکے - - - -

جناب چیئرمین : نہیں یہ صرف visits کے متعلق ہے -

چودھری چھ غوث ورک (چیئرمین ، ضلع کونسل گوجرانوالہ): جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ وہی انسپکشن کر سکتے ہیں جو اس کام کو سمجھتے ہوں تو کیا ہم وہاں جا کر یہ نہیں دیکھ سکتے کہ کسی شخص کو وہاں بلاوجہ بٹھایا ہوا ہے یا کس شخص کو حوالات میں بلاوجہ بند کیا ہوا ہے یا کتنے شخص وہاں پھر رہے ہیں -ن کا پرچہ تک درج نہیں ہوا -

جناب چیئرمین : نہیں - پہلی وزٹ میں کچھ پتا نہیں چلے گا - دوسری میں ذرا زیادہ پتا چلے گا - تیسری میں اس سے زیادہ پتا چلے گا -

چودھری چھ غوث ورک : نہیں جناب والا ! کئی چیزیں ایسی ہیں جن کو ہم سمجھ سکتے ہیں -

جناب چیئرمین : آئی - جی - صاحب نے کہا ہے کہ visits welcome کریں گے - وہ تو بہت بڑی چیز کہہ گئے ہیں -

جناب خاقان باہر : جناب والا ! آئی - جی - صاحب avoid کرتے ہیں -

جناب چیئرمین : نہیں - وہ avoid نہیں کر رہے ہیں انہوں نے ابھی کہا ہے کہ انہیں visits پر کوئی اعتراض نہیں -

انسپکٹر جنرل - پولیس : جناب والا ! جس وقت میں نے بات کی تھی تو اس نظریہ سے کی تھی کہ یہ انسپکشن کی بات ہو رہی ہے لیکن چونکہ اب معاملہ صاف ہو گیا ہے یہ انسپکشن کی بات نہیں ہے یہ وزٹ کی بات ہے - لیکن اس میں میری عرض صرف یہ ہے کہ ہم پولیس ڈسپلن سے آپ کو welcome کرتے ہیں تھانہ میں آئیں اور آ کر دیکھیں اور اس کی کارکردگی کا ملاحظہ کریں -

جناب چیئرمین : لیکن as an elaborate visit.

انسپکٹر جنرل پولیس : جی - as an elaborate visit کسی چیز کے دیکھنے کی خاطر ، جس کے متعلق ہمیں معلوم ہو کہ یہ آپ کا objective ہے جس کے لیے آپ تشریف لا رہے ہیں -

You are welcome.
Ever body is welcome.
There will be a purpose.

جناب چیئرمین :

سردار سلطان احمد (وائس چیئرمین ، ضلع کونسل ، ساہی وال) : جناب والا ! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ نگران کمیٹی بھی چیک کرتی ہے - اگر کسی کے خلاف کوئی غلط شکایت پہنچی ہے یا کسی کو ناجائز حراست میں بیٹھایا ہوا ہے تو سیکرٹری نگران کمیٹی ساتھ جاتے ہیں وہ چیک کرتے ہیں -

جناب چیئرمین : وہ تو نگران کمیٹی ہوگی - یہ اس ہاؤس کی اس ایوان کی سبجیکٹ کمیٹی ہے - اگر کوئی خاص چیز وہاں پر آئے گی تو ہمیں یہاں پتہ چل جائے گا - تو وہاں جا کر ایک وزٹ کر آئیں - آپ سمجھ گئے ہیں -

سردار سلطان احمد : میں سمجھ گیا ہوں -

وزیر خوراک (سردار رفیق حیدر خان لغاری) : جناب والا ! اگر ہر تھانے میں ایک وزیٹر رجسٹر رکھ دیا جائے - وزیٹر اس میں وہاں کی

جنرل پوزیشن کے بارے میں اپنی رائے درج کر آئے - جب بھی کوئی پولیس آفسر وہاں جائے تو اس (comments register) کومینٹس رجسٹر کو دیکھ لے -

جناب چیئرمین : وہ ہوتا ہے -

وزیر خوراک : آپ کو یہ کسی تھانے میں نہیں ملے گا -

جناب چیئرمین : مل جاتا ہے - جب آپ کا ایک دفعہ وزٹ ہوگا سب کچھ وہاں مل جائے گا -

جناب اشفاق شاھد (ڈپٹی میئر لاہور میونسپل کارپوریشن) : پولیس رولز کے مطابق جو تھانے میں روزنامچہ ہے اس میں درج کرے گا -

جناب چیئرمین : بالکل -

جناب اشفاق شاھد : یہ تو قانون ہے - روزنامچہ وہاں پر موجود ہے -

جناب چیئرمین : ورنہ آپ کے لیے ایک چھوٹی سی کتاب رکھوا دیں گے -

جناب محمد ریاض شاھد : (میئر ، میونسپل کارپوریشن فیصل آباد) جناب والا ! سبجیکٹ کمیٹی کی (5) سفارش تھی کہ ٹریفک پولیس کی تنظیم نو ہونی چاہئے اور اسے ایک کل وقتی السپکٹر جنرل کے تحت ایک علیحدہ تنظیم کی شکل دی جائے -

یہ تجویز حکومت کے زیر غور ہے - اس سے قبل سعید کمیٹی برائے پولیس نے اسی نوعیت کی ایک سفارش کی ہے جس پر کام ہو رہا ہے -

سفارش نمبر (6) تھی کہ جیل خانہ جات میں مذہبی تعلیم پر مناسب توجہ دینے کی ضرورت ہے - قیدیوں اور حوالاتیوں کو مذہبی تعلیم دینے کے لیے زیادہ وقت مختص کیا جانا چاہئے - اس مقصد کے لیے تربیت یافتہ

اساتذہ کی خدمات حاصل کی جائیں اور مذہبی کتابیں کافی تعداد میں مہیا کی جائیں ۔

اس بارے میں عرض ہے کہ جیل خانہ جات رولز 1976 کے مطابق مذہبی تعلیم تمام قیدیوں کے لیے لازمی ہے ۔ رولز کے مطابق تمام نو عمر قیدیوں کو نماز اور قرأت کے تعلیم دی جاتی ہے ۔ جیلوں میں تربیت یافتہ مذہبی اساتذہ کے نہ ہونے کے باعث ان امور پر پوری طرح عمل درآمد میں دقت ہو رہی تھی اس کے پیش نظر محکمہ جیل خانہ جات نے حکومت سے جیلوں میں اساتذہ کی 36 اسامیوں (گریڈ ۔ 8) کو مذہبی اساتذہ کی اسامیوں (گریڈ ۔ 12) میں تبدیل کرنے کی استدعا کی تھی جو منظور ہو چکی ہے اور اب تمام جیلوں میں درس نظامی کے سند یافتہ اساتذہ تعینات کئے جا رہے ہیں ۔ علاوہ ازیں محکمہ جیل خانہ جات کی درخواست پر ''تعلیم القرآن اسکول'' لاہور نے قیدیوں کو خط و کتابت کے ذریعہ مذہبی مضامین پڑھانے کا بندوبست کیا ہے ۔ اس اسکول کے تمام مضامین پاس کرنے پر قیدیوں کو 60 روز کی خصوصی معافی دی جاتی ہے ۔ جہاں تک مذہبی کتب مہیا کرنے کا تعلق ہے قیدیوں کے اپنے ذرائع سے کتابوں کی فراہمی پر کوئی پابندی نہیں ہے ۔ تربیت یافتہ مذہبی اساتذہ کی تعیناتی کے بعد مذہبی کتب کی باقاعدہ لائبریریاں قائم کر دی جائیں گی ۔

جناب چیئرمین : انسپکٹر جنرل آف پولیس صاحب ۔ آپ ذرا سی وضاحت کریں کہ آپ ٹریفک پولیس کے اوپر کیا کچھ کر رہے ہیں ۔ یعنی کس طرح سے آپ آدمی چن رہے ہیں ۔ کس طرح سے ان کی ٹریننگ ہو رہی ہے ۔ کس طرح کے اُن کے کورسز ہیں ۔ کس طرح سے اب آپ نے یہ تجویز کی ہیں کہ سڑکیں نہیں ۔ ٹیلیفون لگیں ۔ وغیرہ وغیرہ یہ سارے قصہ کہانی ذرا بتا دیں ۔

انسپکٹر جنرل آف پولیس (جناب اشفاق احمد) : جناب والا ! ٹریفک پولیس کے سلسلے میں بے شمار الزامات بھی ہیں اور شکایات بھی ہوتی ہیں اور لوگوں کو تشویش بھی ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ حادثات ہوتے رہتے ہیں اور ان میں قیمتی جانیں ضائع ہوتی رہتی ہیں - اس مسئلے کی طرف محکمہ پولیس خصوصی طور پر توجہ دے رہا ہے - اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ہمارے پاس ہائی ویز پٹرول ٹریفک کنٹرول کرنے کے لیے 21 اضلاع کے لیے 19 انسپکٹران اور 2 سب انسپکٹران ہیں - ایک ٹیم جو ایک انسپکٹر ایک ہیڈ کنسٹیبل - ایک سپاہی اور ایک ڈرائیور پر مشتمل ہوتی ہے وہ ہائی ویز کو کنٹرول کرنے کے لیے نکلتی ہے - اس کا ایریا اتنا لمبا چوڑا ہے کہ اس ٹیم کے لیے حقیقی طور پر مکمل چیکنگ کرنا بڑا مشکل ہے - اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے ایک ہائی ویز پٹرول اسکیم پر غور کیا جا رہا ہے جس میں مختلف مقامات پر اور خاص طور پر ہائی ویز پر چیکنگ پوسٹوں اور نفری میں زیادتی ہو گی اور موبائیل ٹیمیں ایسی ہوں گی جو 24 گھنٹے اپنی اپنی باری پر ٹریفک کی دیکھ بھال کرتی رہیں گی - ان کو ٹریفک کے حادثات اور ٹریفک کے متعلق باقی امور پر پورا اختیار ہو گا وہی تحقیقات کریں گی - لیکن جیسے میں نے عرض کی ہے یہ اسکیم ابھی زیر غور ہے اور مجھے امید ہے اگر یہ حکومت نے قبول کر لی تو اس سے بہتر نتائج برآمد ہو سکتے ہیں -

اس کے علاوہ موجود حالات میں جو ہمارے وسائل ہیں ان سے پورا فائدہ اٹھانے کے لیے گورنر صاحب نے پچھلے دنوں ٹریفک کے متعلق ہدایات جاری کی تھیں اس سلسلے میں ہم ہر ضلع میں ایک افسر مقرر کر رہے ہیں جو ڈی ایس پی یا ایڈیشنل ایس پی کے رینک کا ہو گا جو ان تمام سڑکوں پر جو اس ضلع سے تعلق رکھتی ہیں ٹریفک کے لیے انچارج ہو گا - ٹریفک کی نفری جو ضلعوں میں ہے اس میں اضافہ ہو رہا ہے - ٹریفک کے آدمیوں کی ٹریننگ کے سلسلے میں اسکول قائم کیا گیا ہے جس نے کام کرنا شروع

کر دیا ہے ۔ یہ اسکول لاہور میں ہے ۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ بڑھے لکھے آدمی ٹریفک میں آئیں اور کم از کم ان کی پانچ سال پہلے سروس ہو چکی ہو جن کو ٹریفک میں لایا جائے ۔ اس سے کم سروس والے نہ آئیں ۔ پھر ان کی میعاد بھی مقرر کی گئی ہے ۔ ان کی ٹریننگ کے سلسلہ میں بھی اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔

اس کے علاوہ ٹریفک کے ساتھ مواصلات کا بھی گہرا رابطہ ہے ۔ ٹیلی کمیونیکیشن اور وائرلیس جس وقت تک ہماری گاڑیوں میں نہیں ہوں گے ۔ اس وقت تک ٹریفک کی بحالی بہتر نہیں ہو سکتی اور اس سلسلہ میں بھی حکومت خاصی توجہ دے رہی ہے ۔

اس کے علاوہ کچھ قوانین ایسے ہیں جن کے اوپر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہو رہا اور جب تک ہم پورے طور پر ان قوانین پر پابندی نہیں کروائیں گے اس وقت تک ٹریفک کے حادثات میں کمی ہونا مشکل ہے ۔ ان کی چند ایک وجوہات ہیں جن کا ذکر یہاں مناسب نہیں ہوگا لیکن اس بات پر بھی ہم پورے زور سے غور کر رہے ہیں ۔ ابھی حال ہی میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ جو سست رفتار (slow moving) ٹریفک ہے مثلاً ریڑھے اور تانگے یہ بتیاں نہیں لگاتے جن کی وجہ سے بے شمار حادثات ہو رہے ہیں ۔ قانون کا یہ تقاضا (requirement) ہے کہ رات کے وقت ہر ٹریفک خواہ وہ تیز رفتار ہو یا کم رفتار اپنے پاس بتی رکھے ۔ پرانے زمانوں میں ہر تانگے پر دو بتیاں ہوا کرتی تھیں ۔ سائیکلوں پر ریفلکٹر لگے ہوتے تھے ۔ اب ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتا ۔ موٹر سائیکلوں پر ریفلکٹر ہونا ضروری ہے اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا ۔ اس سلسلہ میں بڑی سخت ہدایات جاری کر دی ہیں اور اس کا رد عمل (reaction) بھی ہو رہا ہے اگرچہ اس میں لوگوں کو کچھ تکلیف ہو گی لیکن جانوں کی حفاظت کے لیے یہ ضروری ہے ۔

اسی طرح ہمارے موبائیل پٹرول جو اس وقت کام کر رہے ہیں ان کو یہ ہدایات کی گئی ہیں کہ وہ کم از کم آٹھ گھنٹے ڈیوٹی دیں اور رات کو ایک گھنٹہ لائٹس اور dim lights جو ہیں ان کی چیکنگ کریں ۔ خاص طور پر بائی ویز پر اور شہروں میں ۔ ایک چیز ضرور کے لیے ہے ۔ یہاں آپ نے اکثر دیکھا ہوگا اور مجھے اس کا برملا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ ٹریفک لائٹس کی کوئی پرواہ نہیں ہو رہی ۔ لال بتی ہوتی ہے ۔ لیکن ہر کوئی گزر جاتا ہے ۔ یہ آپ کے مشاہدے میں بھی آیا ہوگا ۔ اس کا جائزہ لیا گیا ہے ۔ بات یہ ہے کہ ٹریفک کنسٹیبل کو چالان کرنے کے پہلے جو اختیارات تھے ، وہ اب اس کے پاس نہیں ۔ اب وہ صرف تماشائی (by stander) ہے ۔ جو اس کے سامنے ہو رہا ہے ، دیکھ رہا ہے اور کر کچھ نہیں سکتا ۔ تو میں حکومت سے گذارش کرنے والا ہوں کہ سابقہ اختیارات کنسٹیبل کو دے جائیں تاکہ وہ اپنی ٹریفک ڈیوٹی ٹھیک طریقے سے سر انجام دے سکے ۔

جناب چیئرمین : یہ اختیارات اس سے کب واپس لیے گئے تھے ؟ یہ مرکزی حکومت نے واپس لیے ہیں یا صوبائی حکومت نے ؟

انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب : کوئی سات آٹھ سال پہلے یہ اختیارات واپس لیے گئے تھے ۔ اس کی genesis تو معلوم نہیں لیکن سنا یہ ہے کہ شکایت یہ تھی کہ پولیس کنسٹیبل رشوت لیتا ہے اور اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے ۔ اس لیے ان سے یہ اختیارات واپس لے لیے گئے ۔

جناب چیئرمین : تو کیا پھر ہمیں یہ پوائنٹ مرکزی حکومت کے ساتھ طے کرنا ہوگا ۔

انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب : جی نہیں ۔ یہ صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے ۔

جناب چیئرمین : کیا دوسرے صوبوں نے بھی یہ اختیارات واپس لیے ہوئے ہیں ؟

انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب : میں نے معلوم کیا تھا ۔ کراچی میں یہ اختیار واپس لے لیا گیا تھا ۔ لیکن انھوں نے وہاں پر بحال کر دیا ہے ۔

جناب چیئرمین : کب ؟

انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب : ابھی ، حال ہی میں ۔

جناب چیئرمین : تو پھر آپ اس کے اوپر غور کریں ۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ۔

انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب : جی ، میں اسی لیے عرض کر رہا تھا ۔

جناب چیئرمین : میرا خیال تھا کہ یہ اختیار مرکزی حکومت نے واپس لیا ہوا ہے ۔ اگر یہ صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے اور صوبائی حکومت نے واپس لیا ہے تو اس کی وجوہات کیا تھیں ، مجھے اس کا علم نہیں ۔ اگر آپ اس کے اوپر آئیں ۔ اگر اس میں مرکزی حکومت کا دخل نہیں ہے اور اگر آپ کی یہ رائے ہے ، اور آپ یہ بہتر سمجھتے ہیں تو پھر آپ اس اختیار کو واپس کریں ۔ کیونکہ مجھے یاد ہے کہ اس چیز کا ایک زمانے میں اتنا دبدبہ ہوتا تھا ۔ وہ دبدبہ اب کیوں نہیں ؟ آپ بتی کی بات کر رہے ہیں ۔ کبھی شام کے وقت بغیر بتی کے سائیکلوں پر ہم نکلتے تھے تو ہمیں یہ یاد ہوتا تھا کہ فلاں چوک پر پولیس والا کھڑا ہوگا ۔ وہاں سے گزرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی ۔ سائیکل سے اتر جاتے تھے ، چلتے تھے ۔ احتراماً سر جھکا کے ، پھر سو گز آگے جاتے ، پھر پیچھے مڑ کر دیکھتے ، پھر سائیکل پر بیٹھتے ۔ یہ تو اس وقت دبدبہ تھا ۔ وہ دبدبہ اب کیوں

نہیں ؟ اس کو بحال کرنا ہوگا اگر قانون میں کوئی کمی ہے تو اسے درست کرنا ہوگا ، مگر آپ ہمیں مشورہ دیں ۔

الحاج چودھری محمد حیات (وائس چیئرمین ، پنجاب ٹرانسپورٹرز ایسوسی ایشن) : میں عرض کرتا ہوں کہ یہ اختیارات اب بھی موجود ہیں ۔ اے ۔ ایس ۔ آئی اور ہیڈ کنسٹیبل کے عہدے تک چالان کرتے ہیں اور کر رہے ہیں ۔ جہاں تک پولیس کنسٹیبل تعلق ہے ، انہیں صرف کمرشل وہیکلز کے لیے ، بسوں اور ٹرکوں کے لیے منع کیا گیا تھا ۔

جناب چیئرمین : کیوں ؟

الحاج چودھری محمد حیات : شکایات تھیں جناب ۔

جناب چیئرمین : لیکن کیوں ؟ انہوں نے ابھی کہا ہے کہ لال بتی ہوتی ہے اور لوگ گزر جاتے ہیں ۔ میں گورنر کی حیثیت میں بھی وہاں کھڑا ہوتا ہوں ۔ جہاں بھی لال بتی آئے میں احتراماً کھڑا ہو جاتا ہوں ۔ مجھے اس لال بتی کا احترام ہے ، کیونکہ وہ ایک مقصد کے لیے وہاں لگائی گئی ہے ۔ اس طرح وہ پولیس والا بھی ایک مقصد سے وہاں کھڑا ہوتا ہے ۔

الحاج چودھری محمد حیات : یہ بات بالکل درست ہے جناب لاہور میں خاص طور پر یہ ہو رہا ہے ۔ لیکن یہ ان کی غفلت سے ہو رہا ہے ۔ فٹ کنسٹیبل اگر دل سے چاہے تو ایسا نہیں ہو سکتا ۔ انہیں حال ہی میں منع کیا گیا ہے ۔ یہ صرف ایک دو مہینوں کی بات ہے ۔ اس سے قبل وہ چالان کرتے رہے ہیں ۔ ان کے پاس اختیارات تھے ۔

جناب چیئرمین : کیا یہ بات درست ہے ؟ کیوں کہ گذشتہ دو مہینوں میں یا جب سے میں ہوں ، ایسے کوئی احکام جاری نہیں کیے ۔ میں خود بھی پولیس کمیشن میں تھا ۔ مجھے اس کا علم ہے کہ ایک کنسٹیبل

قانوناً ، جسے چاہے ، بڑے سے بڑے آدمی کو بھی پکڑ سکتا ہے ، کیونکہ اسے ہم پولیس آفیسر کہتے ہیں ۔ ان کی زبان میں وہ پولیس آفیسر کہلاتا ہے ۔

الحاج چودھری محمد حیات : جناب والا ! میں تھوڑی دیر کے لیے آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلاؤں گا ۔ کہ آئی ۔ جی پولیس پنجاب خوب جانتے ہیں اور آپ ان کا ریکارڈ منگوا کر دیکھ سکتے ہیں ۔ دو تین ماہ پہلے انہیں ایسے اختیارات تھے ۔ ماضی میں بھی تھے ۔ یہ نہیں کہ ماضی سے ایسا ہوا ہے ۔ صرف شہروں کے لیے انہیں اختیارات دئے گئے تھے ۔ باہر ہائی ویز پر ان کے خلاف شکایات تھیں ۔ یہ سپاہی لوگ رات کو کھڑے ہو جاتے تھے ۔ ٹرکوں ، بسوں اور دوسری کمرشل وہیکلز سے رشوت لیتے تھے ۔ اس قسم کی ان کے خلاف شکایات تھیں ۔ جہاں تک شہروں میں کراسنگ کا تعلق ہے ، چالان کرنے میں کوئی چیز ان کے لیے مانع نہیں ۔

جناب چیئرمین : صرف ہائی ویز پر ہے ؟

الحاج چودھری محمد حیات : جی ہاں ۔ کمرشل وہیکلز کے لیے ۔

جناب چیئرمین : اور ہائی وے پر آپ لوگوں نے ہائی وے ٹیمز بنائی ہوئی ہیں ۔

جناب صالح محمد لہازی (صدر ، لیبر یونین ، سرگودھا) : جناب والا 1966.67ء میں ہونے ویسٹ پاکستان میں حادثات کو روکنے کے لیے ایک فیصلہ ہوا تھا (اس وقت ویسٹ پاکستان تھا) کہ ایک ٹرک میں دو سو من سے زائد وزن لوڈ نہیں ہوگا ۔ ہر میونسپل کمیٹی کے پاس کانٹا ہوتا ہے ۔ وہاں اس کا وزن ہوگا ۔ پولیس اس کا وزن کرے گی اور دو سو من سے اوپر لوڈ ہوا تو ٹرک سے مال اتار لیا جائے گا ۔ چنانچہ خیر پور میں بھی ایسا ہوا ۔ اس کے بعد رحیم یار خان میں بھی ہوا ۔ ملتان میں بھی ہوا ۔ لاہور

میں بھی ہوا لاہور میں راوی پل کے پاس ایک چوکی قائم تھی کہ جو ٹرک بھی باہر جائے گا وہ کانٹے پر وزن کروا کے جائے گا ۔ اس سے فائدہ یہ ہوا کہ اوور لوڈنگ ، جس سے حادثات بھی ہوتے تھے اور رشوت بھی چلتی تھی ، ختم ہوگئی ۔ پورے ویسٹ پاکستان میں دو سو من لوڈ اٹھا کر گاڑیاں بڑے مزے سے چل رہی تھیں ۔ پولیس نے دیکھا ، ہمارا کھانے پینے کا دھندا تو ختم ہوگیا ۔ تو سات آٹھ ماہ بعد انہوں نے پھر اسے تبدیل کر دیا ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سپاہی نے بھی منتھلی لینی شروع کر دی ، حوالدار نے بھی لینی شروع کر دی اور تھانے دار نے بھی لینی شروع کر دی ۔ میں نے یہ کئی بار عرض کیا ہے کہ کم و بیش دو کروڑ روپیہ سالانہ پولیس رشوت لے جاتی ہے ۔ صرف ٹرانسپورٹ سے ، صرف پنجاب سے 70 لاکھ روپے کے قریب رشوت لے جاتی ہے ۔ ایک ٹیم بنائی گئی کہ جناب ، ہم اس کے ذریعے روڈ کو چیک کریں گے ۔ کیا آپ کی ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی ان عہدوں سے کم ہے ؟ وہ بھی چیک کرتی ہے ۔ اس کے بعد جو مجسٹریٹ ٹرانسپورٹ کا ہے ، وہ بھی چیک کرتا ہے ۔ اس کے بعد ایس ۔ پی صاحب بھی چیک کرتا ہے ۔ بڑے بڑے آفیسر بھی ہیوی ٹرانسپورٹ کو چیک کرتے ہیں ۔ مگر اس سے نہ تو حادثات میں کوئی کمی واقع ہوئی ہے اور نہ رشوت میں فرق پڑا ہے ۔ حضو والا ! جب ٹرک چار سو ساڑھے چار سو من لوڈ لے کر چل رہا ہے ، جب کہ اسے کم و بیش دو سو من لوڈ کی اجازت ہے اور پاکستان میں اسی نوے ہزار ٹرک چل رہا ہے ۔ اسی نوے ہزار ٹرک چار سو من لوڈ لے کر چل رہے ہیں ۔ ان کو مجسٹریٹ بھی چیک کر رہا ہے ، ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی بھی چیک کر رہی ہے ۔ موٹر وہیکل ایگزامینر (جو ساٹھ روپیہ منتھلی لیتے ہیں وہ بھی چیک کر رہے ہیں اور آپ کے انسپکٹر (جو چالیس روپیہ لیتے ہیں) وہ بھی چیک کر رہے ہیں اور ٹرک چار سو من لوڈ لے کر چل رہے ہیں ۔ قانون کی اس کو کچھ پرواہ نہیں ۔

جناب چیئرمین : نیازی صاحب ، اسی لیے میں نے ابھی دبدبے کی بات کی تھی ۔

جناب صالح محمد نیازی : تو حضور ، میں اس معاملے میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ قانون کوئی بھی نافذ کریں ، اس کے لیے لازماً قرار دیں کہ اس اوور لوڈ ہوگی تو سخت جرمانے ہوں گے ، ٹرک اوور لوڈ ہوگا تو اس کا مال اتار لیا جائے گا ۔ پھر قانون کا احترام ہوگا ، رشوت کم سے کم ہوگی ۔

جناب چیئرمین : نیازی صاحب کی آواز بہت بڑی ہے ، وہ سن نہیں رہے ۔

جناب صالح محمد نیازی : جناب ، میں تو دل کا مریض ہوں اس لیے آہستہ آہستہ بول رہا ہوں ۔ (قہقہے) ۔

جناب چیئرمین : نیازی صاحب ، ہم اس پر پھر کسی وقت آئیں گے ۔ پوائنٹ یہ ہے ، میں نے ابھی دبدبے کی بات کی تھی ۔

جناب صالح محمد نیازی : جناب چیئرمین ۔ میں اس معاملے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں آپ قانون کوئی بھی نافذ کریں لیکن اس میں لازم قرار دیں کہ اوور لوڈنگ نہ ہو ۔ اس پر سختی سے عمل کیجئے اور جرمانے بھی کیجئے ۔ اسطرح قانون کا احترام بھی ہوگا اور رشوت بھی کم ہو جائیگی ۔

جناب چیئرمین : نیازی صاحب کی ایک تو آواز بہت بڑی ہے آپ سن ہی نہیں رہے ۔ میں نے دبدبہ کی بات کی تھی ۔ اگر چیکنگ درست ہو ایمانداری سے ہو میں دبدبہ کا ذکر اسی لئے کر رہا تھا ۔ ہم لوگ دیکھیں گے کہ ہائی وے پر کیا ہونا چاہئے کیا نہیں ہونا چاہئے ۔ ایسا بھی نہیں ہونا چاہئے کہ دشواری بڑھ جائے ۔ مقصد یہ نہیں ہے کہ انکی

تکالیف بڑھائیں رشوت بڑھائیں ۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اس میں کیا سسٹم لایا جائے گا آیا پہلے والے سسٹم کو چلایا جانا چاہیے ۔ اور کیا وجہ ہے کہ وہ چل نہیں رہا ۔ اگر آپ ایک کنسٹیبل کو کھڑا کر دیں اور اسکو کہیں کہ آپ کام نہیں کر سکتے ۔ تو وہ تو چوکیدار ہو گیا ۔ بلکہ وہ تو چوکیدار بھی نہ ہوا جو چیز چلتی ہے اس میں رکاوٹ نہیں آنی چاہئے ۔ ہم اسکو دیکھیں گے ۔ جی آپ بہت دیر سے کھڑے ہیں ۔

چیئرمین، گورنرز انسپیکشن ٹیم (بریگیڈئر (ریٹائرڈ) محمد صادق خان) : جناب چیئرمین ۔ میں کچھ عرض کروں ۔ آپکے حکم کے مطابق گورنرز انسپیکشن ٹیم دو سال قبل ٹریفک کنٹرول کا جامع جائزہ لیا تھا دیگر سفارشات کے علاوہ ایک سفارش یہ بھی تھی کہ اس وقت ٹریفک پولیس کے سپاہی چالان نہیں کر سکتے تھے ۔ جسکی وجہ سے لوگوں میں ٹریفک کی خلاف ورزی کا رجحان بڑھ رہا تھا ۔ گورنر صاحب کے احکامات کے مطابق ایک کمیٹی جس کے چیئرمین سابقہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب (جو کہ سیکرٹری ہوم کے فرائض بھی انجام دیتے تھے) تھے کی تشکیل دی گئی تھی ۔ اس کی ایک نشست بھی ہوئی تھی جس میں یہ طے پایا تھا کہ کانسٹیبلز کو یہ اجازت دے دی جائیگی کہ وہ چالان کر سکتے ہیں ۔ لیکن اس پر آج تک عمل درآمد نہیں ہوا ۔

جناب چیئرمین : اس فیصلے پر کیا ہوا ؟ چیف سیکرٹری صاحب ۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب ! آپ کچھ بتا سکتے ہیں ۔ کہ اگر فیصلہ ہوا تھا تو اس پر عمل درآمد کیوں نہیں ہوا ۔ کسی کو علم ہے ؟

الحاج چوہدری محمد حیات : جناب چیئرمین ! موٹر وہیکل رولز کے مطابق ہیڈ کانسٹیبل چیک کر سکتے ہیں ۔ اور پرائیویٹ کے سلسلے میں کانسٹیبل نہیں کر سکتا ۔

جناب چیئرمین : جناب ! آپ اس کو ایک خاص طرف نعلے کر جائیں۔ اس کو میں پروٹیکٹ کرونگا ۔ ہو سکتا ہے میں کسی ٹرک کو پکڑوں ۔ کسی بس کو پکڑ لوں ۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔ ٹریفک کئی قسم کی ہے ۔ اس کو آپ اپنی طرف نہ لے جائیں ۔ اگر ایسا کیا تو وہ چیز غلط ہو جائیگی ۔

الحاج چوھدری فضل حیات : آپ نے اس سلسلے میں احکامات جاری کئے تھے ۔ ہر ڈسٹرکٹ میں ایک ٹریفک ٹیم ہے اس میں ایک میجسٹریٹ ہوتا ہے ۔ اور ایک موٹر موبائیل ہوتا ہے ۔

جناب چیئرمین : وہ ہوگا ۔

الحاج چوھدری فضل حیات : اس میں دو آدمی ہوں ۔ آپ سے پہلے جو گورنر تھے انہوں نے بھی اس قسم کے آرڈر جاری کئے تھے ۔ آپ نے تصدیق فرمائی اور دوبارہ احکامات جاری کئے ۔ لیکن آج تک عمل نہیں ہو سکا ۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب نے صدارت کی ۔ آپ کو یاد ہوگا ڈی ۔ آئی ۔ جی ٹریفک وہاں بھی موجود تھے ۔ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ حادثات کی روک تھام کیلئے ہر ضلع میں ایک ذمہ دار ٹیم بنائی جائے ۔ وہ صرف پانی دے پر چیک کرے ۔ بات شہروں کی ہو رہی ہے میں اس کے لئے وضاحت کر دوں ہوتا یہ ہے کہ پانی دے میں رکاوٹیں (obstructions) ہوتی ہیں ۔ اصل میں موٹر موبائیل پٹرول انسپکٹران موجود ہیں مگر بد قسمتی سے جتنا ان کو کام کرنا چاہیئے وہ سڑک پر موجود نہیں ہوتے ۔ ان کے پاس سواری موجود ہے ۔ ان کے پاس ہر چیز موجود ہے اس سے وہ کام لیں ۔ ان کو ایک ضلع سپرد کیا گیا ہے ۔ لیکن ان کی کارکردگی کی کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوتی ۔

Mr. Chairman : (Addressing Home Secretary) Have you heard him ? Why the orders passed by the Governor were not implemented ? Why this is not happening ? Why not ?

چیف سیکرٹری (جناب محمد صدیق چوہدری) : اس پر ہوم ڈیپارٹمنٹ نے عمل کروانا ہے ۔

جناب چیئرمین : Why the orders passed by two Governors were not implemented ?

ہوم سیکرٹری (جناب محمد حیات اللہ خاں سنبل) : اس بارے میں ہدایات جاری ہو چکی ہیں ۔

جناب چیئرمین : آپ کہہ رہے ہیں میرے آنے سے پہلے جاری ہوگئی ہیں ۔ why the orders were not implemented ? میں آپ سے پوچھ رہا ہوں ۔

ہوم سیکرٹری : جناب والا ! اس میں معلومات کر لیں گے ۔ اور آپ کو رپورٹ پیش کر دیں گے ۔

جناب چیئرمین : یہ تو اب علم ہوا ہے ۔ لیکن میں کہہ رہا ہوں کہ اس کی چیک کرنے کی میکنیزم کیا ہے ۔ آپ نے آخری دفعہ کب جا کر خود چیک کیا ۔

ہوم سیکرٹری : یہ تو جناب ضلع کی سطح پر کام ہوتا ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ بھی کبھی چلے جائیے ۔ کمشنر صاحب سے پتہ کریں ۔

What is the reason that the orders passed by the two Governors were not implemented ?

کمشنر : ہر ضلع میں ایک ٹریفک مجسٹریٹ ہوتا ہے ۔

جناب چیئرمین : وہ تو ہے ۔ احکامات جاری ہو گئے ہیں ۔ ابھی یہ فرما رہے تھے ایسا کوئی کام نہیں ہو رہا ۔

کمشنر : جناب وہ ریڈ بھی کرتے ہیں - یہ نہیں ہو سکتا -

جناب چیئرمین : آپ تو کہہ رہے ہیں کہ یہ خاص جگہ پر ہے -

I must have report on this I hope I will have it. Why are these not implemented.

الحاج چودھری محمد حیات : ایم آئی ٹی کے پاس چیکنگ کے سوا کوئی کام نہیں ہوتا -

He has not to do any other thing.

اگر کسی ڈرائیور کو پتہ چل جائے کہ آگے چیکنگ ہو رہی ہے تو اس کی جرأت نہیں ہوتی کہ اوور سپیڈنگ کرے یا اوور لوڈنگ کرے -

محترمہ نجمہ حمید (خاتون کونسلر ، میونسپل کارپوریشن راولپنڈی): جناب چیئرمین ! ڈرائیور راستے میں ایک دوسرے کو اشارے کرتے جاتے ہیں - کہ آگے چیکنگ ہو رہی ہے -

جناب چیئرمین : ہاں ہاں - وہ تو ہے - ان کی ایک خاص زبان ہوتی ہے -

جناب خورشید احمد (جنرل سیکرٹری آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونین لاہور) : جناب چیئرمین ! آپ نے لاء اینڈ آرڈر کی ایک کمیٹی تشکیل دی تھی اس میں میرے خیال میں اہم باتیں زیر بحث آئی تھیں - میں سمجھتا ہوں کہ ٹریفک کا مسئلہ ہر جگہ حل طلب ہے اور خاص طور پر لاہور جیسے گنجان شہر میں اور دوسرے شہروں میں بھی ، اگر لاہور میں سرکلر روڈ پر اڑھائی گھنٹے ٹریفک بند رہ سکتی ہے تو دوسرے شہروں کا تو خدا ہی حافظ ہے - یہ تمام تر بازاری کی وجہ سے ہے - کیونکہ وہاں ٹریفک میں تو بازاری مانع ہے جہاں ہم قانون کی بات کرتے ہیں وہاں یہ

بھی ضروری ہے وہ چیزیں جو ٹریفک کو روکتی ہیں ان کا سد باب بھی کیا جائے ۔ لاہور میں تمام ٹرکوں کے اڈے سرکلر روڈ پر قائم ہیں ۔ وہاں سے کسی عورت یا بچے کا گزرنا محال ہے ۔ دوسرے شہروں میں جب اسکول کے اوقات ہوتے ہیں وہاں بڑے اسکولوں اور کالجوں کے سامنے تو ٹریفک پولیس کھڑی ہوتی ہے ۔ لیکن جہاں چھوٹے اسکول ہیں وہاں بچوں کا سڑک کراس کرنا نا ممکن ہے ۔ وہاں ایک حساس آدمی کو فوراً خیال آتا ہے کہ وہ خود ٹریفک کو روک کر بچوں کو سڑک کراس کرائے ۔ تاکہ خدا نخواستہ کوئی حادثہ ہو جائے ۔ کئی جگہ حادثات ہوتے ہیں کوئی زیبرا کراسنگ نہیں ہوتی والدین بچوں کو بھیج کر خدا کے سہارے چھوڑ دیتے ہیں ۔ اس کا بھی سد باب کیا جائے ۔ ٹریفک کی (obstructions) رکاوٹوں کو دور کیا جائے ۔ اس سلسلے میں لاء اینڈ آڈر کو درست کیا جائے ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جو بھی قانون بنائیں اس پر صحیح عمل درآمد ہونا چاہیئے ۔ مظلوم آدمی کو سستا انصاف جلدی مہیا کرنا چاہیئے ۔ یہ بھی ہماری ذمہ داری ہے ۔ اس میں حکومت اور ریاست کی بہت زیادہ ذمہ داری ہے ۔ ایک روزنامہ میں چھپا تھا کہ اس وقت 20 ہزار مقدمات لاہور کی عدالتوں میں زیرالتواء ہیں ۔ ایک ہائی کورٹ کے جج نے معائنہ کیا تھا ۔ آپ جتنے چاہے چالان کر لیں لیکن اگر ان کا جلد فیصلہ نہیں ہوتا تو لوگوں کا عدالتوں میں جانا صرف وقت ضائع کرنا ہوتا ہے ۔ وہ لوگ جو دھونس دھاندلی سے کام کرتے ہیں ان کو کوئی چیک نہیں کرتا میری آپ سے درخواست ہے کہ جو لوگ سماج دشمن کارروائی کرتے ہیں ملاوٹ کرتے ہیں اغوا کرتے ہیں ۔ زنا کرتے ہیں ۔ چوری کرتے ہیں ۔ ڈاکہ ڈالتے ہیں یا بے حرمتی کرتے ہیں تو انہیں سخت سے سخت سزائیں دی جانی چاہیئیں ۔ جو لوگ سماج دشمن کارروائی کرتے ہیں اور معاشرے کی عزت سے کھیلتے ہیں ان کو سستا اور جلدی انصاف کے ذریعہ سزا دی جائے ۔ جو ظالم لوگ ملاوٹ کرتے ہیں ۔ دوائیوں میں ملاوٹ کرتے ہیں ۔ تمام دوسری

چوروں میں ملاوٹ کرتے ہیں وہ تمام قوم کی زندگی سے کھیلتے ہیں ۔ ان میں ڈر پیدا کیجئے ۔ تب کہیں جا کر چالان کے اختیارات کے مقاصد پورے ہوں گے ۔ اس لیے میری یہ درخواست ہے کہ آپ ان پر سخت سزا کے آرڈر جاری کریں ۔

جناب چیئرمین : اس کا تو خیر معائنہ ہو رہا ہے ۔ جہاں تک قانون کا تعلق ہے ۔ آپ نے سنا ہوا ہے ۔ میں متفق ہوں اس پر ۔ (یار ! آپ سن رہے ہیں ۔ خصوصاً یہ سائیڈ جو بیٹھی ہوئی ہے ۔ اگر آپ تھک گئے ہیں ۔ تو پھر چلیے ۔ یہ اتنی (serious) سنجیدہ بحث ہو رہی ہے اور آپ لوگ گپ لگا رہے ہیں ۔ اگر تھک گئے ہیں تو آپ جا سکتے ہیں) ۔ اس میں کوئی شک نہیں ۔ اس لئے میں اشارتاً آپ سے یہ سوال پوچھ رہا تھا ۔ نہ ہدایات کی کمی ہے نہ قانون کی کمی ہے نہ کسی اور چیز کی کمی ہے ۔ وہی جو آپ فرما رہے ہیں implementation کی کمی ہے ۔ ہم لوگ کمزور ہو جاتے ہیں ۔ ایک سے ایک قانون بڑھ کے بنا ہوا ہے ۔ ٹریفک کا قانون بھی ہے ۔ چور بازاری کا بھی ہے ۔ ملاوٹ کا بھی ہے ۔ اور جناب کس کس جرم کا قانون نہیں ہے ۔ اور اس کے لیے اپنی اپنی سطح پر لوگ موجود ہیں ۔ یہی میں کہہ رہا تھا ۔ انگریز کا اور کوئی گر نہیں تھا ۔ اس کا گر یہی تھا simple, straight forward گر تھا ۔ وہ اور اس کے آفیسرز جا کر (inspect) معائنہ کرتے تھے کہ یہ کام ہو رہا ہے ۔ یا نہیں ہو رہا ہے ۔ یہ simple, straight forward تھا ۔ اس کا دبدبہ تھا ۔ میں نے پہلی دفعہ عرض کیا تھا ۔ اب کی دفعہ بھی یہی عرض کروں گا کہ چونکہ آپ بھی نمائندے ہیں ۔ آپ بھی اس سلسلہ میں مدد کر سکتے ہیں ۔ یہ جیسا اب آپ شور کر رہے ہیں ۔ یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ یہ بھی سن رہے ہیں ۔ اب ان کو دیکھنا ہے کہ implement کیوں نہیں ہو رہا ہے ۔ یا یہ کہئے کہ یہاں پر ملاوٹ کیوں ہے ۔ یہ نہیں وہ نہیں ۔ اس کو implement کرنا

ہے ۔ ٹریفک کے قانون کو implement کرنا ہے ۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ دبدبہ ۔ سو دو سو گز پہلے اترو ۔ چل کے جاؤ پھر دو سو گز باہر نکل آؤ ۔ دبدبہ تھا ۔ کیا کوئی بیٹھا یہ کر رہا تھا ۔ تو یہ چیزیں ہو رہی ہیں یا نہیں ۔ باقی اس سے بہت سے پوائنٹ نکلیں گے ۔ جب یہ یہ کہہ رہے تھے کہ دو سال سے حکم ہوا ہے ۔ لیکن یہ ہو نہیں رہا ہے ۔ ٹھیک ہے ہم ایک اور آرڈر دے دیں گے ۔ لیکن میں ان سے کہتا ہوں کہ جا کر دیکھیئے گا کہ ہو رہے ہیں ۔ اگر ہو رہے ہیں تو شاباش ۔ اور اگر نہیں ہو رہے ہیں تو کیوں نہیں ہو رہے ہیں ۔ وہ خود بخود کرے گا ۔ پھر وہ دبدبہ پیدا ہو گا ۔

جناب خاقان بابر : جناب والا ! میں پچھلے تین چار ماہ سے پنجاب کے مختلف اضلاع میں پھرتا رہا ہوں اور مختلف جگہوں پر جاتا رہا ہوں ۔ خدمات کے سلسلہ میں پھرتا رہا ہوں ۔ ان کا شور مچتا ہے کہ ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے ۔ ان کے ہزار ٹرک میں سے ایک ایسا نہیں ہوتا ہے جس کی پچھلی بتی (back light) ہو اور ہزار کے ہزار ایسے ہوتے ہیں جو کہ dipper نہیں دیتے اور جتنے حادثات ہائی وے پر ہوتے ہیں 99.9 ٹرک والے اس میں شامل ہیں ۔ جناب والا ! میں پچھلے چار ماہ سے پنجاب کے مختلف اضلاع کا دورہ کر رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین : پھر آپ اس تمام سسٹم پر چلے جائیے ۔ وہ ٹرک پاس کیوں ہوا ۔ وہ check کیوں نہیں ہوا ۔

جناب خاقان بابر : میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں ۔ میں نیازی صاحب سے یہ کہہ رہا ہوں کہ ان کی اتنی بڑی یونین ہے ۔ یہ اپنے طور پر اپنی ایک باڈی بنائیں ۔ کیوں کہ ٹرک والے کی سیفٹی کا بھی خیال رکھنا ہوگا ۔ عوام کا تعاون بھی تو چاہئے ۔ ہم حقوق مانگتے ہیں تو کچھ ہمارے فرائض بھی ہوتے ہیں ۔ وہ بھی ہم نے پورے کرنے ہیں ۔ یہ کیوں ذمہ داری نہیں

لیتے ہیں ۔ کہ ہم ایک کمیٹی بناتے ہیں ۔ جو یہ چیک کرے ۔ جو یہ دیکھے کہ ٹرک کے مالک کا نقصان نہ ہو ۔ دوسرے ٹرک والے کی اپنی جان نہ جائے ۔ وہ لوگوں کا قتل عام نہ کرے ۔ اس کے لیے یہ تعاون کیوں نہیں کرتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : O.K. enough now. Pass on to the next item اب آگے چلئے ۔ Law & order

جناب محمد ریاض شاهد : یہ آج کی ہماری جو سفارشات تھیں ۔ وہ میں نے پیش کر دی ہیں ۔ آخری بات جو جناب آئی ۔ جی ۔ صاحب نے کہی تھی اور انھوں نے بھی بتایا ہے کہ رات کو جو ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں ۔ وہ 99 فیصدی بیک لائٹ (back light) نہ ہونے یا تیز لائٹ ہونے کی وجہ سے ہوتے ہیں تو ہماری سبجیکٹ کمیٹی نے پہلے ہی یہ سفارش کر دی ہے ۔ کہ فوری طور پر آئی ۔ جی ۔ صاحب ، اور پولیس کا دوسرا عملہ اس بارے میں ضروری احکامات جاری کرے اور ان کی لائٹ فوری طور پر لگوائی جائیے شکریہ ۔

جناب چیئرمین : Next subject Committee Food for Department

چودھری انور علی چیمہ : جناب والا ! ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا ایک لڑکا اغوا ہوا تھا اسپیشل ملٹری کورٹ میں اس کیس کا trial ہوا اور D.M.L.A نے بھی trial کرکے آپ کے پاس بھیج دیا ہے ۔ اب ایک سال سے کیس آپ کے پاس پڑا ہے ۔

جناب چیئرمین : حیرانی ہے ۔ میرے پاس جناب کوئی چیز نہیں رہتی جو بیس گھنٹے سے زیادہ ۔

چودھری انور علی چیمہ : یا پھر مارشل لاء اتھارٹیز نے دبائی ہوئی ہے

مجھے معلوم نہیں لیکن ایک سال ہوگیا ہے اور اس کا فیصلہ نہیں ہوا ہے - ہم چاہتے ہیں کہ فیصلہ اس کے حق میں ہو یا اس کے خلاف جو ہونا ہے ہو -

جناب چیئرمین : یہ نہیں ہو سکتا ہے - میں اس پر بیٹھا نہیں ہوں - میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ آپ اس کے particulars دے دیجئے گا اور میں جانے سے پہلے آپ کو اس کے متعلق بتاؤں گا Kindly get its details-

بیگم عارفہ طوسی (خاتون کونسلر میونسپل کارپوریشن لاہور) : بات اغوا کی ہوئی ہے - تو میں نارنگ منڈی کا ایک واقعہ بیان کرتی ہوں - نارنگ منڈی میں امام مسجد کے ساتھ ایک واقعہ ہوا ہے- ان کی بیٹی کو اغوا کر لیا گیا- وہ دو بچوں کی ماں ہے- تو وہاں انہوں نے کافی شور شرابا کیا- کچھ مقامی لوگ جو کہ بہت اثر و رسوخ والے ہیں - وہ اس امام مسجد کی بیٹی کی بازیابی میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں - اور انہوں نے یہ کیا کہ بیس ہزار روپے کے عوض اسے سرحد پار کسی سکھ کے ہاتھ فروخت کر دیا - اور اس غریب امام مسجد کو کہا جاتا ہے کہ آپ ہمیں بیس ہزار روپیہ دے دیں - تو ہم آپ کی بیٹی کو واپس دلا سکتے ہیں - مشرق میگزین میں اس کی پوری تفصیل شائع ہوئی ہے - انہوں نے آئی - جی صاحب کی خدمت میں درخواستیں دی ہیں کہ میں مظلوم آدمی ہوں - جناب وہ دو بچوں کی ماں ہے -

جناب چیئرمین : یہ جو بچی آپ کہہ رہی ہیں - اس کو کہاں سے اٹھا کر لے گئے ہیں -یہ کب کی بات ہے -

بیگم عارفہ طوسی : جناب نارنگ منڈی بارڈر ایریا ہے - یہ مارچ 1981ء کی بات ہے -

جناب چیئرمین : Can you tell us what is the case ?

جناب انسپکٹر جنرل پولیس : جناب والا ! اس کیس کا مجھے علم

ہے - اس کا ذکر اخباروں میں بھی آیا تھا - اور ایک درخواست بھی میرے پاس آئی تھی - یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب نارنگ منڈی میں طوفان آیا تھا۔ اس سے ایک دن پہلے یا دو دن پہلے کا - ہم نے کیس رجسٹر کرنے کے بعد اس کے متعلق تحقیقات کی ہیں - پتہ چلا ہے کہ اس لڑکی کو سرحد پار ہندوستان بھیج دیا گیا ہے - اب سوال ہے ان مجرموں کے trail کرنے کا جو اس میں ملوث ہیں - ڈی - آئی - جی صاحب کو اور ایس - پی صاحب کو اس کے متعلق لکھا گیا ہے - ان سے رپورٹ طلب کی ہے - ابھی تک ملزموں کے متعلق نشاندھی پوری طرح نہیں ہو سکی ہے - جس وقت پتہ لگا - - - -

جناب چیئرمین : نہیں یہ تو کہہ رہی ہیں کہ اس میں کوئی بڑے آدمی ہیں جو protect کر رہے ہیں - وہ کون بڑے آدمی ہیں -

جناب انسپکٹر جنرل پولیس: کسی کونسلر کا ذکر اس میں ضرور آیا ہے، جو ان کی protection کر رہے ہیں - - - - -

جناب چیئرمین : اگر آپ کو پتہ ہے تو وہ protection کیسے کر سکتے ہیں - غلط کام کیسے کر سکتا ہے - کیا آپ کو علم ہے کہ وہ کون سا کونسلر ہے -

جناب انسپکٹر جنرل پولیس : ان کا مقصد یہ تھا کہ وہ کونسلر ان ملزمان کی protection کر رہے ہیں - اس کا نام بھی ہے - ہم اس کے متعلق تحقیقات کر رہے ہیں - جب تحقیقات مکمل ہوگی - جب باقاعدہ تسلی ہو جائے گی - کہ اس میں ان کا ہاتھ ہے یا نہیں ہے تو اس وقت action لیا جائے گا - یہ allegations ہیں -

Mr. Chairman : The time has ended. There can be no Councilors who are protecting them wrongly. No question of protection. These are allegat- ۔ ان کو چیک کر کے میرے پاس لائیے ions.

جناب انسپکٹر جنرل پولیس : میں جناب آپ کو رپورٹ دونگا ۔

بیگم زبیدہ جعفری (خاتون کونسلر میونسپل کارپوریشن ۔ ملتان) : جناب مجھے بھی اجازت دیں ۔ جب خواتین کی کانفرنس ہوئی تھی اس وقت میں نے آپ کی خدمت میں درخواست پیش کی تھی ۔ کہ ایک شخص سولہ گریڈ کا اغوا ہوگیا ہے ۔ اس کی بیوی سرگودھا کالج کی لیکچرار ہے لیکن آج تک میری وہ درخواست دینے کے باوجود بھی کچھ پتہ نہیں چل سکا اور اس کو اغوا ہوئے بھی غالباً ایک سال ہو چکا ہے اس کی طرف اگر توجہ ہو جائے تو عین نوازش ہوگی ۔ وہ ملتان گرلز کالج کی پرنسپل کا دیور ہے جو آدمی اغوا ہوا ہے اس کی بیوی ایم ۔ اے ان فزیالوجی ہے اور وہ سرگودھا کالج میں پڑھا رہی ہے مہربانی کر کے اس پر بھی توجہ کریں ۔

Mr. Chairman : Can you throw light because the matter has been passed on to you Come back to-morrow with details ? Finish the subject. Next subject.

سبجیکٹ کمیٹی برائے خوراک کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب شیخ غلام حسین : (میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی) : جناب والا : خوراک کی سبجیکٹ کمیٹی نے کچھ سفارشات کی ہیں جو میں پیش کیے دیتا ہوں ۔ نمبر 1 ۔ کمیٹی کی کاروائی درج کرنے کے لیے علیحدہ

رجسٹر مرتب کیا جائے۔ دوسری تجویز یہ تھی کہ۔ ''میں نے اور چودھری محمد صدیق بالار صاحب ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد نے اپنی سفارش کو دھراتے ہوئے کہا کہ فی ڈپو اگر راشن کارڈ کی تعداد 500 سے زیادہ ہو تو ۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین : کس پوائنٹ پر ہیں آپ۔

جناب شیخ غلام حسین : خوراک پر۔

جناب چیئرمین : کون سا پوائنٹ ہے۔

جناب شیخ غلام حسین : پوائنٹ نمبر 1 اور 2

جناب چیئرمین : آپ اپنی طرف سے کوئی وضاحت کر رہے ہیں ؟

جناب شیخ غلام حسین : جناب میں کمیٹی کی سفارشات پڑھ رہا ہے۔

جناب والا ! اس میں سفارش یہ تھی کہ راشن کارڈوں کی تعداد اگر فی ڈپو 500 سے زیادہ ہو تو الاٹمنٹ بورڈ کو نیا ڈپو الاٹ کرنے کا اختیار دیا جائے۔ تفصیلی بحث کے بعد سب نے اس بات پر اتفاق کیا۔

جناب چیئرمین : آپ کونسا پوائنٹ پڑھ رہے ہیں۔ میں ابھی تک سمجھ نہیں سکا ہوں ؟ آپ کا کوئی اور کاغذ ہے۔ میرے خیال میں آپ کوئی اپنی طرف سے وضاحت کر رہے ہیں ؟ میاں صلاح الدین صاحب آج میرے کاغذ کسی نے الٹے رکھ دیے ہیں۔ (قہقہہ)

جناب شیخ غلام حسین : کاغذ ایک ہی ہیں۔ میں رپورٹ پڑھ دیتا ہوں۔

نمبر شمار سبجیکٹ کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 25/23 اگست 1981 کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلہ	اس بارے میں محکمانہ کارروائی کی تازہ ترین صورت حال
1 - کمیٹی کی کارروائی درج کرنے کے لیے علیحدہ رجسٹر کارروائی اجلاس مرتب کیا جائے۔	سفارش منظور ہوئی	گذشتہ اجلاس کی کارروائی متعلقہ رجسٹر میں درج کر دی گئی ہے۔ آئندہ اجلاسوں کی کارروائی بھی باقاعدگی سے اس میں درج کی جائے گی۔
2 - شیخ غلام حسین صاحب میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی اور چودھری محمد صدیق سالار صاحب ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد نے اپنی سابقہ سفارش کو دہراتے ہوئے کہا کہ فی ڈپو اگر راشن کارڈوں کی تعداد اوسط پانچ صد سے زیادہ ہو تو الاٹمنٹ بورڈ کو نیا ڈپو قائم کرنے کا اختیار دیا جائے۔ تفصیلی بحث کے بعد اس بات پر سب نے اتفاق کیا۔ کہ نیا ڈپو قائم کرنے کا اختیار حکومت کے پاس ہی رہے۔		کمیٹی کی سفارش کے مطابق عمل ہو رہا ہے۔

تاہم ڈپو قائم کرنے سے متعلق الاٹمنٹ بورڈ کی سفارشات کا ہمدردانہ غور ہوگا اور جلد فیصلہ کیا جائے گا۔

3 ۔ میاں مجید اکبر فاروق صاحب چیئرمین میونسپل کمیٹی گجرات نے نشان دہی کی کہ الاٹمنٹ بورڈ کے ڈپو منسوخ کرنے پر ڈپو ہولڈر کی اپیل پر کمشنر صاحبان حکم امتناعی جاری کر دیتے ہیں ۔ اس طرح 6 ماہ سے بھی زیادہ وقت گزر جاتا ہے ۔ کمشنر صاحبان کو لکھا جائے کہ اپیلوں کے فیصلے جلد از جلد نپٹا دئے جائیں ۔

سپارش منظور ہوئی ۔

کمشنر صاحبان کو ڈپوؤں سے متعلقہ اپیلوں کو جلد از جلد فیصلہ کرنے کے لیے تعریک کر دیا گیا ہے ۔

4 ۔ خریداری گندم سے متعلقہ مسائل کا مفصل جائزہ لینے اور تفصیلی غور و خوض کے بعد مندرجہ ذیل سفارشات مرتب ہوئیں :

(الف) خریداری گندم کی نگرانی کے لیے ہر تحصیل مرکز میں ایک نگران ٹریبونل

آئندہ گندم کی خریداری کی نگرانی کو مزید مؤثر بنانے کے لیے اس تجویز پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

قائم کیا جائے جس کا سربراہ الاٹمنٹ مجسٹریٹ علاقہ ہو اور ممبران چیئرمین مرکز کونسل اور اہلکار محکمہ خوراک ہوں ۔ ٹریبونل کی یہ ذمہ داری ہو کہ خرید کردہ گندم عمدہ ہو اور کام دیانت دارانہ ہو ٹریبونل کو انتظامی اور عدالتی اختیار دئے جائیں تاکہ بد عنوانی کے مرتکب اہلکاروں اور فروخت کنندگان کو حسب ضابطہ سزا دے سکے ۔

(ب) فروخت کنندگان کو صحیح قیمت دلانے کے لیے ضروری ہے کہ آٹھ دس میل کے فاصلے پر ایک مرکز خریداری قائم کیا جائے تاکہ کاشتکاروں کو گندم فروخت کرنے میں آسانی ہو ۔

بعض اضلاع میں پہلے ہی سے آٹھ دس میل یا اس سے کم فاصلہ پر بھی خریداری مراکز قائم ہیں آئندہ ان میں حسب ضرورت ممکنہ حد تک اضافہ کر دیا جائے گا ۔

(ج) اہلکاروں کی تقرری حسب ضابطہ محکمانہ سلیکشن کمیٹی کے ذریعے قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر تحریری اور زبانی امتحان کے بعد ہو۔	محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے مروجہ قواعد اور ہدایات پر پہلے ہی عمل ہو رہا ہے۔
اور	
اہلکاروں کے لیے تربیتی کورس کا انتظام کیا جائے۔	زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے تعاون سے تربیتی کورس کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اب تک (88) اٹھاسی اہلکار تربیت حاصل کر چکے ہیں۔
(د) (1) اسٹوریج افسروں کو تعمیل کی سطح پر سب ڈویژنل آفیسر خوراک کی حیثیت سے تعینات کیا جائے۔	اس تجویز پر عمل کرنے کے لیے تقریباً ایک کروڑ چودہ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے فی الحال اس پر عمل درآمد ممکن نہیں۔
(2) محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرح ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کا عہدہ باقی محکموں	یہ معاملہ بین الصوبائی اثرات کا حامل ہے بدیں وجہ پہلے ہی نامنظور ہو چکا ہے۔

کے ضلعی سربراہان کی سطح پر لایا جائے اور اس مقصد کے لیے نیشنل پے سکیل نمبر 17 دیا جائے۔

(ر) گوداموں کی کمی کی وجہ سے تقریباً پانچ لاکھ ٹن گندم کھلے آسمان تلے ذخیرہ کی گئی ہے ۔گندم کو موسم کے نقصانات سے بچانے کے لیے گوداموں کو بڑھایا جاوے۔

(1) گوداموں کی تعمیر ہنگامی بنیادوں پر کی جائے۔

(2) لوکل کونسلز اور انجمن ہائے امداد باہمی کو تحریک کیا جاوے کہ وہ اپنے سرمائے سے گودام بنا کر محکمہ خوراک کو کرائے پر دے۔

صوبائی حکومت ہر سال ایک لاکھ ٹن کے گوداموں کی تعمیر مکمل کرتی ہے ۔ اس کے علاوہ این ۔ ایل ۔ سی ۔ 543000 ٹن کے گودام تعمیر کر رہی ہے جو اس سال مکمل ہو جائیں گے۔

سوا تین لاکھ ٹن کے پکے فرش (plinth) بھی زیر تجویز ہیں ۔ مزید براں نجی شعبہ کو گوداموں کی تعمیر کی ترغیب دلانے کے لیے ایک اسکیم بنائی گئی ہے ۔ اس کے تحت ان کے تعمیر شدہ گودام محکمہ خوراک مناسب شرح پر دس سال کے لیے کرایہ پر لے لے گا ۔ اس کے علاوہ لوکل کونسلز اور انجمن ہائے

(س) ہر مرکز خریداری پر ۔

(ا) ایک چھوٹا تھڑا (پلیٹ فارم) کا انتظام کیا جاوے ۔

(2) ایک چھوٹا سا دفتر اور عملہ کے لیے ضروری سامان کا انتظام کیا جاوے ۔

(ک) وزیر خوراک صاحب اور وزیر صنعت صاحب تھریشر بنانے والے اداروں کے ساتھ اجلاس منعقد کریں تاکہ ان اداروں کو آمادہ کیا جاوے کہ تھریشر کی بناوٹ میں مناسب تبدیلیاں لائیں ۔ جس سے مندرجہ ذیل خامیوں کا ازالہ ہو سکے ۔

امداد باہمی کو بھی تحریک کر دیا گیا ہے ۔ کہ وہ اپنے سرمایہ سے گودام تعمیر کرکے محکمہ خوراک کو کرایہ پر دیں ۔

تقریباً چار صد عارضی مرکزوں پر تھڑا ۔ چھوٹا سا دفتر بنانے اور عملہ کے لیے ضروری سامان مہیا کرنے پر تقریباً دو کروڑ روپیہ درکار ہے ۔ مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے فی الحال عمل درآمد ممکن نہیں ۔

تھریشر میں مناسب تبدیلیاں لانے کے لیے ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں ۔ وزیر خوراک صاحب نے اجلاس بھی طلب کر لیا ہے ۔ فنی لحاظ سے جو بھی تبدیلیاں قابل عمل پائی گئیں ۔ ان پر عمل درآمد کیا جائے گا ۔

(1) چھلنی ایسی ہو کہ گندم میں گھنڈی بھوسہ ممی - سینجی - باتھو وغیرہ نہ آئے -

(2) Blower لگایا جائے تا کہ گندم میں نمی مناسب حد تک کم ہو جائے -

(گ) سائینسی بنیاد پر اس امر کی تحقیق کی جائے کہ تھریشر سے نکلی ہوئی گندم دھوپ میں پڑے رہنے سے وزن میں کس قدر کمی واقع ہوتی ہے - تا کہ عملہ خوراک کے لیے گندم کو خشک کرنے کے بہانے خریداری میں دیر کرنے کا جواز باقی نہ رہے - زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کو اس ضمن زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کو تحریک کی گئی - جہاں سے اطلاع آئی ہے کہ اگلی گندم کی فصل کی خریداری کے دوران مجوزہ تحقیق کی جائے گی اور نتائج سے آگاہ کیا جائے گا -

میں تحریک کی جائے تاکہ ماہرانہ رائے حاصل ہو سکے ۔

(ل) خریداری گندم تقریباً دو ماہ میں مکمل ہو جاتی ہے ۔ لیبر کی دستیابی میں دقت ہو رہی ہے ۔ لہذا تجویز کیا جاتا ہے کہ

(1) بنوں میں گندم ڈالنے کے لیے (Conveyor Belt) کا انتظام کیا جاوے ۔

(2) دس ہزار ٹن یا اس سے زائد ذخیرہ کرنے والے مراکز پر (Weigh Bridge) کا انتظام کیا جاوے ۔

(م) موجودہ ڈلیوری چارجز کم ہیں ۔ کم از کم 1.20 روپے فی بوری 95 کلو گرام منظور کئے جاویں ۔

مالی وسائل مہیا ہونے پر مرحلہ وار عمل درآمد کیا جائے گا ۔

پہلے ہی کاشتکاروں کے لیے نرخ 0.67 سے بڑھا کر 0.95 روپے فی صد کلو گرام کر دیا گیا ہے ۔ مزید جائز اضافہ کے لیے مناسب

کارروائی کی جا رہی ہے اور اگلی فصل کی خریداری سے پہلے قطعی فیصلہ کر لیا جائے گا۔

(ن) باردانہ کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے بار دانہ تیار کرنے والی ملوں کو تحریک کی جائے کہ وہ محکمہ خوراک کے مخصوص مارکہ والی بوریاں ہر بنائیں یا نہ مٹنے والی سیاہی سے مارکہ لگائیں۔

ڈائریکٹر جنرل سپلائی ، وزارت صنعت حکومت پاکستان کو تحریک کر دیا گیا ہے اور وہ اس مسئلہ پر پاکستان جوٹ ملز ایسوسی ایشن سے رابطہ کر چکے ہیں۔ فی لحاظ سے اگر قابل عمل ہوا تو بوریوں پر مخصوص مارک لگایا جائے گا۔

بقیہ سبجیکٹ کمیٹیوں کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھ دی گئیں

سبجیکٹ کمیٹی برائے ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کی سفارشات پر عمل در آمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
شق (الف)		
جناب عبیدالرحمن نے نشاندھی کی کہ منصوبہ تعمیر مکانات بہاؤلپور میں کچھ قطعات اراضی اور	سیٹھ عبیدالرحمن کے اٹھائے گئے نکتے کا پہلے جائزہ لیا جا چکا ہے	محکمہ پہلے ہی کارروائی کر چکا ہے۔

کھلی جگہیں ابھی تک دستیاب ہیں محکمہ تعمیر مکانات و عملی منصوبہ بندی کو انہیں بیچنا یا نیلام کر دینا چاہیئے - مطالعاتی مجلس نے ناظم اعلیٰ محکمہ تعمیر مکانات و عملی منصوبہ بندی کو ہدایت کی ہے کہ وہ معاملہ کی چھان بین کریں -	اور چونکہ مسئلہ حل کر لیا گیا ہے اس لئے مزید کارروائی کی ضرورت نہیں ہے -	
شق (ب)		
میاں عبدالخالق نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ سیٹلائٹ ٹاؤن اسکیم رحیم یار خان کا مرحلہ نمبر III مکمل ہو چکا ہے لیکن قطعات اراضی کی الاٹمنٹ (تجویز) ابھی تک نہیں کی گئی ہے - مطالعاتی مجلس نے ناظم اعلیٰ ، تعمیر مکانات و عملی منصوبہ بندی کو کام جلد نمٹانے کی ہدایت کی ہے -	کارروائی کی جا چکی ہے -	محکمہ پہلے ہی کارروائی کر چکا ہے -

شق (ج)

میاں عبدالخالق نے تجویز پیش کی ہے کہ تعمیر مکانات کی اسکیم نمبر 111 رحیم یار خان میونسپل کارپوریشن کو سپرد کرنے سے پہلے ، میونسپل کارپوریشن کے نمائندے اور محکمہ تعمیرات مکانات و عملی منصوبہ بندی مشترکہ طور پر اس کا معائنہ کرے ۔ ناظم اعلیٰ محکمہ تعمیر مکانات و عملی منصوبہ بندی کو ہدایت کی گئی ہے ، کہ وہ اس سپرداری اور انتظام سنبھالنے کی تاریخ مقرر کریں ۔

گورنر کی منظوری کے لئے کسی خصوصی سفارش کی ضرورت نہیں ہے ۔

محکمہ پہلے ہی ضروری کارروائی کر چکا ہے ۔

شق (د)

جناب بلال احمد طور نے سفارش کی ہے کہ ترقیاتی منصوبوں کے علاقوں میں مالکان اراضی کو ترقی دادہ قطعات اراضی کی صورت میں 30 فیصد چھوٹ بڑھا کر 40 فیصد

گورنر صاحب کو پہلے ہی روداد بھیجی جا چکی ہے ۔

محکمہ پہلے ہی کارروائی کر چکا ہے ۔

کر دی جائے ، کیونکہ اس سے منصوبہ جات کی تکمیل جلدی ہوگی اور مقدمہ بازی کے امکانات کم ہو جائیں گے ۔ مطالعاتی مجلس نے محکمہ تعمیر مکانات و عملی منصوبہ بندی کو معاملے کا جائزہ لینے کی ہدایت کی ہے ۔

شق (ذ)

جناب بلال احمد طور نے سفارش کی ہے کہ آئندہ متعلقہ ہیئت مجاز ترقی یا محکمہ ہر تعمیر مکانات کے منصوبہ میں مخصوص جگہ پر اسکول اور شفاخانہ کے لئے عمارات کی لاگت تخمینہ جات میں شامل ہونی چاہیئے (پی ۔ سی ۔ 1) اور ان عمارات کی لاگت ان قطعات اراضی کے الاٹیوں سے وصول کرنی چاہیئے ۔ یہ طریق کار مہیا کریگا ۔ اور یہ کالونی میں آبادکاری کے عمل کو تیز کریگا ۔

سیٹھ محمد عبدالرحمن صاحب نے تجویز پیش کی ہے کہ ایک کی بجائے پرائمری اسکول کی دو عمارات

جناب گورنر کو روداد بھیجی جا چکی ہے ۔

محکمہ پہلے ہی کارروائی کر چکا ہے ۔

مہیا کی جائیں ۔ ایک طلباء اور دوسری طالبات کے لئے ۔ مطالعاتی مجلس نے سفارش منظور کر لی ہے اور ناظم اعلیٰ محکمہ تعمیر مکانات و عملی منصوبہ بندی کو ضروری کارروائی کرنے کی ہدایت کی ہے ۔

شق (و)

جناب بلال احمد طور نے سفارش کی ہے کہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقی (پی اینڈ ڈی) کو ہدایت کی جائے کہ وہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں میونسپل کمیٹیوں کے ایسے تمام منصوبے شامل کرے جوان کیلئے اپنا حصہ پیشگی ادا کر دیں ۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات ایسی تمام اسکیموں کو اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرے اور محکمہ - - - انہیں پایہ تکمیل تک پہنچانے کا موقع دے ۔

پہلے ہی کارروائی کی جا چکی ہے ۔

محکمہ پہلے ہی کارروائی کر چکا ہے ۔

شق (ز)

جناب بلال احمد طور نے نشاندھی کی ہے کہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کی اسکیموں کے ضمن میں میونسپل کمیٹیوں کی واجب الادا رقم حصہ محکمہ مالیات شروع ہی میں کاٹ لیتا ہے اور وہ حصہ محکمہ انجینئری صحت عامہ کو جلدی نہیں دیا جاتا ہے۔ نتیجہ کے طور پر ان اسکیموں کی تکمیل میں دیر ہو جاتی ہے۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو ایسی رقوم کے فوری اجرا کے لیے، مطالعاتی مجلس نے محکمہ مالیات سے رجوع کرنے کی سفارش کی ہے۔

مطالعاتی مجلس کو مطلع کیا گیا کہ محکمہ مالیات پہلے ہی اس معاملے میں چھان بین کر چکا ہے۔ مجلس نے محکمہ کے نقطہ نظر کی حمایت کی ہے کہ خصوصی مجلس نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے۔

محکمہ پہلے ہی اقدام کر چکا ہے۔

شق (ح)

جناب بلال احمد طور نے نشاندھی کی ہے کہ شہری آب رسانی کی اسکیمیں تکمیل کے بعد میونسپل کمیٹیوں کے سپرد کر دی گئی ہیں۔

مطالعاتی مجلس کی تجویز قابل عمل نہیں ہے۔ اس لیے خصوصی مجلس محکمہ کے نقطہ نظر سے متفق ہے۔

مطالعاتی مجلس کی پیش کردہ تجویز قابل عمل نہیں ہے۔ اس لیے اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔

لیکن تربیت یافتہ عملے کی کمی کی وجہ سے میونسپل کمیٹیاں ان اسکیموں کی دیکھ بھال میں دقت محسوس کرتی ہیں ۔ اس لیے انہوں نے تجویز پیش کی ہے کہ اسکیموں کی منظوری کے ساتھ ساتھ عملہ بھی مہیا کیا جائے ۔ مطالعاتی مجلس نے معاملہ کی چھان بین کی ہدایت دی ہے ۔

شق (ط)

جناب بلال احمد طور نے تجویز پیش کی ہے کہ دیہی آب رسانی کی وہ اسکیمیں جو تکمیل کے دو سال بعد حال ہی میں مقامی کونسلوں کے حوالے کی گئی ہیں ، مستقل طور پر محکمہ (پی ۔ ایچ ۔ ای ۔ ڈی) کی نگرانی میں رہنی چاہئیں اور ان کی دیکھ بھال پر اٹھنے والے مصارف ایسی اسکیموں کی آمدنی سے لینے چاہئیں ، جو مقامی کونسل محکمہ انجینئرنگ صحت عامہ کو ادا کرے ۔

اتفاق کیا گیا کہ اگر محکمہ (پی ۔ ایچ ۔ ای ۔ ڈی) آب رسانی کی اسکیم کی نگرانی کرے تو دو سال کا مقررہ عرصہ گزرنے کے بعد اخراجات نگہداشت متعلقہ مقامی کونسل محکمہ کو ادا کرے ۔

محکمہ مالیات نے تجویز سے اتفاق کیا ہے ۔

شق (ی)

میاں عبد الخالق نے نکتہ اٹھایا ہے کہ چھوٹے مالکان اراضی کو ، جن کی زمینیں اسکیموں میں شامل کی جاتی ہیں ، معاوضہ کم شرح سے اور کافی مدت گزرنے کے بعد ادا کیا جاتا ہے ۔ انھوں نے تجویز پیش کی ہے کہ اولین طور پر بڑے مالکان اراضی کی زمین کو اسکیم کے لیے منتخب کیا جائے اور چھوٹے مالکان اراضی کی صورت میں اسکیم کے شروع میں ترقیاتی اخراجات وصول کرنے کی بجائے ان اخراجات کے معاوضے میں محکمہ ایسے مالکان کے قطعات اراضی کا کچھ فی صد حصہ رہن رکھ لے اور جونہی مالکان اراضی ترقیاتی اخراجات دینے کے قابل ہو جائیں تو انہیں قطعات اراضی واگزار کر دیئے جائیں ۔

گورنر صاحب کو پہلے ہی روداد بھیجی جا چکی ہے ۔

محکمہ پہلے ہی کارروائی کر چکا ہے ۔

شق (ک)

میاں عبد الخالق نے تجویز پیش کی ہے کہ صنعتی قطعات اراضی کی صورت میں اگر یونٹ بڑا ہو اور چل رہا ہو اور الاٹی نے قطعہ اراضی کی پوری قیمت ادا کر دی ہو تو اسے مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں اور اگر وہ پسند کرے تو اسے اپنی جائیداد بیچنے کی اجازت ملنی چاہئے اور ایسی صورتوں میں پانچ سالوں میں مالکانہ حقوق دینے کی شرط کو ختم کر دینا چاہئے ۔

اس ضمن میں پہلے ہی کارروائی کی جا چکی ہے ۔

محکمہ پہلے ہی کارروائی کر چکا ہے ۔

شق (ل)

سیٹھ عبید الرحمن صاحب نے تجویز پیش کی کہ تعمیراتی اسکیم نمبر 3 بہاول پور کو جلد مکمل کیا جائے ۔ مطالعاتی کمیٹی نے ناظم اعلیٰ (ایچ ۔ ہی ۔ پی) کو ایسا کرنے کی ہدایت کی ہے ۔

اس ضمن میں کارروائی کی جا چکی ہے ۔

محکمہ پہلے ہی اقدام کر چکا ہے ۔

سب جیکٹ کمیٹی برائے مواصلات و تعمیرات کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

(اجلاس منعقدہ 25 اگست 1981ء)

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلہ میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
1 ۔ دیہی سڑکوں کی تعمیر کو جو ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون کے پروگرام کے تحت ضلع ساہیوال میں جاری ہے ۔ تیز کیا جائے ۔ محکمہ منصوبہ بندی و خزانہ سے 50 لاکھ روپے کی اضافی رقم کا مطالبہ کیا جائے تاکہ جلد از جلد مطلوبہ فوائد حاصل ہوں ۔ اس ضمن میں محکمہ شاہرات کے خرچ کرنے کی اہلیت کو بھی مد نظر رکھا جائے ۔	ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے کی رقم اس منصوبہ کے لیے پہلے دی جا چکی ہے ۔ اس مالی سال میں مزید رقم مہیا نہیں کی جا سکتی ۔ تاہم مزید رقم کے لیے اگلے مالی سال میں غور کیا جائے گا ۔	فی الحال مزید کارروائی کی ضرورت نہیں ۔
2 ۔ جیسا کہ وقتاً فوقتاً عرض کیا گیا ہے ۔ آمد و رفت کے بڑھ جانے کی وجہ سے اور خاص کر نیشنل لاجسٹک سیل (N.L.C.) کی بھاری گاڑیوں کی وجہ سے ضلع اٹک کی	(الف) اس منصوبے کو اگلے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جائے ۔	سردست کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ۔ اس منصوبہ کو اگلے مالی سال کے لیے تجویز کیا جائے گا ۔

تین اہم سڑکوں (الف) حاجی شاہ تا اٹک ۔ (ب) حضرو تا ھٹیاں ۔ (ج) اٹک تا فتح جنگ کی توسیع اشد ضروری ہوگئی ہے ۔ لوگوں کی تکالیف کو دور کرنے اور مزید ٹوٹ پھوٹ کو روکنے کی خاطر ان سڑکوں کی توسیع جتنی جلدی ممکن ہو کی جائے ۔	(ب) اس کو بھی اگلے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لیا جائے ۔	اس منصوبہ کو اگلے مالی سال میں تجویز کیا جائے گا ۔
	(ج) اس منصوبہ پر خاص رقم درکار ہوگی اور موجودہ وسائل اس کی اجازت نہیں دیتے کہ اسے فوراً سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں شامل کیا جائے تاہم محکمہ اس کی مرمت وغیرہ کا خیال رکھے ۔	سڑک کی مرمت اور دیکھ بھال برابر کی جا رہی ہے ۔
3 ۔ سیالکوٹ جنگ موڑ کی سڑک کو دیہی علاقہ کی سڑکات کے تعمیری پروگرام میں شامل کیا جائے ۔ ضلع کونسل نے پہلے بھی اس	کمیٹی کی سفارشات کی حمایت کی جاتی ہے ۔ اس سڑک کو منظور شدہ فہرست میں شامل کروایا جائے ۔	محکمہ منصوبہ بندی سے عمل درآمد کے لیے کہہ دیا گیا ہے ۔

اس کی درخواست کی ہے ۔ چیئرمین ضلع کونسل نے اطلاع دے دی ہے کہ فوجی حکام نے اس سڑک کی تعمیر کی منظوری بھی دے دی ہے ۔ جس کی مزید تصدیق کی جا سکتی ہے ۔ اس سڑک پر جلد کام شروع کیا جائے ۔		
4 ۔ (الف) سرائے عالمگیر سے رسول تک کی سڑک کو مرحلہ نمبر 4 سے نکال کر مرحلہ نمبر 2 کی فہرست کے شروع میں رکھا جائے اور اس کی تعمیر کے اقدامات فوراً کیے جائیں ۔	(الف) رقم مہیا کی جا چکی ہے ۔ منصوبے پر عمل درآمد جلد شروع کردیا جائے ۔	منصوبہ سے ٹنڈر طلب کر لیے گئے ہیں ۔
جیسا کہ صدر مملکت نے اپنے دورہ (پاران) کے دوران وعدہ کیا تھا اور اسی طرح اب سرائے عالمگیر سے ہیڈ جگو کی سڑک کو جو دیہی سڑکوں کے پروگرام 84-1983ء میں شامل ہے موجودہ مالی سال کی ترجیحات	(ب) اس سڑک کی ترجیحات کو تبدیل کردیا جائے بشرطیکہ ضلع کونسل اس کے حق میں قرارداد منظور کرے ۔	ضلع کونسل سے جلد قرارداد منظور کرنے کی درخواست کردی گئی ہے ۔

	میں شامل کیا جائے کیونکہ اس سڑک کا ایک بڑا حصہ حال ہی میں ضلع کونسل گجرات تعمیر کر چکی ہے۔	
5۔ ضلع راولپنڈی کی مرحلہ دوئم کی سڑک بنام سود ٹھیکریاں تا داتا بھٹ جو دیہی سڑکات کے منصوبے میں شامل ہے کی موجودہ ترجیح کو تبدیل نہ کیا جائے بلکہ اس سڑک پر موجودہ مالی سال میں کام شروع کرنے کے لیے رقم کی فراہمی کے اقدامات بھی لیے جاویں۔	اس سڑک کی ترجیحات کا تصفیہ صوبائی کونسل کے آئندہ اجلاس سے پہلے کیا جائے۔	محکمہ منصوبہ بندی سے فوراً فیصلہ کرنے کو کہا گیا ہے۔
6۔ کافی سڑکیں دیہی ترقیاتی پروگرام کے تحت پرانے راستوں پر بنائی جا رہی ہیں۔ جہاں اینٹوں کے پہلے سے سولنگ موجود ہیں۔ یہ باور کیا جاتا ہے کہ ایسی سڑکوں سے نکالی ہوئی پرانی اینٹیں حکومت کے طریقہ کار کے	تجویز پر فوراً عمل درآمد کیا جائے۔	عمل درآمد ہو چکا ہے۔

مطابق فروخت کردی جاتی ہوں گی۔ بحث کے بعد یہ طے پایا کہ جو سامان (پرانی اینٹیں) سڑک توڑنے کے بعد حاصل ہوں ان کا ٹھیک ٹھیک حساب رکھا جائے اور اس کی رقم ٹھیکیداروں سے وضع کی جائے۔ ورنہ ان کی نیلامی علاقائی کونسلروں کے سامنے کی جائے۔		
7۔ تعمیر کی تخصیصات (سپیسیفیکیشن) کو جو دیہی سڑکوں کی تعمیر میں استعمال ہو رہی ہیں تمام ضلعی کونسلوں کو بھیجا جائے تاکہ وہ دیکھ سکیں کہ کام ٹھیک ان کے مطابق ہو رہا ہے یا نہیں۔ اور اس طرح تعمیری معیار جس کے مطابق سڑکیں بن رہی ہیں کی اطلاع بھی ضلع کونسل کو ان کی راہنمائی کے لیے روانہ کی جائے۔	تجویز پر فوراً عمل درآمد کیا جائے۔	عمل درآمد ہو چکا ہے۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے مواصلات و تعمیرات کی سفارشات پر علدرآمد کی رپورٹ

(اجلاس منعقدہ 14 اکتوبر 1981ء)

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلہ میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
ا - ضلع راولپنڈی کی مرحلہ نمبر 2 کی سڑکوں کی تعمیر جو کہ دیہات کو منڈیوں سے ملانے والی شاہراؤں کے پروگرام کے تحت شروع ہونی تھی مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے شروع نہیں ہو سکی - یہ سفارش کی جاتی ہے کہ ضلع راولپنڈی کے حصہ کی رقم بڑھا دی جائے تاکہ ان سڑکوں پر موجودہ مالی سال میں ہی کام شروع ہو سکے - اس سلسلے میں پہاڑی علاقوں کو زیادہ اہمیت دی جائے -	مزید رقم اس مالی سال میں مہیا نہیں کی جا سکتی -	مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں -

2 - ضلع کونسل دیہات کو منڈیوں سے ملانے والی شاہراؤں کے پروگرام کے تحت طے شدہ ترجیحات میں مزید تبدیلی کرنے سے گریز کریں - ورنہ اس سے ضلع کونسل کے ممبروں کے درمیان رسہ کشی شروع ہو جائے گی - پرانی ترجیحات جو کہ محکمہ منصوبہ بندی نے گورنر صاحب کی منظوری کے بعد مقرر کی ہیں - ان میں کسی صورت میں رد و بدل نہ کیا جائے۔	یہ مناسب ہو گا کہ طے شدہ ترجیحات میں غیر ضروری تبدیلی نہ کی جائے۔	متعلقہ محکموں کو عمل درآمد کے لیے کہہ دیا گیا ہے۔
3 - کچھ سڑکیں جو دیہات کو منڈیوں سے ملانے والی شاہراؤں کے پروگرام میں شامل ہیں اور خاص طور پر وہ سڑکیں جو گورنر صاحب نے اپنے حالیہ دورہ راولپنڈی مورخہ 27 تا 29 ستمبر منظور فرمائی ہیں کی تعمیر محکمہ دیہی ترقی کے سپرد کر دی جائیں۔	پچھلے تجربات کی بنا پر اس اسکیم کو غور و خوض کے بعد رد کر دیا گیا ہے - لہذا اسے پھر چھیڑنا غیر موزوں ہوگا۔	مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں۔

4 ۔ ضلع سیالکوٹ کی مرحلہ دوئم کی سڑک کالیاں تا لونی براستہ کچھی منڈ جو کہ دیہات کو منڈیوں سے ملانے والی شاہراؤں کے پروگرام میں شامل ہے کے لیے 10 لاکھ روپے کی رقم مہیا کی جائے تاکہ موجودہ مالی سال میں کام شروع ہو سکے چونکہ یہ سڑک دریائے توی کے اس پار واقع ہے اس پر کام کی رفتار نسبتاً سست رہے گی ۔ سیلاب کے پہلے پہلے اس سڑک کی تعمیر کے لیے سامان اور مشینری پہنچانا بہت ضروری ہو گا ۔	موجودہ حالت کو تبدیل نہ کیا جائے ۔	مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ۔
5 ۔ دیہات کو منڈیوں سے ملانے والی شاہراؤں کے پروگرام میں شامل ضلع سیالکوٹ کی مرحلہ دوئم کی سڑک شکر گڑھ تا مروال کے لیے موجودہ مالی سال میں رقم مہیا کی جائے ۔ یہ علاقہ جس میں سڑک تعمیر ہونی ہے ۔	مرجودہ ترجیح میں رد و بدل نہ کیا جائے ۔	مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ۔

موجودہ حالات میں ریلوے لائن کے ذریعہ دوسرے علاقوں سے ملا ہوا ہے۔ موسم سیلاب میں نہ صرف ریلوے نظام میں خلل پڑتا ہے بلکہ یہ علاقہ مکمل طور پر تحصیل کے صدر مقام سے کٹ جاتا ہے۔

6۔ پل جوڑیاں سے ضمیر آباد تک سڑک (5 میل لمبائی) جو کہ یونین کونسل ہیڈ کوارٹر ہے اور ایک اہم ماسکی مرکز (Focal) بھی ہے کو ضلع ساہیوال کے دیہات کو منڈیوں سے ملانے والی شاہراؤں کے پروگرام کی فہرست نمبر 2 میں پہلے ہی شامل کر لیا گیا ہے۔ سڑک کی اہمیت کے پیش نظر اس پر کام مندرجہ ذیل تجاویز میں سے ایک کے تحت جلد از جلد شروع کر دیا جائے۔

(الف) یہ سڑک ضلع ساہیوال کی رابطہ سڑکوں کی اس فہرست میں درج کی

یہ سڑک ماسکی مراکز (Focal Points) کے آئندہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کی جائے۔

اس فیصلہ کے مطابق کارروائی جاری ہے۔

جائے جس کا مقصد ماسکی مراکز (Focal) کو ملانا ہے ۔ یہ کام اس مالی سال میں شروع کر دیا جائے ۔

(ب) یہ سڑک دیہات کو منڈیوں سے ملانے والی شاہراؤں کے اضافی پروگرام کے تحت ان دوسری سڑکوں کے ساتھ ہی شروع کر دی جائے جو کہ پہلے ہی ایشیائی ترقیاتی بنک کے تعاون کے تحت ضلع ساہیوال میں بنائی جا رہی ہیں ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے سماجی بہبود و زکواۃ کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلہ	اس سلسلہ میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورتحال
(الف) کمیٹی نے محکمہ کی جانب سے مختلف مقامات پر اراضی کے حصول کے	محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ترقیاتی اداروں	اس سلسلہ میں متعلقہ محکموں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں ۔

سلسلے میں کیے جانے والے اقدامات کا جائزہ لیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ محکمہ کو زمین حاصل کرکے مناسب عمارتوں کی تعمیر کے سلسلے میں کوششیں تیز کر دینی چاہئیں تاکہ کرائے پر خرچ ہونے والے اخراجات کی بچت ہو سکے ۔	اور میونسپل کمیٹی کو چاہیے کہ وہ سکولوں اور ڈسپنسریوں کی طرح معاشرتی بہبود کی عمارات کے لیے بھی پلاٹ وقف کرے ۔ ان قصبوں اور دیہاتی علاقوں میں جہاں کوئی رہائشی اسکیم نہ ہو محکمہ کو چاہیے کہ وہ محکمہ مال کے توسط سے اراضی حاصل کرنے کے احکامات کا جائزہ لے ۔	تمام کمشنر صاحبان سے استدعا کی جا چکی ہے کہ وہ ایسی اراضی کے حصول کے لیے محکمہ مال کو مناسب ہدایات جاری کر دیں ۔
(ب) محکمہ منصوبہ بندی کو چاہیے کہ وہ محکمہ ہذا کو تعمیر کا کام مکمل	محکمہ منصوبہ بندی کو ابھی تک تجاویز کیوں	(الف) محکمہ نے مندرجہ ذیل زیر تعمیر عمارتوں کے کام کی تکمیل کے لیے

رقوم کی فراہمی کے لیے تجاویز ارسال کردی ہیں -

(1) گھوارہ کی مرمت 2،03 لاکھ

(2) پانی کی ٹینکی سونی 2،77 لاکھ گیمر کی فراہمی -

(ا) عمارات کے گرد چار دیواری کی تکمیل 0.78 لاکھ

(ب) علاوہ ازیں سوشل ویلفیئر کمپلیکس فیصل آباد کی اسکیم محکمہ منصوبہ بندی نے منظور کردی ہے جس کی لاگت کا تخمینہ 76،48 لاکھ ہے جس میں سے 46،51 لاکھ سال رواں کے دوران خرچ کیا جائے گا اور 29،97 لاکھ اگلے مالی سال کے لیے رکھا گیا ہے -

ارسال نہیں کی گئیں -

کرنے کے لیے جو اضافی رقم درکار ہے مہیا کرے -

(ج) محکمہ نے ایل ۔ ڈی ۔ اے کے چار پلاٹوں کا کیس بھی محکمہ منصوبہ بندی کو بھیج دیا ہے جس کے لیے 4،42 لاکھ برائے ادائیگی قیمت اراضی درکار ہیں ۔

اس سلسلہ میں عمارات کے اعداد و شمار جمع کیے جا رہے ہیں ۔

(ج) محکمہ کو اوقاف اور متروکہ جائیداد بورڈ کی ان عمارتوں کی بھی نشاندہی کرنی چاہیے ۔

2 ۔ سوشل ویلفیئر کی ضلعی رابطہ کمیٹیوں کے باقاعدہ اجلاس کا انعقاد

ضلعی سطح پر قائم ہونے والی رابطہ کمیٹیوں کو زیادہ فعال بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ان کے اجلاس باقاعدگی سے منعقد ہوں تاکہ گورنمنٹ

تجویز سے اتفاق ہے

ضلعی رابطہ کمیٹیوں کے باقاعدہ اجلاسوں کے انعقاد کے لیے تاکید کردی گئی ہے ۔ عمل درآمد شروع ہوگیا ہے ۔

کے محکموں اور فلاحی تنظیموں کے مابین مناسب طور پر رابطہ قائم ہو سکے ۔		
3 - معاشرتی بہبود کے انتظامی ڈھانچے پر نظر ثانی ۔		
گورنر صاحب کی تشکیل کردہ خصوصی کمیٹی جو کہ محکمہ کے کاموں بشمول انتظامی ڈھانچے کا جائزہ لے رہی ہے اسے استدعا کی جائے کہ وہ اپنی رپورٹ مرتب کرے ۔	تجویز سے اتفاق ہے	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش کے پیش نظر جائزہ کمیٹی کے جلد از جلد اجلاس منعقد کر کے رپوٹ مکمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔
4 - ٹرانسپورٹ کی سہولتوں کی فراہمی :		
سبجیکٹ کمیٹی نے اپنی گزشتہ سفارشات کا اعلان کرتے ہوئے حکومت پر زور دیا کہ وہ محکمے	اس تجویز سے اتفاق ہے موجودہ گاڑیوں کی تبدیلی کے لیے ایک مرحلہ وار	Hire Purchase کی اسکیم پر کل لاگت کا کا تخمینہ 35.37 لاکھ ہے تاحال محکمہ مالیات میں زیر غور ہے گاڑیوں کی تبدیلی

کے عملے کو ان کی استعداد کار بڑھانے کے لیے سفری سہولتیں مہیا کرے اور محکمے کی جانب سے پیش کردہ Hire Purchase کی اسکیم کی منظوری دے۔	پروگرام مرتب کیا جائے۔ محکمہ مالیات میں بھیجی گئی اسکیم پر مناسب غور کیا جائے اور جلدی فیصلہ کیا جائے۔	کے سلسلے میں یونیسیف کی طرف بھی رجوع کیا گیا ہے۔
5 ۔ خواتین کے پروگراموں کی تنظیم نو :		
کمیٹی نے خواتین بالخصوص دیہاتی خواتین کی تربیت اور بھلائی کے سلسلے میں قائم کیے جانے والے پانچ سو (500) سینٹروں جن میں (371) ہائلٹ سینٹر بھی شامل ہیں کی کوششوں کو سراہتے ہوئے تجویز کیا کہ موجودہ سال رواں کے لیے تجویز کردہ (40) سینٹروں	اس تجویز کو تیز کیا جائے۔	اس سلسلے میں ضلعی کونسل کی مشاورت سے جگہوں کا انتخاب عمل میں آ چکا ہے سلائی کڑھائی کی مشینوں اور دیگر آلات کی خرید کے لیے محکمہ صنعت کو Indent بھیج دیا گیا ہے اگلے ماہ کے شروع میں استانیاں بھرتی کر کے تربیت شروع کردی جائے گی۔

کو جلد از جلد قائم کیا جائے تاکہ بھلائی کے کاموں کو دیہی علاقوں تک پھیلایا جا سکے ۔

۵ ۔ دستکاری کی مصنوعات کی فروخت :

محکمہ پولیس اور صحت کو اپنی وردیوں و دیگر پارچات صنعت زاوروں سے تیار کروانے کے آرڈر حاصل کرنے کے لیے رابطہ قائم کیا جائے تاکہ رجسٹر ہنر مند عورتوں کو روزگار کے مواقع فراہم کیے جا سکیں ۔

اتفاق ہے ۔

دونوں محکموں سے رابطہ قائم کیا جا چکا ہے کہ وہ اپنے محکموں کے لیے وردی اور دیگر پار جات کی تیاری کے لیے آرڈر صنعت زاروں کو دیں ۔

اس کے علاوہ گورنر پنجاب کی حالیہ ہدایت کے مطابق محکمہ معاشرتی بہبود ، محکمہ صنعت کے تعاون سے اس امر کا جائزہ لے سکیں کہ وہ کیا اقدامات کیے جائیں کہ محکمے کی نگرانی میں کام کرنے والے افسروں کی مصنوعات کے معیار کو بہتر بنایا جا سکے اور مصنوعات کی

فروخت کی بہتر منصوبہ بندی کی جا سکے۔ سرکاری اور نجی اداروں کی مدد لے کر ان مصنوعات کی خاطر خواہ کھپت کا انتظام کیا جا سکے۔

اس سلسلے میں دونوں محکموں کے نمائیندوں پر مشتمل ایک سب کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے جو کہ مندرجہ بالا نکات کا تفصیلی جائزہ لے رہی ہے۔

7۔ مریضوں کی فلاحی تنظیموں کی تشکیل :

مریضوں کی بھلائی کے سلسلے میں پروگراموں کی تکمیل کے لیے ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں انجمن فلاح مریضان قائم کی جائے جس کو زکواۃ فنڈ سے رقوم فراہم کی جائیں

کتنی سوسائیٹیاں قائم کی جا چکی ہیں اور کتنی رقم کا انتظام ہو چکا ہے۔

سرکاری ہسپتالوں کے لیے ایک رضا کار سوسائٹی ہر تحصیل ہیڈکوارٹر پر قائم ہو چکی ہے اور ان انجمنوں کے لیے زکواۃ فنڈ سے 15 لاکھ کی رقم مختص کردی گئی ہے جس کی ترسیل متعلقہ سوسائٹیوں کو

تاکہ غریب مریضوں کو مفت ادویات ، مصنوعی اعضا اور دیگر سہولتیں فراہم ہو سکیں

8 . اسکیم برائے انسداد گداگری -

انسداد گداگری کی اسکیم کو جس پر محکمہ زکواۃ کے اشتراک سے عملدرآمد ہوگا جلد از جلد مکمل کیا جائے اور ضلعی سطح پر ویلفیئر ہوم قائم کیے جائیں -

ماہ رواں کے آخیر تک مکمل کردی جائیں گی -

اتفاق ہے

انسداد گدا گری کی ایک جامع اسکیم مکمل کر کے ایڈ منیسٹریٹر جنرل زکواۃ کو ارسال کر دی گئی ہے جس کے تحت ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر پر ایک ویلفیئر ہوم قائم کرنے کی تجویز دی گئی ہے اس اسکیم پر کل لاگت ایک کروڑ پینتالیس لاکھ چھیاسٹھ ہزار ہے -

جس میں سے تقریباً 82 لاکھ عمارتوں کے کرائے سٹاف کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کے لیے زکواۃ فاونڈیشن سے حاصل کیے جائیں گے جب کہ بقیہ فنڈ زکواۃ فنڈ سے ادا کیا جائے گا -

9 - سبجیکٹ کمیٹی برائے سوشل ویلفیئر پر نئے ممبران کی نامزدگی -		
چونکہ سوشل ویلفیئر زکواۃ کی سبجیکٹ کمیٹی کے کئی اراکین دوسری کمیٹیوں میں تبدیل ہوگئے ہیں اس لیے اس کمیٹی کے لیے نئے ممبران نامزد کیے جائیں -	اتفاق ہے -	اس سلسلے میں محکمہ بلدیات سے رجوع کیا جا چکا ہے -
10 - الدامات برائے نشر و اشاعت :		
سبجیکٹ کمیٹی نے حکومت سے اپنے گذشتہ فیصلے جس کے تحت مقامی ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے محکمہ نے جریدہ کی اشاعت کو کہا گیا تھا جس پر نظرثانی کے لیے التجا کی گئی ہے -	محکمہ ھذا کو غرباحاجت مندوں اور مریضوں کو ادارتی نظام کے تحت امداد باہم پہنچانے پر زیادہ توجہ دینی چاہیے محکمہ اس کار خیر سے ہی بہتر نشرواشاعت کرسکتا ہے -	یہ فیصلہ حال ہی میں موصول ہوا جس پر عملدرآمد کیا جائے گا -

محکمہ اس مقصد کے لیے
محکمہ اطلاعات کے ذرائع
کو استعمال کرے یا
جہاں ضرورت ہو وقتاً
فوقتاً کالجوں کی اشاعت کا
اہتمام کرے۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے صحت کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سفارشات سبجیکٹ کمیٹی	محکمہ کا سفارشات پر حتمی فیصلہ
(1)	دیہی علاقوں میں میڈیکل اسٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لیے کمیٹی سفارشات کرتی ہے کہ ان کی جائز سہولیات کے متعلق جن میں ان علاقوں کے ڈاکٹروں کو دیہی الاؤنس دینا شامل ہے وفاق حکومت سے جلد از جلد فیصلہ کروایا جائے۔	کیونکہ معاملہ وفاق حکومت کے زیر غور ہے لہذا فیصلہ کا انتظار کیا جائے۔
(2)	کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ضلعی اور تحصیل ہیڈ	میڈیکل اسٹور ڈپو کا بجٹ 3.30 کروڑ روپے سے بڑھا

کوارٹر ہسپتالوں میں ضروری ادویات کی ہمہ وقت موجودگی اور ان کی مسلسل ترسیل کا مؤثر بندوبست کیا جائے نیز موجودہ لوکل پرچیز کی حد کو پندرہ سے بڑھا کر پچیس فیصد کر دیا جائے۔

کر پانچ کروڑ روپے کر دیا ہے اور اب ادویات یقیناً میسر ہوں گی۔
قبل ازیں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ صاحبان کو اپنے دوائیوں کے بجٹ کا 15 فیصد تک لوکل پرچیز کے اختیارات تھے جنہیں اب بڑھا کر پچیس فیصد کر دیا ہے۔ دوائیوں کی مزید فراہمی کے لیے اضافی رقم کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔

(3) کمیٹی کے فاضل ممبران کے آجکل کی گلوکوز بیگز کی تکلیف دہ کمی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے سفارش کی ہے کہ صوبہ میں ادویات کی مصنوعی قلت کو روکنے کے لیے محکمہ ایسا لائحہ عمل اختیار کرے کہ آئندہ ایسی صورت حال پیدا نہ ہو۔

محکمہ صحت ادویات کی فراہمی کی صورت حال پر ضلعی ڈرگ انسپکٹروں کے ذریعے نظر رکھتا ہے جب کسی جگہ سے کسی کی اطلاع آتی ہے تو اس کے ازالہ کے لیے ضروری اقدامات کرتا ہے۔ محکمہ صحت نے گلوکوز کی مصنوعی قلت کا سد باب کرنے کے لیے ایک منصوبہ تیار کیا ہے جس کے تحت ایک چھوٹا پلانٹ میوہسپتال لاہور میں نصب کیا جائے گا۔ جو گلوکوز بنائے گا حکومت نے اس منصوبہ کے لیے پانچ لاکھ چھیاسی ہزار روپے منظور کئے ہیں۔ اگر یہ منصوبہ کامیاب رہا تو

دوسرے بڑے ہسپتالوں میں بھی ایسے پلانٹ لگائے جائیں گے تاکہ گلوکوز کی کمی کو ہمیشہ کے لیے دور کر دیا جائے اور ہم اس معاملہ میں خود کفیل ہو جائیں۔

(4) ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں جو ایڈوائزری کمیٹیاں ہیں ان کی تشکیل مندرجہ ذیل ہو۔

اس ضمن میں ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب اور تمام میڈیکل کالجوں کے پرنسپلز کو مورخہ 4 اکتوبر 1981 کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

(ا) تین لوکل کونسلر جن کا چناؤ میئر کارپوریشن چیئرمین میونسپل کمیٹی اور ٹاؤن کمیٹی کرے۔

(2) علاقہ کے اچھی شہرت کے دو سوشل ورکرز اس کمیٹی کو یہ حق دیا جائے کہ وہ اپنی رپورٹس براہ راست سیکرٹری محکمہ صحت کو کارروائی کے لیے بھیجیں۔

(5) وفاق حکومت کو یہ سفارش کی جائے کہ لائف سیونگ ڈرگز اور میڈیکل ایکوپمنٹ کو جو پرائیویٹ

یہ معاملہ وفاق حکومت سے تعلق رکھتا ہے وفاق حکومت کو سفارش کر دی گئی ہے کہ لائف سیونگ ڈرگز اور

میڈیکل پریکٹیشنر اپنے کلینک یا ہسپتال کے لیے بیرون ملک سے درآمد کرائیں ، ڈیوٹی فری قرار دیا جائے ۔	میڈیکل ایکوپمنٹ کی درآمد پر ڈیوٹی نہ لی جائے تاکہ پرائیویٹ اور میڈیکل پریکٹیشنر اپنے کلینک یا ہسپتال کے لیے یہ اشیاء باہر سے منگوا سکیں ۔
(6) غیر معیاری اور جعلی ادویات سازی اور ان کی مارکیٹ میں فروخت کو مؤثر طریقہ سے روکا جائے ۔	ڈرگ انسپکٹروں کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اور اب ہر ضلع میں ایک ایک ڈرگ انسپکٹر تعینات کیا جا چکا ہے تاکہ ان شکایات کا ازالہ کیا جا سکے البتہ ڈرگ انسپکٹروں کی کارگزاری کا بھی جائزہ لیا جائے گا ۔
(7) عوام میں حفظان صحت اور بیماریوں کی روک تھام کے متعلق شعور پیدا کرنے کے لیے عطائیت Quackery کو روکنے کے لیے محکمہ صحت ریڈیو اور ٹیلیویژن پر قابل اور تجربہ کار ڈاکٹروں کے درمیان با معنی مباحثوں اور سیمینارز کا انتظام کروائے ۔	تجویز معقول ہے تاہم محکمہ صحت اس معاملہ میں وفاقی حکومت کی وزارت اطلاعات و نشریات سے بذریعہ صوبائی محکمہ اطلاعات رابطہ قائم کرے گا۔
(8) متعلقہ محکمے کو پر زور سفارش کی جائے کہ دیہات	محکمہ صحت نے اس سفارش پر عمل درآمد کے لیے محکمہ

میں پینے کے پانی کو حفظان صحت کے معیار پر لانے کے لیے مؤثر اقدامات کرے اور لوکل کونسلوں کی کلورینیشن کا انتظام کرنے کے لیے مناسب ہدایات جاری کی جائیں ۔

ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ اور لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو لکھنے کے علاوہ اپنے تمام ڈی ایچ او صاحبان کو بھی ہدایات جاری کر دی ہیں ۔

(9) اس وقت جو دیہی مراکز بیسک ہیلتھ یونٹس اور دیگر ڈسپنسریاں بنائی گئی ہیں ان میں چار دیواری کی اشد ضرورت ہے محکمہ صحت اس چار دیواری کے جلد از جلد تعمیر کروانے کا بندوبست کرے ۔

منصوبہ بندی اور ترقیاتی محکمہ کے پالیسی فیصلے کے مطابق تعمیرات میں معاشی کفایت کے پیش نظر دیہی مراکز صحت اور بنیادی مراکز صحت کے ارد گرد سردست چار دیواری تعمیر نہیں کی جا رہی ہے ۔

(10) قانون کے تحت ہر شہری کے لیے شناختی کارڈ حاصل کرنا ضروری ہے اس کارڈ میں دیگر انداج کے علاوہ کارڈ ہولڈر کا بلڈ گروپ بھی درج ہونا چاہیے اس کے لیے محکمہ صحت وفاقی حکومت کو مناسب سفارش کرے کہ آئندہ جو شناختی کارڈ جاری کیے جائیں گے ان میں یہ اندراج ضروری ہو ۔

یہ تجربہ فوج میں کامیاب نہیں ہو سکا اگر عمل درآمد کیا گیا تو اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ ٹائپ کی غلطی سے اگر بلڈ گروپ غلط لکھا گیا تو متعلقہ شخص کے لیے خطرناک اور مہلک ثابت ہو سکتا ہے ۔ مزید برآں بلڈ گروپ معلوم کرنے کے لیے کثیر رقم درکار ہو گی لہذا اس بناء پر فی الحال اس تجویز پر عمل نہ کیا جائے ۔

(11) متعدی بیماریوں اور بچوں کو مختلف بیماریوں سے بچاؤ

متعدی بیماریوں سے بچاؤ کے ٹیکے لگوانے کا منصوبہ ایک

کے لیے حفاظتی ٹیکہ لگانے کے نظام کو مؤثر بنایا جائے بچوں کے اسکولوں میں داخلہ کے لیے دیگر شرائط کے علاوہ یہ شرط بھی لگا دی جائے کہ ایسے بچے کا داخلہ نہیں ہو سکے گا جو رائج شدہ متعدی بیماریوں کے حفاظتی ٹیکہ جات لگوائے جانے کا سرٹیفکیٹ نہ پیش کر سکے۔ یہ سرٹیفکیٹ کمیٹی، کارپوریشن یا محکمہ صحت جاری کرنے کا مجاز ہوگا۔

(12) لیڈی ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کے لیے دیہی علاقہ کی طالبات کی سیٹیں مخصوص کی جائیں اور ان سے Bonds بانڈز لیے جائیں کہ وہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد لازمی طور پر اس علاقہ میں کام کریں گی جن سے وہ متعلق ہیں۔

مرحلہ وار پروگرام کے تحت جاری ہے ابھی پورے صوبہ میں ٹیکے لگانے کے مراکز نہیں کھل سکے توقع ہے کہ موجودہ پانچ سالہ منصوبہ ختم ہونے پر (1984 تک) پنجاب کے ساٹھ فیصد بچوں کو ٹیکے لگ سکیں گے۔ موجودہ حالات میں یہ شرط لگانا فی الحال مناسب نہیں ہے۔ صوبہ میں E.P.I. پروگرام کو مؤثر بنانے کے لیے محکمہ صحت کوشش کر رہا ہے اس پروگرام پر عملدرآمد کی رفتار پنجاب میں سست ہے۔ محکمہ صحت اور محکمہ لوکل گورنمنٹ کے باہمی تعاون سے اس پروگرام کو کامیاب بنایا جائے گا۔

حال ہی میں فارغ التحصیل ہونے والے میڈیکل گریجوایٹ بانڈڈ Bonded ہیں۔ اس میں طالبات بھی شامل ہیں ہر پسماندہ ضلع (جن کی تعداد دس ہے) کے لیے ایک ایک طالبہ کی نشست مخصوص ہے۔ مستقبل قریب میں انشاء اللہ لیڈی ڈاکٹروں کی کمی دور ہو جائے گی۔ اس اسکیم پر عمل درآمد جاری رہے گا۔

(13) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں مناسب تعداد میں ماہرین کا تقرر کیا جائے۔

صوبے کے مختلف ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہسپتالوں میں ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت میڈیکل کے اہم شعبوں میں اسپیشلسٹوں کی خدمات فراہم کر دی جائے گی۔ اس وقت صوبہ کے مختلف ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں (69) انہتر اسپیشلسٹوں کی خدمات حاصل ہیں۔ پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل انسٹیٹوٹ مزید اسپیشلسٹ مہیا کرنے کے لیے اسپیشلٹ کورسز کا اہتمام کر رہا ہے۔ سیشن 1981-82 میں میڈیکل کے (30) مختلف شعبوں میں دو سو بتیس پوسٹ گریجوایٹ طلبا تعلیم حاصل کر رہے ہیں تاہم زیادہ سے زیادہ طلبا کو اس جانب راغب کرنے کے پیش نظر کسی بھی سپیشل کورس میں سیٹوں کی تعداد پر پابندی نہیں ہے۔

(14) نفسیاتی اور دماغی امراض کے ہسپتالوں کو بہتر بنایا جائے اور ان کو تمام ضروری سہولتیں مہیا کی جائیں۔

دماغی امراض لاہور کے ہسپتال میں چودہ سو بستروں کا انتظام ہے مریضوں کو خوراک ماہرین کے تعین شدہ حراروں کے مطابق دی جاتی ہے۔ عام مریضوں کو

بستر ے اور پہننے کے لیے کپڑے حکومت کی جانب سے مہیا کئے جائے ہیں ۔

2 ۔ موجودہ مالی سال 1981.82 میں ترقیاتی منصوبہ پر مبلغ 45,39,000 روپے رکھے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل دو اسکیموں پر خرچ کئے جائیں گے :۔

(I) ستر بستروں کا عورتوں کا وارڈ ، تعمیر چار دیواری اور ادویات :۔

تعمیری کاموں کے لیے مبلغ 32,003 لاکھ روپے

ادویات کے لیے مبلغ 3,036 لاکھ روپے

میزان 35,039 لاکھ روپے

(II) خصوصی مرمت برائے ہسپتال مبلغ 10،00،000 روپے مختص کئے گئے ہیں ۔

مندرجہ بالا دونوں اسکیمیں منظور ہو چکی ہیں اور رواں مالی سال 1981.82 میں ان پر عمل درآمد ہو جائے گا ۔

اس کے علاوہ غیر ترقیاتی منصوبوں پر مبلغ 61،49،170 روپے رواں مالی سال 82-1981 میں خرچ کئے جائیں گے مزید برآں گورنر پنجاب نے ایک لاکھ روپے کی خصوصی گرانٹ مرحمت فرمائی ہے تاکہ اس ہسپتال کے لیے مزید کمبل Linen اور بسترے خریدے جا سکیں۔

اس کے علاوہ ہسپتال کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لیے 1،000 بستروں کا ایک نیا دماغی امراض کا ہسپتال تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے جس کے لیے رائیونڈ لاہور میں زمین خریدی جا چکی ہے آئندہ ترقی کے لیے مرحلہ وار اسکیم بن رہی ہے۔

(15) تمام میڈیکل کالجوں میں نفسیاتی امراض کے علاج کا مضمون ضروری قرار دیا جائے۔

جناب گورنر پنجاب نے محکمہ کو حکم دیا ہے کہ اس معاملہ میں دیر نہ کی جائے اور اگلے تعلیمی سال کے شروع ہونے سے پہلے فیصلہ کر لیا جائے یہ تجویز تمام پرنسپل صاحبان کو ارسال کر دی ہے ان کے مشورے کے بعد اس پر غور کیا جائے گا۔

(16) ہر ڈسٹرکٹ ہسپتال میں کم از کم ایک ماہر امراض نفسیات کا تقرر کیا جائے۔

(17) سبجیکٹ کمیٹی کا یہ اجلاس میڈیکل کے اسٹینڈرڈ کو جو گر رہا ہے تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے اور صوبائی محکمہ صحت کو سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی ہیلتھ ڈویژن اور پی ایم ڈی سی کو استدعا کرے کہ اسے بہتر بنایا جائے اور میڈیکل کالجوں کا معیار بہتر بنانے کے لیے ضروری تعلیمی سہولتیں اور تدریسی عملہ بہم پہنچائے۔

محکمہ کو گورنر پنجاب نے ہدایت کی ہے کہ ایک جامع منصوبہ تیار کرے جس کے تحت مختلف اضلاع میں ضروری سامان، بستر اور ادویات وغیرہ کے علاوہ ماہر نفسیات کا تقرر مرحلہ وار کیا جائے۔

مورخہ 28 اکتوبر 1981 صوبائی وزیر صحت کے زیر صدارت پنجاب کے تمام میڈیکل کالجوں کے پرنسپل صاحبان کا اجلاس ہوا تھا جس میں مختلف تجاویز پر غور کیا گیا پرنسپل صاحبان کو ہدایت کی گئی کہ وہ موجودہ ذرائع کے مطابق تعلیم کا معیار بہتر بنائیں۔
ضروری تعلیمی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے ترقیاتی منصوبے زیر عمل ہیں جن کے مکمل ہونے پر ہوسٹل، لیبارٹریز، کھیل کے میدان اور ساز و سامان کی بہتر سہولتیں مہیا ہو جائیں گی۔

میڈیکل کالجوں میں طلبا کے داخلے کی تعداد کو مرحلہ وار کم کرنے کی تجاویز محکمہ صحت کے زیر غور ہیں۔

اساتذہ کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے بھی ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔ یہ کمی چند سالوں میں پوری ہو جائے گی ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میڈیکل کی تعلیم کا معیار گر رہا ہے اس کو ٹھیک کرنے کے لیے فوری انتظامات کرنے چاہیے محکمہ صحت اس ضمن میں ضروری کارروائی کر رہا ہے ۔ اس موضوع پر ایک سیمنار منعقد ہونا چاہیے جس میں کوئی ٹھوس تجاویز پیش کی جائیں ۔ اساتذہ نجی پریکٹس کی وجہ سے تعلیم دینے کے لیے کافی وقت نہیں نکال سکتے خود طلبا کا رجحان بھی قابل غور ہے ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے تعلیم کی سفارشات پر علدرآمد کی رپورٹ

سفارش نمبر	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	محکمہ تعلیم کی رائے	سپیشل کمیٹی کی رائے، منظوری
	سابقہ سفارش اجلاس منعقدہ اپریل 1980ء (پند پنجاب 3,300 پرائمری		

مدارس میں جماعت چہارم تک مخلوط تعلیم شروع کی جائے۔ اس طرح طالبات کے لیے ہزاروں نئے پرائمری اسکول کھولنے کی ضرورت ختم ہو جائے گی۔ تمام پرائمری مدارس میں معلمات تعینات ہونی چاہئیں۔ پرائمری تعلیم درجہ چہارم تک ہونی چاہئے۔)

1۔ سفارش کا جائزہ لیا جائے اور تمام نئے کھولے جانے والے پرائمری اسکولوں میں معلمات کا تقرر کیا جائے۔ طلباء اور طالبات کو اکٹھے تعلیم دی جائے:

1۔ محکمہ تعلیم سبجیکٹ کمیٹی تعلیم کی سفارشات سے اتفاق کرتے ہوئے ہدایات جاری کر چکا ہے۔

2۔ اب طلباء اور طالبات کے لیے علیحدہ علیحدہ پرائمری اسکول نہیں ہوں گے۔ جماعت چہارم تک بچے بچیاں اکٹھے تعلیم پائیں گے۔

عملدرآمد ہو رہا ہے۔ تاہم اس میں کچھ مسائل پیش آ رہے ہیں۔ پرائمری تعلیم کے بارے میں ایک سیمنار منعقد ہو رہا ہے اس میں یہ مسئلہ بھی زیر بحث لایا جائے گا تاکہ کوئی بہتر تجویز سامنے آ سکے۔

2 - (الف) پرائمری سطح تک تعلیم لوکل باڈیز کے سپرد کی جانے - مالی اخراجات بدستور حکومت کے پاس ہی رہیں اگر ایک ہی وقت میں عمل کیا جانا ممکن نہ ہو تو مرحلہ وار عمل درآمد کیا جائے - اس کے بغیر موجودہ وسائل میں کاغذی اسکولوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی -	پرائمری سطح تک کی تعلیم لوکل باڈیز کے سپرد کئے جانے کا معاملہ ابھی زیر غور ہے - اس سلسلے میں سیکرٹری محکمہ بلدیات و دیہی ترقی سے رجوع کیا گیا ہے تا کہ وہ اپنی حتمی رائے سے مطلع کریں کیونکہ محکمہ بلدیات کا براہ راست اس معاملہ سے تعلق ہے -	محکمہ تعلیم اور لوکل گورنمنٹ اس مسئلہ پر دوبارہ غور کریں اور اس سلسلہ میں مناسب سفارشات عنقریب پیش کی جائیگی -
(ب) ابلاغ عامہ کے ذریعہ عوام کو آگاہ کیا جائے - اگر ٹیچرز رکاوٹ ڈالیں تو سرکاری سطح پر سختی سے نپٹا جائے -		
3 - پانچویں جماعت تک کے طلباء اور طالبات پر کتابوں کا بوجھ کم کیا جائے -	کتابوں کی تیاری و سلیبس کی توسیع ترقی اور کسی جماعت یا درجے کے لیے کتابوں کی تعداد کے تعین سے متعلق معاملات	وفاق حکومت کے فیصلہ کا انتظار کیا جائے -

	شعبہ نصاب سازی مرکزی حکومت پاکستان وزارت تعلیم کے دائرہ اختیار میں ہے ۔ موضوع سے متعلق کمیٹی کی سفارشات مرکزی وزارت تعلیم کو ارسال کر دی گئی ہیں تاکہ وہ مناسب کارروائی عمل میں لائیں ۔	
4 ۔ تعلیم بالغان کے بارے میں حکومت کے محکمہ پی اینڈ ڈی نے جو جائزہ لیا ہے اس کی رپورٹ کمیٹی کو مہیا کی جائے ۔	محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے تعلیم بالغان کے سلسلہ میں جو جائزہ لیا ہے اس کی رپورٹ منسلک ہے ۔	رپورٹ کی نقل سبجیکٹ کمیٹی کو جلد مہیا کی جائے ۔
5 ۔ ہر ضلع میں زنانہ ڈی ۔ ای ۔ او تعینات کی جائیں اور ان کا عملہ زنانہ تعین کیا جائے ۔	ہر ضلع میں مرحلہ وار ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز (خواتین) کو لگایا جا رہا ہے ۔ پہلے چھ اضلاع ضلع لاہور ، راولپنڈی ، ملتان ،سرگودھا ، فیصل آباد اور بہاولپور میں موجود تھیں ۔ اب مزید	تجویز پر عمل درآمد ہو رہا ہے ۔

	پانچ اسامیاں ضلع گجرات ، رحیم یار خاں سیالکوٹ ، گوجرانوالہ اور ساہیوال میں منظور ہوئی ہیں ۔ جوں جوں آئندہ سالوں میں اسامیاں منظور ہوتی رہیں گی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز (خواتین) کا تقرر ہوتا رہے گا ۔	
6 ۔ پرائمری / مڈل اسکولوں میں قاری ، قاریہ مقرر کی جائیں ۔	پرائمری / مڈل مدارس میں قاری ، قاریہ مقرر کئے جانے کے سلسلے میں محکمہ مالیات سے رجوع کیا گیا ہے ۔ موجودہ 39000 مدارس (پرائمری 35000 + مڈل 4000) کے لیے اتنی ہی تعداد میں قاری / قاریہ کی اسامیوں کے لیے ضروری اخراجات کی منظوری کا معاملہ محکمہ مالیات کو بھجوایا گیا ہے ۔	پرائمری اسکولوں میں قرآن کی تعلیم سے انکار نہیں البتہ اس وقت ان مدارس کی تعداد 35,000 ہے اور اگر ہمہ وقت قاری / قاریہ رکھے جائیں تو 20 کروڑ روپے سالانہ خرچ ہوگا اور ہر سال اس میں اضافہ ہوگا ۔ اس لیے ہمہ وقت قاری / قاریہ کی بجائے مقامی

7 ۔ کمپری ہنسیو ہائی اسکولوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے کمپری ہنسیو ہائی اسکولوں کی آسامیوں پر ترقی ہونے والے پرنسپل ، سبجیکٹ اسپیشلسٹ اپنے انہی اداروں میں تعینات کئے جائیں تاکہ وہ صحیح طور پر اداروں کو چلا سکیں ۔	پرنسپل و سبجیکٹ اسپیشلسٹ جو انتظامی عہدوں پر کام کر رہے تھے انہیں واپس اپنی اسامیوں پر بھیجنے کے احکامات جناب ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن اسکولز کو دے دئے گئے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ کمپری ہنسیو ہائی سکولز کا معیار تعلیم بہتر بنائیں ۔	مولوی صاحبان اعزازی معاوضہ پر تعینات کرنے کی سفارش کی جاتی ہے ۔
8 ۔ میونسپل کمیٹی اسکولوں کو بھی گرانٹ ان ایڈ دی جائے ۔	مڈل اور ہائی اسکولز کے اساتذہ جانے کے بعد ان کے تمام اخراجات حکومت برداشت کر رہی ہے ۔ صرف پرائمری اسکولز کے اخراجات ان کی ذمہ داری متعلقہ میونسپل کمیٹی پر ہے ۔	تجویز سے اصولی طور پر اتفاق ہے ۔ محکمہ اس سلسلہ میں ضروری کارروائی کرے ۔
		اس رائے سے اتفاق ہے ۔

	حکومت کے موجودہ مالی وسائل کی کمی اور اخراجات میں بچت کی کمی کے پیش نظر گرانٹ ان ایڈ دینا ممکن نہیں۔ میونسپل کمیٹی کو اپنے ہی وسائل پر انحصار کرنا ہوگا۔	
9۔ کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ محکمہ تعلیم کے ڈی۔ پی۔ آئی کالج اور اسکولز کو تقسیم کرنے سے جو انتظامی ڈھانچہ میں تبدیلی لائی گئی اس سے بہتر نتائج حاصل کرنے ہوں گے اور کمیٹی کو آگاہ رکھا جائے۔	ڈی۔ پی۔ آئی اسکولز کا تقرر ہوچکا ہے اور اس نے بطریق احسن کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ ڈویژنل ڈائریکٹر کی تقرری کی جلد توقع ہے۔ اس طرح اختیارات کی تقسیم اور اس نئے انتظامی ڈھانچے بنانے سے یقیناً بہتر نتائج کی توقع ہے۔	اس اسکیم کے نتائج سے سبجیکٹ کمیٹی کو مطلع کیا جائے۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے اوقاف کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی محکمہ اوقاف کی سفارشات جن پر اتفاق رائے ہوا	عملدرآمد / کارروائی
1 ۔ محترمہ بیگم سلمیٰ تصدق حسین صاحبہ نے تجویز پیش کی ہے کہ تبلیغ دین نہایت محتاط طریقہ سے کی جائے ۔ نو مسلموں کا مستقل طور پر خیال رکھا جائے نو مسلموں کی امداد اس طرح کی جائے کہ ان کی دینی استقامت کا باعث بنے ۔ ان کے بچوں کو اسکول داخل کرانے میں مدد کی جائے اور تعلیمی وظائف دیے جائیں ۔ ان کی رہائش کا بندو بست کیا جائے ۔ ان کی بچیوں کے لیے شادی کے موقع پر جہیز کا بندو بست کیا جائے اور انہیں دینی تعلیم دینے کا کا اہتمام کیا جائے ۔	1 ۔ شعبہ تبلیغ محکمہ اوقاف کے مبلغ فن تبلیغ میں مہارت رکھتے ہیں اور وہ اول ہی نہایت محتاط طریقہ سے تبلیغ دینے کے فرائض سرانجام دیتے ہیں ۔ جہاں تک نو مسلموں کے بچوں کو اسکولوں میں داخلہ حاصل کرنے میں مدد دینے کا تعلق ہے شعبہ تبلیغ محکمہ اوقاف اس سلسلہ میں ان کی بھرپور اعانت کرے گا ۔ جہاں تک نو مسلموں کو تعلیمی وظائف دینے کا تعلق ہے محکمہ اوقاف اس سے اتفاق نہیں کرتا ۔ کیونکہ محکمہ اوقاف مسلمانوں کے بچوں کو بھی کوئی وظائف برائے تعلیم نہیں دیتا لہذا نو مسلموں کو ترجیحی سلوک مناسب نہ ہوگا ۔ انہیں وظائف کے لیے دیگر مسلمان طلباء کی طرح وظائف دینے والے ادارہ کی شرائط پوری کرنی ہوں گی ۔ مزید برآں

محکمہ اوقاف کے پاس کوئی رہائشی مکانات ایسے نہیں ہیں کہ وہ نو مسلموں کو رہائش کے لیے فراہم کر سکے۔ بہرحال محکمہ اوقاف نو مسلموں کو رہائشی سہولت حاصل کرنے کے لیے ایل ڈی اے و دیگر تعمیراتی اداروں سے رابطہ قائم کر کے ان کو یہ سہولت پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ جہاں تک نو مسلموں کی بچوں کے لیے شادی کے موقع پر جہیز مہیا کرنے کا تعلق ہے محکمہ اوقاف اپنے وسائل کے مطابق بندوبست کرے گا۔

درجہ تخصص کا معادلہ :

2 ۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے اوقاف کے کنوینر میاں شجاع الرحمن صاحب نے دریافت کیا ہے کہ کیا علماً اکیڈمی اوقاف کے درجہ تخصص کا معادلہ پنجاب یونیورسٹی نے ایم ۔ اے سے کر دیا ہے یا نہیں ۔

2 ۔ سیکریٹری اوقاف نے کمیٹی کو بتایا کہ اس سلسلہ میں پنجاب یونیورسٹی کو پہلے ہی تحریک کی جا چکی ہے انہیں یاد دھانی کرا دی گئی ہے۔ جواب موصول ہونے پر کمیٹی کو مطلع کر دیا جائے گا۔

3 ۔ محترمہ بیگم سلمیٰ تصدق حسین صاحبہ نے دریافت کیا ہے کہ محکمہ اوقاف تجدید ۔ احیائے اسلام کے سلسلہ میں کیا کارروائی کر رہا ہے ۔

3 ۔ سیکرٹری اوقاف نے کمیٹی کو بتایا کہ گذشتہ سال محکمہ اوقاف نے اس سلسلہ میں سیرت کانفرنس محافل شبینہ ، مقابلہ حسن قرأت ، بین الصوبائی مقابلہ جات حسن قرأت و نعت

4 ۔ محترمہ بیگم سلمیٰ تصدق حسین صاحبہ نے تجویز کیا کہ دربار حضرت موج دریا بخاریؒ سے ملحقہ پلاٹ کو مصرف میں لایا جائے اور دیگر ملحقہ جائیداد کی پڑتال کی جائے ۔ اس بارے میں آئندہ اجلاس میں رپورٹ پیش کی جائے ۔

5 ۔ جناب میاں شجاع الرحمن صاحب نے بتایا کہ دربار حضرت بی بی پاک دامنؒ پر پہلے صرف مستورات کو جانے کی اجازت ہوا کرتی تھی لیکن اب وہاں مرد بھی جاتے ہیں ۔ عرس کے موقع پر مرد قوالی کرتے ہیں جب کہ سامعین عورتیں ہوتی ہیں اس سلسلہ پر فوری توجہ دی جائے ۔

خوانی کا اہتمام کیا ۔ ان محافل میں شریک ہونے والے قرأ کرام و نعت خوانوں کو اکرامیہ دیا ۔ شعبہ تبلیغ محکمہ اوقاف نے تبلیغ احیائے اسلام کے لیے سو سے زائد جگہوں پر اجلاس منعقد کرائے ۔

4 ۔ اس پلاٹ کو محکمہ اس سال خوبصورت پارک میں تبدیل کردے گا ۔ تاکہ مزار شریف پر جانے والے زائرین کے لیے سہولت کا باعث ہو ۔ پڑتال کی کارروائی شروع کردی گئی ہے ۔ رپورٹ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں پیش کردی جائے گی ۔

5 ۔ محکمہ نے مزار شریف کی امور مذہبیہ کمیٹی سے میٹنگ کر کے تبادلہ خیال کیا اور تجویز کے رد عمل کو زیر غور لایا ۔ متفقہ طور پر فیصلہ ہوا کہ سابقہ دستور کے مطابق مرد حضرات کا داخلہ برقرار رہنا چاہیے لہذا اس بارہ میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے ۔ جہاں تک قوالی میں مستورات کی شمولیت کا تعلق ہے دوران سالانہ

عرس قوالی صرف ایک رات مزار شریف کے باہر صحن میں ہوتی ہے اور اس میں مستورات اور مرد حضرات علیحدہ علیحدہ بیٹھتے ہیں ۔ اس میں بھی کسی مزید ترمیم کی ضرورت نہیں ہے ۔

۱۱ ۔ جناب حافظ محمد یونس صاحب نے دریافت کیا کہ کوئی ضلعی سطح پر مساجد کمیٹی بنائی گئی ہے ۔

6 ۔ سیکرٹری اوقاف نے بتایا کہ صوبائی سطح پر ایک مساجد کمیٹی بنائی ہے جس میں مختلف اضلاع سے مختلف مکاتب فکر کے علما کرام کو نمائندگی دی گئی ہے ۔ ان میں دو بریلوی ، دو دیوبندی ، دو اہلحدیث اور دو شیعہ حضرات ہیں ۔

جہاں تک ضلعی سطح پر کمیٹی بنانے کا تعلق ہے ۔ اس بارے جملہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کو ہدایات جاری کر دی گئی تھیں ۔ سوائے اضلاع بشمول ضلع سرگودھا میں ضلعی مساجد کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں ۔ بقیہ اضلاع میں یہ معاملہ زیر کارروائی ہے اس بارے ہونے والی پیش رفت سے کمیٹی کو اگلے اجلاس میں آگاہ کر دیا جائے گا ۔

7 ۔ جناب میاں شجاع الرحمن صاحب نے کمیٹی کو بتایا کہ مشاہدہ میں آیا ہے کہ بعض لوگ مزارات، قبرستانوں اور مساجد میں جب کوئی عطیہ دیتے ہیں تو عطیہ کے ساتھ ہی اپنے نام کی تختی لگا دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ رفاہی کام میں ذاتی تشہیر کا پہلو نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے تجویز دی کہ آئندہ ذاتی تشہیر کو بند کرنے کے لیے محکمہ اوقاف فوری اقدامات کرے اور ذاتی تشہیر کے لیے ان لوگوں کے ناموں کے لگائے گئے پتھر ہٹا دیے جائیں جو لوگ حیات ہیں۔

7 ۔ محکمہ اوقاف کو اس تجویز سے اتفاق ہے۔

8 ۔ جناب میاں شجاع الرحمن صاحب نے کمیٹی کو بتایا کہ دربار حضرت ایشانؒ پر نصب شدہ ٹیوب ویل ٹھیک کام نہیں کر رہا۔ محکمہ اوقاف اس سلسلہ میں فوری اور ضروری کارروائی کرے۔

8 ۔ مزار حضرت ایشانؒ کی مرمت اور درستگی کے لیے مبلغ ایک لاکھ روپیہ دوران مالی سال میں مختص کیا جا چکا ہے۔ ٹیوب ویل کی مرمت کے لیے بذریعہ اخبار 15 دسمبر کو ٹینڈر طلب کیے گئے ہیں۔ جس کے بعد ٹیوب ویل کا ہوز جو کہ خراب ہو چکا ہے کو ٹھیک کروا دیا جائے گا اور ٹیوب ویل دو ماہ کے اندر اندر صحیح کام کرنا شروع کر دے گا۔

9 ۔ جناب حافظ محمد یونس صاحب نے بتایا کہ یہ عام شکایت ہے محکمہ اوقاف کے زیر تحویل خالی پلاٹوں پر لوگ تجاوز کر رہے ہیں محکمہ اوقاف اس معاملہ کی طرف فوری توجہ دے ۔

9 ۔ سیکرٹری اوقاف نے سبجیکٹ کمیٹی کو بتایا کہ جب کبھی محکمہ کو شکایت موصول ہوتی ہے محکمہ فوری طور پر حسب ضابطہ کارروائی کرتا ہے ۔ اس معاملہ کے دیرپا حل کے لیے محکمہ خالی پلاٹوں پر مرحلہ وار ترقیاتی منصوبہ جات بنانے کی مختلف اسکیموں پر غور کر رہا ہے ۔

10 ۔ محترمہ بیگم سلمیٰ تصدق حسین صاحبہ نے دریافت کیا کہ محکمہ کا مشیر قانون کون ہے اب تک اس کی کارکردگی کیسی رہی ہے ۔

10 ۔ سیکرٹری اوقاف نے بتایا کہ محکمہ اوقاف کے مشیر قانون مسٹر ریاض کیانی ہیں جو گذشتہ بارہ سال سے محکمہ کا کام کر رہے ہیں ۔ اس کی کارکردگی نہایت تسلی بخش ہے وقف املاک سے متعلق قانون پر عبور اور وسیع تجربہ کی بنا پر وہ محکمہ کے لیے مفید ہیں ۔

11 ۔ جناب میاں شجاع الرحمن صاحب کنوینر سبجیکٹ کمیٹی بوائے اوقاف نے فرمایا کہ دربار حضرت داتا صاحبؒ کے لیے امور مذہبی کمیٹی کی تشکیل تو حسب قواعد ہونی چاہیے۔ قواعد کی رو سے امور مذہبیہ کمیٹی زیادہ سے زیادہ 7 اراکین پر مشتمل ہو سکتی

11 ۔ محکمہ اوقاف کو تجویز سے اتفاق ہے ۔

ہے ۔ لیکن دربار حضرت داتا صاحب (ؒ) کی خصوصی اہمیت کے پیش نظر ارکان کی تعداد زیادہ ہوتی رہی ہے ۔ ارکان کی تعداد میں زیادتی کی وجہ سے انتظامی الجھنیں اور مشکلات پیدا ہو رہی ہیں ۔ موجودہ حالات کے تقاضے کے پیش نظر تجویز کیا گیا ہے کہ :۔

(1) مزار حضرت داتا صاحب (ؒ) کے لیے آئندہ جو کمیٹی تشکیل دی جائے وہ 7 اراکین پر مشتمل ہو ۔

(2) عرس کے موقع پر امور مذہبی کمیٹی کی مدد کے لیے مزید عرس انتظامی کمیٹی برائے دو ماہ (قبل از عرس) تشکیل دی جائے ۔ جس میں 50،40 عقیدتمندوں کو بطور رکن شامل کر لیا جائے ۔ یہ کمیٹی عرس کے ختم ہونے پر از خود ختم ہو جائے گی اور اس کا کام عرس سے قبل اور

عرس کے موقع پر امور مذہبی کمیٹی کی معاونت کرنا ہوگا ۔ بعد از بحث تمحیص جملہ اراکین نے تجویز بالا سے اتفاق فرمایا ۔

12 ۔ جناب میاں شجاع الرحمن صاحب نے تجویز کیا کہ آئندہ جب بھی امور مذہبی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں تو یہ خیال رکھا جائے کہ کوئی بھی ایک رکن امور مذہبی کمیٹی ، دو کمیٹیوں سے زائد میں بحیثیت ممبر شامل نہ ہو نیز یہ کہ بحیثیت چیئرمین امور مذہبی کمیٹی صرف ایک ہی کمیٹی سے منسلک ہو ۔ اس معاملہ پر غور و خوض کیا گیا اور جملہ اراکین نے اس سے اتفاق کیا ۔

12 ۔ محکمہ اوقاف کو اس تجویز سے اتفاق ہے ۔ اس کے مطابق کارروائی کی جائے گی ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے صنعت کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

1۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے صنعت و حرفت کے اجلاس منعقدہ 25،22 اگست اور 7،1 اکتوبر 1981ء کو منعقد ہوئے جن میں مختلف امور زیر غور آئے اور سفارشات مرتب کی گئیں۔

2۔ اجلاس میں منسٹر سراج قریشی نے تجویز کیا کہ کمیٹی کے ممبران کو اختیار دیا جائے کہ وہ محکمہ صنعت و معدنی ترقیات کے زیر انتظام دفتر اور خود مختار اداروں کا معائنہ کر سکیں۔ نیز مسٹر عجمل حسین کنوینر کمیٹی نے تجویز کیا کہ ممبران کمیٹی دوسرے محکموں مثلاً واپڈا۔ سوئی گیس۔ ٹیلیفون وغیرہ سے متعلقہ صنعتکاروں تاجروں کی درخواستوں پر عمل درآمد کے کام کا جائزہ لے سکیں۔

محکمہ صنعت و معدنی ترقیات ممبران کی متذکرہ دلچسپی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ تاہم اس پر عملدرآمد سے قبل تمام محکموں میں یکسان پالیسی کی تشکیل ضروری ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ انتظامی امور کے سلسلے میں اس قسم کی تجویز قابل عمل نہیں ہو گی۔

جہاں تک میاں عجمل حسین صاحب کی تجویز متعلقہ سوئی گیس۔ بجلی اور ٹیلیفون کا تعلق ہے صوبائی بورڈ برائے سہولتیں (Provincial Facilities Board) پہلے ہی زیر سربراہی چیف سیکرٹری صاحب اس سلسلے میں موجود ہے اور مؤثر کام کر رہا ہے۔ اگر کسی صنعتی یا تجارتی ادارے کو مندرجہ بالا محکموں کے بارے میں کوئی مسئلہ درپیش ہو تو وہ اس بورڈ کے نوٹس میں لائیں۔

3۔ کمیٹی نے تجویز کیا کہ ضلعی پرائس کمیٹیوں کا اجلاس ہر

ماہ ہونا چاہیے تاکہ ضروری اشیاء کی قیمتوں میں مؤثر طریقے سے استحکام پیدا کیا جا سکے ۔ یہ بھی تجویز کیا گیا کہ Provincial Prices and Supplies Board کی کارروائی کی نقول ممبران کو مہیا کی جائیں ۔

ضلعی پرائس کمیٹیوں کے اجلاس اکثر ہوتے رہتے ہیں جن میں ضروری اشیاء کی قیمتوں کا جائزہ لیا جاتا ہے ۔ تاہم ان سے کہہ دیا جائے گا کہ وہ اجلاس ہر ماہ بلائیں ۔ نیز متذکرہ بورڈ کے سہہ ماہی اجلاس کی کارروائی کی نقول ممبران سبجیکٹ کمیٹی کو فراہم کی جائینگی ۔

4 ۔ تجویز کیا گیا کہ وفاقی حکومت سے درخواست کی جائے کہ وہ ملتان میں مقامی صنعتی و تجارتی لوگوں کی سہولت کیلئے Central Income Tax Appellate Tribunal کا ایک دفتر قائم کرے ۔ حکومت اس سے متفق ہے اس تجویز کو مرکزی بورڈ آف ریونیو کو ارسال کیا جائے گا ۔

5 ۔ کمیٹی نے تجویز کیا کہ حکومت برقی کھڈیوں پر مشتمل چھوٹے صنعتی اداروں کے احیاء کیلئے ضروری اقدام کرے ۔ اس سلسلے میں چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن نے کچھ عرصہ پیشتر انکا سروے کیا تھا ۔ علاوہ ازیں حکومت ان کیلئے خام مال (دھاگہ وغیرہ) کے خریدنے اور کپڑا برآمد کرنے کیلئے منڈیاں تلاش کرنے میں مدد دے ۔ نیز برآمدی کپڑے کے معیار کو پرکھنے کیلئے ضروری اقدام کرنے کی تجویز کا جائزہ لے اور یہ بھی پتہ کیا جائے کہ آیا اس صنعت پر کوئی ٹیکس وغیرہ لگتا ہے ۔

وفاقی حکومت نے فروری 1976ء میں برقی کھڈیوں پر مشتمل چھوٹی صنعتوں کے احیاء کیلئے 60 لاکھ روپے کی امداد مہیا کی تھی ۔ جو صوبائی محکمہ امداد باہمی کی وساطت سے الائیڈ بنک کے ذریعے برقی کھڈیوں کی امداد باہمی سوسائٹیوں کو دی گئی ۔ اس سلسلے میں 34 امداد باہمی

473 سبجیکٹ کمیٹی برائے صنعت کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

سوسائٹیاں تشکیل پائیں۔ جن میں سے 19 سوسائٹیاں جن سے 2032 برقی کھڈیاں وابستہ تھیں اس سے استفادہ کر سکیں۔ باقی سوسائٹیاں اس امدادی رقم کے کم ہونے کی وجہ سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

فروری 1979ء میں وفاقی حکومت نے 4 کروڑ روپے کی مزید امداد قرضے کی صورت میں وفاقی بنک امداد باہمی کو مہیا کی تا کہ وہ صوبائی بنک امداد باہمی کے ذریعے اس رقم کو برائے قرضہ جات استعمال کر سکے۔ صوبائی حکومت نے اس قرضے کو اس بنا پر کہ متذکرہ 70 لاکھ روپے قرضے کی وصولی کی حالت غیر تسلی بخش تھی اور صنعتی اداروں کے ذمے اس میں سے 41.30 لاکھ روپے واجب الادا تھے لینے سے انکار کر دیا۔ جب تک پہلے قرضے کی وصولی کی حالت بہتر نہ ہو جائے محکمہ امداد باہمی دوسرے قرضے لینے کو تیار نہیں ہے۔ چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن نے 77-1976ء میں برقی کھڈیوں کا سروے کیا تھا لیکن وہ صرف ان کی استعداد معلوم کرنے کی حد تک تھا۔ اور ان کی مشکلات وغیرہ معلوم کرنا شامل نہ تھا۔

جہاں تک بیرونی ممالک میں منڈیاں تلاش کرنے کا سوال ہے اس مقصد کیلئے وفاقی حکومت نے ایک ادارہ برائے برآمدات قائم کر رکھا ہے جس سے اس سلسلہ میں مدد مل سکتی ہے

کوالٹی کنٹرول کے سلسلے میں مطلوبہ مشینری اور آلات محکمہ صنعت و معدنی ترقیات کے زیر انتظام چلنے والی صنعتی تحقیقاتی لیبارٹری میں پہلے سے موجود ہیں تاہم چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن سے بھی کہا جائے گا کہ وہ چھوٹی برقی کھڈیوں کی مصنوعات کے لئے اس جگہ لیبارٹری قائم کرنے کے امکان کا جائزہ لیں جہاں پر وہ کافی تعداد میں موجود ہیں۔ 4 برقی کھڈیوں پر مشتمل صنعتی ادارے ایکسائز ڈیوٹی سے مستثنیٰ ہیں تاہم انہیں مبلغ 25.00 روپے سالانہ کی بنیاد پر ایک لائسنس لینا پڑتا ہے۔

ان تمام مسائل کا مطالعہ وفاقی حکومت کے زیر نظر عوامل کی روشنی میں لینا مناسب ہے چنانچہ اس سلسلہ میں ایوان، صنعت و تجارت، مالکان اور محکمہ صنعت کے نمائندگان پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

6 ۔ تجویز کیا گیا کہ لاہور شیخوپورہ روڈ پر بارش اور صنعتی گندے پانی کے نکاس کا ترجیحی بنیادوں پر مناسب بندوبست کیا جائے۔

اس سلسلے میں ایک تجویز محکمہ تعمیرات و ترقی منصوبہ بندی کو ارسال کی جا چکی ہے اور وہ اس کا جائزہ لے رہے ہیں۔

7 ۔ تجویز کیا گیا کہ وفاقی حکومت سے کہا جائے کہ وہ کم از کم دو تجارتی بینکوں یا مالی اداروں کے صدر دفاتر کراچی سے اسلام آباد منتقل کرے تاکہ پنجاب اور پاکستان کے بالائی حصہ کے صنعتکاروں اور تاجروں کو قرضے کی بہتر سہولتیں میسر ہوں۔ یہ بھی تجویز کیا گیا کہ ماضی کی طرح مختلف بینکوں کے مقامی بورڈ دوبارہ بحال کر دیئے جائیں اور ان کے مقامی سربراہوں کو قرضے دینے کے مکمل اختیارات تفویض کئے جائیں۔ ایسا کرنے سے صنعتکاروں اور تاجروں کو بار بار کراچی جانے کی ضرورت کم ہو جائے گی۔ وفاقی حکومت کے ساتھ پہلے بھی یہ معاملہ اٹھایا گیا تھا لیکن اس تجویز کو منظور نہ کیا گیا اور ابھی حال ہی میں یہ معاملہ وفاقی حکومت کے نوٹس میں دوبارہ لایا گیا ہے۔

8 ۔ تجویز کیا گیا کہ اسٹیٹ سیمنٹ کارپوریشن سے کہا جائے کہ سیمنٹ کی ایجنسیاں دیتے وقت چھوٹے قصبوں اور منڈیوں کی ضروریات کو مد نظر رکھیں نیز چھوٹے شہروں میں موجودہ ایجنسیوں کی فہرست بنائی جائے۔ تجویز کے بارے میں سفارشات اسٹیٹ سیمنٹ کارپوریشن کو بھجوائی جا رہی ہیں۔

9 ۔ تجویز کیا گیا کہ معدنی علاقوں سے حاصل ہونے والی آمدنی سے

ان علاقوں میں اسکول اور ہسپتال کھولے جائیں ۔ اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ محکمہ صحت کے تحت مائینرز ویلفیئر بورڈ اس مقصد کے لیے قائم کیا گیا ہے اور ان علاقوں سے جو آمدنی حاصل ہوتی ہے وہ اس بورڈ کی وساطت سے کارکنان کی بہبود اور ان کے لیے اسکولوں اور ہسپتالوں کے اجرا اور قیام پر خرچ کی جاتی ہے ۔

10 ۔ تجویز کیا گیا کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ چھوٹے سیمنٹ کے کارخانے لگائے جانے کی حوصلہ افزائی کرے تاکہ سیمنٹ کی قلت پر قابو پایا جا سکے ۔ پنجاب صنعتی ترقیاتی بورڈ نے اس تجویز کا جائزہ لیا ہے یہ اقتصادی طور پر اسی صورت میں منافع بخش ہے جب کہ ۔

(1) ایسے کارخانوں کو 5 سال کے لیے ٹیکس میں چھوٹ دی جائے ۔

(2) درآمدی مشینیری کو کسٹم ڈیوٹی سے مستثنیٰ کیا جائے ۔

(3) ایکسائز ڈیوٹی کی چھوٹ دی جائے ۔

تاہم اسٹیٹ سیمنٹ کارپوریشن سے بھی کہا جائے گا کہ وہ اس تجویز کا جائزہ لے نیز ایوان صنعت و تجارت لاہور کو بھی کہا جائے گا کہ وہ خواہش مند افراد کی رائے معلوم کریں ۔ لیکن اگر نجی شعبہ میں کوئی صنعت کار حضرات چھوٹے سیمنٹ کا کارخانہ لگانے کے خواہش مند ہوں تو پھر وہ اس ضمن میں قابل عمل منصوبہ پیش کر سکتے ہیں ۔ نیز یہ تجویز معزز رکن میاں تجمل حسین ایوان صنعت و تجارت کے سامنے بھی پیش کر سکتے ہیں ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے آبپاشی و قوت برقی کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ 23 ، 25 ۔ اگست 1981ء میں مجموعی طور پر دس (10) نکات پر غور کر کے سفارشات مرتب کیں ۔ ان سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں ۔

سفارش نمبر 1

منگوکی ڈرین کی دوبارہ کھدائی کی اسکیم اور کرتو ڈرین نئی کے کھودنے کی اسکیم کے بارے میں پیشتر ازیں سفارش کی گئی تھی ۔ کمیٹی کے مذکورہ اجلاس میں اس امر پر زور دیا گیا کہ اسکیموں کی تشکیل اور ان پر جلد عملدرآمد کیا جائے ۔

عملدرآمد رپورٹ :

اسکیموں کی تشکیل کے بعد ان کی چھان بین کی جا رہی ہے ۔ منگوکی ڈرین کی اسکیم جو بڑی اسکیم ہے کے لیے خصوصی (جزوی) طور پر رقم مختص کرنے کی تجویز محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو بھیجی جا چکی ہے ۔ کرتو ڈرین کی P C I بن چکی ہے ۔ اسکیموں کی منظوری اور ان پر عملدرآمد کے لیے مطلوبہ رقم کی فراہمی کے لیے کارروائی ہو رہی ہے ۔

سفارش نمبر2 :

محکمہ مواصلات و تعمیرات "فارمز سے منڈیوں تک سڑکیں" سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت بنا رہا ہے ۔ اس سلسلے میں محکمہ آبپاشی اور محکمہ مواصلات و تعمیرات کے درمیان رابطے کی ضرورت ہے تاکہ ان سڑکوں پر جہاں یہ نہروں ۔ راجباہوں ۔ ماڑوں اور سیم نالیوں کو عبور کریں وہاں پر مناسب گزر گاہیں اور پل تعمیر کیے جا سکیں ۔ کمیٹی نے سفارش کی کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات ، محکمہ آبپاشی سے مکمل رابطہ رکھے تاکہ گزر گاہوں اور پلوں کے لیے تجاویز غور و خوض کے بعد سڑکوں کی اسکیموں میں شامل کی جا سکیں ۔

عملدرآمد رپورٹ :

مندرجہ بالا سفارش محکمہ مواصلات و تعمیرات کو بذریعہ مراسلہ نمبر OSD/I&W D/2/80-II مورخہ 8 ستمبر 1981ء بھیجی جا چکی ہے تاکہ اس امر میں باہم مشورے سے تجاویز طے کی جا سکیں ۔

سفارش نمبر 3 :

پھاڑنگ ڈرین کا پانی غلام محمد آباد سے چک نمبر100 ج ب کو جانیوالی سڑک کی تقاطع (Crossing) سے لے کر پانچ ہزار فٹ نیچے تک دائیں طرف کے کناروں سے اچھل کر باہر آ جاتا ہے اور بہت سے علاقہ کو نقصان پہنچاتا ہے ۔ کمیٹی نے سفارش کی کہ اس سلسلے میں تدارک کی تدابیر پر غور کیا جائے ۔

عملدرآمد رپورٹ :

پھاڑنگ ڈرین کا دائیں طرف کا کنارہ چک نمبر 100 ج ب کے گرد و نواح میں نیچی جگہ میں واقع ہونے کی وجہ سے اچھی حالت میں نہیں ہے تاہم جب ڈرین میں پانی ڈیزائن شدہ مقدار سے زیادہ ہو تو صرف اس صورت میں اس حصے میں کناروں سے باہر نکل جاتا ہے ۔ حالیہ بارشوں میں بھی یہ مسئلہ پیش آیا اور اس کا جائزہ لیا گیا اور اس کے لیے مطلوبہ کام کے لیے سروے کر کے ضروری تخمینہ جات تیار کیے جا رہے ہیں تا کہ منظوری کے بعد مناسب کارروائی عمل میں لائی جا سکے ۔

سفارش نمبر 4 :

سکارپ فیصل آباد بونٹ کے پھاڑنگ ۔ سمندی I اور سمندری II سب بونٹ کے رقبہ جات سیم سے بری طرح متاثر ہیں لہذا محکمہ واپڈا پر زور دیا جائے کہ وہ ان بونٹوں کے بارے میں ترجیحی طور پر P C I سکیم بنائے اور اس پر جلد عملدرآمد شروع کرے ۔

عملدرآمد رپورٹ :

محکمہ آبپاشی نے بذریعہ مراسلہ OSD/L&WD/2/80-II مورخہ 8 ستمبر 1981ء واپڈا پر زور دیا ہے کہ مذکورہ بالا سب بونٹوں کے بارے میں

فوری طور پر P C I اسکیم بنانے اور وفاقی حکومت کی منظوری اور مطلوبہ رقم کی فراہمی کے لیے اقدامات کرے۔ صوبائی وزیر آبپاشی نے وفاقی کابینہ کے لاہور میں منعقدہ اجلاس مورخہ 14 نومبر 1981ء میں بھی یہ مسئلہ پیش کیا تھا کہ ان اسکیموں کو ترجیحی بنیادوں پر تشکیل دے کر عملدرآمد کرایا جائے۔

سفارش نمبر 5 :

مواضعات عالم پور۔ ہری چند۔ ملک پور۔ غوانص اور خانپور کے رقبہ جات جو دہلو سائفن کی ٹیل اور سندھنائی لنک کینال کی دائیں جانب واقع ہیں اور سیاسی لنک کینال بننے سے پہلے کرم برانچ سسٹم سے سیراب ہوتے تھے۔ سیاسی لنک بننے کے بعد پانی کی کمی محسوس کر رہے ہیں لہذا آبپاشی کے موجودہ نظام کو بہتر بنایا جائے۔

عملدرآمد رپورٹ :

مندرجہ بالا رقبہ جات کی آبپاشی کے لیے نہری پانی کا کنٹرول ٹیلی بار سرکل کے پاس تھا جبکہ رقبہ برائے Assessment وغیرہ سیاسی سرکل کے پاس تھا۔ مسئلہ کا جائزہ لینے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ رقبہ کا بھی کنٹرول ٹیلی بار سرکل کو ہی دے دیا جائے تاکہ رقبہ کی آبپاشی کی ضرورت کو بہتر طریقے سے پورا کیا جا سکے۔

سفارش نمبر 6 :

موجودہ Base Lines (نکاس آب کی قدرتی گزرگاہیں) جو کہ چکوک 138/9L, 131/9L, 130/9L, 129/9L, 104/9L کے قریب واقع ہیں ان پر کاشتکاروں کے ناجائز قبضے اور تجاوزات کی وجہ سے علاقے کے قدرتی نکاس آب میں رکاوٹ واقع ہو گئی ہے۔ یہ سفارش کی گئی کہ اس علاقے سے Base Line کو خالی کرایا جائے تاکہ پانی کا قدرتی نکاس صحیح طریقہ سے ہو سکے۔

عملدرآمد رپورٹ :

جس علاقے کے متعلق سفارش کی گئی ہے ۔ اس کے بارے میں بورڈ آف ریونیو کو بذریعہ مراسلہ نمبر OSD/L&WD 2/80-II مورخہ 8 ستمبر 1981 مناسب کارروائی کے لیے لکھا جا چکا ہے تاہم یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایسے تمام رقبہ جات کے جو ریونیو بورڈ نے الاٹ کئے ہیں کوائف جمع کئے جا رہے ہیں اور ان کے مطابق مذکورہ محکمہ کو لکھا جائے ۔ جہاں تک ناجائز تجاوزات کا تعلق ہے اس سلسلے میں محکمہ آبپاشی ضابطے کے مطابق کارروائی کرے گا ۔ تاہم ایسے رقبہ جات محکمہ آبپاشی کی تحویل میں نہیں ہیں اور ان پر بورڈ آف ریونیو کا اختیار ہے ۔

سفارش نمبر 7 :

برسات کے موسم میں ڈیک بھیڈ اور لیلا نالوں کا پانی اپنے کناروں سے باہر نکل کر سیلاب کی صورت میں کاشتہ رقبے بالخصوص ضلع شیخوپورہ کے چاول پیدا کرنے والے علاقے کو نقصان پہنچاتا ہے ان نالوں کے بہاؤ کو درست کرنے کی سفارش کی گئی تاکہ ہر سال ہونے والے نقصان سے بچایا جا سکے ۔

عملدرآمد رپورٹ :

مذکورہ علاقے ڈیک ڈرینج بیسن کا حصہ ہیں جو کہ سکارپ ایریا رچنا میں شامل ہیں ۔ واپڈا نے مذکورہ سکارپ کی پلاننگ رپورٹ تیار کی ہے ۔ اس رپورٹ میں ڈیک ڈرینج بیسن کے سطحی نکاسی آب کی تجاویز بھی شامل ہیں ۔ یہ سکارپ واپڈا کے Medium Term Plan (1981-84) میں شامل ہے ۔ محکمہ آبپاشی نے واپڈا پر زور دیا ہے کہ سکارپ رچنا کے ڈیک ڈرینج یونٹ کی PCI اسکیم ترجیحی بنیادوں پر بنائے اور اس کی وفاقی

حکومت سے جلد منظوری کے لیے اقدامات کرے ۔ اس معاملے کی واپڈا سے پیروی کی جا رہی ہے ۔

سفارش نمبر 8 :

سبجیکٹ کمیٹی کا اجلاس منعقدہ 3 ، 5 ۔ اگست 1981 گذشتہ اجلاس جو کہ جنوری 1981ء میں ہوا ۔ کمیٹی نے تجویز کیا کہ اجلاس سہ ماہی ہونے چاہیں تاکہ مختلف معاملات جو کہ پچھلے اجلاسوں میں زیر غور آتے ہیں ان پر مزید غور کیا جاسکے اور ان پر کارروائی کا جائزہ لیا جاتا رہے ۔

عملدر آمد رپورٹ

محکمہ آبپاشی نے اس معاملے کے مختلف پہلوؤں کے جائزے کے لیے محکمہ لوکل گورنمنٹ کو تجویز بھجوائی جس پر اسپیشل کمیٹی کے اجلاس میں غور کیا گیا ۔ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق قانوناً سبجیکٹ کمیٹی کے اجلاسوں پر کوئی قدغن نہیں ۔ متعلقہ محکمہ کا معتمد یا سبجیکٹ کمیٹی کا کنوینر جب بھی ضروری سمجھیں اجلاس بلا سکتے ہیں ۔

سفارش نمبر 9

کمیٹی نے دریائے راوی کے کٹاؤ کی وجہ سے تباہ ہونے والے رقبوں خصوصاً تحصیل فیروز والا ۔ ننکانہ اور شیخوپورہ میں واقع رقبوں کی تباہی پر گہری تشویش کا اظہار کیا ۔ اس ضمن میں مواضعات داؤ ۔ پسیلی والا ۔ میرو وال ۔ جنڈیالہ کلسان فیض پور کلاں وغیرہ کا ذکر کیا جہاں پیداواری صلاحیت کے بہت سارے رقبے پچھلے سالوں میں دریا برد ہوچکے ہیں ۔ دیار کے کٹاؤ کو روکنے کے لیے مناسب اقدامات کیئے جانے چاہیں ۔

عملدر آ.د رپورٹ

سیلاب سے بچاؤ اور River Training کے کام صرف اس حد تک محکمہ آبپاشی کی ذمہ داری میں ہیں جہاں تک کہ نہری کاموں کی حفاظت اور بچاؤ کا تعلق ہے جن میں بیراج ہیڈ ورکس اور نہریں وغیرہ شامل ہیں ۔ علاوہ ازیں محکمہ مقامی حکام کو اس ضمن میں تکنیکی مشورہ بھی دیتا ہے ۔ جس کے لیئے اریگیشن ریسرچ انسٹیٹوٹ میں ماڈل بنا کر مطالعہ کیا جاتا ہے ۔ تاہم سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش پر اسپیشل کمیٹی کے اجلاس میں غور کیا گیا اور تجویز کیا گیا کہ دریائی کٹاؤ سے زمینوں کو بچانے کے لیئے ایک کمیٹی بنائی جائے جو مکمل اور مجمل تجاویز تیار کرے اس کمیٹی میں محکمہ آبپاشی ۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات محکمہ لوکل گورنمنٹ اور ریونیو بورڈ کے نمائیندے شامل ہونے چاہیں ۔

سفارش نمبر 10

موجودہ سبجیکٹ کمیٹی برائے محکمہ آبپاشی اضلاع شیخوپورہ گوجرانوالہ ۔ فیصل آباد ۔ وہاڑی اور لاہور سے ممبران پر مشتمل ہے ۔ چونکہ آبپاشی اور نکاسی آب کے مسائل مختلف ہیں اس لئے تجویز کیا گیا کہ سبجیکٹ کمیٹی کو اس طرح میں مختلف علاقوں میں مختلف ہیں اس لیئے تجویز کیا گیا کہ سبجیکٹ کمیٹی کو اس طرح وسعت دی جائے کہ ہر سول ڈویژن کا ایک نمائندہ اس میں شامل ہو ۔

عمل درآمد رپورٹ

محکمہ آبپاشی نے اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے لوکل گورنمنٹ کے محکمہ کو لکھا ۔ اس معاملے پر اسپیشل کمیٹی کے اجلاس میں غور کیا گیا ہے اور محکمہ لوکل گورنمنٹ نے ہر سول ڈویژن سے ایک نمائندے کی شمولیت کے لیئے مناسب کارروائی کرنے کا وعدہ کیا ہے ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلہ میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
1 - چوہدری محمد حیات صاحب میر کمیٹی ہذا کے چیئرمین صاحب اور ممبران کی توجہ اس طرف مبذول کرائی - کہ اس کمیٹی نے کچھ فیصلے پرائیویٹ بس مالکان کو شہری روٹوں پر اپنی بسیں چلانے کے متعلق کئے تھے - اور گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی طرف سے اس ضمن میں عدم اعتراض کا سرٹیفکیٹ بنایا جائے - لیکن تا حال اس سلسلے میں کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے - اس کے جواب میں ڈپٹی سیکرٹری صاحب ٹرانسپورٹ	1 - لاہور کے شمال مشرقی حصہ میں نجی بسوں کے علاوہ 25 سیٹوں والی گاڑیاں بھی چلائی جائیں - شہری روٹوں پر نجی ٹرانسپورٹ چلانے کا اختیار قانون کی رو سے صوبائی سیکرٹری ٹرانسپورٹ کو ہونا چاہئے -	1 - سبجیکٹ کمیٹی نے شہری روٹوں پر خصوصاً لاہور میں نجی ٹرانسپورٹ کی بسیں چلائے جانے کی سفارش کی تھی - واضح ہو کہ سوائے لاہور شہر کے اور کسی شہر میں نجی ٹرانسپورٹ پر کوئی پابندی نہیں - لاہور کے شمال مشرقی حصے میں نجی ٹرانسپورٹ کو 112 پرمٹ جاری ہو چکے ہیں جن پر نجی بسیں چل رہی ہیں - صوبائی ہروونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ 16 نومبر 1981 میں یہ فیصلہ کیا کہ اس حصے میں 25 سیٹوں

نے وضاحت کی کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ نے پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کے ساتھ اپنی سروسیں نہ چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ البتہ کچھ روٹ اس کے لیے چھوڑ دیئے جائیں۔ انہوں نے مزید آگاہ کیا۔ کہ 31 اگست 1981ء کو سیکرٹریٹ میں ایک میٹنگ ہو رہی ہے۔ جس میں اس معاملہ پر وضاحت کے ساتھ گفت و شنید ہو گی۔ بہر حال انہوں نے مذکورہ میٹنگ میں ٹرانسپورٹ فیڈریشن کو شامل ہونے کی دعوت دی۔ شیخ محمد اقبال نے بالآخر خواہش ظاہر کی کہ لاہور، فیصل آباد، ملتان اور راولپنڈی جیسے شہروں میں سفری سہولتیں ناکافی ہیں۔ حالانکہ صدر پاکستان صاحب نے مزدا منی

والی گاڑیاں بھی چلائی جائیں۔ حکومت پنجاب کی سفارش پر وفاقی حکومت نے روڈ سیفٹی آرڈی نینس کے مسودہ میں اس بات کی گنجائش رکھ دی ہے کہ آئندہ سے شہری روٹوں پر نجی ٹرانسپورٹ چلانے کا اختیار صوبائی سیکرٹری ٹرانسپورٹ کو ہوگا۔ اس طرح یہ ایک بڑی رکاوٹ دور ہو جائے گی۔

بسیں جن میں 26 سیٹوں کی گنجائش
ہے ۔ اسلام آباد اور راولپنڈی میں
چلانے کی اجازت دے دی ہوئی ہے ۔
ان حالات کے تحت کمیٹی کا نظریہ ہے
کہ ایسی اجازت دوسرے شہروں کے
لیے بھی دی جائے خاص طور پر لاہور
میں ضرور ہونی چاہیے ۔ مزید برآں اگر
ایسی منی بسیں پبلک کی ضرورت کے
تحت شہر میں چل رہی ہیں تو ان کو
شہر میں آنے جانے سے نہ روکا جائے
اور ان کو شہر میں چلتے رہنے دیا
جائے ۔ ممبران کو اس بات کا بھی
احساس ہے کہ ٹیکسی اور رکشہ کے
ڈرائیور صاحبان سفر کرنے والے عوام
سے بد سلوکی اور مطالبہ زیادہ کرایہ
جیسے ناروا رویہ اختیار کر کے ان

کے لیے مصیبت کا موجب بنے ہوئے ہیں ۔ لہذا مسافروں کو اس مصیبت سے نجات دلانے کے لیے مناسب اقدامات عمل میں لائے جانے چاہیں ۔

2 ۔ سبجیکٹ کمیٹی کے علم میں آیا ہے کہ حکومت نے پہلے ہی متعلقہ محکموں کو اس سلسلے میں ہدایات کی ہوئی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس پر کارروائی نہیں ہوئی ۔ لہذا یہ طے پایا کہ سیکرٹری صاحب گورنمنٹ پنجاب محکمہ ٹرانسپورٹ بہ تعاون ہوم ڈیپارٹمنٹ اس معاملے کی چھان بین کریں کہ ٹریفک چیکنگ کے متعلق گورنر صاحب کی طرف سے جاری کردہ احکامات پر عمل درآمد کس حد تک ہو رہا ہے اور ڈپٹی سیکرٹری صاحب ٹرانسپورٹ

2 ۔ سب ڈویژن کی بجائے ضلعی سطح پر ٹریفک کمیٹیاں بنائی جائیں ۔

2 ۔ سبجیکٹ کمیٹی نے ٹریفک چیکنگ کمیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں عمل درآمد کرنے پر زور دیا ۔ یہ مسئلہ ٹرانسپورٹ فیڈریشن کے ساتھ ایک میٹنگ میں جو 7 ستمبر 1981 کو گورنر صاحب کی زیر صدارت ہوئی یہ فیصلہ کیا گیا کہ بجائے سب ڈویژن کمیٹیوں کے جو اس سلسلے میں پہلے کام کر رہی تھیں ۔ اب ڈسٹرکٹ کمیٹیاں مقرر کی جائیں ۔ ان احکام کی تعمیل میں 5 نومبر 1981 کو ڈی ۔ آئی ۔ جی ٹریفک نے تمام

سے گزارش کی گئی کہ وہ سبجیکٹ کمیٹی کے آئندہ ایجنڈے میں اس ضمن میں عمل میں لائی گئی کارروائی کی رپورٹ شامل کریں۔

3۔ حافظ اختر علی۔ چیئرمین میونسپل کمیٹی وہاڑی نے سڑک کے حادثات میں اضافے کے حالات کی نشاندہی کرتے ہوئے زور دیا کہ فوری طور پر حالات پر کنٹرول کیا جائے تاکہ بسوں ٹرکوں کے ڈرائیوروں کی تیز رفتاری لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے جو جانیں ضائع ہو رہی ہیں وہ بند ہو سکیں۔ انہوں نے یاد دھانی کرائی کہ

ا۔ روٹ پرمٹوں کے اجرا پر ایک سال کے لیے پابندی عائد کی جائے۔ انفرادی پرمٹوں کی بجائے بس کمپنیوں کو پرمٹ جاری کئے جائیں قانون میں ترمیم کے لیے مناسب کارروائی کی جائے۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اور محکمہ ٹرانسپورٹ نے صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ محکمہ داخلہ سے بھی درخواست کی جا چکی ہے کہ وہ تمام ٹریفک مجسٹریٹ صاحبان کو ایسی ہی ہدایات جاری کر دیں۔

3۔ سبجیکٹ کمیٹی نے سفارش کی کہ حادثات کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر مزید روٹ پرمٹوں کے اجراء پر پابندی لگائی جائے۔ چنانچہ صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے اپنے حالیہ اجلاس منعقدہ 11 نومبر 1981 میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ نئے روٹ پرمٹوں کے اجراء پر ایک سال کے لیے پابندی عائد کی جائے اتھارٹی نے یہ بھی

سبجیکٹ کمیٹی کی پچھلی میٹنگ میں اس معاملے پر با وضاحت بات چیت ہوئی تھی اور یہ فیصلہ ہوا تھا کہ روٹ پرمٹوں کا اجراء بند ہو جانا چاہیے اور عام طور پر انفرادی حیثیت میں کوئی روٹ پرمٹ جاری نہ ہونے چاہئیں تاوقتیکہ درخواست دھندگان گروہوں یا کمپنیوں کی صورت میں درخواست گزارے اس کی تائید شیخ محمد اقبال صاحب نے کی اور ممبر موصوف کے خیالات سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ حکومت مہربانی کرکے آمدہ تجویز پر عمل درآمد کرے۔ اس مرحلے پر چوہدری محمد حیات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ پیش کردہ تجویز کو آخری شکل دینے فیصلہ کیا ہے کہ انفرادی پرمٹوں کی بجائے بس کمپنیوں کو پرمٹ جاری کئے جائیں۔ محکمہ کو اس بات سے اتفاق ہے۔ چنانچہ یہ تجویز مرکزی حکومت کو قانون میں ترمیم کے لیے جا رہی ہے۔

وقت ٹرانسپورٹر حضرات کا ان کی فیڈریشن کے ذریعے عندیہ ضرور لیا جائے۔

4۔ عام بحث بسلسلہ ٹریفک کنٹرول کمیٹی ھذا کے نوٹس میں لایا گیا کہ گورنمنٹ نے پہلے ہی پنجاب میں ڈی۔آئی۔جی پولیس تعینات کر دیا ہے جو اس سلسلے میں کنٹرول کر رہا ہے۔ یہ محسوس کیا گیا کہ ٹریفک معاملات ایک ہاتھ میں ہونے چاہئیں۔ موجودہ وقت میں لاہور ڈسٹرکٹ ٹریفک اسٹاف ڈی۔آئی۔جی پولیس ڈویژن کے تحت کام کر رہا ہے۔ دوسری صورت میں ان کو قانون اور امن و عامہ کے سلسلے میں بھی دیکھ بھال کرنی پڑتی ہے اور بمشکل سے وقت ملتا ہے۔ کہ

4۔ یہ انتظامی مسئلہ ہے محکمہ داخلہ اس سلسلہ میں جلد کارروائی کرے۔

4۔ سبجیکٹ کمیٹی نے تجویز کیا کہ لاہور کی ٹریفک پولیس کو بھی انتظامی اعتبار سے ڈپٹی انسپکٹر جنرل لاہور رینج کی بجائے ڈپٹی انسپکٹر جنرل ٹریفک کے تحت کیا جائے۔ اس تجویز کو منظور کرتے ہوئے حکومت نے لاہور کی ٹریفک پولیس کو ڈی۔آئی۔جی ٹریفک پنجاب کے تحت کر دیا ہے۔

وہ ٹریفک کی مشکلات کا ازالہ کر سکیں اور یہ مفاد عامہ میں ہوگا کہ لاہور کی ٹریفک کے معاملات کو بہتر چلانے کے لیے ڈی ۔ آئی ۔ جی پولیس ٹریفک کے سپرد کیا جائے ۔

5 ۔ ڈپٹی سیکرٹری صاحب ٹرانسپورٹ نے بتایا کہ گورنر صاحب نے بھی ڈرائیونگ اسکول قائم کرنے کے لیے حکم صادر فرمایا ہوا ہے لیکن اس سلسلے میں مالی مشکلات کا سامنا ہے ۔ اس لیے سبجیکٹ کمیٹی نے ڈرائیونگ اسکول کھولنے کی ضرورت پر زور دیا ہے جس کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے اور سڑک کے حادثات کم ہو جائیں گے ۔ اس سوال پر فوری توجہ ہونی چاہئے ۔

5 ۔ ہر ڈویژن میں ڈرائیونگ اسکول قائم کئے جانے ضروری ہیں ۔ محکمہ داخلہ کو چاہئے کہ وفاق حکومت سے اس رقم کی فراہمی کا جلد بندوبست کرے جو اس مقصد کے لیے پنجاب کو دینا منظور ہوئی ہے ۔

5 ۔ سبجیکٹ کمیٹی نے صوبے میں ڈرائیونگ اسکولوں کے قیام کی ضرورت پر زور دیا ۔ اس سلسلے میں محکمے کو اتفاق ہے کہ مناسب تعداد میں ایسے ڈرائیونگ اسکول قائم کئے جائیں ۔ جو ہر ڈویژن ہیڈ کوارٹر میں ہوں ۔ وفاق حکومت نے اس سلسلے میں 74 لاکھ روپے کی منظوری دے رکھی ہے ۔ یہ رقم حاصل کرنے کے لیے محکمہ داخلہ نے پی ۔ سی ۔ آئی بھیجتے ہوئے

وفاق حکومت سے درخواست کر رکھی ہے۔

6 ۔ ملتان ڈویژن میں جو بسیں اور جو منی بسیں اس وقت چل رہی ہیں وہ اپنی منزل مقصد پر نہیں جاتیں اس کی وجہ سے مسافروں کو سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ۔ ڈی ۔ آئی ۔ جی ٹریفک پولیس اس معاملہ کی چھان بین کر کے دیکھیں اور یہ بھی دیکھیں کہ خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دی جا رہی ہے یا نہیں اس کی رپورٹ آئندہ اجلاس میں پیش کی جائے۔

9 ۔ روٹ پورا نہ کرنے کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں ٹریفک پولیس کو سخت کارروائی کرنی چاہئے۔

6 ۔ سبجیکٹ کمیٹی نے یہ شکایت کی کہ بعض بسیں اور منی بسیں منزل مقصود تک نہیں جاتیں جس کی وجہ سے مسافروں کو سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ۔ ٹریفک پولیس پنجاب نے اس کا سختی سے نوٹس لیا اور ستمبر اور اکتوبر 1981 میں اس سلسلے میں خلاف ورزی کے مرتکب ڈرائیوروں کے خلاف علی الترتیب 56 اور 234 چالان کئے گئے اب پوزیشن کافی حد تک بہتر ہے۔

7 ۔ سڑک کے حادثات میں کافی حد تک اضافے کے پیش نظر متفقہ طور پر طے پایا کہ ٹرانسپورٹ کے معاملات کو

7 ۔ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی کارگزاری کی رپورٹ پیش کی جا چکی ہے۔

7 ۔ سبجیکٹ کمیٹی نے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی ناکامی اور اس کے خسارے میں جانے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے

پکجا کیا جائے اور مسافروں کے آرام اور سہولت کو مد نظر رکھا جائے ۔ دوسری صنعتوں کی طرح ٹرانسپورٹ کو بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام مہیا کیا جائے ۔ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی ناکامی اور موٹر سرمایہ کا ضیاع جو کہ کروڑوں میں ہے وہ بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔ ان خامیوں کو ختم کرنے کے لیے کوئی اقدامات نہیں کئے گئے ۔ جس کی وجہ سے نقصانات میں اضافہ ہو رہا ہے اس لیے ضروری اقدامات کئے جائیں جس سے پرائیویٹ ٹرانسپورٹ طبقہ کی حوصلہ افزائی ہو ۔

اس کو کروڑوں روپے کا ضیاع گردانا اور کہا کہ جن وجوہ کی بنا پر نقصانات میں اضافہ ہو رہا ہے ان کا جائزہ لے کر ضروری اقدامات کئے جائیں ۔ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی کارگزاری کے سلسلے میں ایک رپورٹ پیش کی جا چکی ہے جو حکومت کے زیر غور ہے اور جس پر وفاقی حکومت کے احکام ہونا باقی ہیں ۔

8 ۔ چودھری فضل حیات صاحب ممبر سبجیکٹ کمیٹی نے تجویز پیش کی کہ جنرل

8 ۔ تمام جنرل بس سٹینڈوں پر ہمہ وقتی ایڈمنسٹریٹر

8 ۔ سبجیکٹ کمیٹی نے جنرل بس اسٹینڈوں کے انتظام اور وہاں ہونے والی غنڈہ

بس سٹینڈوں کا انتظام وہاں کے ایڈمنسٹریٹروں اور علاقے کے ڈی۔ ایس پی ٹریفک ٹرانسپورٹ فیڈریشن کے دو نمائندوں اور لیبر فیڈریشن کے ایک نمائندہ پر مشتمل کمیٹی کے سپرد ہونا چاہئے تاکہ مسافروں کی سہولت کے لیے صحیح انتظامات کئے جا سکیں۔ اور ان کو غیر آئینی باکروں سے نجات مل سکے ٹول ٹیکس صرف منظور شدہ ایجنسیاں وصول کرنے کی مستحق ہیں بائی وے کا بیریر لگا کر ٹول ٹیکس کی وصولی کو بند کیا جائے کسی شہر میں وہاں کی میونسپل کمیٹی یا کارپوریشن کی بنائی ہوئی سڑکوں کے استعمال پر ہی ٹول ٹیکس لیا جایا کرے۔ اس کے متعلق گورنمنٹ پنجاب

مقرر کئے جانے ضروری ہیں ٹول ٹیکس کی خلاف قانون وصولی بند کی جائے ہر دو امور پر محکمہ لوکل گورنمنٹ فوری کارروائی کرے غنڈہ گردی کے سد باب کے لیے آئی۔ جی پولیس مناسب اقدام کریں۔

گردی نیز مختلف شہروں میں میونسپل کمیٹیوں کی طرف سے غیر قانونی طور پر ٹول ٹیکس عائد کرنے پر تشویش کا اظہار کیا۔ اس معاملہ میں اصلاح احوال کی خاطر جنرل بس اسٹینڈوں پر ہمہ وقتی ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے لاہور اور فیصل آباد میں اس پر عمل درآمد بھی ہو چکا ہے سرگودھا ملتان اور راولپنڈی کی میونسپل کارپوریشن کی طرف سے ان آسامیوں کی تخلیق ہونے کی اطلاع آنے پر وہاں ایڈمنسٹریٹروں کی تعیناتی پر کارروائی ہوگی یہ ایڈمنسٹریٹر اسکیل نمبر 17 کے مجسٹریٹ مع سمری اختیارات ہونگے محکمہ پولیس کو غنڈہ گردی کی

کی ہدایات کئی بار جاری ہو چکی ہیں جس پر عمل درآمد نہیں ہوا ۔

روک تھام اور محکمہ لوکل گورنمنٹ کو ٹول ٹیکس کی ناجائز وصولی کے بارے میں ہدایات جاری کی جا چکی ہیں اور انہوں نے تمام کارپوریشنوں اور میونسپل کمیٹیوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ ایسا نہ کریں ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے آبکاری و محصولات کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلہ میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
1 ۔ پہلے بیوگان اور نابالغ یتامٰے کی جائداد غیر منقولہ پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ تھیں بشرطیکہ ان کا سالانہ تشخیص شدہ کرایہ 3600 روپے سے زائد نہ ہو اب	جناب گورنر صاحب نے اسے منظور فرما لیا ہے ۔	قانون میں ترمیم کے لیے اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔

اس معافی کو ایک رہائشی مکان تک محدود کر دیا گیا ہے ۔ جس کی وجہ سے بہت سی بیوگان اور نابالغ یتامٰی جو پہلے معافی کے حد میں آئے تھے اب ٹیکس کی زد میں آ گئے ہیں تجویز ہے کہ نئی معافی جو حکومت نے دی ہے اس سے مستزاد ہو جو کہ پہلے مالی تھی ۔

2 ۔ ذاتی رہائشی مکانات کی تشخیص برائے پراپرٹی ٹیکس کے نئے طریق کار کی وجہ سے کوئی بھی مالک جائیداد ٹیکس سے مستثنیٰ نہیں رہ سکتا خواہ ٹیکس کی رقم کتنی ہی کم کیوں نہ ہو ۔ مزید یہ کہ پانی کے بلوں کی رقم میں بھی اضافہ ہو جائے گا اور وہ دولت ٹیکس کی زد میں بھی آ جائیں گے ۔ اس لیے حکومت اپنے فیصلے پر نظر ثانی فرمائے ۔

اس سلسلہ میں خلاصہ جناب گورنر صاحب کو بھیجا جا چکا ہے ۔

مزید کارروائی جناب گورنر صاحب کے احکام کے مطابق کی جائے گی ۔

3 ۔ پراپرٹی ٹیکس کی از سر نو تشخیص کے سلسلہ میں لوکل کونسلروں کا تعاون حاصل کیا جانا چاہئے ۔

قانون کے تحت یہ ذمہ داری محکمہ کی ہے جو

عوامی نمائندوں کے تعاون کے سلسلے میں مناسب

	اس کو پورا کرتا رہے گا۔ عوامی نمائندے اس سلسلہ میں تعاون کرنا چاہیں تو کوئی اعتراض نہیں۔	ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔
4 ۔ آزمائشی طور پر تفریحی ٹیکس رجسٹروں کے اندراجات کے مطابق فیصل آباد میں وصول کیا جائے۔	یہ سفارش قابل عمل نہیں پائی گئی۔	مزید کارروائی ضروری نہیں سمجھی گئی۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے محنت کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

نمبر شمار	سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلے میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
1 ۔	لاہور سے سوشل سیکورٹی کے ہسپتال کے قیام کی حکومت سے سفارش کی جائے کہ وہ اس مقصد کے لیے زمین فراہم کرنے کا بندوبست کرے اس ضمن میں کمیٹی کے ارکان نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ لاہور میں صنعتی کارکنوں کی کثیر تعداد جو	مناسب زمین کی تلاش جاری ہے۔ محکمہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ فیصلہ جلد کیا جائے۔	مناسب زمین کی تلاش جاری ہے اور محکمے نے کمشنر سوشل سیکورٹی کو ہدایت کی ہے کہ زمین جلد از جلد حاصل کی جائے۔

سوشل سیکورٹی اسکیم کے تحت رجسٹرڈ ہے ، سوشل سیکورٹی کے ہسپتال کی سہولت سے محروم ہے۔

سوشل سیکورٹی کا ادارہ مناسب جگہ پر زمین نہ ملنے کے باعث تا حال کارکنوں کے لیے معالجے کی خاطر دوسرے شہروں کی طرح لاہور میں ہسپتال کی تعمیر نہیں کر سکا۔ اس مشکل کے حل کیلئے کمیٹی حکومت پنجاب سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ایل ۔ ڈی ۔ اے کو ہدایات جاری کرے کہ تقریباً 80 کنال رقبے کا ایک قطعہ زمین اس مقصد کے لیے کسی مرکزی جگہ پر فراہم کیا جائے تا کہ سوشل سیکورٹی کے ہسپتال کی تعمیر ہو سکے۔

۹ - حکومت لاہور ، گوجرانوالہ ، سیالکوٹ ، فیصل آباد ملتان ، رحیم یار خان اور راولپنڈی میں لیبر ہال کی تعمیر کے لیے مفت زمین فراہم کرے اور لیبر ہال کی تعمیر میں مدد دے۔

صنعتی اہمیت کے شہروں میں لیبر ہال کی تعمیر کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے۔

عکمہ محنت کی پالیسی طے کرانے کے لیے خلاصہ گورنر صاحب کے پاس بھیج دیا ہے۔

3 ۔ جناب ظہیر احمد تاج نے سبجیکٹ کمیٹی لیبر کے ارکان کی توجہ سبجیکٹ کمیٹی لوکل گورنمنٹ کی رپورٹ کے پیرا نمبر 10 کی جانب مبذول کرائی جس میں کہا گیا ہے کہ بلدیات کے ملازمین پر انڈسٹریل ریلیشن آرڈی نینس کے اطلاق نہ ہونے کی بابت رپورٹ مرکزی حکومت کو بھیج دی ہے ۔ سبجیکٹ کمیٹی نے اس امر کی مخالفت کرتے ہوئے حکومت سے اسے منظور کرنے کی درخواست کی ہے اور یہ گذارش کی ہے کہ محکمہ محنت کی رائے لیے بغیر مزدوروں کے مسئلے پر سبجیکٹ کمیٹی یا محکمہ مرکزی حکومت سے براہ راست کوئی سفارش نہ کرے ۔	محکمہ محنت کی سفارش سے اتفاق ہے ۔	حکومت اس سفارش سے اتفاق کرتی ہے اور اس سلسلے میں محکمہ بلدیات کو چٹھی ارسال کر دی گئی ہے ۔
4 ۔ ٹیلی ویژن حکام کو دوبارہ لکھا جائے کہ وہ ٹیلی ویژن پر کارکنوں کے لیے بھی باقاعدہ پروگرام شروع کریں اور پروگرام کی اہمیت بھی بتائی جائے ۔	سپیشل کمیٹی متفق ہے ۔	پاکستان ٹی ۔ وی کو یاد دھانی کرائی گئی ہے کہ وہ کارکنوں کے لیے باقاعدہ پروگرام شروع کریں ۔

5 ۔ اس بات کی سفارش محکمہ صنعت کو کی جائے کہ جو چھوٹی صنعتیں ناکام ہو رہی ہیں ان کے بارے میں ایک سروے مکمل کیا جائے اور ناکامی کے اسباب کا جائزہ لے کر ان کا سد باب کیا جائے۔ کیونکہ فنی اور غیر فنی کارکنوں کی ایک کثیر تعداد ان سے وابستہ ہے جن کا مستقبل مخدوش ہو رہا ہے۔	سپیشل کمیٹی متفق ہے۔	حکومت سفارش سے متفق ہے اور اس معاملے میں محکمہ صنعت کو چٹھی ارسال کی جا چکی ہے۔
6 ۔ فردوس انڈسٹری اور سروس انڈسٹری کو چلانے کے لیے حکومت خصوصی طور پر مداخلت کرے اور اس کے ساتھ ساتھ بیمار ملوں کی بحالی کے لیے اقدامات کئے جائیں اور کارکنوں کے قانونی واجبات ادا کئے جائیں۔	محکمہ اس سلسلہ میں اپنی کوششوں کو تیز تر کر دے۔	فردوس انڈسٹریز اور سروس انڈسٹریز کو دوبارہ چلانے کے لیے کوششیں جاری ہیں بیمار ملوں کی اعانت کیلئے وفاقی حکومت کارروائی کر رہی ہے۔
7 ۔ صنعت کان کنی میں ملازم کان کنوں کے حادثات سے بچاؤ کے لیے اقدامات کئے جائیں۔	مائینز سیفٹی کے قانون پر عملدرآمد کیا جائے۔	حکومت اس سفارش سے متفق ہے اور اس سلسلے

		میں چیف انسپکٹر آف مائینز کو ہدایات جاری کی جا چکی ہیں ۔
8 ۔ ٹریننگ سنٹر چوا سیدن شاہ کی جلد از جلد تعمیر کی جائے ۔	تجویز مفید ہے اور ضروری زر مبادلہ کی فراہمی کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے ۔	حکومت اس سلسلے میں مناسب کوششیں کر رہی ہے ۔
9 ۔ مائننگ ایریا میں ٹیلیفون بجلی اور سڑکوں کی فراہمی کے انتظامات کئے جائیں ۔	محکمہ اپنی کوشش جاری رکھے ۔	حکومت اس سفارش سے متفق ہے اور متعلقہ محکمہ جات سے رجوع کیا جا چکا ہے ۔
10۔ صوبائی حکومت صوبہ پنجاب میں سرکاری اور نیم سرکاری خود مختار کارپوریشنوں کے تمام آجر حضرات کو انڈسٹریل ریلیشن آرڈی نینس کی دفعات واضح کرتے ہوئے تحریر کرے کہ اپنے اپنے اداروں میں اجتماعی	محکمہ محنت اس سلسلہ میں ضروری کارروائی کر رہا ہے ۔	محکمہ اس سلسلہ میں ضروری کارروائی کر رہا ہے ۔

سودا کاری انجمنوں کے نمائندگان سے افہام و تفہیم سے مزدوروں کے مسائل حل کریں ۔		
11۔ بڑھاپے کے الاؤنس کی اسکیم اور سماجی تحفظ کی اسکیم کو اکٹھا کیا جائے تاکہ انتظامی اخراجات میں کمی ہو اور کارکنوں کے لیے آسانی پیدا ہو ۔ اس ضمن میں کارکنوں کی مراعات میں توسیع بھی کی جائے ۔	کمیٹی اس سے متفق ہے اور اس سلسلہ میں محکمہ ضروری کارروائی کر رہا ہے ۔	حکومت اس سفارش سے متفق ہے اور تجویز وفاق حکومت کو بھیجی جا چکی ہے ۔
12۔ کم سے کم اجرتوں کے بورڈ کو مؤثر بنایا جائے اور جو سفارشات زیر غور ہیں ان کی بابت جلد از جلد فیصلہ کیا جائے کارکنوں کی اجرتوں کو مہنگائی کے تناسب سے مقرر کیا جائے ۔	محکمہ محنت اجرت بورڈ سے رابطہ کرے اور بورڈ کی سفارشات جلد از جلد بھیج دے نیز بورڈ کے ایوارڈ ۔اگر موصول ہو چکے ہیں ان پر حکومت کی پالیسی کے تحت عملدرآمد کیا جائے ۔	محکمہ محنت اجرت بورڈ سے رابطہ قائم کئے ہوئے ہے اور اس کی سفارشات پر عملدرآمد کے لیے مناسب اقدامات کر رہا ہے ۔

13۔ تنخواہ دار کارکنوں کے لیے مہنگائی کے ازالے اور ضروریات زندگی کی اشیاء کی گرانی دور کرنے کے لیے مناسب انتظام کیا جائے اور کارکنوں کی اجرتوں کو مہنگائی کے تناسب سے مقرر کیا جائے۔	مہنگائی الاؤنس مرکزی حکومت کے احکام کے تحت بڑھتا رہتا ہے اشیاء کی قیمتوں کو مناسب حدود میں رکھنے کیلئے حکومت وقتاً فوقتاً اقدامات کر رہی ہے۔	مہنگائی الاؤنس مرکزی حکومت کے احکام کے تحت وقتاً فوقتاً بڑھتا رہتا ہے۔
14۔ حادثات کی روک تھام کے لیے سہ فریقی کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ تشکیل دی جائے کمپنیاں بنا کر بسیں وقت پر چلائی جائیں اور کمیٹی سسٹم ختم کیا جائے یہ طے پایا کہ اس مقصد کے لیے محکمہ ٹرانسپورٹ کو لکھا جائے۔	محکمہ ٹرانسپورٹ اس مسئلہ پر غور کر رہا ہے اور مناسب سفارشات پیش کی جا رہی ہیں۔	محکمہ ٹرانسپورٹ کو سفارش بھیج دی گئی ہے اور محکمہ ٹرانسپورٹ اس پر غور کر رہا ہے۔
15۔ بس ڈرائیور کنڈیکٹر پیلپر کے زخمی یا فوت ہو جانے کی صورت میں ٹرانسپورٹ مالکان کی انشورنس کمپنی معاوضہ ادا کرے جیسا کہ وہ مسافروں کو معاوضہ ادا کرتی ہے۔	سفارش سے اتفاق ہے محکمہ ٹرانسپورٹ اس مسئلہ میں مناسب تجاویز پیش کرے۔	حکومت کو اس سفارش سے اتفاق ہے اور محکمہ ٹرانسپورٹ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس بارے میں مناسب تجاویز پیش کرے۔

16۔ ٹرانسپورٹ چیکنگ اور دیگر ٹرانسپورٹ اداروں میں ٹرانسپورٹ کارکنوں کے نمائندے شامل کئے جائیں ۔ اس ضمن میں محکمہ ٹرانسپورٹ کو سفارش کی جائے ۔	ٹرانسپورٹ ایڈوائزری کمیٹی بنائی گئی ۔ جس میں ورکر بھی شامل کئے گئے ہیں اور اس سلسلہ میں محکمہ ٹرانسپورٹ مزید کارروائی کر رہا ہے ۔	ٹرانسپورٹ ایڈوائزری کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے جس میں ورکرز بھی شامل کئے گئے ہیں اور اس سلسلے میں محکمہ ٹرانسپورٹ مزید کارروائی کر رہا ہے ۔
17۔ سیالکوٹ کی گھریلو صنعت جو کہ کھیلوں کے ساز و سامان اور جراحی کے آلات تیار کرنے کی صنعت خام مال کی فراہمی ٹیکسوں کی چھوٹ وغیرہ کی شکل میں اگر کوئی ریلیف دے سکتی ہے تو وہ دی جائے تاکہ اس سے صنعت کے ساتھ ساتھ مزدور بھی مستفید ہوں ۔	یہ مسئلہ صرف ایک صنعت کا نہیں بلکہ کئی اور صنعتوں کا ہے اور ٹیکسوں پر چھوٹ دینا مرکزی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے اسپیشل کمیٹی اس تجویز سے متفق نہیں ہے ۔	یہ مسئلہ صرف ایک صنعت کا نہیں بلکہ کئی اور صنعتوں کا ہے اور ٹیکسوں پر چھوٹ دینا وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے یہ بتانا مناسب ہوگا کہ سیالکوٹ کی کھیلوں کے ساز و سامان تیار کرنے کی صنعت کو کئی مراعات حاصل ہیں ۔

18۔ سیالکوٹ میں سوشل اسیکورٹی کی زیر تعمیر آئی ۔ ٹی ۔ سی میں آپریشن تھیٹر ایک چھوٹا ہسپتال بنا دیا جائے تو سیالکوٹ کے مزدوروں کو گوجرانوالہ جانا نہیں پڑے گا ۔

یہ تجویز گورننگ باڈی کے سامنے پیش کی جائے ۔

کمشنر سوشل اسیکورٹی کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ یہ مسئلہ گورننگ باڈی کے سامنے پیش کیا جائے ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے امور پرورش حیوانات کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	اس سلسلہ میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال
(I) (الف) 1 ۔ سبجیکٹ کمیٹی نے بھیڑ بکریوں کے مالکان کی مالی حالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے پر زور سفارش کی ہے ۔ ان مالکان سے رجسٹریشن فیس برائے بھیڑ بکری پچاس پیسے سالانہ کی بجائے 25 پیسے فی	اس معاملہ کو محکمہ منصوبہ‌بندی و پروونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی کو برائے غور پیش کیا جائے ۔	محکمہ ھذا نے اپنی سفارش سے حکومت پنجاب کے محکمہ منصوبہ بندی کو آگاہ کردیا تھا اور صوبائی ترقیاتی کمیٹی کے فیصلہ مورخہ 29.11.81 کے مطابق یہ سفارش منظور کر لی گئی ہے ۔

شاخ میعاد منصوبہ لی جائے۔ کیونکہ وہ ابھی تک اس منصوبہ کی افادیت سے کما حقہ ، متعارف نہیں ہوئے ہیں۔

(ب) یہ بھی سفارش کی گئی ہے۔ کہ اسٹاک اسسٹنٹ کے دائرہ کار کے ٹارگٹ پر نظر ثانی کی جائے۔

محکمہ اسٹاک اسسٹنٹ کے دائرہ کار پر نظر ثانی کرنے اور ٹارگٹ مقرر کرنے کا مجاز ہے۔

اسٹاک اسسٹنٹ کے دائرہ کار پر نظر ثانی کردی گئی ہیں اور اسٹاک اسسٹنٹ صاحبان کو نظر ثانی شدہ ٹارگٹ دے دیے گئے ہیں۔

(ج) یہ بھی تجویز کیا گیا ہے۔ کہ اس طرز پر ایک منصوبہ ضلع میانوالی و بارانی علاقہ میں بھی شروع کیا جائے۔

مجوزہ اسکیم تیار کر کے محکمہ منصوبہ بندی کو برائے غور و خوض اور منظوری پیش کی جائے۔

میانوالی ضلع اور بارانی علاقہ میں بھیڑ بکریوں کے لیے مناسب منصوبہ حکومت پنجاب کے محکمہ منصوبہ بندی کو ارسال کردیا گیا ہے۔ اس کی منظوری کے بعد 1982-83ء کے دوران اس منصوبہ پر عملدرآمد متوقع ہے۔

سفارش (2)

محکمہ مال نے سرکاری رقبہ جات کی تفصیل تاحال مہیا نہیں کی ہے۔

محکمہ مال سے سرکاری اراضیات کی تفصیلات

جناب وزیر امور حیوانات اور وزیر اوقاف و مال پر مشتمل کمیٹی نے اپنے حالیہ

تا کہ آن کو برائے افزائش حیوانات کسانوں کو بہم پہنچا دی جا سکیں اور یہ بھی سفارش کی گئی ہے۔ کہ بورڈ آف ریونیو ہر ضلع میں ایک کمیٹی اس امر کے لیے تشکیل کرے۔ جس کے ممبران محکمہ مال و پرورش حیوانات اور نمائندہ ضلع کونسل پر مشتمل ہو۔

حاصل کر کے مجوزہ اسکیم برائے پرورش حیوانات تیار کی جائے۔ دیگر کمیٹی از ممبران محکمہ مال، پرورش حیوانات اور نمائندہ ضلع کونسل تشکیل کی جائے۔

اجلاس منعقدہ مورخہ 23 نومبر 1981ء ہدایت جاری کی ہے۔ کہ وہ سرکاری اراضی کے متعلقہ کوائف 15 دسمبر کر 1981ء تک مہیا کریں۔

سفارش 3

سبجیکٹ کمیٹی نے اس امر کی سفارش کی ہے کہ دودھ اور گوشت کی قیمتوں پر سے پابندی اٹھا لی جائے۔ چونکہ یہ پابندی افزائش و پرورش حیوانات کی راہ میں حائل ہے۔ یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ

اس ضمن میں معاملہ صوبائی سپلائی ورسد کمیٹی میں پیش کیا جائے اور مرکزی پرائس کمیشن کی رائے لی جائے۔

مرکزی پرائس کمیشن کو یہ معاملہ پیش کیا گیا تھا۔ بحوالہ چٹھی نمبری ایف۔ 1-119-77 ؟ مورخہ 81-11-21 مرکزی حکومت نے اطلاع دی ہے کہ چونکہ یہ مسئلہ ان کے دائرہ کار سے باہر ہے لہذا انہوں نے اپنی معذوری کا

مرکزی پرائس کمیشن سے رجوع کیا جائے کہ دودھ و گوشت کی پیداوار پر جو لاگت آتی ہے۔ اس کے تخمینہ سے آگاہ کرے۔ یہ تخمینہ مرتب کرتے وقت موجودہ قیمتیں از قسم چارہ، دانہ مزدوری و باربرداری کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔

اظہار کیا ہے۔ بہر حال اس معاملہ کو دوبارہ بحوالہ چٹھی نمبری

9-35 (P) OS/L&DD/80 dated 10-11-1981

صوبائی سپلائی ورسد بورڈ کو پیش کر دیا گیا ہے اور فیصلہ کا انتظار ہے۔

سفارش 4 ۔

سبجیکٹ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ چونکہ میلہ و نمائش مال مویشی تقریباً ہر ضلع و ڈویژن میں پابندی سے منعقد ہوتے ہیں لہذا اس کا انعقاد صوبائی سطح پر بھی مستقلاً کیا جائے۔

میلہ مویشی واسپاں ہو صوبائی سطح پر بھی منعقد کیا جائے۔

صوبائی سطح پر گھوڑوں و مویشیوں کی نمائش لاہور میں منعقد ہوتی ہے اور یہ نمائش ماہ فروری 1982ء میں منعقد ہو رہی ہے۔

سفارش نمبر5 ۔

یہ سفارش کی گئی ہے کہ کوآپریٹیو انشورنس سوسائٹی کو ہدایات جاری کی جائیں کہ کسانوں کے مال مویشی کا بیمہ کیا جائے تاکہ مالکان مال مویشی اس کے عوض قرض حاصل کر سکیں ۔

کسانوں کے مال مویشی کا بیمہ مجوزہ انشورنس کمپنیوں سے کرائے جائیں

یہ معاملہ محکمہ امداد باہمی اور محکمہ لائیو سٹاک ڈویژن کی سطح پر پیش کر دیا گیا ہے ۔ جہاں سے ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا ۔ ان محکموں کو بحوالہ چٹھی نمبر 6-85 (50-P) L&DD/80 dated 26-10-1931

اور بحوالہ خصوصی چٹھی نمبری

D O. No. 6-65/S0 (P)/L&DD/80 dated 9-11-1931

بار بار یاد دہانی بھی کرائی کہ وہ جلد اس پر مناسب احکامات صادر کریں ۔

سفارش نمبر 6 :

اس تجویز پر کہ عمارات رہائشی برائے عملہ و شفا خانہ جو حیوانات کی تعمیر و مرمت پر حکومت اپنے

سفارش سے اتفاق نہیں کیا گیا چونکہ عمارات ضلع کونسل کی ملکیت

یہ معاملہ خصوصی کمیٹی کے زیر غور لایا گیا ۔ جس نے کہ اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا اور ہدایت کی ہے کہ ضلع کونسل اپنے میلہ مویشی و منڈی کی آمدنی سے

ذرائع سے 50 فیصد رقم دے سراہا یا گیا اور مزید یہ کہ اظہار کیا گیا ہے کہ ضلع کونسلیں لوکل گورنمنٹ کی ہدایات کے تحت میلہ مویشیاں و منڈی سے آمدنی کا بیس فیصد رقوم یونین کونسلوں کو منتقل کرتی ہیں ۔ اس لیے ضلع کونسل کے پاس اتنی رقم نہیں رہ جاتی کہ وہ تعمیر و مرمت کے کام بھی پایہ تکمیل تک پہنچا سکے۔ اس لیے یہ سفارش کی گئی ہے کہ یا تو یونین کونسل مرمت کے اخراجات برداشت کرے ۔ بصورت دیگر ضلع کونسل کے فنڈ سے بیس فیصد رقم یونین کونسلوں کو منتقل نہ کی جائے ۔

ہیں ۔ لہذا ضلع کونسل ان پر اپنی آمدنی ازاں منڈیاں و میلہ مال مویشی کا بیشتر حصہ تعمیر و مرمت عمارات شفا خانہ حیوانات پر خرچ کرے ۔

تعمیر و مرمت عمارات شفا خانہ حیوانات کرائے ۔ چونکہ یہ عمارات ضلع کونسل کی ملکیت ہیں اگر حکومت پنجاب فنڈ مہیا کرے اور یہ ذمہ داری اٹھائے تب یہ دوسرے اداروں کے لیے بھی ایک مثال بن جائے گی ۔ اس ضمن میں محکمہ لوکل گورنمنٹ کو بذریعہ چٹھی نمبری

(-35(SO)P/L&DD/80

مورخہ 10-11-81 برائے مناسب کارروائی کمیٹی سے فیصلہ سے آگاہ کردیا گیا ۔

سفارش نمبر7 :

سبجیکٹ کمیٹی نے جناب لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) مغل صاحب کی اس تجویز پر غور کیا کہ جہاں پر بھی زمین وقف کردی جائے وہاں وٹرنری مرکز یا ڈسپنسری تعمیر کی جائے۔

اگر زمین وقف بھی ہو تب بھی محکمہ لوکل گورنمنٹ اور ضلع کونسل تعمیر وٹرنری مرکز یا ڈسپنسری کی افادیت اور ضرورت پر غور کرے گی اور مناسب ہوا تو عملدرآمد کرے۔

کیونکہ شفا خانہ حیوانات ضلع کونسل تعمیر کراتی ہیں۔ اس لیے اگر زمین بلا معاوضہ بھی دی جائے تب بھی لوکل گورنمنٹ و ضلع کونسل تعمیر وٹرنری مرکز یا ڈسپنسری کی افادیت اور ضرورت پر غور و خوض سے کرے گی اور اگر مناسب ہوا تو عمل درآمد کر دیا جائے گا۔ اس ضمن میں متعلقہ محکمہ کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔

سفارش نمبر 8 :

یہ سفارش کی گئی ہے کہ کسانوں کو اچھے اور بہترین جانور پالنے اور رکھنے پر وظائف دیے جائیں

سفارش کو منظور کیا گیا تا کہ پرورش حیوانات میں پیش رفت ہو۔

ایک اسکیم برائے اجراء وظائف دھنی نسل مویشی راولپنڈی و سرگودھا ڈویژن منظور ہو چکی ہے اور عمل میں بھی آ گئی ہے

جیسا کہ ماضی میں یہ وظائف دیے جاتے تھے ۔		باقی نسل کے جانوروں کے لیے اسکیم محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو ارسال کردی گئی ہے ۔
سفارش نمبر 9 :		
یہ سفارش کی گئی ہے کہ سرکاری فارموں پر مویشیوں کی تعداد زمین کی استعداد کے مطابق ہو ۔	سفارش منظور کی گئی اور محکمہ کو مناسب کارروائی کے لیے ہدایت کی گئی ۔	اس پر محکمہ نے عمل درآمد شروع کر دیا ہے ۔
سفارش نمبر 10 :		
یہ سفارش کی گئی ہے کہ محکمہ پرورش حیوانات کسانوں کو ٹیڈی بکریوں کے یونٹ مہیا کرے اور اس کے لیے فنڈ بھی مہیا کیے کیے جائیں ۔	سفارش برائے مہیا کرنے یونٹ ٹیڈی بکریاں منظور کی گئی ۔	اس کے لیے اسکیم تیار کر لی گئی ہے جو کہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو بھیجی جا رہی ہے اس کی منظوری کے بعد اس پر نئے سال سے عمل درآمد ممکن ہو سکے گا ۔

سفارش نمبر11 :

سفارش کی گئی ہے کہ گشتی وٹرنری ڈسپنسری چولستان کے عملہ میں جو تخفیف کی گئی ہے اس کو بحال کیا جائے اور اُن کو سفری سہولیات مہیا کی جائیں اور ادویات کے لیے فنڈ بھی مہیا کیے جائیں ۔	تجویز سے اتفاق کیا گیا اور مناسب اقدامات کے لیے محکمہ کو ہدایت کی گئی ہے ۔	حسب ضرورت عملہ و ادویات و دیگر سفری سہولیات مہیا کر دی گئی ہیں ۔

سفارش نمبر 12 :

سفارش کی گئی ہے کہ کالج آف وٹرنری سائنس کا انتظام دوبارہ محکمہ پرورش حیوانات کو منتقل کردیا جائے اور اس کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے عمل میں لایا جائے ۔ تاکہ تعلیم کا معیار بلند ہو ۔	سفارش سے اتفاق کیا گیا اور متعلقہ اداروں سے رابطہ قائم کر کے حتمی فیصلہ کرنے کے لیے ہدایت کی گئی ۔	محکمہ اس تجویز سے کلی طور پر متفق ہے اور اس ضمن میں مناسب انتظامات کیے جا رہے ہیں ۔ جناب سیکرٹری محکمہ زراعت کے تاثرات بھی حاصل کیے جا رہے ہیں ۔ چونکہ یہ معاملہ مختلف اداروں سے منسلک ہے اس لیے مشترکہ اجلاس میں زیر غور لیا جائے گا

سفارش نمبر13 :

حال ہی میں 290 اسٹاک اسسٹنٹ کی آسامیوں کے درجہ میں اسکیل نمبر 5 سے اسکیل نمبر 9 کا اضافہ کر دیا گیا ہے لیکن اسٹاک اسسٹنٹوں کی اکثریت دور دراز کے علاقوں میں تعیناتی پر معترض ہے ۔ لہذا یہ سفارش کی گئی ہے کہ محکمہ ان کی ترقی و تبادلوں کو ڈویژن کی سطح پر محدود کر دیا جائے ۔

سفارش سے اتفاق کیا اور مناسب کارروائی کے لیے محکمہ کو ہدایت کی گئی ۔

محکمہ نے مناسب احکامات جاری کر دیے ہیں اور آئندہ اسٹاک اسسٹنٹ کی ترقی ڈویژن کی سطح پر کی جائے گی ۔

سفارش نمبر 14:

یہ سفارش کی گئی ہے کہ چونکہ چولستان کا علاقہ بھیڑ بکریوں کی افزائش کے لیے نہایت موزوں ہے لہذا چھوٹے و بڑے رقبوں کی لائیں مستند بریڈرز کو پٹہ پر دی جائیں ۔

سفارش سے اتفاق کیا اور مناسب کارروائی بذریعہ محکمہ مال کے ہدایت کی گئی ہے ۔

محکمہ مال کو اس ضمن میں تجاویز برائے عملدرآمد ارسال کردی گئی ہیں ۔ منصوبہ کی تکمیل تک محکمہ مال سے رابطہ رکھا جائے گا اور وقتاً فوقتاً یاد دھانی بھی کرائی جائے گی ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے سیاحت و ثقافت کی سفارشات پر عمل درآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات	مذکورہ سفارشات پر حتمی فیصلے	مذکورہ سفارشات پر عمل درآمد کی تفصیل
1 - سب سے پہلے یہ مسئلہ زیر غور آیا کہ سیاحت کا شعبہ مرکزی حکومت سے زیادہ تعلق رکھتا ہے اس کو صوبائی سطح پر بھی موثر اور بھی خیز بنانے کے لیے ضروری ہے کہ پی - ٹی - ڈی - سی کے بورڈ آف ڈائریکٹر میں صوبائی سطح پر سیکرٹری اطلاعات ، ثقافت و سیاحت کو بھی شامل کیا جائے کیونکہ	اس سلسلے میں مرکزی حکومت سے رجوع کیا جائے -	اس موضوع کے متعلق مرکزی حکومت سے رجوع کیا گیا تھا - مگر وہ کہتے ہیں کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ سیکرٹری اطلاعات ، ثقافت و سیاحت حکومت پنجاب کو ممبر بنایا جائے - بلکہ وہ چیف سیکرٹری پنجاب کی بجائے بورڈ کی میٹنگ میں شمولیت کر سکتے ہیں -

ثقافت اور سیاحت کے ضمن میں صوبائی سطح پر ان کا اہم کردار ہے اور ان کے فرائض منصبی میں ان کا واسطہ براہ راست ہوتا ہے ۔

2 ۔ ضلعی اور تحصیلی سطح پر یہ معاملہ زیر غور آیا ہے کہ کونسلروں کو چاہیے کہ وہ اپنی اپنی سطح پر ایسے تفریحی یا تاریخی مقامات کی نشاندھی کریں ۔ چونکہ بیرونی اور مقامی سیاحوں کے لیے باعث دلچسپی ہوں پھر ایسے مقامات کی ترقی کے لیے ترقیاتی منصوبے تیار کیے جائیں ۔ تاکہ سیاحت کو فروغ حاصل ہو اس ضمن میں رشید صدیقی صاحب نے ''کلر کہار'' کی نشاندھی کی اور لیاقت علی صاحب جو اس کمیٹی کے

1 ۔ اس سلسلے میں ضلعی اور تحصیلی سطح پر رابطہ قائم کیا جائے اور سبجیکٹ کمیٹی کے ممبران سالٹ رینج کا معائنہ کریں اور ایسے مقامات کی نشاندھی اور تفصیلات مہیا کریں تاکہ ترقیاتی منصوبے تیار کیے جا سکیں ۔

گورنر پنجاب نے ڈائریکٹو نمبر316 جاری

1 ۔ ضلعی اور تحصیلی سطح پر رابطہ قائم کیا گیا تاکہ کیسے تفریحی اور تاریخی مقامات کی نشاندھی سے ترقیاتی منصوبے تیار کیے جاہیں ۔ اس ضمن میں اب تک 17 اضلاع سے تفصیلات موصول ہو چکی ہیں ۔

2 ۔ سبجیکٹ کمیٹی کے ممبران نے ضلع جہلم میں ''کلر کہار'' جھیل کی نشاندھی کی تھی سبجیکٹ کمیٹی کے ممبران نے موقع کا معائنہ کیا اور ان کے متعلق ترقیاتی منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے ۔

کنوینر ہیں انھوں نے مظفر گڑھ کے علاقے میں سیاحوں کی جگہ کی نشاندھی کی جس کے متعلق ترقیاتی اسکیم موقع پر معائنے کے بعد تیار کی جائے گی ۔ تاکہ حکومت پنجاب پی - ٹی - ڈی - سی سے رابطہ قائم کرے اور وہ ایسے مقامات پر سیاحوں کے لیے بہتر سہولت بہم پہنچانے کے لیے صوبائی حکومت سے تعاون کرے ۔ سبجیکٹ کمیٹی کے ''کلر کہار'' کے معائنے کی فی الحال جو تاریخ مقرر کی گئی ہے وہ 8 یا 9 ستمبر 1981ء ہے ۔ اس معائنہ کے لیے تفصیلات ترتیب دے کر تمام ممبران کو آگاہ کر دیا جائے گا اور پھر ترقیاتی منصوبہ تیار کیا جائے

فرمایا ۔ جس کے تحت ثقافت و سیاحت کو مستحکم اور با عمل بنانے کے لیے ایک علیحدہ اسکیم تیار کی جائے ۔

3 ۔ ایک علیحدہ اسکیم برائے شعبہ ثقافت سیاحت کے لیے صوبہ پنجاب میں تیار کی گئی ہے ۔ جس کی تفصیلات طے کی جا رہی ہیں ۔

گا تاکہ صوبائی حکومت سے بحث مختص کرایا جاوے ۔

ثقافت : سبجیکٹ کمیٹی میں یہ موضوع زیر بحث رہا کہ ثقافتی ورثے کو روشناس کرانے کے لیے یہ اشد ضروری ہے ۔ کیونکہ موجودہ ڈرامے ایک سستی تفریح ذو معنی فقرے اور فحش مذاق پیش کر رہے ہیں ۔ صاف ستھرے ڈراموں کو فروغ دینے کے لیے مسودے کی جانچ پڑتال نہایت ضروری ہے اس لیے یہ سفارش کی گئی ہے کہ مسودے کی جانچ پڑتال پنجاب آرٹ کونسل کے سپرد کی جائے تاکہ ادب اور ثقافت اور خصوصاً ڈرامہ نگاری صحیح معنوں میں پھلے پھولے اور فن ڈرامہ میں چونکہ ڈرامے پیش کرنا محکمہ ثقافت و سیاحت و اطلاعات کی ذمہ داری ہے لہذا اس کے مسودے کی جانچ پڑتال بھی محکمہ اطلاعات و ثقافت و سیاحت کی ذمہ داری ہونی چاہیے جس کی اب تک ذمہ داری محکمہ داخلہ (صوبائی) کے سپرد رہی ہے ۔

اس سلسلے میں محکمہ قانون اور محکمہ داخلہ سے رائے طلب کی لیکن فی الحال کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی اور تجویز کو مسترد کردیا ہے ۔ اب دوبارہ سمری گورنر صاحب کے سامنے پیش کی گئی ہے ۔

یکسانیت اور عوام میں ستھرے مزاج کا رجحان پیدا ہو ۔

3 ۔ بیگم زبیدہ جعفری ایک منتخب کونسلر نے اجلاس میں تھوڑی دیر کے لیے شرکت کی اور اس سبجیکٹ کمیٹی کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ ہمارے ہاں سیاحوں کی رہنمائی اور سہولت کے لیے ہر بڑے شہر کے قریب کوئی نہ کوئی ریسٹ روم اور اس شہر کے متعلق تاریخی اور معلوماتی تفصیلات بصورت خوبصورت کتابچے فولڈر وغیرہ مہیا ہوں ۔ ہم صوبائی سطح پر اس قسم کی معلوماتی تفصیلات کی کمی سیاحوں کے لیے بہت شدت سے محسوس کرتے ہیں لہذا یہ سفارش کی مجوزہ تجویز منظور کر لی گئی تھی اور معلوماتی تفصیلات اور تختیاں سیاحوں کی راہنمائی اور سہولت کے لیے نصب کرنا بہت ضروری ہے ۔

سیاحت و ثقافت کے محکمہ کی اہم ذمہ داری ہو گی تاکہ اس سفارش پر عملدرآمد کر سکیں ۔ اس تجویز کے متعلق تخمینہ بھی اسکیم میں شامل کر دیا گیا ہے ۔ فنڈ کی منظوری آنے پر عملدرآمد ہو جائے گا ۔

گئی کہ ایسے تمام تاریخی مقامات اور
سروے مناظر کے تعین کے لیے ایک
قدرتی کیا جائے اور وہاں پر ترقیاتی
منصوبے بنائے جائیں تاکہ بیرونی
اور مقامی سیاحت کو فروغ دینے
میں مدد اور معاون ثابت ہو ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے جنگلات ، شکار و ماہی پروری کی سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ

سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات

I ۔ سبجیکٹ کمیٹی برائے محکمہ جنگلات ، شکار و ماہی بانی کے ممبران کی تعداد تمام سبجیکٹ کمیٹیوں کے ارکان کی نسبت کم ہے ۔ پھر بھی کمیٹی کے دو ممبران اجلاس سے غیر حاضر تھے ۔ اور جناب غلام محمد مجتبے غازی

اس سلسلے میں محکمہ کی جانب سے کی گئی کارروائی کی موجودہ صورت حال ۔

سبجیکٹ کمیٹی میں ممبران کی خواہش کے مطابق انہیں شامل کیا جاتا ہے ۔ مناسب ہوگا اگر کنوینئر سبجیکٹ کمیٹی ممبران سے کہیں کہ وہ اس کمیٹی میں بھی اپنی دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے اس کے ممبر بنیں ۔

کھر (کنوینئر) اجلاس میں واحد نمائندہ تھے ۔ چونکہ سبجیکٹ کمیٹی کا نصب العین محکمہ جنگلات اور اس کے متعلقہ شعبہ جات کے مسائل عوامی نمائندوں کی مدد اور ان کی رائے سے حل کرنا ہے ۔ اس لئے یہ تجویز پیش کی گئی کہ درخواست کی جائے کہ کمیٹی کے ممبران کی تعداد بڑھا کر کم از کم پانچ کر دی جائے ۔

2 ۔ عوام کو پودوں کی فراہمی

کمیٹی نے یہ محسوس کیا کہ پودوں کے موجودہ نرخ جو بالکل مناسب ہیں ۔ بحال رکھے جائیں لیکن محکمہ جنگلات کو چاہئیے کہ وہ اپنے زیر نگرانی ایسا طریق کار اختیار کرے جس سے پتہ لگایا جاسکے کہ پودوں ، قلموں اور بیج کی مطلوبہ مقدار ضرورت مندوں کو مل رہی ہے یا نہیں ۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس طریق کار کی نگرانی کے لئے محکمہ جنگلات کے افسران کونسلروں اور عوامی نمائندوں کے تعاون سے دوران سہم اور اس کے بعد شجر کاری کا وقتاً فوقتاً مشاہدہ کریں ۔ یہ بھی تجویز کیا

محکمہ اس سلسلے میں پہلے ہی کاروائی کر چکا ہے ۔ پودوں ، قلموں اور بیج کی مطلوبہ مقدار ضرورت مندوں کو مل جاتی ہے ۔ کیونکہ آج تک پودوں کے نہ ملنے کی بہت کم شکایات موصول ہوئی ہیں ۔ زمینداروں کے کھیتوں میں صحیح طریقے سے درخت لگانے اور ان کی دیکھ بھال کرنے کے لئے حکومت نے امسال ایک فارم فاریسٹری کی اسکیم منظور کی ہے ۔ فی الحال اس کے دائرہ کار میں ملتان ، بہاولپور ، جھنگ ، میانوالی اور جہلم کے اضلاع ہوں گے ۔ ان اضلاع میں زرعی زمینوں

گیا کہ محکمہ جنگلات کو چاہئیے کہ وہ عوامی طلب کو مکمل طور پر پورا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ پودے اگائے۔

پر آئندہ تین سال میں تقریباً 80 لاکھ مختلف اقسام کے درخت لگائے جائیں گے۔ جن میں پھل دار درخت عمارتی اور سوختنی لکڑی کے لئے درخت اور ابریشم کے لئے توت کے درخت شامل ہوں گے۔

اس اسکیم کے تحت پودہ جات زمینداروں کو ان کی زمینوں پر مہیا کئے جائیں گے۔ اور درخت لگوانے کا کام محکمہ جنگلات کے عملہ کی نگرانی میں کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں فارم پر درختوں کی نگہداشت کے سلسلہ میں بھی فنی معلومات مہیا کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں سوشل فاریسٹری پراجیکٹ زیر تکمیل ہے جس کے لئے عالمی بینک پہلے ہی مالی امداد دینے پر رضا مندی کا اظہار کر چکا ہے۔ یہ پراجیکٹ فروری 1982ء کے اواخر پر تیار کر لیا جائے گا۔ امید ہے کہ محکمہ جنگلات مندرجہ بالا پراجیکٹ کی بدولت کاشتکاروں کی بہتر خدمت سر انجام دے سکے گا۔ سبجیکٹ کمیٹی کے اجلاس کے بعد متعلقہ افسران کو کونسلر صاحبان سے رابطہ رکھنے کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

3 ۔ گردشی فنڈ کا اجراء

ناظم اعلیٰ جنگلات نے وضاحت کی کہ یکم جولائی سے آخر اکتوبر تک جب کہ نہری پانی وافر مقدار میں حاصل ہوتا ہے اس دوران شجرکاری بھی زوروں پر ہوتی ہے اس وقت تک ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈز کی حتمی منظوری نہیں ملتی اس لئے یہ تجویز کیا گیا کہ حکومت ایک کروڑ روپے کا خصوصی فنڈ وجود میں لائے جس میں سے ضروری اخراجات کو بجٹ کی حتمی منظوری تک پورا کیا جا سکے اور جب بجٹ منظور ہو جائے تو خصوصی فنڈ سے خرچ کی ہوئی رقم واپس کر دی جائے۔

ڈاکٹر بشیر احمد جوائنٹ چیف اکانومسٹ نے ایک اور اقدام تجویز کیا کہ چونکہ محکمہ جنگلات آمدنی حاصل کرنے کیلئے درختوں کی کٹائی کرتا ہے اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ الاٹ شدہ آمدنی سے زائد آمدنی کا پچاس فیصد اس خصوصی فنڈ میں مختص کرے۔ اس طرح محکمہ کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ اس فنڈ کو آمدنی میں اضافہ کرنے والے

اس تجویز کے دو حصے ہیں ایک حصے کا تعلق ترقیاتی بجٹ سے ہے اس تجویز کے تحت صوبائی حکومت نے مالی سال 81-1980ء میں محکمے کو مزید پودے اگانے کے لئے 50 لاکھ روپے دیئے تھے۔ موجودہ سال میں اس مقصد کے لئے زیر کار سرمایہ (Working Capital) مقرر کرنے کے لئے تجویز محکمہ جات جنگلات و منصوبہ بندی کے زیر غور ہے تجویز کے دوسرے حصے کا تعلق غیر ترقیاتی اخراجات سے ہے۔ محکمہ مالیات کی اس یقین دہانی کے بعد کہ اگر کوئی کٹوتی موجودہ سال میں اس مد میں ہوئی ہے تو اسے بحال کر دیا جائے گا مزید کارروائی کی ضرورت نہیں۔

اخراجاتی عوامل مثلاً کٹائی چھنگائی وغیرہ پر خرچ کیا جائے گا۔ باور کیا جاتا ہے کہ ایسا ہی طریق کار دوسرے صوبوں میں رائج ہے۔
یہ سفارشات منظور کر لی گئیں۔

4۔ محکمہ شکار کی کار کردگی کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا۔ جنگلی جانور روز بروز کم ہو رہے ہیں۔ ناجائز شکار روز بروز بڑھ رہا ہے۔ جنگلی جانوروں کی موجودگی نظام قدرت کے لئے نہایت اہم ہے۔ کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ جب تک محکمہ شکار کا موجودہ ناقص اور ناکافی انتظامی ڈھانچہ تبدیل نہ کیا جائے، محکمہ شکار کی کارکردگی بہتر اور فعال نہیں ہو سکتی۔ اس لیے کمیٹی نے محکمہ شکار کی تنظیم نو کے لئے مندرجہ ذیل سفارشات مرتب کیں۔

(1) محکمہ شکار کا سربراہ کنزرویٹر آف فارسٹ

حکومت نے محکمہ شکار کی تنظیم نو کے سلسلہ میں کنزرویٹر آف فارسٹ (پارکس اینڈ وائلڈ لائف) کی آسامی گریڈ نمبر 19 میں تخلیق کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ڈپٹی گیم وارڈنوں کی آسامیاں گریڈ نمبر 18 میں منظور کی ہیں۔

1۔ ڈپٹی گیم وارڈن (ہیڈ کوارٹر) و لاہور سول ڈویژن
2۔ ڈپٹی گیم وارڈن برائے راولپنڈی اور سرگودھا سول ڈویژن ، راولپنڈی
3۔ ڈپٹی گیم وارڈن برائے ملتان و بہاولپور سول ڈویژن ، ملتان

البتہ جہاں تک دیگر آسامیوں کی تخلیق اور تنخواہوں

(پارکس اینڈ وائیلڈ لائف) قومی اسکیل نمبر19 کا ہونا اشد ضروری ہے تاکہ اپنے محکمہ کو خوش اسلوبی سے چلا سکے ۔

(2) ہر سول ڈویژن میں ایک ڈپٹی گیم وارڈن قومی اسکیل نمبر 18 کا لگایا جائے ۔ ایسا کرنا از حد ضروری ہے تاکہ وہ سول ڈویژن کی سطح پر جنگلی جانوروں کی ٹھیک طرح سے دیکھ بھال کر سکے ۔ اور سول انتظامیہ سے ٹھیک سطح پر رابطہ رکھ سکے ۔

(3) ہر دو اضلاع کے لئے ایک اسسٹنٹ گیم وارڈن قومی اسکیل نمبر 17 کا ہونا ضروری ہے ۔ اسسٹنٹ گیم وارڈن حسب ضابطہ تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے تا کہ وہ جنگلی جانوروں کے متعلق سائینسی علم رکھتا ہو اور ان کا تحفظ اور دیکھ بھال اچھی طرح سے کر سکے ۔ ایسا

کے اسکیل دینے کا تعلق ہے اس پر دیگر محکموں کے اسکیلز کو مد نظر رکھتے ہوئے جلد فیصلہ کیا جائے گا ۔

کرنا اور بھی ضروری ہے تا کہ وہ ضلعی انتظامیہ سے اچھی سطح پر رابطہ رکھ سکے اور با اثر ناجائز شکاریوں کا سدباب کر سکے ۔

(4) ضلعی سطح پر اسکیل نمبر 11 کا سپروائزر لگانا ضروری ہے موجودہ گیم انسپکٹر قومی اسکیل نمبر 8 کا ہے اور اس کا ضلع کا انچارج ہونا نہایت ظلم کی بات ہے ۔

(5) گیم انسپکٹر کو تحصیل کی سطح پر لگانا ضروری ہے گیم انسپکٹر کا اسکیل بہتر کر کے قومی اسکیل نمبر 8 دیا جائے ۔

(6) کم از کم دو گیم واچر ہر تھانہ میں ہونے چاہئیں جبکہ اس وقت ایک گیم واچر ہر تھانہ میں پوسٹ ہے ۔ محکمہ جنگلات کے فارسٹ کے گارڈ کو قومی اسکیل نمبر 2 دیا گیا ہے ۔ گیم واچر کو بھی قومی اسکیل نمبر 2 دینا انصاف

کی بات ہوگی ۔ کیونکہ تعلیمی قابلیت اور ٹریننگ دونوں کی ایک جیسی ہے ۔

6 ۔ سرکاری و نجی شعبہ جات میں قابل افزائش مچھلی کی ضرورت کا تخمینہ اڑھائی کروڑ سالانہ لگایا گیا ہے جب کہ اس وقت صوبہ میں تین ہیچریاں اور 24 نرسریاں موجود ہیں جن کی پونگ مچھلی کی مجموعی پیداواری صلاحیت ساٹھ لاکھ سالانہ ہے ۔ ایک ہیچری رواں مالی سال 82-1981ء کے اختتام تک مکمل ہو جائے گی اور کل پونگ مچھلی کی پیداوار ایک کروڑ ہو جائے گی ۔ آئندہ دو سالوں کے دوران مزید دو ہیچریوں کی تکمیل کا کام مکمل ہو جائے گا جس سے پونگ کی پیداوار ایک کروڑ چالیس لاکھ سالانہ ہو جائے گی ۔ ان اقدامات کے باوجود پونگ مچھلی کی پیداوار اور طلب میں نمایاں فرق رہے گا ۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ہر ضلع میں تحصیل کی سطح پر نرسریاں قائم کی جائیں تاکہ سرکاری اور نجی شعبہ جات میں قابل افزائش پونگ مچھلی کی افزائش ماہی کا منصوبہ ایشیائی ترقیاتی بنک کے تعاون سے تین کروڑ تینتیس لاکھ کے زر صرف کے تخمینے سے تیار کر لیا گیا ہے اس کے تحت اڑھائی کروڑ پونگ مچھلی 1985ء کے اواخر تک مہیا کی جائے گی ۔ سال 82-1981ء کے لیے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپے اس مقصد کے لیے مختص کئے گئے ہیں ۔ اس تجویز پر پہلے ہی عمل درآمد کیا جا رہا ہے ۔

ضروریات کو بہتر طور پر پورا کیا جا سکے ۔ محکمہ اس سلسلہ میں ایک ترقیاتی اسکیم جلد از جلد حکومت کو پیش کرے ۔

6 ۔ فرمہریوں سے فارموں تک ہونگ مچھلی زندہ حالت میں پہنچانے کے لیے مخصوص گاڑیوں کی ضرورت ہے ۔ محکمہ کے پاس نقل و حمل کی موجودہ سہولتیں ناکافی ہیں ۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے محکمہ کو معتدبہ فنڈ موجودہ/آئندہ مالی سال کے دوران فراہم کئے جائیں ۔

7 ۔ فیلڈ اسٹاف کے لیے نقد اقساط (ہائر پرچیز) پر موٹر سائیکل اور سائیکل فراہم کی جائیں تا کہ وہ بہتر طریقہ سے اپنے وسائل کے انتظام ، نگہداشت اور ترقیاتی و توسیعی امور انجام دے سکیں ۔ ان کی لاگت حکومت کے مجوزہ قوانین و قواعد کے مطابق متعلقہ اسٹاف سے وصول کی جائے ۔ اس سلسلہ میں مالی سال 1982-83ء میں مناسب رقوم مہیا کی جائیں ۔

حکومت اس تجویز سے متفق ہے ۔ مبلغ 14,30,000 روپے مالی سال 1982-83ء میں اس مقصد کے لیے مختص کرنے کا فیصلہ کیا جا چکا ہے ۔

اس سلسلہ میں افزائش ماہی کے ترقیاتی منصوبہ میں مناسب گنجائش رکھی گئی ہے جسے حکومت پنجاب کے ترقیاتی بورڈ نے اصولی طور پر منظور کرنے کے بعد قومی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ کو برائے منظوری ارسال کر دیا ہے ۔

8 ۔ محکمہ کے مندرجہ ذیل ٹیکنیکل اسٹاف کی تنخواہوں میں موجودہ تفاوت کو دور کیا جائے اور انہیں دیگر محکموں کے مساوی کارکنان کے برابر تنخواہوں کے اسکیل دئے جائیں ۔

آسامی	موجودہ اسکیل	تجویز کردہ اسکیل
فشریز واچر	1	3
فشریز سپروائزر	6	9
اسسٹنٹ وارڈن فشریز	9	16
فشریز ڈویلپمنٹ/ ریسرچ اسسٹنٹ		

اس نکتہ پر محکمہ مالیات دیگر محکموں کے اسٹاف کے اسکیلز کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرے گا ۔ یہ تجویز محکمہ مالیات کے زیر غور ہے ۔

1 ۔ ڈسٹرکٹ کونسل روڈ پر شجر کاری ۔

جناب چیئرمین صاحب نے تجویز پیش کی کہ چونکہ ڈسٹرکٹ کونسل روڈ پر شجر کاری کی حالت نہایت خستہ ہے اس لیے تمام ایسی سڑکیں محکمہ جنگلات کی تحویل میں

ضلع کونسل کی سڑکوں کے ساتھ درخت لگانے پر ضلع کونسلیں توجہ نہیں دے رہیں ۔ محکمہ جنگلات سے ضروری اسٹاف حاصل کرکے کونسلیں اس امر پر توجہ

ہونی چاہئیں ۔ جناب سیکرٹری صاحب نے اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تمام چیئرمین ضلع کونسل اس بات پر متفق ہوں تو محکمہ جنگلات کو کوئی اعتراض نہ ہوگا ۔ جناب ناظم اعلیٰ جنگلات پنجاب نے کہا کہ اگر ڈکیں محکمہ جنگلات کی تحویل میں نہ بھی دی جائیں تو کم از کم ضلعی سطح پر محکمہ جنگلات کا فارسٹر شجرکاری کا انچارج ہونا چاہئے تاکہ سائینسی بنیادوں پر شجر کاری کرکے قومی دولت میں اضافہ کیا جا سکے ۔

دیں ۔ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی اس ضمن میں ہدایات جلد جاری کرے گا ۔

2 ۔نیشنل پارک ۔

جناب چیئرمین صاحب نے تجویز پیش کی کہ محل وقوع کے اعتبار سے اسلام آباد میں ایک نیشنل پارک قائم کیا جائے ۔ جناب سیکرٹری صاحب نے فرمایا کہ چونکہ اسلام آباد کا علاقہ مقتدرہ ترقی پایہ تخت (سی ۔ ڈی ۔ اے) کے زیر انتظام ہے لہذا پنجاب محکمہ شکار وہاں پارک قائم

حکومت کی پالیسی ہے کہ زیادہ سے زیادہ نیشنل پارک قائم کئے جائیں ۔ اس ضمن میں مختلف تجاویز زیر غور ہیں ۔ اس سلسلے میں گورنر صاحب کے واضح احکام پہلے ہی موجود ہیں اور نیشنل پارک موزوں مقامات پر پہلے ہی قائم کئے جا رہے ہیں ۔

نہیں کر سکتا لیکن اسلام آباد میں سی۔ ڈی۔ اے کے جامع منصوبہ کے تحت پارک بنا دیا ہے۔ سیکرٹری صاحب نے یہ بھی بتایا کہ گورنر صاحب کی ہدایت پر راوی چوک سے آٹھ میل کے فاصلے پر دریائے راوی کے کنارے ایک سو تیس ایکڑ رقبہ مشتمل رقبہ میں پارک قائم کرنے کی تجویز محکمہ کے زیر غور ہے۔ جناب چیئرمین صاحب نے خواہش کا اظہار کیا کہ مظفر گڑھ میں بھی پارک قائم کیا جائے۔ جناب سیکرٹری صاحب نے تجویز سے اتفاق کیا اور گذارش کی کہ اگر مقامی زمیندار پارک کے لیے زمین وقف کرنے کو تیار ہوں تو محکمہ پارک تعمیر کر سکے گا۔ جناب چیئرمین صاحب نے کہا کہ محکمہ جنگلات کے رقبہ میں پارک قائم کیا جائے۔ اس پر جناب سیکرٹری صاحب اور ناظم اعلیٰ جنگلات نے کہا کہ اگر مظفر گڑھ میں محکمہ جنگلات کے پاس ایسی زمین دستیاب ہو تو اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

بیگم نجمہ حمید : جناب والا ! خوراک کی رپورٹ کے بعد خوراک کا بھی ذکر ہونا چاہئے ۔

جناب چیئرمین : آپ کتنے بجے خوراک کھانا چاہتی ہیں ۔

بیگم نجمہ حمید : 8 بجے ۔

جناب چیئرمین : باقی پھر کل پر رکھ لیتے ہیں ۔ کل اجلاس کتنے بجے شروع کریں ۔

آوازیں : 9 بجے ٹھیک رہے گا ۔

جناب چیئرمین : اب کھانے کے لیے چلتے ہیں ۔ پھر انشاء اللہ کل 9 بجے ملاقات ہوگی ۔

(اجلاس کی کارروائی کل مورخہ 14 دسمبر 1981ء بوقت 9 بجے صبح تک کے لیے ملتوی کر دی گئی ۔)